

کُتُب خانہ آصفیہ کا عالی حمید آباد و کن

===== (❖) =====

..... نمبر داخلہ

..... تاریخ داخلہ خزانہ سال ۱۲۲۱ھ

..... نام کتاب لکھنؤ : دارالعلوم

..... فن کتاب تذکرہ

..... نمبر کتاب در فن مذکور ۸۵

4967
518

قَالَ اللَّهُ الْجَمِيلُ وَلِيَاكَ حَقُّ قَبْلِي
٤٠ ١٢٠

الحمد لله والمسهة كرايتن كرهه كالمين مجموعته احوال مهلين سمي



تأليف عمده بارگاه رب البشر قين حافظ محمد حسين صاحب احوال

صديق و اقرب الی الله و ربه
در صبیح بی نظیر بی نظیر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۵	الفرق بین المقام والحوال	۱	وہی باجمہ
۶۶	بیان تلوین و تمسکین	۲	حوال ریاست رامپور
۶۷	بیان الہام	۳	باب اول در بیان کلمہ نفی و اثبات و خطرات
۶۸	بیان نقض	۴	و شد و د و غیرہ
۶۹	بیان معالجات	۱۱	بیان ترتیب پر طرفیت و تحقیق آن
۷۰	بیان لبس مرتع	۱۲	بیان در ولایت و نبوت
۷۱	بیان شد طمرتع	۱۵	ذکر خاصہ نبوت
۷۲	بیان حشر و خلاف و سندان	۱۶	ذکر خاصہ ولایت
۷۳	ذکر چار چنانہ اودہ مسل	۲۰	بیان سلوک خواجہ نقشبند
۷۴	بیان چہل چنانہ اودہ فرع	۲۶	فائدہ
۷۵	فصل عالم سامی بحال اللہ تعالیٰ و غوث و غیرہ	۲۸	بیان عشق
۷۶	باب دوم ذکر الہیہ سلیمان علیہ السلام	۳۲	بیان توحید مطلق و مقید
۷۷	ذکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۴	بیان قرب نقل و عرض
۷۸	ذکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۵	بیان سجدہ ذاتیہ
۷۹	ذکر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۶	عوضہ شہنامی حضرت مجدد م
۸۰	ذکر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ	۳۷	مسئلہ جمال عقل و تمثیل
۸۱	بیان کلیم و خرقہ کہ از حضرت مرتضیٰ کلام	۳۸	تنازع و بروز
۸۲	کسب حید	۳۹	خلع بدن و لبس بدن
۸۳	ذکر حضرت امام حسن علیہ السلام	۴۰	حال شیخ احمد الدیوبی امام المکرمانی رحمہ
۸۴	ذکر حضرت امام حسین علیہ السلام	۴۱	معنی حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ
۸۵	ذکر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۴۲	مسئلہ روح
۸۶	ذکر امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴۳	بیان حقیقت نفسی انسان و دل و روح
۸۷	ذکر امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۱	مسئلہ تصور شیخ
۸۸	ذکر امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۲	سوال از مجلس دم و جواب آن
۸۹	ذکر امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵۳	ان را ذکر و تفسیر کلام ایشان از مذکورہ نقل

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۶	ذکر حضرت ابو الحسن احمد فردوسی رحم	۱۳۴	ذکر امام محمد جواد نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸۸	ذکر حضرت خواجہ طوسی مشافہ و متورک	۱۳۵	ذکر امام علی نادوسی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۰	ذکر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحم	۱۳۶	ذکر امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۲	اختلاف اقوال در تعیین مشافہ و متورک	۱۳۷	ذکر امام محمد مهدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹۵	ذکر حضرت محمد رویم رحم	۱۳۸	باب ۴۴ ذکر ہجرت علیہ السلام
۱۹۶	ذکر حضرت ابو علی الرودباری رحم	۱۳۹	ذکر خواجہ ادیس قونی رحم
۱۹۷	ذکر حضرت محمد جبری	۱۴۰	ذکر امام عظیم رحم
۱۹۸	ذکر حضرت ابو جعفر شامی رحم	۱۴۱	ذکر امام شافعی رحم
۲۰۳	ذکر حضرت ابو عبد اللہ بن خنیف رحم	۱۴۲	ذکر امام احمد بن حنبل رحم
۲۰۸	ذکر شیخ ابو حکیم بن محمد الاکابر رحم	۱۴۳	ذکر چارہ پیر
۲۰۹	ذکر شیخ ابو جعفر ابو اسیم بن ہریرہ رحم	۱۴۴	ذکر اربعہ بصری رحم
۲۱۰	ذکر حضرت ابو سطلے کاتب رحم	۱۴۵	باب چہارم در ذکر بزرگان خانوادہ نامی
۲۱۱	ذکر ابو بکر الشوسی و ذکر محمد طبرانی رحم	۱۴۶	ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحم
۲۱۲	ذکر شیخ ابو العباس القصاب الاطالی رحم	۱۴۷	ذکر خواجہ حبیب مجبی رحم
۲۱۳	ذکر ابو یعقوب الشوسی رحم	۱۴۸	ذکر فضیل بن عیاض رحم
۲۱۴	ذکر ابو یعقوب نہر جوری رحم	۱۴۹	ذکر ابو سلیمان خواجہ داؤد بن نصیر الطائی
۲۱۵	ذکر ابو العباس سفادندی رحم	۱۵۰	ذکر حضرت ابراہیم اودیم رحم
۲۱۶	ذکر شیخ عمرو رحم	۱۵۱	ذکر حضرت معروف ثکف رحم
۲۱۷	ذکر حضرت خواجہ ابو احمد حشتی رحم	۱۵۲	ذکر حضرت خواجہ مدنفہ المرعشی رحم
۲۱۸	ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحم	۱۵۳	ذکر حضرت شقیق بن یحییٰ رحم
۲۲۳	ذکر حضرت خواجہ ابو محمد حشتی رحم	۱۵۴	ذکر خواجہ حاتم بن ہم رحم
۲۲۶	ذکر شیخ ابو القاسم گرکانی رحم	۱۵۵	ذکر احمد بن خضر و دیگر
۲۳۰	ذکر ابو اسماعیل بن ابی منصور محمد نصاری رحم	۱۵۶	ذکر حضرت بایزید بسطامی رحم
۲۳۱	ذکر خواجہ یحییٰ بن عمار شیبانی رحم	۱۵۷	ذکر حضرت ہبیرۃ البصری رحم
۲۳۲	ذکر شیخ عبدالمدطی	۱۵۸	ذکر حضرت سری السقطی رحم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	ذکر شیخ عبدالغنیہ میسرہ رم	۲۳۲	ذکر خواجہ ناصر الدین ابو یوسف حنفی رم
۲۶۷	ذکر عبدالواحد بن عبدالغنیہ رم	۲۳۵	ذکر حضرت شیخ ابو علی فارادی رم
۲۶۸	ذکر شیخ ابو الفرج طوطوسی رم	۲۳۶	ذکر ابو جعفر حداد رم
۲۶۹	ذکر شیخ ابو الحسن بنکاردی رم	۲۳۸	ذکر شیخ ابو الفضل بن حسن الرضوی رم
۲۷۰	ذکر حضرت محبوب جانی شیخ محی الدین	۲۳۹	ذکر شیخ ابو نصر سراج رم
۲۷۱	عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۴۰	ذکر شیخ لقمان سعدی رم
۲۷۲	ذکر شیخ حامد دیاس رم	۲۴۱	ذکر شیخ ابو سعید ابو الخیر رم
۲۷۳	ذکر شیخ نجم الدین کبریا رم	۲۴۲	ذکر شیخ خواجہ قطب الدین ہودود دہلوی رم
۲۷۴	ذکر شیخ شہاب الدین ہروردی رم	۲۴۳	ذکر خواجہ احمد بن ہودود دہلوی رم
۲۷۵	ذکر حضرت خواجہ حسین الدین حنفی رم	۲۴۴	ذکر شیخ ابو الکریم عبداللہ طوسی رم
۲۷۶	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین گنج شاکر	۲۴۵	ذکر شیخ احمد غزالی طوسی رم
۲۷۷	ذکر سید میر کمال رم	۲۴۶	ذکر شیخ احمد غزالی رم
۲۷۸	ذکر حضرت شیخ فرید الدین گنج شاکر	۲۴۷	ذکر حاجی شریف زندانی رم
۲۷۹	ذکر شیخ الاسلام ابو محمد ذریا الدینی رم	۲۴۸	ذکر خواجہ ابو یوسف ہوانی رم
۲۸۰	ذکر حضرت شیخ علی احمد صابر رم	۲۴۹	ذکر خواجہ احمد سیوسی رم
۲۸۱	ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رم	۲۵۰	ذکر خواجہ عبداللہ بن محمد واسفی رم
۲۸۲	ذکر شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رم	۲۵۱	ذکر خواجہ عارف ربوگرمی رم
۲۸۳	ذکر حضرت نصیر الدین محمود چغانوی رم	۲۵۲	ذکر خواجہ محمود انجیر فغانوی رم
۲۸۴	ذکر شیخ سراج الدین عثمان رم	۲۵۳	ذکر خواجہ علی رامیتہ رم
۲۸۵	ذکر شیخ صدر الدین جسیکم رم	۲۵۴	ذکر خواجہ بابا سخا رم
۲۸۶	ذکر شیخ کمال الدین رم	۲۵۵	ذکر شیخ ابو نجیب عبدالقادر سہروردی رم
۲۸۷	ذکر سید محمد کیسویہ رم	۲۵۶	ذکر مستشار سہروردی رم
۲۸۸	ذکر شیخ علاء الدین غازی رم	۲۵۷	ذکر شیخ روز بہان کبیر نیکرم
۲۸۹	ذکر شیخ فتح السامانی رم	۲۵۸	ذکر شیخ اسماعیل قصیر رم
۲۹۰	ذکر شیخ سراج الدین رم	۲۵۹	ذکر خواجہ حضرت عثمان گزنوی رم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۲	ذکر مولانا محمد زاهد رحمہ	۳۱۵	ذکر شیخ نور الدین رحمہ
۳۴۳	ذکر حضرت شیخ محمد ابن شیخ عارف رحمہ	"	ذکر شیخ محمد عیسیٰ رحمہ
۳۴۴	ذکر مولانا درویش محمد رحمہ	۳۱۸	ذکر شیخ علیم الدین رحمہ
۳۴۸	ذکر خواجہ میر گلبدین رحمہ	"	ذکر سید شمس الدین طاہر رحمہ
"	ذکر خواجہ محمد صابر رحمہ	"	ذکر شیخ حسام الدین بانکپوری رحمہ
"	ذکر مولانا شیر محمد رحمہ	۳۱۹	ذکر شیخ بہار الدین خونپوری رحمہ
"	ذکر شیخ صدق رحمہ	"	ذکر شیخ محمود راجن رحمہ
۳۴۹	ذکر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمہ	۳۲۰	ذکر شیخ جلال الدین حسن رحمہ
۳۵۸	ذکر حضرت مولانا خواجہ گل امکنی رحمہ	"	ذکر شیخ حسن محمد رحمہ
۳۶۱	ذکر حضرت محمد شفیع رحمہ	۳۲۱	ذکر شیخ محمد رحمہ
"	محبہ درم	"	ذکر شیخ شیعہ رحمہ
۳۶۲	ذکر حضرت شیخ رکن الدین گویہی رحمہ	۳۲۲	ذکر ساجد ماد مشہور رحمہ
۳۶۳	ذکر شیخ جلال الدین تہا نیر رحمہ	"	ذکر شیخ حسن طاہر رحمہ
۳۶۴	ذکر حضرت خواجہ محمد بیگ باہد رحمہ	"	ذکر حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبند رحمہ
۳۶۵	ذکر خواجہ محمد عبداللہ مشہور خواجہ کلان رحمہ	۳۲۳	ذکر خواجہ علا الدین عطارد رحمہ
۳۶۶	ذکر خواجہ عبدالحق ابن خواجہ کلان رحمہ	"	ذکر خواجہ محمد یار سار رحمہ
۳۶۷	ذکر خواجہ محمد شیعہ رحمہ	۳۲۶	ذکر خواجہ علا الدین مجدوالی رحمہ
"	ذکر میر عبداللہ حسرائی رحمہ	"	ذکر حضرت جلال الدین پانی پتی رحمہ
"	ذکر حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی رحمہ	۳۲۸	ذکر شیخ شیعہ رحمہ
۳۶۸	ذکر حضرت شیخ الشاش بندگی نظام رحمہ	۳۲۹	ذکر شیخ بہرام چشتی رحمہ
۳۶۹	ذکر حضرت شیخ احمد سہروردی مجد القانی رحمہ	"	ذکر حضرت مولانا یعقوب چرمی رحمہ
۳۷۰	ذکر حضرت شیخ ابوسعید میر شیخ عبدالقدوس رحمہ	۳۳۱	ذکر شیخ احمد عبدالحق ابدال رحمہ
۳۷۱	ذکر حضرت خواجہ محمد منصور رحمہ	۳۳۵	ذکر شیخ جمال گوجہ رحمہ
۳۷۲	ذکر شیخ محمد صادق گنگوہی رحمہ	۳۳۹	ذکر خواجہ عبید اللہ حسرائی رحمہ
۳۷۳	ذکر حضرت شیخ داؤد بن محمد صابری رحمہ	۳۴۱	ذکر حضرت محمد شفیع عارف رحمہ

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۳۵۲	ذکر حضرت میا نجی نور محمد تہانوی ر ح	۳۰۵	ذکر محمد نقشبند ر ح
۳۵۳	ذکر حضرت حاجی امداد اللہ تہانوی ر ح	۳۰۸	ذکر شیخ سیف الدین ر ح
۳۵۴	ذکر حضرت حافظ ضامن تہانوی ر ح	۳۰۹	ذکر محمد زبیر ر ح
۳۵۵	ذکر خواجہ نور محمد ر ح	۳۱۰	ذکر حافظ محمد حسن
۳۵۶	ذکر خواجہ سلیمان ر ح	۳۱۱	ذکر حضرت سید نور محمد بابا ر ح
۳۵۷	ذکر سید صدر الدین راجور ر ح	۳۱۲	ذکر حضرت سید ابوالعالی انبوتوی
۳۵۸	ذکر شیخ سارنگ ر ح	۳۱۳	ذکر حضرت میران شلیہ بیگ ر ح
۳۵۹	ذکر شیخ سینار ر ح	۳۱۴	ذکر سید محمد سالم ترندی
۳۶۰	ذکر شیخ سعد الدین بزمین قیابادی	۳۱۵	ذکر حضرت میرزا جان بابا نگر شہید
۳۶۱	ذکر سید عبدالواحد بگلرامی ر ح	۳۱۶	ذکر شاہ قطب الدین ر ح
۳۶۲	ذکر میر عبد الجلیل ر ح	۳۱۷	ذکر سید علی شاہ فضل جالندری ر ح
۳۶۳	ذکر سید اویس ر ح	۳۱۸	ذکر شاہ محمد نعیم ر ح
۳۶۴	ذکر سید محمد ترندی ر ح	۳۱۹	ذکر سید محمد عظیم ر ح
۳۶۵	ذکر شیخ محمد فضل الہ آبادی ر ح	۳۲۰	ذکر شیخ کلیم السبحان آبادی ر ح
۳۶۶	ذکر سید احمد کالپوی ر ح	۳۲۱	ذکر شیخ نظام الدین کاکوری ر ح
۳۶۷	ذکر شیخ محمد تکیہ ر ح	۳۲۲	ذکر مولانا فخر الدین اورنگ آبادی ر ح
۳۶۸	ذکر شیخ محمد فاضل ر ح	۳۲۳	ذکر حضرت حافظ محمد موسیٰ ککپوری ر ح
۳۶۹	ذکر شاہ برکت اللہ صاحب البرکات ر ح	۳۲۴	ذکر شیخ محبوب اللہ آبادی ر ح
۳۷۰	ذکر شاہ آل محمد ر ح	۳۲۵	ذکر شیخ عیسیٰ ر ح
۳۷۱	ذکر شاہ حسنہ ر ح	۳۲۶	ذکر شیخ محمدی اکبر آبادی ر ح
۳۷۲	ذکر اچھے صاحب ر ح	۳۲۷	ذکر شاہ عبداللہ دین ر ح
۳۷۳	ذکر سترہ صاحب ر ح	۳۲۸	ذکر شیخ عبدالہادی ر ح
۳۷۴	ذکر سید دوست محمد ر ح	۳۲۹	ذکر شیخ عبدالباری ر ح
۳۷۵	ذکر شاہ محمد نند ر ح	۳۳۰	ذکر شاہ رحمن بخش ر ح
۳۷۶	ذکر حاجی سید عطاء حسین غطیہ آبادی ر ح	۳۳۱	ذکر حضرت حاجی عبدالجبار ر ح

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۰۱	ذکر شاه سید عبدالرشید رح	۴۷۵	ذکر حضرت شاه محمد حسین رح
۵۰۲	ذکر شاه حسام الدین رح	۴۷۹	ذکر حضرت شاه عبدالهید یعنی شاه غلام
۵۰۳	ذکر ملا اخوند امام الدین رح	۴۸۱	ذکر حافظ کامگار خان صاحب
=	ذکر خلیفه قادری بخش رح	۴۸۲	ذکر حضرت مولوی سید امام علی مروی
۵۰۴	ذکر عبدالرحیم شاه رح	۴۸۵	ذکر مولو محمد انوار الحق دوکیر صاحب زوگان
=	ذکر فقیر شاه رح		مولوی سید امانت علی صاحب
۵۰۵	ذکر حافظ علی حسین شاه رح	۴۸۹	ذکر خلیفه مولانا سید امانت علی صاحب
=	ذکر حضرت مولانا شاه عبدالغنی مهاجر	۴۸۸	ذکر حافظ سید عبدالغنی رح
۵۰۶	ذکر مولوی محمد حسن نانوتوی	=	ذکر محمد حسن ولد مولوی رح مراد آبادی
۵۰۷	ذکر مولوی تنسرا مراد آبادی	=	ذکر مولانا احمد حسن مراد آبادی رح
۵۰۸	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید مهاجر	۴۸۹	ذکر مولوی عبدالغفر مراد آبادی رح
۵۰۹	ذکر مولوی ارشد حسین امپوری	=	ذکر سردار صاحب بهادر علی شاه رح
۵۱۱	ذکر نعیم شاه	=	ذکر سید معین الدین رح
=	ذکر معظم کفان	۴۹۰	ذکر حاجی غلام علی شاه رح
۵۱۲	ذکر مولوی جمال الدین	۴۹۱	ذکر احمد علی شاه رح
=	ذکر مولانا نبی زاهد بریلوی	=	ذکر مولوی امام الدین رح
۵۱۳	ذکر شاه علی محمد	=	ذکر مولوی عبدالحمی رح
۵۱۴	ذکر بهری میان	۴۹۲	ذکر حاجی عبدالرشید شاه رح
=	ذکر اخوند یار محمد	۴۹۳	ذکر شاه صاحب بخش رح
=	ذکر حاجی سعادت علی	=	ذکر فرزندان اخوند فقیر صاحب رح
۵۱۵	ذکر محمد عبدالصمد مشهور رشتن خان	۴۹۷	ذکر حضرت شاه درگاه بی امپوری
۵۱۶	ذکر خلیل احمد خان	۴۹۷	ذکر حضرت شاه ابوسعید بلوی رح
۵۱۷	ذکر حضرت سید محمد صاحب غازی	۴۹۹	ذکر شاه احمد سید مهاجر رح
۵۲۲	ذکر شاه بن داوی رح	۵۰۰	ذکر حضرت محمد ظفر حسن مراد آبادی
۵۲۳	ذکر مولوی محمد علی	=	ذکر حافظ محمد مسعود رح

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۲۲	ذکر شاه جمال رح	۵۲۲	ذکر حکیم نورالدین اکبر آبادی رح
۵۲۳	ذکر شاه بلا قی رح	۵۲۵	نقل چنگیز از درویشان بجز
۵۲۵	ذکر شیخ شهباز رح	۵۲۷	ذکر طریقه خلیفه
۵۲۶	ذکر حضرت شاه علام محمد رح	۵۲۸	ذکر طریقه رسول شاه رح
۵۲۷	ذکر شاه علام بولن رح	=	باب پنجم شیوا می شطاریه رح
=	ذکر شاه محمد حسین رح	۵۳۰	ذکر سلسله اکتفیه بخاریه
۵۲۸	ذکر شاه چپ رح	۵۳۲	سلسله زایدیه
=	ذکر شاه لطف الله رح	=	سلسله صفویه
۵۵۰	ذکر سلطان قطب الدین رح	۵۳۳	سلسله عیدروس
=	ذکر شاه منیر مجذوب رح	۵۳۴	سلسله قلی محمدیه
=	ذکر خلیفه نظر محمد رح	۵۳۶	سلسله اریه
۵۵۱	ذکر خواجه مصطفی رح	=	ذکر آن بزرگان که در مراد آباد وفات
=	ذکر سید علام قلندر رح	=	ذکر محمود بن عالم رح
=	ذکر سماع	۵۳۷	ذکر شیخ علاء الدین رح
۵۴۷	دوازده حدیث برجواز سماع	=	ذکر شاه محمد کامل رح
۵۴۸	اقوال دیگر در باره سماع	۵۳۸	ذکر شاه قطب رح

بسم الله الرحمن الرحيم

محمد یحیی و محمد سعید بنابرگاه غفلت پناه آفریدگار است که ندای **اِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الْاَوَّلِیْنَ**
خَلِیْفَةً و رجاعت ما که در دوا و دوست و جواهر معارف صفات در گنجینه سینه نوع انسان
و دلیت نهاده او کند فکر از نارسائی بایم ادراک کند و اقلش پرچ و تاب است و کشتی فهم در دریای
بیکبار صفاتش غرقه گردد ابضطراب رواج بقول بشیری را بر سواحل دریای جلالتش
گذری نیست و قوافل ادراک ملک را در مراحل بادیه غفلتش از خود و جوی فی تشنه کامان
ساحل سفت کشتی شکسته امواج بحر طلال اویند و هر وان منزل طریقت گم گشته باویم
شوق جلالت او جل طلاله و نعم نواله و صلوات نامحدود و تحیات نامحدود و شایسته نذر پیشگاه
وجود فائز الجود و مقتدای جماعت انبیاء پیشوای طائفه صفیاء حضرت رسالت پناه ششم بنشاند
تسخیر کنی مع الله که ذات بابرکات محمد حسناش بسم الله و یوان ظهور است و تجلی آفرای
کتابخانه نور اولین نقطه دایره **مَدَامَ الْفَرِّ بْنِ یَلَقِیَانِ** که **لَا یَبْقِیَانِ** تفسیر و
در این شکل **یَوْمَ هُوَ فِی شَأْنِ رُبَاعِی** چون خوست احد جلوه کثرت زجباب و میمی و مینه
کتاب از بهر خطاب محمد در کن گفت و عیان شد کثرت و این است حقیقت محمد در باب

و در دو سلام بجهت صحابه کرام و صلوات و تحفه و خوار آبی خیر شریف بعد از اینها بقیه طریقه بنام امیر
المؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و اشرف الناس شریف توفیق اهل انسه و کتاب
رأس المجاهدین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و رأس الملقق بنبل الاسوال فی سبیل الله تعالی
المستعان امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه و فضل العالم بمجد الولاية الکبری مامنه
الاسرار اعلی اسد الغالب یسیر بالدين امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و براتیات
عشره و جشره و تابعین و تبع تابعین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد و یگوید فقیر
حقیر کثیر بتقصیر محمد حسین کمر بن سترشدان قدوة السالکین زبدة العارفين مولای و مرشدی
حضرت مولوی سید امانت علی حسینی چشتی صابری قدوسی خفی که چون ذکر صفات اکابر مرث
انواع حسنات است و تذکره حالات بزرگان سبب گوناگون برکات و سالکان این طریق شود
و این روش محمود شهر آرزو و مندان میباشد که بر کیفیت سلاسل مروجه و خانوادای مختلفه و
افکار و اسرار عارفین و ادوار و اذکار سالکین اطلاع یافته در عالم شوق ریاضات و عبادات
به پیروی آنها خاشیین را بسر منزل مقصود رسانند و نفوس خود را را متعلی بحلیه تعلق جمیل و محامد
جلیله گردانند تا از آنکه آثار و جبار مقصوده خانوادای چشتیه و قادریه و نقشبندیه و کتب
مستقیم و متاخرین متفرق مذکور است ناگزیر طالبان را در التقاط و مطالعش از جابجای حظه
و مقامات مختلفه از جبار خاطر و مسیر به و حافظه را به نگه داشت این آثار بتفصیل و شوارسی
پیش آید بنا برین که بشر بنابر تجربه و خطور میکرد که اگر مجله می شتمل بر حالات و مطالب ضروری
ترتیب یابد و مشاققان را از انتشار نظر و وقت تفحص متغنی گردانید و جمعیت خاطر سازد بود که
اجری جزیل بچاره کار این گنهار رسیده آبی بگوشی تمنای این نشانه کام نجات چکاند و قطره بر
روی آرزوی این از خویش رفته با ویه نام کامی نشاند حمد الله که درین روز نامه با وادار و طبع
حضرات بزرگان سلاسل متبرکه خامه بدست آشناسد و ناخن حمت گره کشا بصدر تجر و نگار
کتب کثیره این فن شریفی مثل کشف المحجوب علی بن عثمان جلای رحم و تذکره الاولیاء شیخ فرید الدین عطار

رحمة الله وتوفيق مولانا جامی رحمہ و شفقت علی بن حسین واعظم مدینہ خواجہ احرار رحمہ و مکتوبات قطب
عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی اسمعیل بن صفی الخفنی رحمہ و مقاصد المعارفین شاہ عضد الدین امرودی
چشتی رحمہ و زبدۃ القامات و نسبات القدس خواجہ محمد ششم مدینہ خواجہ نعمان خلیفہ شیخ احمد مجتہد
الف ثانی رحمہ و مراتب الاسرار عبدالرحمن علوی الحشتی رحمہ و سیار العارفين جانی فضل اللہ دہلوی رحمہ و
اقتباس الانوار مولوی محمد اکرم برہسی مریشیخ سونداوی خلیفہ شیخ داؤد گنگوہی رحمہ و جبار
الانصار و رسالہ احوال ائمہ الطہریت و مدارج النبوة شیخ عبدالحق محمّد دہلوی رحمہ و قول جمیل مولانا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ و رسالہ کشف الاسرار و مقالات شیخ ابراہیم مراد آبادی الیاف محمود
بن عالم مدینوی رحمہ و تذکرہ حاجی رفیع الدین خان فاروقی مراد آبادی رحمہ و سنابل میر عبدالصمد
بکرامی رحمہ و رسالہ مقامات مظہریہ شاہ غلام علی رحمہ و مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں رحمہ و رسالہ
مولوی عبدالغنی سلمہ اللہ ولد شاہ ابوسعید صاحب حمۃ اللہ علیہ و رسالہ مولوی محمد مظہر سلمہ
تعالیٰ ولد شاہ احمد سعید صاحب حمۃ اللہ علیہ فراہم آوردہ و مقاصد ضروریہ و مطالب لابدایۃ النفا
مفصلۃ الصدر لبقا کر و م و نیز بعضے از مسائل متفق علیہ صوفیہ از مرطاط مستقیم احمد صاحب رحمہ
برچیدہم و درج این اوراق گردانیدہم ہر چند اصل مقصود را تم ذکر مقاصد ادراد و ذکر و شغال
و افکار و معاملات سلاسل ششہ مذکورہ بالا بود و فاما از نیکیہ در کتب مشرّحہ صدر حالات مشائخ سلا
و دیگر ہر شش خانوادہ کا زونہ و ہمدردیہ و فردوسیہ و الوسیہ و نورہ و خضرہ و شطاریہ بخاریہ
و انصاریہ و عبیدوسیہ و قلندریہ و غیر ہر قوم یا قہم نہ پسندیدم کہ غفل بصرانان نمودہ آید اگر نہ
پارہ ازان ہم افزودم ہم ذکر بزرگانیکہ در شہر مراد آباد و مدفون اند نمیمہ آن ساقتم و میان حالات بزرگان
کہ آہنارادیدہ و احوالی انہا از مقامات شنیدہ ام نافوشہ نگذشتہم و از خانوادہ ای طوسیہ ازان بیان
و طیفوریان کہ ذکر آہنارادین کتب مجتبوہ ندیدم از فتویدش پہلو زدیدہ و خامہ از شرح حال انہا بزرگان
کشیدم و نام این کتاب بامید ظہور برکات و قبول توقع محضرت فاضل الانوار بمناسبت ہم تبرک شد
زادہ خود مولوی انوار الحق سلمہ اللہ تعالیٰ انوار العارفینہ نہادہم از پیگاہ رب العالی میراد

آنقدر که سیر این اوراق را باب شوق را لذتی فرمود و صواب ذوق را از صراط کتب
 مستغرق برای حصول مقصود مستثنی گرداند و این نامه سیاه را به تصدیق ارجاع طبع یافت و این
 عطا فرموده خاتمه بخیر سازد و خاطر از موهبت نفسانی و خوشه های دنیاوی سپردار و بجهت
 دارالامان و چون آغاز این آیین سال گیرارد و صد شتاب و شورش بجای در عهد و طاعت سابقه
 مرحمت یزدانی ظل را آفت سبحانی عدل گستر رعیت پروردگار جسم جاوید و جلال جوان نعت و جوان
 دولت جوان سال **جانباب محمد کلب علیخان** بهادر مرسته آرای حکومت ریاست
 سبطه آباء و عرف را سپهر حفظه اندک عن الفاسد و لشکر و مریدان را از او تمنا به مقاصد عارضا
 طریق خدمت شایسته کشف استحقاق حقیقت سیاسی بکریوان قهر و بجزیه خشت بر ملا و احوال رشید معتمد
 قدس المشرقه بعزیزت انجام پذیرفته و شاید این آرزو را که تمیم بر معینه و طاعت حسبه ظهور گرفته
 واجب آمد که بستاند از بخش کیفیت ابتدای این ایست اما حال ریب صفحه بیان نموده آید تا بشنیدگان
 دهند شنوندگان شناسند که ظهور و چو افادات عاظمه حشمتانه از اثر نیت حق طوبیت چنین جاوید
 مروج سلام است و طاعتی را چو معرفت و حق شناسی به ساقیگری این مروج دین مبین در جام
 ما انا اشرع فی المقصود المرام مخفی نماند که جانباب علی محمد خان بهادر و غفر الله له ابرار ابایی این شهر بهادر
 ریاست داد اند که مدد ابرار کمال سلطوت و شوکت جمعی غفیر از انفا آن شجاعت آثار در عالمی ملک
 کثیر مسخر و مطیع خویش فرموده بود و وضعی لولایه ملک و فضل شجاعت میدادند که در جنب هریت و
 مردانگی آن سبطی جانب کشران عهد باز و نوبی کشاوند همت فراوان شسته و علم طاعت و چار سومی
 فخر شتابان و غیاث در عهد دولت آن بهر و در جبال و صهارسی آواره گشته رخت بی خانمانی بر پوش
 برشته و فغانی بر فراخ کام کار فرامی تیغ نمر و نام آن فریدون حشام عالم جل بکام کشیدند
 چون پانیه جات توابع موصوف الاغالب بر پوختن و غیاث بهر دهان بهادر و جانباب فیض الهی و سلطان
 حسین فرزند آن غفران باب بفضیه اتفاق که شرح در کتابهای تاریخ مرصوم است بجهت کمالی شده
 از این بگریز کابل و قندهار شد هر حجت نگرد و بپوش بپایان سر در این قوم با لشکر مین عقیده مستند

غاشیه اطاعت جانچه آنچه سده سده خان بهادر ولد ثالث آن عفران مآب بر دوش کشیده با مثال
 امر شریفش آن دلا مرتبه را بر صدر ریاست نشانده و حلقه بگوشش فرمائش گشته اند الا و دهم صفت
 بصفتان جلیله شجاعت و همت و دلش بود که کارهای ریاست بوجه حسن سر انجام داد و سالی چند
 مسند آرا مانده پس از آن که جناب امیر السدخان بهادر و جناب نواب فیض السدخان بهادر از ولایت
 کامل بازگشتند بمسکرا قبول نزول فرمودند و نفس همها مات مکی در میان خلاف نواب عفران مآب
 و قش جناب اب سعد السدخان بهادر که با کاهن پلسته در عین غفلان شباب بکام قضا و حق اهل
 لبیک گفت و جناب نواب فیض السدخان بهادر بر شد و کرامت مرجع عیان دولت شده و سادۀ
 فرمان فرمای راجلوس خود آمانید و غنای خود ند که اهل لشکر و همای ناغۀ کیمر دست لبته کمر طوع نقی
 ایشان بر میان مان لبسته و گردنشان وقت بد کتم خیر و فرمان پذیر می انگشته خیال سربازی از
 سر برد کردند پیرایه حال این مین غریز الوجو و کمال در ع و تقوی آو هسته بود و قامت عالیشان و جیت
 شریعت نبوی پر سینه طرح بنامی شهنشاهی آباد و عرف را سپور رنجته ذات فاضل البرکات همان عالیجناب
 که در حیات خود و مورث فرموده علماء و فقرا و شرفا را در آن جا و دادند و بساط امن و دعافیت را سوخته
 نمایان بخشیدند هرگاه آن مغفرت و سنگاه داول از سیر این دار فانی بشیر و غنان کسیت غریب بسو
 دار البقا برگردانیدند خلف اگر ایشان جناب محمد علیخان بهادر قدم بر ریاست گذاشته آمانید
 سطوت و رجب در افغانان انداختند که تخم عداوت ایشان در درها کاشته شد بالاخر همان تخم سر
 بنمو کشید و این بار آورد که از دست کسان شربت فنا چشیدند و برادر کوچک ایشان جناب ابی اعظم
 خان بهادر که پایه سرحد و فطرت و شهنشاهیات جگر داری شجاعت بر صدر ریاست جاگزیدند و فغانا
 برتری پایه و دلش آن عالیرتبه در پادشاهان بنمید و گرد ایشان جیج گردید چون جناب غلام حیدر
 بهادر را شوق زیارت حرمین شریفین بدینوشید جناب ابی احمد علیخان بهادر خلف فغانا مجید علیخان بهادر
 مقتول بر منصب ریاست جاگزیدند و اکثر افسر و لشکر بر سر برده و دعت حیات سپردند چون بمسیری که
 رکزدانده ریاست چند نگذشتند بمسرح قضیه احوال شان جناب ابی محمد سعیدخان بهادر خلف ارشد

بختیاری نظام محمدخان بهادر حاجی حسین شیرین سواد آهسی دولتکده ریاست و جهلان نورافروسی
 بیت اشرفیاقبال از وال گشته بسبب کمال زکات و طبع و اصابت راجحی من نظام است راجحی
 رسانیدند که این شهر در امری و عافیت نیست بهر حال تا این که گشت بشا طغی دست نظام حضرت
 مروج الاوصاف عروس است بهر کمال شد و جلوه دارای بزم رونق و زیب گردیشان شولت
 حکومت از گشتی بنویسید در سال کبیر و و محمد و نقی و یک بحری کویان خاکدان از وجود و سرچاپ و
 خانی گشت جناب محمد یوسف علیخان بهادر خلف کبر سر حکومت راجحی و سرچاپ و از این لیکه فوات
 ایشان جمیع صفات که بر یوسف علیخان و حسن طلاق و شیرین طیب بریاد و مروجی ملازم و رعایا و پودا
 حال و تقاضای کرام و اجداد و عظام گشتند الحق اگر پایی این رئیس و قار و در میان نبود و دیگر همه
 شوب غدر و بر مروجی و کشته زخامت نفوس بر معاشان و بد عملی کوه اندیشان شهر و آگاهی شهر
 همه یکسر بر باد و تبا ه شد صابت راجحی زرنیش و خطایین خط و فو و نشان همانا کار عجز نمود و عقود
 جمله حیات را با ناض فکر صاب خود از هم کشود و هنوز از سالهای عمر ایشان مانده گشته که بهر
 جهان بشوق این نشان خوش کشا و نداز و زود و صلیقی تعالی تعال و در و اند و سل کبیر و در و
 و شتا و یک بحری بسم کشش و زرنیشا کرمید پایی سترحت بخوانکه عدم و از کشید انگاه و خود و
 جانی از سر گرفت و شاید است نقاب از رخسار برگرفت گیتی آب فیه بجز باز آمد و عالمی را نشاند تا زاده
 و سوار و جلد و عرو و طریقال بداد و مروجی و کلستان بختیاری نهال باغی کامکاری مروج احکام شرع
 متین احمد حامی بن حسین محمد جناب علی القاب **محمد کلب علیخان** بهادر و در و سید خلف
 اکبر و ارشد حضرت مروج بصفت فرزند و صدای تنبیت رفاه و فلاح عامه خلق و گردن و
 و حیدر خان آرزوی عالمیان بار آور و نهال مراد جهانیان بر و مند گشت تا نگهبانان باز و
 انفس و گی از دلها بیرون شافت هنرمندان که از کساد باز و قدر بخشی پر و در و ل و بود و کل گشتند
 و از باب کمال از اطراف عالم صیت سران و بد مرتبه وانی این رئیس عظم شینه و بوسه بر سر و
 زو و در و سوار اطراف ملازمی و نخواهد و سید و شرفا و کثافت خوش الهجائی و ستیاب گردید و

این نیز سپهر ریاست و کامکاری باز و یاد مراتب شوکت و بختیاری با نور دیده ذهنی و فیروزی
عین الاعیان گشت و بهر دوزخ و زند نیک تر شد زاده کامگار محمد شتاق علیخان بهادر خجسته گوهر
بر اوج اقبال لایزال تابان باور آنجا که محبت این چشمه فیض میباید حاتم دوران مجال نیامد
وزبان عطار و در قمان نیست لهذا آن بر که رجوع بهل مطلب نیامد و دست بخریر تقاصد کشایم بپروا
که این کتاب مثل ست به پنج باب **باب اول** در بیان کلمه تعقی دایمان و خطرات و شد و نه و فکر مفهوم
اهم ذات و بیان اثر نسبت و ولایت و نبوت و تسلوک خواجیه نقشبند قدس الله سره لهریز و عاشق و
مؤیدات عشق و آثار آن و توحید مطلق و مقید و قرب غفل و فرض و بخلی و عرصه شت حضرت مجدد
و شال و تمثیل و تاریخ و پرور و حدیث این الله خلق آدم علی صورته و روح و نفس و دل و مرتزخ
شیخ و ده گرد و قبول مصوفه صاحب هفت اقسام صوفیه و فرق مقام و حال و ملوک و اقسام الهام
و تصوف و تبیین مرقع و شطر مرقع و سند خضر و خانواد و اسامی رجال الله قطب غوث و امامان و دو تاد
و ابدال و اخبار نقیبه و نجباء و مکتومان و مفردان **باب دوم** در بیان کرم و کائنات و سید موجودات
صلی الله علیه و آله و سلم و خلفای شیعین و ائمه اهل بیت مطهرین و دوز و امام **باب سوم** در بیان
اسامی صحابه و اهل بیت و ائمه اربعه و چهار پیر و اربعه عیسی **باب چهارم** در بیان کرم و کائنات
ننان و دایمی مذکور و اسامی آن بن فوت سواهی پنج خانواد که ذکر آنها در باب پنجم خواهد آمد **باب**
پنجم در بیان بزرگان حلقه نانواد و شطاریه و حشیمه و غریبه و عید و سید و قلندریه و داریان کبار
که در مراد و اباب و مدنون اند و ذکر اسامی چون کمالین و محمدیان اند و نوشتن انشا عبادت لهذا عبادات کاتب
نکور بعینه یا خلاصه یا نهانها برشته نگاشته ام و عرض نیست و اتقان این فن نیست که درین کتاب اگر
خطائی و غلطی رفته باشد در صحت و صلاح آن درین نظر نمایند بلکه کوشش نمایند و اندوست و راز مخفی
و مدعیان بهر سسر و شتر و حفظ و نگهبانی خود دارند که شکر در حق آمان از زبان موادی حمید
که ذکر شریفش خواهد آمد بیاورم **بسم الله** و الحمد و الصلوات و السلام علی محمد و آله و سلم
باب اول در بیان کلمه تعقی دایمان و خطرات و شد و نه و فکر مفهوم

حق سبحانیه گفته میشود و اگر خواهند و اگر نخواهند همین حرف داشت که در هم مبارک است الف و لام از
 برای حیثیت است و تشدید لازم از برای مبالغه و در آن ترفیع پیش نیاید که طالب شومند و نسبت
 آگاهی بحق سبحانیه برین وجه باشد که در وقت تلفظ این حرف شریف بیویت ذات حق سبحانیه و تعالی
 مخلوقی باشد و در خروج و دخول نفس واقف بود که در نسبت حضور سیاحه فتوری واقع
 نشود و ما برسد آنجا که بی تکلف نگاه نیست و این نسبت همیشه حاضر دل او بود و تکلف نتواند که این
 نسبت را از دل دور کند و **رباعی** غیب بیویت آمد ای حشر شناس و انفس ترا بود بران حشر
 اساس میباش از آن حشر و رسید بر اس عرفی گفت شگوف اگر داری پاس پوشیده و نهان که غیب
 بیویت که حضرت مخدومی در این رباعی گفته اند صراطی اهل تحقیق عبارت از ذات حق سبحانیه عبارت
 لافعیین یعنی بشرط اطلاق حقیقه که معین نیست باطلاق نیز ممکن نیست که درین باب و از کی برگزیده
 متعلق گردد و ازین حیثیت مجهول مطلق است **حاشیه** اندیخا ظاهر میشود که آنچه اهل مقول گفته
 که توجیه مجهول متعلق نمیشود و مانند علم محل اشتباه است و حق این است که توجیه متعلق میشود و اگر چه علم
 متعلق نمی شود و چنانچه بوجدان معلوم است حضرت خواجہ عبدالعزیز احقر قدس سره و در بعضی از کلمات قدس سره
 خود نوشته اند که مقصود از ذکر آن است که دل همیشه آگاه و بچشم سبحانیه باشد بر صف و محبت تعظیم اگر در
 صحبت ارباب حبیبیت این گاهی حاصل شود خلاصه ذکر حاصل شد متذرع ذکر نسبت که اول آگاه و بحق
 سبحانیه باشد و اگر در صحبت این گاهی حاصل نشد طریق آن است که ذکر گفته شود و حضرت ایشان بعضی
 از کلمات قدس سره خود نوشته اند که وقوف قلبی عبارت از آگاهی و علم بر بودن دل است بحق سبحانیه
 بر آنچه که دل را هیچ پستی غیر از حق سبحانیه نباشد و در جائی دیگر فرموده اند که حین ذکر ارتباط و گاهی
 بند که شرط است و این آگاهی را بشود و وصول و در و وقوف قلبی میگنید و و هم آن است که
 ذکر از دل واقف بود یعنی در آشنائی که مستوجب این قطعه صنوبری شکل شود و او را شنود و گویا بند که
 گرداند و گذارد که از ذکر و مفهوم ذکر عاقل و ذوالاهل گردد و حضرت خواجہ بهار الدین شیندر هر دو
 معنی را لازم می شمارند زیرا که خلاصه آنچه مقصود است از ذکر و وقوف قلبی است همانند

مرغی باشد آن بر بنیه دل پاسبان که بنیه دل اید سستی و وصل و جبهه میان نسبت
 پیر طریقت و تحقیق آن ای طالب شد بشرط عدالت و تقوی باشد و مرکب گنا که بیشتر
 نباشد و بر صغیره اصرار ننماید و هر مدی و محبت یافته شخصی باشد و زیاده ازین شد انظر مرشد در
 محبت سلوک فصل مرقوم است باید دانست که اکثر طالب بیچاره بر ظاهر صورت غلطی خورده و بر
 نقصان نسبت باطن پی نبرد و آن نسبت بیشتر از فساد و عقاید کمد گردد و یا بقصود و تمرین بعضی
 احکام شریعت و طریقت اندران کدورت افتد و صاحب نسبت بر نقصان آن مطلع باشد یا نباشد
 این نسبت سبز بخندان و هلاکت و عیب است پس طالب باید که از چنین صورت فریبی بخورد و آن نسبت که
 از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در سینه فقر استوار است و پاک از نقص مذکور خاصه آن در محبت است
 و اراده قویه و اتباع قول فعل آنحضرت صلی الله علیه و سلم که برگزینان آن نخواهم کرد و اگر چه از
 عالمیه بشریت چیرگی قصور اندران افتد اما از صمیم دل احکام آن پذیرا گردد و در حص بر سنت عملی
 باشد تا تناسی نفس و سلوک محبت تمام طی گردد و این نسبت طالب را کشتان کشتان بمهراب قرب و
 عرفان میزساند تا قلم این اثر نسبت شیخ خود بیان میکند اگر از صحبت شخصی اینچنین آثار پیدا آید
 و در نماز چیرگی کیفیت و دبستگی و دشواری پیدا آید برگزینان نسبت آن رونگرداند و اگر بعضی
 فصل ایشان در نظر و خلاف شرع نماید بر قصه موسی علیه السلام و حضرت نلیه السلام حمل نموده بدانند
 که در نظر من ظلاف می نماید و ایشان هر چه کنند بالهام کنند ایشان این الوقت اند و بدانکه اگر درین
 در نماز حضور نباشد از ملاحظه و مراقبه حضور و قرب بخیر است و دور و اندرون وی از جوش بحسب
 قرب حضور بپایه هر است و هر قدر که نماز فقری حضور سهستان قدر در فقر آن تصور است شخصی
 و مستانه که بسبب ظلاف امر و نهی حکام شریعه تضاد از مرتبه خود فرو نیفتند آری دریای نوران
 از آلودگی گرد و غبار پاک و تیره نگردد اما آن فعل ایشان تعلیل را نشانی این فیض و عطا
 بحر رحمت فرست ایشان نشاوند و بعضی دیگر اندانیان خواص و ریاضی و صحت و مشا و تحقیقند
 یک آن از حضور بی دوست و نصرت و درمی رانشانند جای و قدرت بطاعت ظاهر نیابند هر چند که

در حکام تکلیف شرعیه کامل ناقص نبود و محکوم و مکلف اند لیکن ایشان از مقام عروج بودند
منزل نزول اختیار می ندارند ایشان ندارند و هم این الوقت اند و بعضی کلامند و مقربان
هر شب بخوابند ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و انا و آگاه و سلامتی و بلاکت بحسب
حقیقت اند چون که بنیای معانی و حقائق اند و شهباز صحابی معتمد و عرفان اند و پرواز بر مقام
عروج و مربوط در منزل نزول میدارند ایشان صاحب ارشاد و اهل صحو و اهل تمکین اند قول در
فیصل ایشان قابل تقلید و لائق تقریر و تحریر است و در این زمان ایشان نایاب اند و هم این الوقت
و ابو الوقت اند باید که جوایبی جمیع مراتب مذکوره در هر شیخی نباشد و گرنه از تعلیم یافتن علم طرب
باز نماند و در جست و جوی غفلت مانده عمر خود را بر باد و برباد باید و نیست که آنحضرت را صلی الله علیه و سلم
از غلبه ذوق قرب و ریزش و در رکعت باقی ماند گفت ذوالیدین رضی الله عنه یا رسول الله انی
اُمّ تَصِیْرَتِ الصَّالُوْةِ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَوْ تَقَصَّرْتُ بِکُمْ دِرَیْفَتٍ تَقَدَّمْتُ بِکُمْ تَقَدَّمْتُ بِکُمْ تَقَدَّمْتُ بِکُمْ تَقَدَّمْتُ بِکُمْ
از اوقات آنحضرت است صلی الله علیه و سلم که در کیفیت عروج قرب و حضور به نزول التفات نماند و بجز
در سجده نماز توحید چنان دیر کشیدند که عایشه رضی الله عنها چنان دلستند که روح حضرت از تن پرواز
کرد صلی الله علیه و سلم در روزی در مجلسه بین سجدتین چنان نشستند که صحابه چنان دلستند که حضرت
صلی الله علیه و سلم سجده ثانی فراموش کردند این عروج و نزول در مقام قرب و حضور با اختیار
آنحضرت است صلی الله علیه و سلم و ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر خفایا
است و بظاهر است که آنحضرت مقتدا و ابو الوقت و ابن الوقت اند صلی الله علیه و سلم چنانچه تمنا گفت
سده و سه هجری در محو جمال احدی که کچهر دخل نهد و ان کبی نسیا نکوه صلاه و باید و نیست صحابه را
ملکوت و جبروت و مقام عروج قرب حضور شکست میشد و اوقات فنا فی الشیخ و فنا فی الله و بقا
بالله و کرم و صمود غیره در و مینو لیکن در زمانه ایشان آن لفظ معطل نبود و نه از احوال ایشان
آنهاست مثل نیست رضی الله عنهم همین در مکتوب هشتم سجدت و بی بر وزن فیل است مبالغه است
از قاع طاعت ولی پرست بود و در وی معصیت اندر نیاید در طلب بود که فیل معنی مقبول بود و

پس بیای پی بود بر روی احسان حق عزوجل و آن محفوظ بودن اوست از زلات مصیبت و پناهی
 معصوم اند و معصوم را از کتاب گناه و نبی و الهیه آمان محفوظ است از کتاب گناه بود بر سبیل ندرت و لیکن
 او را بدان گناه هر از نبی و دو گفته اند که او را تقصیر نبی و در حق حق و تاخیر نبی و بقیام نمودن
 بحق خلق و مطلع بودن بخوف عقاب و نه باسید حسن آب نه بنید و نه اندر نفس خویش را قدری
 و قیمتی و بدان که خداوند تعالی را اولیاء اند که ایشان را بدستی و ولایت مخصوص گردانیده
 است و الیایان ملک و پادشاه که به بندگی برگزیده است ایشان را و نشانه اظهار فعل خود گردانیده
 است و در ایشان را و الیایان عالم گردیده و تا از آسمان باران برکات اقدام ایشان آید ایضا
 اسی برادر جای نویسی نیست که میفرماید لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَابَ لِي أَنْ يَكُونَ حَرْثُ
 اَوَّلِ لَوَاثِ مَعَاصِي و آثار مناهی عاصیان را از وجود ایشان پاک گردانده و بظهارت مغفرت و آیت
 نعمت رویت را قابل کند إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا بیان در ولایت و نبوت
 مسئله پنجم کتاب مقاصد العارفین جامع علوم محققین منصفان مدققین شاه عضد الدین در بیان
 نبوت و ولایت است انشاء الله و ذکر شرفش خدا بد آمد نبی انسانی را گویند که زمان ایجادش شوال
 اندیش متضمن ارقام هدایت احکام و اعلام ارشاد و انجام و مشتمل بر قوانین صلاح و تواضع اطلاق باشد
 بوجهی که نه نسیب از آن منصوب نمودن فائده و نه نائب در خوان خدمت مائده بلکه خود او است
 فائده که خلق متظلم بخورش روشن و مضی میگردد و کونوز فائز پستش نقشه و مبرهن و آنچه
 که گمراهیان طریق و نادیدگان نعم حقیقت گویند که خدا را در ایجاد فائده اظهار خویش حاصل است و
 انبیا بحال ریاست و اهل سخن منی فیل الحکیم لا یجملون عن الحکیمه خیال ظلم خاطر و شبهه پی تحقیق گمراهی
 اند و جب افاد می را در حبیب ان اعرف بحب صیاحی نهیده و نهی اگر با کتاب و شریعت تازه وجود
 رسویش گویند و بعضی از انبیا چنان می گویند که کتاب بنی مقدم بر ایشان بکار نازل شده بعضی علمایان
 و این از اطلاق اسم رسول بر آنها ساکت شده اند و حال آنکه نزد یک اصحاب تحقیق رسول اند چه
 اگر از نازل حقیقت تجدید است نسبت ایشان اگر چه بکار است نسبت انبیا را سابقین در رسول اگر

نامور بجای و پادشاه و اولاد المعزم بود و اولاد المعزم اگر محیط اعظم باشد آنرا خاتم گویند و محیط کسی است که حقیقتش محیط
 همه صفات باشد و بالای مرتبه او هیچ مرتبه علی نباشد و جامع نبوت یکی بیش نیست و آن خاص جو و
 مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم و اولاد المعزم نیز و یک بعضی پنج اند و نزدیک بعضی شش
 و زمان نبوت از آدم صغی تا حضرت محمد رسول الله است علیها السلام و مدت باین که گذشته شش
 هزار سال بود و وزمان نبوت بر سر هر هزار سال شهبواری کالی پیدا شود که در علم و فضل و قدرت
 و قبول فضل و علی و اکمل ترین فائق باشد و تادیت نبوت کامل پسین اولین بود و از انبیاء
 علیهم السلام کسی که اول نبوت شده آدم صغی است علیه السلام و بر سر هزار دوم منوح علیه السلام و بر
 سوم ابراهیم علیه السلام و بر چهارم داود علیه السلام و بر پنجم موسی علیه السلام و بر ششم عیسی علیه
 السلام و بر هفتم محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و غیر آدم داود و ابراهیم و موسی و عیسی و غیر داود
 و بر قول ثانی اتفاق است در علم و نبی و اهل اعدا و عت و ابلاغ پیام مختار نیست مجبور است و بر نبی
 اشراق خاطر بود و کشف غیب بقدر طاق خویش یکی از دیگر فیضیت و او در علم و قدرت و
 نبوت دور و دوری بگویم و روحی بخلق یعنی نبی و توحید و او توحید بخدای تعالی که بدان
 سبب متفقا قه کند از حق و توحید به بنده گان که بدان واسطه افاضه کند بخلق و کمال اول ولایت است
 و کمال دوم نبوت و نهایت ولایت هدایت نبوت است و مطلق ولایت فضل است از مطلق نبوت چه
 ولایت و بر بخت است و نبوت قرب بخلق و اگر احصا کنی پی نبی پس نبوت اولی است از ولایت و بر سر
 ختم کمال احوال نبوت است تا به تنها ولایت چنانچه کمال آدمی و بر بلوغ است اگر چه انتها طفولیت است
 بلوغ است و چون بولی نسبت کنی هم ولایت فضل بود از نبوت از جهت آنکه کمالش و محض ولایت
 حاصل است بلکه نبوت نسبتش موجب زوال ولایت است و ولی کامل بعبودت به ابلاغ نیست هر چند
 که در ابلاغ احکام باشد و اما آنچه که محققان گویند که در دیده بنیابر زره از ذرات کائنات پیاپی خبرند
 از حضرت غیبی و از ان نبی نبی بود که بحث هر شیئی با ابلاغ و اهل طریقت است که سالک آن طریق
 ایستایی پیدا کند کمال گویند نبی رئیس قوم است و فضل و عقل بهتر از ان قوم در حسنات و طاق

ترین در تهنید غیر منزه و پاک از او ناس عیوب و سوا از لوث شبهات و تشکوک صاحب قوت و
 قدرت مؤید بتأییدات غیبی ابلاغش اظهار کمال است چون خلقت انسانی بر نور و ظلمت مشتعل است
 و ظلمت غالب بر نور لایذ که بهر زمانه انسانی پیدا شود که نورش غالب شد بر ظلمت تا قوم ظلمانی هم
 بنورش منور شود و آن انسان انوار نشان اگر خود روست نبی بود و اگر پس از او ولی است و مراد
 ازین خود روی و پیکر وی در تحصیل کمال است نه در تکمیل انام و لکن خاصه نبوت بدان که نبی
 آفتاب است و نبوت ضیاء آن و دعوت فلاح حرکت او و قلوب آدمیان ذرات زمین که در ظلمات
 کفر مبتلا افتاده اند و حرکت آن آفتاب و انهم بران ذرات است هر که او را دید منور شد و هر که در پرده
 ماند مظلم گشت هر که آن را ندید مانده شد و دعوت مطلق با مقدار می است طویل که در هر کلی عبارت
 از وی بود و ابتدا بر اول است و انتها و او را بدین دهر را به نسبت اختلاف اعداد انبیاء و رسل خود
 لاحق شدند و آن باعتبار اینست که متابعین او بودند و انما است با شمس و بسبب عدا و رسل که اختلاف ادیان
 از ایشان پدید آمده ساعات و باعتبار آنکه بر سر هر هزارین نبوت اندایا هم سببه و خاصات با برکت
 رسالت پناه محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم که جامع کمالات تکمیل انبیاء و اولیاست و دعوتش محیط دعوت
 جمله انبیاء و اقبل و هدایت اولیاء و مبعوث سلطان الدهر شد و از آنجا که او صلی الله علیه و سلم حیا البقی
 دوره این آفتاب و تاب او تا بدایتی شد و هر که کسی که درین میدان درخشد مستقیماً تاب او است و
 از آنجا که آفتاب حاکم باقی است در احداث نور و روشنی باقی است و انهم بسبب تقابل آن تا بقسمت
 که عرفت لاجرا اشارت اعجاز نبیارت بشوق قرینه که دلیل اول کمال محمدی است صلی الله علیه و سلم و غیر
 انبیاء و دلائل کمالات و صحت انبیاء باشند و لکن نبوت چه ذات نبوت بالذات احری مستقر و ثابت است
 غیر محتاج اظهار و اما اظهار نبوت در عظام احتیاج با اعجاز و در و تا صورت پرستان بعضی بجز تصدیق سخنی
 نمی کنند و اخلاق حسنه از کمالات نبوت اند زیرا که دعوتی بمثل آن بلاغ و اظهار حسنات است و غیر
 برتری بر حسب نقصان است و دست چنانچه در قوم پیغمبر صلی الله علیه و سلم فصاحت و بلاغت کلام بود
 انحضرت بفرقان فصیح و بلیغ آمده و پند می که سخوات انبیاء و محض بار و ایشان است بلکه شیت حق است

مقدم است بران چه حق سبحانه و تعالی آنچه کمال و شند می نقصان شان نمود و در آنچه اختیار و شند
 غیرشان از خود تا از کفر بگذرد و در راه رست و آیند و جمله انبیاء و معصوم اند از کبار عدا قبل از نبوت
 و از کبار بلا بعد از صفای بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کبار مطلق معصوم اند هر قبل نبوت و
 هر بعد از آن معصوم اند بعد از آن در نبی هر چند که مقرب خداست اما هیچ حکمی از حکام بشر بر
 او را معاف نمیشود و بالا نظر دارد و ای آن حکام قمار و تحقیق نبوت مانع صدور فعلی که ظاهراً شرع
 تقاضا آنها دارد نیست و نه از ان اعمال برفوات نبوت حجابی و نه آنکه حکمت است از حکام نبوت و
 بعضی گفته اند که مناکه سنت رسول است صلی الله علیه و سلم زیرا که حضرت صلی الله علیه و سلم التکلیف
 فرموده و هیچ را و می آنرا بامر دیگر انبیاء و رحم نموده و حال آنکه معنی خبر جز از معنی آخر دارد و وجه نبوت محمد
 صلی الله علیه و سلم جامع نبوت جمله انبیاء است علیهم السلام و در موصول دین همه را اتفاق است و اختلاف
 فروع هر دین با فروع دین دیگر مانع این قول نیست فافهم و الله اعلم بالصواب و **و لمرضاة الایة**
 بدانکه ولایت دو قسم است عاده که عود بعد از کفایت بعد از لازم باشد تا صاحب ولایت متوجه بخلق شود
 و نسق حکام و نصب حد و باطل و پایش متفرع گردد و در این مخصوص بانبیاء است علیهم السلام و در موقوفه
 متعین آن از موم باشد تا بر صاحبان ابلاغ و اجباید و آن ولایت ادبیا است رضوان الله تعالی
 علیهم اجمعین و هر یکی از قسین تسعین است مقید و مطلق پس مقیده عاده موجب تخصیص طریق ادیان
 اوضلع حکام است و عاده مطلقه باعث ظهور و فائق موصول و حقائق فروع آن این حکام است و
 مستطیع مقیده علت استنباط طرق خروج و اقامت حد و است بوجبه البطل باطل و اثبات حق
 آید و مستطیع مطلقه سبب بروز و فائق اسرار عالم و عالمیان و هر یک از این اقسام را به غایتی است
 که لوازم او بعد از منقطع شود و آنچه از قائم سرزد و شود و کلی باشد که آنچه از غیرش صادر گردد و بعد از نبی
 او بود و قائم هر قسم کار خود مختار نیست و قائم ولایت عاده مقیده خاص فرائد مقدس محمد رسول الله
 صلی الله علیه و سلم است و او فرموده **و المرسله و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبي** و حضرت
 الله علیه و سلم جامع هر چهار قسم بودند و قائم ولایت عاده مطلقه علی مرتضی است کرم الله وجهه و بلند در

وارو شده که آنما بدینیه علم علی بابها و نیز دارو شده آنما نیز آن اسکندریه و علی کسانها و گمان نبری که
 چون عاده مطلقه ختم بر علی یافت شرکت او که مالد وجهه بار رسول صلی الله علیه و سلم و نبوت
 ثابت شد و باذعان این گمان در دواوی ضلالت و نقصان یقینی چه آنچه بنیر خدا آورده و پشیر است
 شریعت و یقین و حقیقت و سابق گذشته که شریعت باب طریقت است و طریقت باب حقیقت و
 نیز بشود که حقیقت و یقین است و یقین در شریعت و هر که شریعت را دید و بران ماند و موافقت
 و آنکس طریقت را دید و بران ماند زاهد است و کسی که پیشتر رفت و دران ماند عارف کامل
 دولی و اصل است و آنچه عاده را لازم است آوردن این کمالات ثلثه پست خالص شریعت جامع
 بمقیده و او بر رسول صلی الله علیه و سلم ختم شد و طریقت و حقیقت بمطلقه عاده و او بعلی مرتضی تعالی
 نمود و بروی کلمه الله و هر چه ختم یافت یعنی آنچه علوم طریقت و حقیقت بر دل رسول صلی الله علیه و سلم نازل
 کرد و بزبان مجزبان آنحضرت و در ضمن شریعت مجمله یا بر خاص عام پیام شده بود و بزبان علی تفصیل یافت
 پس علی مرتضی نمبر لسان مصطفی است و لهذا در شان او دارو شده که من گفتم مولا فعلی مولا
 یعنی هر بنده مؤمن که آزاد می خود خواهد بمن از قید بندگی و نفسانیت و رستی پس آزادی او بدست
 علی خواهد شد و چون علی را بانجی جزویتی ثابت است و را بطن لاجرا و صلی الله علیه و سلم در شان او
 که مالد وجهه فرمود و محکم گنجی و گنجی و نیز فرمود که نسبت علی با من چون نسبت بارون است بهو
 علیها السلام و نیز گمان نکسی که ختم ولایت چون بر علی شد دیگر صحابا ولایت نبود و بدین گمان فاسد
 از حق مبرانشوی چه شیخ باطن محمد صلی الله علیه و سلم بر مایه قلوب صحابه رضوان الله علیهم را برتر
 زده و در یکی از ایشان از تجلیات انوار الهی منور بوده و لهذا در شان ایشان دارو است که صحابی
 کما یقولون یا یومئذ یختم علی قلوبهم و سمعهم و أبصرهم و هم لا یفرقون و هم لا یحسبون و هم لا یحسبون
 صحابه انتقال کرده و از صحابه بقلوب تابعین و لیکن از علی هر نفس سلسل انتقال و نهایت تا آخر
 زمانه معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاری شد و بعضی از صحابه هر روز مستقیم علیه السلام
 جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی البتة حاصل بود و بعضی را بعضی را و اینهاست تفصیل

بر بعضی آهنگ که جامع هر دو قسم بودند خواص مقربان کثرت بودند بعضی گفته که خواص رسول ششده ششده
بودند و بعضی زیاده گفتند و تحقیق آن است که عدد خواص معلوم نیست از خواص صحابه آنها را که تمام
بار رسول در ولایت عاده حاصل بود و بعضی خواص بودند تا بل خداوند می صلی الله علیه و آله و سلم
و خلفا را رضوان الله علیهم جمیع آنها نسبت در هر دو قسم عاده حاصل بود و اما در امیر المومنین ابی
ابیدق رضی الله عنه مناسبت مطلقه غالب بود و لهذا او را صاحب تحقیق گویند و جمال و کمال آنجا
و یک سلسله از وی جاری شده و اگر این قسم بدو انتقال کردی مخاطب بظهور اجابت شدی و اینمندی شوی
تقصان ولایت نیست و کمال از حد مانع ریاست عام است چه نشیئه انبیا بود که توهم بدیشان نگرید
و نام ایشان را حتی بجانیه مقربان خود هم گفته و از سر او قات و مینه هم که گفته خصص علیک انعام
ایشان کرده و چون کمال از حد مانع ریاست عام است که در وی مناسبت غالب بود و لاچار تسبیح و خلافت بر او نمود و از غایت
تحقیق فرمود که اگر غیر حق در کمال از حد مانع ریاست عام است که در وی مناسبت غالب بود و لاچار تسبیح و خلافت بر او نمود و از غایت
استراق غالب است اتباع او را منع باب ازین باب است اهل سلسله وی گویند که فضیلت تسبیح کمال
اقتطاع است و آن در در رضی الله عنه ثابت چه کمونش در ذات الهی بود تسبیح الهی و ازینجا است
که پیغمبر صلی الله علیه و سلم در شان او فرموده من اراد ان یرحمی منی ان یرحمی علی الارض فلینظر انی ان فی
فخافه و در امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه مناسبت معیده غلبه بود و لهذا خطاب عدل و
صاحب انصاف و فاروق بدو منقش شده و هم در شان وی رضی الله عنه و آرد کوکان بعد از تسبیح
لکان عمر بن الخطاب احدیث ازینجا است که جلالت درو غالب بود چه بقدر حق و ابطال باطل که حسب
آن غیرت کامل بود و حاصل کمال جلالت باشد و بیشتر ملاکه در عهد رضی الله عنه فتح شد و اهل آنها ایمان آوردند
سبب او هم غیرت آن جلالت بود و باعث قوت اسلام که بسبب وی امیر المومنین و باو آرد و در نیز آن
غیرت است و ازینجا است که اسرار الهی از زبانش بعد از اتم ششم نشدند و در امیر المومنین عثمان غنی
رضی الله عنه مناسبت هر دو قسم برابر محتمل بود و لهذا او رضی الله عنه مخاطب خطاب فی النورین
آمن چه نور ولایت باطلاق که سبب انکشاف عالم باطن است و نور ولایت تبصیه که کشف عالم ظاهر است

بوجه عقدا و در آن نیز همین جمع بودند و از اینجا است که صرف هست و بی هیچ زیاده از آن جدا آمد
 نه پنداری که جمع قرآن که از بروج آمد محض نسخ آیات بود و اسرار الوهیت و معادله تقبلیت که حرفه
 لذت از آن حاصل است و اسرار مروت و حکام شریعت که ملایم ابدان محلی کامل در نسخ آن آید
 این نیز بوجهی اجتماع یافته که طالب هر مراد در سرش حاصل می شود و همه در نفس آیات و همه در نفس سوره
 و همه در نفس قرآن چنانچه می بینیم برابر با بعضی و اجتهاد و حقیقت و پدید شدن و در وجه نظایف
 اندرین بسیار نوشتند شرح هر یک در اینجا خلاف تقبلی می توقع است و چون امیر المومنین علیه السلام
 بر وجه عقدا بود و وقت علم و حیا و دوی رضی الله عنه غالب آمدند چه طبعه جمال و جلال که نه تنگ
 بر ظاهر است چون بدو راه نیافت لاچار علم و حیا لباس خود کرد و گریز از پیچ و کمان شکار و گریز
 که علم و مصلحت و موجودات باشد مناسب مراتب هر یک یعنی تواضع هر چیز و معرفت هر چیز و محبت
 و محبت تسلیم و جدا یکسو بودند از آن مناسب و غلبه و تسلیم و شکر و شکر و شکر و شکر و شکر و شکر
 قوه این مناسب است بنجاب رسول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطه طلقه بانفاق بیشترین مومنین
 امی الدین عربی است و از اینجا است که اکثر اسرار و حقائق از ظاهرش و درستی جاری نشد غافلان و بی
 متکبر بودند و بعد مدت هم خالی از طعن نماند نقل است که نزدیکی رسول صلی الله علیه و سلم را بنجاب و دید
 از حقیقت وجود سوال کرد که ما حقیقه الوجود و یا رسول الله در جواب فرمود که حقیقه الوجود و ما قال شیخ
 الاکبر العینی شیخ اکبر اوراقه سر در عالم غیب میزد و در شهادت نیز این لقب شهادت گرفته و گرامی
 باطن اکبر را با کفر سرخ کند و خاتم ولایت مقیده امام محمد مهدی است نهی در مقام القدس است که تا
 شیخ زینبی که از صحاب بود لانا سده الدین کا شغری است و زنی تبریب خفی و هر فرموده و معنی که خفایا از
 هر فصل گفته اند از قبیل فضیلت ولایت است بر نبوت که در قول بعضی که آن که ولایه فضل من النبوة
 زیرا که جبر با فائده خلق مناسب بیشتر است و خفی با بقرب مع الله چنانچه در ولایت و نبوت گفته اند که
 ولایت و محبت است نبوت و در محلی نهی حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس سر سده در مکتوبی میفرماید
 که اولایه افضل من النبوة و اینجا فرموده است و رای علم و عقل و مع ذلک هر چه ایشان بایند و متابعت نبیا

یابند و هر چه بپندردند سر کمالی شان زیر قدم کمال انبیاء بود و از کمال و جمال خود و در کمال و جمال انبیاء بران
 باشند و خود را در اعتقاد و غلط و طفیل و طفیل انبیاء دانند و فضل کلی انبیاء راست یعنی بکمال و جمال شان بن
 ایشان نرسد اگر چه دلی است و مقرب خدمت جز آنکه عکس از نور شان و از پر نور حضور شان بکسی رسد
 و آن کس مقرب و دلی گردد و العلماء و زوایا و انبیاء این میراث است تا غلط بخور می دلی را فضل از نبی
 در اعتقاد و نبی که آنگاه در باده ضلالت افتی و گمراه ابد گردی **ایضا** در کتب بی می فرمایند حضرت
 شیخ مهال الدین بالنسبه حضرت شیخ فرید الدین گنجشک نوشتند که فقر زور آورده است طاقت نماند
 نیست جواب نوشتند که ولایت را استالت و هند و مسنی این سخن از شیخ نصیر الدین محمود منقول است
 که استالت ولایت و ورشیا آنست که دل را از التفات بغیر حق پاک دارد و نقش غیر بر صفحه دل
 نذر پس ای فرزند چون دل با جذای قرار گیرد و سپهر ضطرب نماند انتی و باید و هست و لی مشق
 است از ولایت که بمعنی قرب است و آن بر دو قسم است اول ولایت عامه مشترک است میان همه بنان
 و دوم ولایت خاصه مخصوص است بواصفان از انرا باب سلوک و بی عبارت عر **قنا** العبد فی الحق و بقا
 به قانونی و انقادی قید و البقیه و قنا عبارت است از نهایت سیر الی الهدی و بقا عبارت است از بدست
 خیر هدیه الی هدیه و قتی منتهی شود که باو یه و جو را بقدم صدق یکبارگی قطع کند و سیر هدیه نگاه
 مستحق شود که بنده را بعد از غایب مطلق وجودی و ذاتی منظر از لوث حدشان از انانی دارد و تا
 بدان در عالم العتاق باوصاف الهی **تکلموا باخلاقی الله** رسیده کند و لی آن بود که فانی بود
 حال خود و باقی بمشاهده حق سبحانه ممکن نباشد و او را که لغو و خبر و در و با جبر خدا و ندبیار امد بر
 سلوک **خواجہ نقشبند** بر هدیه کتاب بنامات القدس است بدانکه عرفاء و علماء را اتفاق است
 بر آنکه از سلوک و هست هر کما است بر عزیمت و غایت اتباع سنت است علی مصدر **الصلوة و الحجة**
 و بی عظم و اکمل و اذق و اذق و اذق تا بمان است و اگر باین عایت تبعیت سنج ظاهر به حضرت خاتم
 از مقامات باطنیه آن خیر البریه **صلی الله علیه و سلم** که مشاهدات تجلیات ذاتیه و صفاتیه است آن را
 تیر برهه فرادان بخشند و ارت اکمل و از لیس عظیم عالی است و مصدر **اق** نور علی نور و خیر غفلت من

رسول الله و عاتین احمدیث نشان با مسیت بکمال او نیز بداند که در چهار صا و ده و اما هیچ کس نیست
 که بر چند روزگار بقیامت نزدیکتر شود و از زمانه خواجہ عالم صلی الله علیه و سلم دور تر مردمان از
 عمل غریمت و سنت بر خست بدعت بشیر رغبت نمایند این دو را اگر بر تعلیل گیر و در خبره رخصت
 انکثیر پذیرد آن سعادتمندی که در وقتی چنین جنگ در و امن غریمت و سنت سید المرسلین صلی الله
 علیه و سلم زندناچار آن عامل تقوی گیر و بر آن نیلنجی که او در زمانه که بدعت در آن زمانه برین افشاد
 شیعی رسیده باشد عامل با سنت و غریمت بود و خبر خوبی للفر با و درین سنگ پیشینی عند قسا و آشی
 ظاهر اجزایه شهنیده مصداق حال او آید اکنون منتقبت حضرت خواجہ بهار الدین نقشبند بشوآن غوث زرنگار
 از بدایت تا نهایت کار با وجود قرب قیامت عمل بر غریمت و عات اتباع سنت نموده اند که اندک اندک ای
 سلوک پروردمانیت ایشان خواجہ عبدالحق قدس العدر سر برایشان از آتیا که از نموده بود و مذکر جنگ
 در جبل المتین سنت و غریمت زنی و از رخصتهما و در عتقا دور باشی خواجہ بزرگ چه حکم این بشارت و پادشاه
 دیگر اشارت غیبی و الهام لایبی چنین کرده و اما آخر حیات بران بوده و در روز و در وقایع متابعت
 مصطفی و اتباع غریمت و او لی در همه امور افزوده و خواجہ فرمودند نظریه ماعوده و نقلی است هر که اند
 طریق بار و گرداند خطروین دارد و از غایت التزام غریمت با وجود کثرت جذبات بر قص و سماع که
 ناگزیر سالکان بقدر است نه در بدایت و نه در توسط و نه در نهایت توجه نموده اند که آن از امور
 رخصت بود که الگ بد که هر که آن نیز داخل تجویزات است توجه نفرموده اند و همچنین شیطیات که آن نیز
 و راه غریمت است از حضرت خواجہ بزرگ بظهور رسیده و حال آنکه متقدمین شایع کبار و رعایت
 و توسط هر کدام ازین امور یا بسکه از آن توجه نموده و شل حضرت شیخ المشائخ سلطان المصطفی و مجتهد
 بهار فین طائوس العلماء جنید بغدادی که از رسا و صوفیه بوده اند و کامل در اتباع سنت - فیله و رعایت
 و توسط بر قص و سماع میل نموده اند و در آخر کار ترک داده و در ترک نقلان اخوان را فرموده اند
 و گاه گاه زبان شیطانی گشوده اند و همچنین قدوه اولیا و متقدمین غوث الانامی ابو زید البسطامی قدس سر
 بودند این بزرگوار عالمی که از بدایت و توسط اند که هر خالی نبوده اند و از ابتدا تا انتها از شیط

بیرون تکلام ایشان است که لایق آن رفیع مرتبتی که او و محمد و نیز ایشان فرموده اند که خدا بر اینندگان اند که
 اگر بهشت را با همه زینت برایشان عرضه کند ایشان از بهشت چنان فریاد کنند که دوزخیان باز و فریاد
 دوزخیان فرمودند و راجع به اینست که در وی امر معروف و نهی منکر نباشد که این بر دو وجه است اول آنست
 که در حضرت وحدت این و آن نیست و امثال این کلمات سکرات این بر دو بزرگ بظهور رسیده
 هم در ابتدا و هم در توسط و انتها چون حوال و اقوال این و دیگر گوار و مسکون و گویا و عدل بر جمیع حضرت
 خواجیه بزرگ قدس سره که عنقریب بطریق جمال مذکور گردد و بظهور پیوست که آنخواجیه عالی مرتبت چه
 در بدایت و چه در توسط و نهایت بر خصلتها عمل نموده اند که امر با آنکه قیاس بدیگر بزرگان از عهد خلیفه
 صلی الله علیه و آله و سلم و در تری و باختر زمان نزدیکتر بودند اگر مکتبل آن بزرگان را نیز مشاهده از بدایت تا نهایت
 اینچنین بودی هم حضرت خواجیه بوجه آنکه در شدت فساد و آخر زمانی باین اطوار ربانی امتیاز یافته اند
 و ایشان را بدیگران فضل بودی انتهی لایسما که حضرت خواجیه بزرگ طریقه خود را بقوت تصرف و زیاده
 پسین جریان داده پسند از اینجا است که چون از مولانا جلال الدین خالیدی پرسیدند که سلوک خواجیه
 بها و الدین از متاخرین بطریقه کدام کس مناسب است و او آنجناب با وجود ماصرت فرمودند سخن از
 مستقدمان گویند چه چرخه ایشان را برین و دوز بزرگ مذکور نمی بین تحقیق فضلی پدیدار آید و دیگران
 بطریق اولی باشد و آنچه حضرت خواجیه بعد الباقی در منقبت خواجیه فرموده اند از سه ابوالوقت و دو عالم
 قطب باشد و بها و الدین که درین از وی آگاه و رسنت و جنبه انگنده شوق و پیغمبر با نیرین شکران
 روبرو باشد این مطلب است عجب تر آنکه خواجیه بزرگ آن جذبات لطیفه را با برادران بهلک جنبیدیم
 با نیرین آن جمع آورده بود و زحما که غلبه صحت سلوک ایشان فراتر از شکر و شمع غلبات جذبات
 فرد نشانده بود و ذکر شد جذبات غلبات ایشان کندی صحت علم را بر او آت آن کندی که شیخ الاسلام
 انصاری در حق جنید شامی آن نموده آنجا که فرموده در جنید زیر یک نندی هستی که علی و حضرت
 شیخ بزرگ بود و فرموده اند ایشان را هم جذبه بود بطریق کمال از وراثت ابو زید رسیده و از سر و خط
 آن نسبت نیست دیگر گرفته بجز خواجیه آمده و هم حضرت خواجیه را جذب دیگر خاصه از مقتضای سبقت و جنبه

ایشان حق ایشان بطریق پیوسته از غلیات این جذبات کثیر بود و که خواهر محمد الحکیم الترمذی فرمود که
مجدوبی از بنحوا ظهور کند و حضرت خواجهم صغیر فرموده اند که مراد از آن مجذوب یکم پس با خود را این جذبات
کثرت تمکین ایشان را که از پروردگار تمکین سید المرسلین بود و در ایام آن و دیت را در حق ایشان صادق
و آن آن اتباع نبوی را ایشان را از غایت این تمکین شناس گویند حضرت خواهر بزرگ با آن همه جذبات
و غلیات و فنا و تهلاک بحفظ الله سبحانه و ذکر همه در دقائق سنت سید الارباب صلی الله علیه و سلم میگویند
گوئیم هر چند همان تحقیق مذکور است و نیز می است و اثنی یکن تا بدان هم از خواجهر بزرگ و ادم و آن این
که فرموده و حرام با وجهتهای حق سبحانه بر بهار الدین اگر اول بهار الدین و آخر بویزه نباشد کما قال العارف
الجامع فی عقبه ۱۵۱ و آخر بر شوق و ما خود دست تناسلی حضرت شیخ بزرگ را با منی شیخ احمد مجذوب
قدس سره بتقریب بیان آن معرفت که عارف را کار بسیار افتد که شهو و به و بتجلی و ظهور آفتاب از بند
و نگردد و مانده فرموده اند که اینها حقیقت و حقیقت انکلام حضرت خواجهر بزرگ بود که فرمودند هر
و دیده و شنیده و دانسته شد آنچه غیر است بحقیقت کلمه لافقی آن باید کرد و ازین کلام خواجهر بزرگ حقیقت
آن کلام ایشان که فرموده اند حرام با وجهتهای حق الخ باید دریافت که بازیم با آنچه بزرگی و قید
شهر و دشمنان افتاده بود و از تنگنای جفائی قسم بروش نهاده پس هرگاه کسی که اول و آخر چون
بازیم بر می بایستی نصیبی کمال از احوال مخصوصه سید الانبیا علیه السلام و احوال خاصه رسیده باشد و مذکوره
در آخر زمان آن طو حال را با کمال اتباع آن رسول متعالی منبسط گردانید و بشد اگر عارفی عالمی
در حق او گوید ۱۵۲ نوبت ثانی بنجار از دنده چه عجیب بود و نیز از مقوله جدید حضرت پیر بزرگوار و چه بگر
در بیان آن و دیت بخاطر افتاده که هم این وجهات مذکور اوید می تواند شد و آن این است که حضرت
ایشان را در مکتوبی نگارش فرموده اند که کمالات نبوت و عبادت از قرب اوست بی شائبه ظلمت که
عوضش رو بخت است و در روش و بخلق و آن بالا صانع مخصوص انبیا است علیه صلوات و تسلیات
و بهجتیه و الوداع به و از آن کمال با معان ایشان است رضی الله تعالی عنهم و از هر یک موصوف است کمال کمالات
نبوت و اوست را بی است مربوط بطبی کمالات منفسله مقام و لا موقوف بحصول تعجلیات ظلیه پیران که بر مقاب

قرب ولایت اند بعد از طی این کمالات وصول این تجلیات قدم در اقتباس کمالات نبوت نهادیم
 و در مقام وصول جبل است و التفات بظلمت شب و راه دیگر است که بی توسل حصول کمالات ولایت
 وصول بکمالات نبوت میسر گردد و راه دوم راه است و موصل و اقرب بوصول و بر که کمالات اقتباس
 نبوت رفته است لاما شاء الله تعالی باین راه رفته است از انبیا و کرام علیهم السلام و از صحاب عظام ایشان
 رضی الله عنهم راه اول و در و در از است و تسلسل الوصول و تسلسل حصول و راه دوم اقرب اوضح و
 اوشق و اذقی الما بعد انبیا علیهم السلام و کبار صحاب رضی الله عنهم درین میان از کمال قلیل ازین راه
 بآن دولت رسیده اند بعد از وصول باین راه دوم هر چند کمالات مفصله مقام ولایت که حصول آن
 از بده و خلاصه آن با حسن و بیسیر گشته بل نگران بدست این وصل آمده علوم سکر و ظواهر کلام ارباب
 ولایت را حاصل است و در مرتبه این وصل است و سلوک باین راه ثانی محض موصیبت پرور و کثرت
 که کسب تحمل را در آن کثرت بارت بخلاف راه اول که مبادی و مقدمات آن کسب مکاست حصول
 آنها بشیر مویط بر یا ضمت و مجاہدنتی ما اخذت من کلامه شریف خضار این حکم این تحقیق حضرت
 ایشان میتوان که خواجه بزرگ قدس سرها ازین راه ثانی در آورده باشد و شاید برین مدعا این قول
 خواجه بزرگست که فرمودند طریق ما اقرب طرق است و نیز فرمودند افضلایانیم که ما از از افضل و در
 اند اول تا آخر همین فصل حق مشاهده کرده ایم و ایضا آنکه حضرت خواجه غلیقه خود را به علام الدین
 عطار را فرمودند که از ولایت در گذر و خواجه علام الدین بوجه ایشان از ولایت در گذشته اند چنانکه
 در مقامات ایشان مسطور است خفی نماز که اقسام ولایت را کابرستم گفته اند ولایت صغری و ولایت
 کبری و ولایت علیا بعد از طی اقسام ثلثه ولایت مرتبه اقتباس کمالات خاصه نبوت است که آنجا ولایت تحت
 ما و اشارت خواجه بزرگ خواجه علام الدین تحقیق این مرتبه است پس هرگاه تحقیق باین خواجه بزرگ
 اندایت بآن راه اقتباس که ولایت بآن منتهی شود بر شهادت آمدن آن قول ایشان که اول
 بهاء الدین آخر البزیرید پس چون معالیه چنین بود و از سکه شربی که مراد بآن کمالات نبوت است ایشانرا
 بهر مخصوص از خاص علی طریق الاقتباس رسیده باشد چنانکه آن کس عجز و زل فی نفس نه نقشبند و عباد

بنی نقشبندی نیز درین معصر ایامی بنیاد آن مرتبه که از شائسته طلیت مبرست و بصفت برنگی ستمی فهم
 قبح و حضرت خواجہ بزرگ ماسن حیث الولائیہ بر قدم سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم شہند بر وجه اکمال از ان
 گفتہ کہ تواند بود کہ دیگری از سالکان نیز محمدی اشرب باشند اما بکمال آن ولایت نرسیده باشند
 اینجا عبارت ہنداد ہمد کہ کتاب مذکور بہت در بیان مقامات منظرہ فرمودہ و تعظیم جمیع اولیا و اہل بیت
 عامہ ششائخ لازم است و در حق پیر خود اگر از راہ نفع و استفادہ عقیدہ فضیلت نماید از فوط محبت
 نیشاید و در حق حضرت مجدد کہ طریقہ نو بایں نمودہ اند مقامات کمالات طریقہ خود بسیار تحریر فرمودہ
 و زہد صحاب آن طریقہ بآئم مقامات رسیدہ از الوف ہم زیادہ اند و در آن مقامات بہر شہید
 نیست کہ اقران ہزاران علماء عقلایہ تواتر رسیده عقیدہ تساوی با اولیا یا فضیلت ایشان بران
 اکابر نباید نمود کہ آن کبراء دین از ششائخ ایشان اندر مرتبہ اسد کمالی چون این کتاب دعا لاضفرا ت
 نقشبندیہ زیب زینت خواهد یافت ہذا بنظر زہبی دیگر تحریر برخی انکالات پر کمالات حضرت نقشبندیہ
 پر وخت کہ مولوی محمد ہمشہید در مقدمہ کتاب صراط المستقیم گویند پسند باید است کہ شرف نصرت
 و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل محبت حضرت حق است این مسئلہ اگرچہ مجمع علیہ صوفیہ کرام است
 بلکہ متفق علیہ طوائف امام گویا مکتبہ است بس باریک کہ اکثر اہل مان از ان در غفلت و غیباں اند
 و آن تمیز بہت در میان جب نفسانی کہ لقب مشق بہت و حبایانی کہ مشہور بحب عقلی بہت چہ اول از
 واردات مبادی سلوک بہت و ثانی از کمالات انبیاء کرام و مقامات اولیا و عظام اکثر عوام صوفیہ
 اول بہجای ثانی نہادہ و اشارایہ با اشارات شرعیہ پیشہ در تطبیق سیر نبی و اولیا با حال و عشق
 و مواجید تشویشات بجا میل کار میرند و حال آنکہ سیرین بزرگواران ہمچو کہ ہمہ اہل سیرالکمان مطابقہ
 پذیر نیست تفصیل این احوال آنکہ مراد از عشق قلبی و شہرشی بہت کہ در باطن انسان بسبب مقصود
 پذیر می آید و در تمام قوای باطنیہ ملات میکند و غایتش وجدان آن مقصود و در حال آن محبوب بہت
 سرخ اول این طلب بہت کہ محل جمیع کیفیات نفسانیہ اوست و ثانیاً سائر قوای باطنیہ غایتش
 نہ حال و اندر و فکلی طالب بہت و وجدان مطلوب بانچون این غایت مترتب شود و شوق آن فکلی و فطری

فردی نشیند کیفیت که کسی عشق است ز اهل میگرد و دلها بر آن منتظمی میشود و مرد از حب عقلی انباش
 داعیه طلب چیزی است که طالب بر فوائد منافع او و احتیاج خود و بسوی او مطلع شده و این داعیه تقاضا
 مشتاق طریق طلب بر وی سهل گردانیده و این سبب کمر محبت و طلب و بسبب و هر حیل که در دسترس
 سید است بر طلب و باخته و از سر و سامان خود در گذشته اختیار الاضطراب و موقع اول این عقل است که
 از این معلومات است و انیا در سائر خواصی باطنیه همین داعیه سرایان میکند مثل سرایان آب از صحن
 و بزرگ و نرود پس در عقل چه افکار و نظار است که برای تحصیل او درست میکند و در قلب چه غرامتهاست
 که در طلب او می انگیزد و در جوارح چه شغفت و ترک مالوفات است که در سلوک طریق آن بر خود می پسندد
 چنانکه نتیجه حب اول فناء علم است یعنی غیبت و عدم شعور با سوا می محبوب حتی که نفس خود و چنین شرع
 ثانی فناء محبت است یعنی هر چه میگوید و هر چه می شنود از آن میشود و باید داشت که از غمزه می
 حبایمانی است حکام غریمت قلبیه است بر اتباع شریعت و کمال و نور رغبت بر موافقت سنت و شدت
 نفرت از ملامت بدعت و قوت عصیان محمل اعدا الملتین یعنی اقدامی ظاهر و باطن کتاب و سنن و سنت
 رسول امین و کمر محبت را بر ضاج می حضرت حق چیست بسنن و عقائد و تعظیم او و تعظیم شعائر و آداب شرع
 از عظم الشمار است درست کردن ثانی که مقصود ازین کلام کثرت عبادت و شریعت است یا هر ساندین و پوس که
 عوالم الناس و ارباقوی ملقب مینمایند بلکه مقصود از آن اطمینان طلب بر عقائد شریعت و جوشش خون محبت و رغبت
 و تعظیم از صمیم قلب است و او امر و مینه و عدم مبالاات بموافقت و مخالفت خلق در رضای جوئی خالق لقمه
 صاحبان حب اینجاست که طلب رضای خود و انقیاد او کار می نیست آری انقیاد باید فهمید که حب ایمانی شمر شریعت
 بس عیبیه و نتیج نتایج پس غریبه است که تحم آن عنایت نروانی و حبای رحمانی است و عنایت حضرت حق
 و هبتای جواد مطلق را مدعی و پایانی نه فرود مانع خلاصیت کرد و پایه خسرو بلند و صدر ولایت شود و بند
 که سلطان خرید و فائده ندانی که در میان راه ولایت و راه نبوت تباین است حتی که ساکنان راه ولایت
 هرگز بقامات راه نبوت فائز نشوند یا طلبان راه نبوت مورد و حالات ولایت نگرند یا از باب حب
 ماطل از حبایمانی باشند و صاحب حبایمانی ماطل از حالات عشقیه بمانند عاشا و کلا نهی و هم صاحب کتاب کو می پسند

چنانکه حب عشقی بعد وجدان محبوب زائل میگردد و لعل آن منطفی میشد و بچنان حبایانی بوصول محبوب رسد
 باز دیار میهنه و از یک نهار میشود و دوستی سیکه دیگر گران رست و وقت در هر مقصود نیست چه اول منی بغیر
 بود و سر و بجه و اوقات الشراطات بیشتر و طراقم گوید عشقی که بعد از وجدان محبوب اکل میگردد و آن
 عشق بر خود دار نیست چنانچه مسید گیسو دراز در بیان آفت ابتداء انتهای عشق چیزی فرموده اند
 و در ذکر ایشان باید بست که خواهد آمد و صاحب بدیه القامات از حضرت مجدد نقل میکند و منی از والد
 بزرگوار خود که فرمود بقول جمهور محققین که منازل الوصول لا یقطع ابداً بچنان در مکتوبه ۲۸ میفرمایند و الوصول
 مراتب لایمکن قطعها ابداً بچنان در دهم در فصل چهارم مقصد سوم کتاب مذکور عرض شد است حضرت مجدد که
 بخدمت شیخ خود میرساندی آمد و آن این است عجائب کار و بار است بعد از قربان سیده اند و غایت فرا
 واصل گفته اند شعر کف الوصول الی سماء و درونها قلل بچنان در و درین صورت که آن رسول اکرم
 علیه السلام متواصل از آن و دائم الفکر و آن در فرموده ما در قوی بجای مثل اودیت مصرع قسمة العشق
 لا انقسام بها ایضا سبحانه تعالی از برکت علیه از کمون بکمین شرف گردانید حاصل کار جز
 سیرت و پریشانی بدست نیامد با وجود علم و معرفت جز از وی و چهل و نکت نیست مصرع عجیب است
 که من واصل و سرگردانم و انتهی تفصیل این احوال عنقریب در عرائض ایشان خواهد آمد و حضرت قطب عالم
 در مکتوبی میفرمایند نبشته بود مصرع قلندرا که فوق الوصل جوید و هر چه گریست بیج بسی بار
 میت چه معنی دارد و مقربا و عزیزین ازین سخن چند می در آتش حیرت افتاده بود و من که در اجلا
 و عظمت کبریا و جانش و جمال با کمال او دانستم که اگر بیاورد و ای کلمه از زاری تراودم و بگویم حجاب
 ذات نمود و وصل و فصل را بر بود و کبریا بی همه مراد است نیست کس از حقیقت الاهی چه جملی می میر
 با دست تپی که گریست الم شعر بقدری عشق شورا نگردد شورش و شوری قلند در عالم که راه گریز نیست در
 جایی فرار نه طاعت و ادراود تقوی و زهر احجاب گفته و مایق من اکثرهم بالله و هم مشرکون
 حیات و موات را در جان و تن را و نفس دل را و عقل و فکر و ذکر احجاب گفته و علم احجاب لا عظم خشنیده
 در مکه شقه و شامده را حجاب بخوان و صین الیقین و حق الیقین را حجاب میدان صلیق اگر شربت شب

در ذوق و شوق و در کمال و حصول الامال تعلق بجل الله میگرد و چون وقت صبح میدید از بی صبحی وقت
 آبی میرود و بوی از جگر سوخته او ظاهر میشود مانند زردوری و پوست و از بجهنوری اوست از اینجا فرمایند که
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِرَبِّهِیْ اَمَّا اَمْرٌ بَیْهَاتٍ لِّکَ مَعْصُطٌ عَلَیْهِ و سلم هم از اینجا نالید بایست رب محمد بن محمد
 محمد را محمد و محمد حجاب است پس اینجا چه حاجی فتح باب است شعر اینچه در یابی است قمرش ناپدید و دین چه
 در گاه نیست قفاش را کلید و الفرق حجاب و الوصال حجاب انفصال و اتصال خیال مستند است بچای
 قلند چرا نه از وصال بالاتر جوید که در عین وصال انفصال میپوید آنکه بود وصال است حیران سعدی
 علیه الرحمة رهت عجب این است که من وصال سرگرمم و جز خضار روی نیست و گزنی در و پایان ندارد
 لَقَدْ اَلْبَسَ لَیْلٌ اَنْ تَشْفِیَ کَلِمَاتٍ دَیْنِیْ شَعْرٌ حَشَشَ اَخْرَیْ و اردنه سعدی سخن این بهر شعر نیست
 و در اینجا بچنان آیه بجز عطر گزاف نیاورد و هر چند باران رحمت باران است طالب و همیشه در تشنگی طلب است
 گفته کلامه الشریف مکتوب طوالت دارد و این مختصر گنجایش ندارد و تسبیح رحمة الله نماز از غیب نشین
 که اسی تسبیح با در و طلب قناعت کن ترا بیافت چکار و هم صاحب سمات القدس در ابتداء تهنیت کور
 می آرد از کلام صاحب وارف و بعضی عرفا هر چه هم الله تعالی چنان مفهوم میگردد که بعضی از کمال و لیارا
 باحوال بلند بوازند و حال آنکه ایشان را تکثیر عمل بر طبق غریمت و اولی کمتر داده باشد و معالیه بعضی آخر
 عکس آن بود و برخی را عمل کمتر بخشد و حال عظیم تر عطا دهند اما خارق عادات از ایشان کمتر بفرمود
 رسد و بعضی را قدرت ظهور آن خوارق که متعلق بود بکونیات و اخبار از معنیات داده اند اما قوت
 تصرف اکیال ناقصان در ایشان کمتر نهاده اند و بعضی بر عکس آنند و برخی جاسع این آن و نه قابل
 بیان عشق در خبر است بهشت ناز مجنون نایبی بالله حضرت قطب العالم غنیع ماشیغ عبد القدوس
 قدس الله شری میفرمایند عاشق بیچاره در شایده و صحت و در ذوق وصال مستغرق است و در حالت
 فراق در سوز حال مستغرق است و با خود نیست بهر دو حال او را با دوست بانته اند و این عالم عشق است
 نه عالم سلوک عالم عشق دیگر است و عالم سلوک دیگر در سلوک الشیر الی الله و در عشق الاحراق فی الله
 طالع اند که از هجاب گزند و یقین دانند که دوست قادر می باشد بی تعلق زمان مکان بی سبب هر چه خواهد بود

از او بعد از این عبادت و اهل آخرت اند صاحب لایت و صاحب کرم است نبوده و لمح و هجر
 مشرق در مغرب شوند و کرامات بر خلق نمایند و ملک هم البرا هر چند در یقین دین می جبین ابایی
 جمال دست و جبر یقین بنیز دوست اند و هنوز چنین و شکم ما دارند با شراق نور حق رسیده کشف
 کون مانند باطل اند و دیگر اند که در کشف خود میشوند و در صرف یقین بودند همیشه در شاده حق تعالی باشد
 ستور بودند و دست و حضور بودند نور علی نورین نور است و این حضور تا کدام برین نور و حضور بودند
 به سعادت پایوس مرشدی صاحب اینکار نجات یاور می کنند و ملک هم التقر بون امی برادر در مشرب
 محبا و دوزما و همان لذت مناجات و ذوق تقربات و مشوبات و علو درجات است این نعمت رفعت
 خشک نامند و ملک بی نمک خوانند و مشرب مقربان در محو خود می و فحاشی ماسوای الصد است
 می صرف شد کسی نرزش کرد که دنیا و عقبی فراموش کرد و ایضا میفرمایند مردان حق و مقام قدرت و
 کشف حق جایی رسند که در لمح بر ارباب میروند و بر عرش شوند و در هر دو هزار عالم گردند چرا که در توحید
 است و آسمان و قبا زمان و مکان است اهل زمان مکان را و در مکان زمان خود میبندد و ابد است بی زمان
 و بی مکان است او درین مقام چنان ترقیست که ملک مقرب در آن در حلیت بود و وی با حق بقدر آرازم بود و
 در ابتدای حال او را خبر نبود و در کمال با خبر بود و از خود با دوست بود و با همه بهم بود و ازل و ابد در دید و وقت
 و می یکی بود و غیر حق نامان یا معلوم شود که متفقان می گفتند الهیات هموا الرجوع الی الیه و کسی که ذوق جان
 گشت در موش همه عالم شده او را فراموش قول صاحب الفوارف الهیات الرجوع عن الیه الی الله و هم
 اجمع فی عین الحج هو الاسلام فافهم والله اعلم ایضا میفرمایند عزیز من در واقع نبود و طائفه و طلب حق
 در میدان و حدیث است تا خدا طائفه جانبازی دیگر و طلب حق چنگ بر دست حق زدند و بهی دولت رسید
 سعادت در جهان آوردند و مطلوب طلق و مقصود بر حق رسید که حق سبحانه را بر سه مرتبه یا چند مرتبه است
 و بر سه صفات و بر سه فعل شناختند و بر سه ذات غیر ذات روان دارند و هم صفات را در صفات صفات
 دارند و همان ذات و اند و جز ذات چیزی ندانند و خدا می در ذاتی ذات و صفات خوانند و ذات پاک
 حق سبحانه را در مطلق دانند و کان الله و لم یکن الاشیا و منه و الآن کما کان و کما کان الآن فانه و لا یسوء

بهتر از کند و دو میوه انداخته بلکه جان کند و خون خورده و کرم شوند و پیش مرگ میرند و بحق رسیده اینجا اکثر عیان سلوک
 و جمال صوفیه خطا کرده اند و اگر گذشته اند و اینجا بدین ملک گردی عن السلف رضوان الله علیهم جمیع آنها را بر سر راه
 رتبه فیض السلام و الا انهم ان عایة الشریعة و تطبیقها و ما یجوز لکفة اندوادة القرآن و الاشتغال بالعلوم الشرعیة احسنه
 اگر ایشان اطاعت ایشان از این نسبت زدند و نوافل گفته اند که کار طالب حق باید بود و اگر انقض سنن از وقت
 اشتغال باطنیست نه بکثرت نوافل و اعمال جمیع که نظریه عباد خداست نه طاعت الله شطارت توجیهی است و الا عرض
 محاسنی الصدق و در شان الله و لا سواه و راه نیستی و پستی و برافزین پستی و جوهرست قطعه در راه جوی
 علم غیر مذکوب است درین اقدم میرند هر که مدین او خرد و سواد بر سر کونین علم غیر مذکوب و صراط مستقیم
 بیان مؤیدات مبتنی میونسند از عمده مؤیدات حبش عشق ریاضت یعنی تقلیل بنام و کلام و صحبت با نااهل شرح
 حیوانی را با ارباب سوزنی و طاعتی حاصل میشود از جمله مؤیدات آن اجتماع اسکاغش و شش و شهادت عشق المگیر و از جمله مؤیدات
 آن اجتماع از اموریک باعث میشود کثرت در روح طبعی باشد مثل کثرت مناعه مذکوبه و غلبه کثیفه و اشتغال و جهاد و در پست
 ناته کتابت کور و ربان آثار حبش عشق میونسند از جمله آثار آن نیست که این حب بالذات تقصا و خراق حجاب بشری
 روح الهی حاصل نمیکند و این مطالبی که با نانی خواه تا نون شرح بخواند تا نون او با تینا و رضای کمالی و رضا محبوب
 خواه و رضا غیر آن تا نون تمام است کمالی و متا به خود و محبوب با خواه غیر آن مذانی که مقصود ازیر کلام آن است که در باب شش
 و سواد حقیقیه و غیره سواد با دایغ فیه مطالب ناسمجی و دلیرم تمام است مصطفی صلی الله علیه و سلم میباشند و کلام
 بلکه مقصود آن است که این حب بالذات متحقق این امور نیست بلکه بعضی ضحلال عاجب این حال و مشاهد و حال حضرت علی
 میباشند پس هر طریقی که است این خصوصیت بهم طریق را در متقنا و آن غلی نیست مثلا اگر در بیان حال اهل جوارح
 خود و سواد مزاج و شش مجازی و شش نفع و تنلیه قات از او کار و طاعت و امثال آنها از امور مزاج شرعی بهم
 الیه از صمیم قلب و عینا میسوی این امور نموده خواهد گرفت اگر چه آن صاحب حال از راه مدین و نشر از ظهور
 آثار این عینا آید بلکه در از این آن چه کند آینه میانی که در عشق مجازی عاشق را شامه و حال مشوق و قرب
 و وصال و مطلوب میباشد اگر چه آن مشوق از قربان عاشق متناهی و اندام رفت و مجلس محو محافت
 میکند از قرب و از جمله و یا خود و از خارج دنیا و چنانکه نوبت به ششم و ششم و لکه کوب سیر و آن عشاق بیگانه

از دیدار و از آمدن و رفت محافل مجلس مشوقان خودت بر دوار نشینند بلکه مقتول شدن از دست مشوقان
 و تحمل غصه و زنجیرها نمودن جان و در کوی آنها با حق را کمال بخیزد و علم و معرفت میثمارند با جملہ مقصود از تکلیف
 امانت عشق نیست طاعت و کلام بلکه اشارة است بسوی رفی که میان حبش عشق و حب عقلی است انتهی کلام مولانا
 و مولانا جلال الدین دمی رحمه الله میفرماید که عشق از همه نیازهاست و عاشق از همه چیزهاست و دولت
 اندست و عمل اگر مهر بود و باک نیست و عاشق از دریا بی غم غمناک نیست و آتش از عشق در جان بر فروزد
 از شیر فکر و عبادت را بسوزد و عاشقان را بر نفس سوزیدنی است و بر دیران خراج و عشرت نیست و
 از سرستان قلاووزی بخور و جامه بپا کمان را به فراموشی فروخته انتهی چه خوش گفته اند که کمال سحر است
 در نفس گناه و که هر که بی مهر افتد نظر حبیب به منزل عشقش بکافی دیگر است و هر دین ره دانستی دیگر است
 چون نگارین کتاب تذکره عاشقان چنین گفته است این طریقه عشقیه است پر ذوق و شوق خواهد گردید و این طریقه
 احوال و کوشش و زیان کل عشاقان کتاب بذل الاشواق نگیزد و بیان توحید مطلق مفید و هم حضرت
 قطب العالم میفرماید ای برادر مقصود کلی توحید مطلق است خواه نبی بود خواه ولی بود که آن سحر است و سحر را
 بدان خوش است و مطلوب ایشان بیان است و بهیچ ذوق و لطفه المستقیم در آن توحید همه رومی است چه نیست
 و بهیچ است چه غیر از و چون می بیند تا آخره ای دنیا کاظمه خبر ازین سر است و آن توحید که
 ستمنان عام دارند و خدا را ایمان معیب آورند و مقید ثواب عقاب آن جهان گشته اند این را
 توحید معیبه خوانند و زبان توحید مطلق و اندکی این توحید آن توحید دست ند و هرگز بدان راه
 نیاید که لا توحید بدون الایمان اینجا گفته اند که درین راه که رو و ایمان رود و این باویه خونخوار قطع
 کند ایمان قطع کند و درین دولت که رسد ایمان هر که در راه حقه نیافت تا ابد گردی درین گداز
 بیان قرب نقل و فرض و هم حضرت قطب العالم میفرماید چون عاشق در عشق و محبت بصفه
 محبوب موصوف گردد و خلق با خلق اندر روی نماید بی یقین نشان دهد و کمال مقام نامیانه
 ای کمال الخ و بهمانی بر آرد و مقام راقب نقل گویند که ذات بر جاست و صفات دوست زیادت بر ذات نقلی
 تمام است و این مغایر در غلبه حال افتد بر تعالی اگر گشته که شهید بود و در راه بود و از اولیا و ستمها که باشند

صوفی حق را بخود میاید اگر چه اصل است اما هنوز در دست حق انگشت گشت از ان حال چند و شرح کرده
شبه گشت سلمان نیرد و چون در صومعه استغفار لازم آید سلطان عازمان اینجا گفت ای ان کلمات
یوم کتبانی ما عظم شانی فاما الیوم مجوسی فاقطع زاری و اقول لا اله الا الله محمد رسول الله چون عشق و محبت
از تمام صفات در گذرد و چنان تری نماید که بحال ذات رسد که از اقرب فرض خوانند و تجلی ذات و این
صوفی را از اولیاء و مقرب گویند که خود را بحق باید و همه تسلیم حق شود و آنجا پیچ آفت نباشد و بی تقاضا
از خود هیچ عبارت نیارد و بلکه اشارت ندارد و جبر و دست نمود و قبولی الا هو و مآذیعت از دست نیست
و لکن الله کرمی جلوه این مقام است ید الله فوق اید الهم سران دولت است دنیا کمال کین بود
وضاحت حال بحال بود و شطیحات بر گوشت نیارد و باطل بصورت عقل بود و کلمات الناس علیه قد یقولون جلال
او بود و احکامات شریع بر خلق بر تقد خلق رساند و صلاح و دین کند و ما از کلمات کین از سبیل
الا لایطاع الا الله علیه کمال اوست فاشد و لا سواه جمال اوست درین مقام همه قول فعل او
حق بود و همان شریع بود و این مقام بحال در انبیا است بیان تجلی ذاتیه حضرت قطب عالم میفرماید
چون بنده در صفات خود در اوقات دوست از خود چنان متفرق و محو شود که هیچ اضافت بخود نتوان
کرده هیچ شور خود می اید نبود و آنکه بنده تا چه محقق بود و نه آنکه بنده خدا نشود و لیکن در کمال صفات خود
جائی رسد که اندکی خودی می بر خیزد و هیچ دوری با وی نیامیزد و لها و سبب یابد و بر قدر صفات خود
تو خد کشف شود و تجلی حق بر وی تابد و حجاب کیفیت و شکیب در میان نبود پس و پیش نماید که وی شود
به چرخ گس تمام دیده شود و با هر دین دوست و دیده شود و همه تن چشم شود چون نرگس دوری
جز حق را ثابت نیکند و خود را غیر غیب نمیدانند و حق جز یکی نیست و میگوید انا حق یعنی جبر من حق نبود و نه
و نه باشد تجلی حق بر هر کس از انبیا و اولیاء و در دنیا و آخرت در موصوفان عام و آخرت بر قدر وی شود
هم سعدی حجاب نیست و آئینه صاف دارد و در آئینه بعد تصدیق دل چیزی که عکس آن را بخود یا در حال صفات
بود و این سر غلیظ است پس اینجا باید که جز اند و لا سواه هیچ متعال اربا باشد قلب مومنین و الا بی تقاضا و فیه بکمال
باید که صحن دل خود را ببارد و بکمال لا اله الا الله و لا سواه از غاشکال اسوا حق که بصفی کند و صیقل در کمال میسر نیست

و میگوید که این لایزال است چون از نقوش خاشاک سواهی اند بخلاف این که در کتب و کتب و کتب و کتب
 آیهما کنتم مجله و کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم
 الیه و طلبه که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم
 اما اینها را باید که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم
 چهارم حضرت یحیی بن زکریا است بدانکه تجلی عبارت از ظهور ذات و صفات الوهیت است جل جلاله و روح را نیز تجلی است
 و بسیار روزگاران مقام مغرور شده اند و پنداشتند که تجلی حق یا قند اگر شیخ صاحب تصرف نباشد این کلام را
 و شمار بود که چون بدانکه فرست میان تجلی بانی و تجلی جانی چون آینه دل از که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم
 و مشرق آفتاب جل حضرت که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم
 صاحب لایق باشد که چون آینه دل از صفات بشریت صافی کند بعضی صفات روحانی بطنی تجلی کند پس که در آیهما کنتم
 روح که تخلیف حق است در تجلی آید بخلاف خود عوی انما حق کردن گیر و گاه بود که حله موجود را پیش تحت خلافت روح
 در سوره و غلط افتد و آنکه در حضرت حق است قیاس بر نیت که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم کندی که در آیهما کنتم
 بسیار نقد که تجلی جانی و سمت خود دارد و از اخوت افتد نباشد و از تجلی جانی خود در دنیا پدید آید و در طلب صفات
 پدید آید و از تجلی جانی و سمت خود دارد و از اخوت افتد نباشد و از تجلی جانی خود در دنیا پدید آید و در طلب صفات
 همان آیه ذات و صفات باریتالی است بر صفت که حضرت حق خواست تجلی کند اما صفتی تجلی بدانکه تجلی است
 و لفظ است میان این طایفه متعارف تجلی بحق و لغت کشاده گشتن باشد و متعارف پوشیده گشتن باشد
 مراد این طایفه از تجلی کشاده گشتن حق است و مراد از استعاره پوشیده گشتن حق است و اینها ذات حق است
 که تلون و تغییر مرآت او روانیست این چنان است که بر کسی سبب روشن گردد و گویند که سبب کشاده گشت
 سبب کشاده نگردد و لیکن خاطر او کشاده گردد و سبب اندر یابد علم او کشاده شدن سبب خوانند و جل
 او را پوشیده شدن سبب خوانند چون سر او بختن مشغول گردد و او را بختن پوشیده گردد و این
 استعاره خود باز چون جمله حق میند و از ان حق میند از خویشین از ان جستن بشریت از پیشین و پشت و غیب
 و این تجلی خوانند و نیز حضرت طلب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوهری در جواب سوال میفرمود سبب در بختن نظر در

صانع کردنت که اورا صانع است این استن را در این صانع در صانع چنانچه حضرت شیخ العالم منی شیخ
 عبدالحق فرموده اند یعنی دیدن بچشم یقین که آن بکاشفه و شاهده است نه مجرد استن از اخبار و غیره چنانکه
 دیدن آئینه و استن بود که آنچه در وی است هنوز ندیده است بلکه در استن است بچشم یقین و دیده است بچشم یقین که هنوز
 آنچه حقیقت است فهم نکرده اگر چیزی میتوانی شنید بشنو حقیقت آینه نه آهن است بلکه آن آتست که می بینی
 و دوران بچشم یقین آنچه از پر تو آن است میدانی و بچشم یقین می بینی پس این استن دیدن بود و استن بود و بود
 و آن پر تو صانع بود و حقیقتش صانع رایت ربی فی آن صورت و حقیقت بود مجاز نباشد فی مثلی ربی کفیی بود که
 همان آئینه همان بینه و هر چند بنیده بود و صایه بود همان استن بود و همان دیدن بدین جزاین نبود و خوا
 عیان آنچه اینجا بود یقین گویند که حجاب میان است و آنچه اینجا بود عیان باشد که ارتفاع حجاب از میان رفت
 همین بیش نیست یا زنی که میان ایشان است نشان ما اینها و اگر نه حقیقت جز یک نقطه بیش نیست و دیدن شنیدن
 آنچه صورتی ندیده و اگر ندیده و اوقات دیدن حجاب غرت و کبر بای باشد و گزیند هرگز دیدن ممکن بود و عقا و ا
 که دیدار خدا است که در بهشت مومنان را بار قطع حجاب شبهه بود و در حدیث ستر کردن بگویم بگویم القیبه کما ترون
 لیلۃ القیبه من نور فهم کرده یا نه اما زبان اینجا گنگ گشت چه توان کرد همان باید که داده اند انصیب نصیب یعنی
 فردا بخت رسی وقت رایت حجابها بر دارند و چشمهای ظاهر ترا در رویت سپارند نگاه خدای عالم چیست
 بی زمان بیکان چشم ظاهر بر بینی چون خدا تعالی ظاهر شود و آن همه جزای ظهور شبهه مسرور و محضی گردد
 بهشت و نشان نبود و کون مکان از میان رود و حجابات عیان شود و جو و رایی در عالم تعالی نشان
 و در نشان شود خدای جهان بی شبهه بگیان دیده شود الحمد لله الکی صمد قدا و خداوند آفریننده
 شود و چندان بر کس خدا تعالی را بقدر خود نمیداند بکنه ذات و حقیقت حق که آن راه مسدود است انبیا بقدر
 خود میداند و لیا بقدر خود و مومنان بقدر خود و این سری عظیم است هر چند بنید تجلی بنیدنه بچشمی غایب
 تعالی السیر فی ملک علو اکبر الا صفا و تجلی نه عبارت از ظهور چیزی از غایب است بلکه ظهور حق تعالی بر بند
 و در ستر وجودی بر قدر صفای نیست و هم اینجا است که بعضی داعم و شاهده اند بعضی گاه که بر قدر صفای
 وقت هر کی فان تیر الوجود یولیس الامم فان عوف ظاهر و یقین و تجلی حق در مقام ظهور مرتبه شود و نمود و جو است

معنی است آنچه بخدا عده برودیت بود اینجا پیشتر بقیمت شده بود این مقود و محققان مشاهده فرماید بنفس
 دانند یعنی آنچه موعود است در مشاهده نشان مقود است هر چند در صفا بلند رود و در مشاهده و قرب حق
 شود صفا حجاب بود چنانکه دانند که بی حجاب است و نه چنان است بلکه صفا حجاب است نه ارتفاع حجاب
 ایضا باینده خدا را دید و داشت با وی شرک نیست و آن دیدن همان است که در کشف کون
 از صفا و حجاب ارتفاع حجاب نیست نموده آنکه بحقیقت ارتفاع حجاب و رویت بود پس نیست که خدا را دید
 و خود را که در حجاب عظمت و بکرا در میان بود و گزیده رویت مجروره جمال سبحان نبود که اندان عدم
 لازم آید علامت و لا رتبه که تا در سبب التمسک و غلط خور و ندانست که مانع رویت حجاب فانی و کون فانی
 است ارتفاع آن در وقت رویت رب مطلوب بود و آنکه مانع رویت حجاب باقی است که کمال است
 در حجت بود و آن حجاب است و کبرای حق تعالی است که بقضا و آن فنا و تعطیل برودیت و عبودیت
 لازم آید و لاک لا یجوز فقط بیان سبب فی التی مولوی محمد اسماعیل شهید در فصل چهارم باب آخر کتاب
 مذکور می نویسد بعد از ذکر کلمه نفی و اثبات و ملاحظه معنی و مراتب باز سیر تعلی ذاتی و دائمی است معنی تعلی
 ذاتی ظاهر است یعنی تعلی که غشاء آن نفس ذات است و غرض از تعلی آنست که تعلی مستقر ثابت مانده است
 و از غیر مستقر ثابت تعلی موقوف اگرچه تفاوت بسیار است لیکن از همین امر می آید که تعلی ظاهر از نیست و از غیر
 تعلی است ظهور کلمات انبیا و سلفین و اولی الامر پس این سیر را سه درجه اول ملاحظه کنید که تا انبیا است
 یعنی ظهور علم ذات بود که غایب در آن بود و از این در انبیا علی الدوام مستحق می بود که حالت
 خواب هر چه بود و از ایشان منع فیض هدایت می باشد و منافع ایشان بخلایق میرسد گو که ایشان را گاهی
 نبوی پس وجود ایشان منبر که هر چه است که از روشنی آن خوانده حاصل است گو چه را غرر باشد پس انبیا
 و آنها و کار و باران بعد از فیض ایشان تعلی تعلی ذاتی و دائمی دارد و بخلاف ملائکه که دوام و کار سی
 مستغرق نمی باشد بلکه بر وقت رسیدن حکم و فرمان کاری بجام آورده و باز معطل و منتظر دست می باشند
 پس مشاهده کلمات ملائکه که تعلی ذاتی و دائمی نمی بود و انوار تجلیات که کثرت متابعت پیغمبر است صلی الله علیه
 علیه و سلم درین معمل میشود و محدود فیض این سیر مضر فاک است بدو سبب اول آنکه مستقر و ثبات

خاصیت خاکست همدانسانا بسیار است و گویم که در جمعی موصوفه منسوب ظهور است به وجهی گفت که عالم هر یک از این
دو عالمی است و ظهور عالم ظاهر است و از ظهور عالم ظهور آن تجلی باید فهمید و عنصر خاک هم در نشان ظاهر است و از ظهور در فیض آن
برود و عنصر خاک فیض قوتی است و انسان مقصود از این فیض قوتی است در پیش مالک خود و عدم کثرتی از
قبول فرمان او و درجه دوم از سیر تجلی موصوفه بمطابق منشائیت کمالات رسالت است خصائص سل فیض
انفعال منشأ آن کند و حضرت ذات را از جهت منشائیت آن مراقبه نماید استیاز رسالت از غیرت بظهور
و سلطنت است در میان حق خلق ناصح و غلط بودن و کوشش بلیغ در میان جمیع دلائل و اقامت معجزات
و مناظره و محامیه و مقابله بر سبب لازم است بخلاف انبیا و قول رسول و حق مرسل الیه مقبول است که لازم
منصب رسالت است درجه سوم مراقبه است بمطابق منشائیت کمالات اولو العزم و امتیاز اولو العزم از سایر
رسول است قوی است در باب الاک کفره و صلاح مومنین پس الاک کفر است قوی صاحب العزم از رسول
نیز و قلی دارد و انصاف و انصاف است عظیم که تحقق بحجاب خاتم الانبیا است صلی الله علیه و سلم و ظهور آن
که از بعضی روز در بر شد بالجمله امتیاز رسالت از انبیا و امتیاز اولو العزم از رسول خصائص آنها عبارت از مراقبه
و حصول آثار آن ضروریست و قال الله تعالی لئن لم یکن فی انفسکم لایة من ربکم لکن انکم کفرون و تفسیر یاری در روایت
موجب دلالت صحیح و مورد فیض و دور و نه انصاف بهیأت و وحدانی انسانی است و عنصر الطیفه در و در
این سیر خصوصیت ندارد و پیش این است که منتهای کمالات رسل و اولو العزم نشان جاسمیت حضرت
ذات است و صلاح علوم خارجی تا من تمام اجزای انسانی بهیأت و وحدانی مقصود و اصل اهل کمالات
است لهذا مورد فیض این دو وجه بهیأت و وحدانی میباشد باز مراقبه حضرت ذات است باعتبار ظهور
کبره ذات سجود است حضرت ذات است مرطبات و انصاف هر چه میداد است و اثر مناسبات این مراقبه
در سایر این سیر منظم بودن است بجهانیت و اهل حق او را تعظیم بسیار کنند و موجب رضا و خوشنودی
او فعلی شبانه و نهند و از همین است که بخاطر بعضی از محاب که نشسته بود که جاب رسالت مآب را
سجده باید کرد و حضرت آدم علیه السلام خود سجود تمام الا که گشتند و قبله آنها شدند و حضرت
یوسف علیه السلام را معظمان ایشان که ابوبن در برادران بزرگ بودند سجده کردند باز مراقبه

حضرت داشت بالقصور دست جویباری او خواب محمد با ششم احوال خود را کل شیخ احمد مجد ز حال فرزند علی و محمد باقر
ایشان پیر ایشان خواب محمد الباقی و حال مالد حضرت مجد شیخ عبدالاحد و پیر ایشان شیخ عبدالقدوس بیان
خلافت و مثال یافتن شیخ عبدالاحد از شیخ رکن الدین که دسی پسر زانی و خلیفه اولی شیخ عبدالقدوس اند
در کتاب بدو التفات می نویسند و گفته اند علم شایسته و کرامات ایشان تا جان حضرت مجد را این بان
عید کتاب خواهد آمد لهذا نعم افاد که از کتاب که در دوسه عهده شست حضرت مجد که بخدمت شیخ خود میسر اند
اولاد و کتاب بدار آرد که طلب طریقه محمد و یه بطلان علی بن نسبت خود را تجدید و تازه نماید و بدین بیان
کتابش ق از این دو آن نیست بخدمت خواب محمد الباقی عرض شد که از مدتی است که احوال خدمت معتبر عالی
اطلاع دارد و نگرفت میداند که شایان دولت حضور نیست مصر عه این پس که رسد و در بانگ هجوم
عجایب کار و بار است نهایت بعد از قرب ناسیده اند و غایت فراق را حاصل گفته اند گوئیانی الحقیقه و فیض
شماره نبی قرب وصال کرده اند شکر کف الوصول الی سماء و دنیا به کلل الحبال و دو بهن حرف و پس سخن
ابدی فکر دائمی لاجرم من گویا آمد و از این آخر الامر باراده مرید باید شد و محبوب با محبت محب بیایست
آنسر و دین علیه من لصلوات الکملها و من التیات فصلها با وجود مقام راویت و محبوبیت از مجمل و از غیر
گشت لاجرم از حال و خبر داند کان رسول الله صلی الله علیه و سلم متوکل علی الرحمن الیم الفکر فیهم و فرمود علیه الصلوة
و السلام ما و فی نبی مثل ما و ویت مبان با محبت تواند شد محبوب را تحمل این بار شود است تقصید با یانی بنابر
ع قصه الحش لا یفصلهم منها چون حضرت حق سبحانه و تعالی از بکرت توجهات علیه از رفیت احوال محو
ساخت و از مقبولین بکین شرف گردانید حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد از وصل جز جز و از
قرب جز بعد حاصل نشد و از معرفت جز کثرت و از علم جز جهل و بغیر و لا جرم در عهده شهادت توقف و نهشته
عجب نیست که حالا بحق الیقینی مشرف ساخته اند که در آن موطن علم و عین حجاب کید گیر نیستند و فنا و بقا
در آن جمع اند در عین حیرت و بی نشانی علم و شعور است و نفس غیبت حضور است با وجود علم و معرفت
جز از و با جهل کثرت نیست ع عجب این است که من اصل و سرگردانم از پس کمال محض غایت بیغایت
خوشن و ادراج کمالات ترقیات ارزانی داشته است فوق مقام ولایت مقام شهادت است و نسبت

ولایت بشهادت نسبت تجلی صوری به تجلی ذاتی است بل بعد از اینها اگر بین تعبیرین فوق مقام
 شهادت مقام صدیقیت است و تفاوتیکه میان این دو مقام است اجل من آن تعبیر عینه کبار و عظم
 آن تفسیر اربعه باشاره فوق آن مقامی نیست الا انبوه علی المبدأ الصلوة و تسلیمات و نشاید که میا صدیق
 و نبوت مقامی بود و بلکه عالی است و اینچنین محالیت او بکشفه صریح معلوم گشته و آنچه بعضی اهل علم و سطر
 میان این دو مقام ثابت کرده اند و بقربت نامیده اند آن نیز مشرف ساختند و بر حقیقت آن دو مقام
 اطلاع داده اند باینکه تفسیر بسیار و توضیح بسیار و اظهار آن حد که بعضی کابر فرموده اند ظاهر شد و آنرا حقیقت
 معلوم فرمودند آری حصول مقام بعد حصول مقام صدیقیت است در وقت عروج اما و معلوم بودن محل تکیه
 مقام پس عالی است در منازل عروج فوق آن مقامی معلوم نیست و زاید است وجود و بزوات جل و علا و مقام
 ظاهر میشود و اینجا وجود هم همراه میباشد فوق آن عروج واقع میشود و اولها کدام کن الی ششم علامه و اوله
 بعضی مصنفات خود میفرمایند و فوق عالم الوجود و عالم الکلیات الوجود و مقام صدیقیت از مقامات بقا است
 که در عالم دارد و پایان تر از مقام مقام نبوت است که فی الحقیقه بالاتر است و کمال صحو و بقاء است تمام مقام مرتب است
 بر زحمت این مقام ندارد و که روشی بتدریج هر هست و تمام عروج است و اینها در پس آینه طلوعی مصف
 داشته اند و خبر بهر پست از ازل گفت بگو میگویم منها اکثرین بعد کمال احمد و بدو عرض میرساند و حسب الامر شریف
 که تخی تپاید جوانیشانی را معروض میدارد و که در آن راه آفتد و تجلی اسم ظاهر تجلی گشت که در پیشمایه تجلی ظاهر
 علیه ظاهر گشت علی الخصوص کشته نسبا بلکه در اجزای آنها جدا جدا آفتد و متفاو و خطا افتد گشته که چه در فضا نام
 انبیا و مضطرب بودم ظهوریکه در کسوت بود و در هیچ جانب و خصوصیت انبیا و محض عجب که درین لباس منبذ و از
 هیچ منظر می ظاهر نمیشد پیش ایشان تمام که آخته آب شده میرقم و همچنین در هر طاعتی شرابی که سحر جدا جدا
 متجلی شد و طاعتی که در هر مقام نیز در تلف بود و در او برای آن نبود و آب شیرین تا آب غیر شیرین بقیات
 بود بلکه در هر نیز در شیرین یک خصوصیت کمال علی نفادت لدر جدا جدا و خصوصیت این تجلی تحریک و بعضی
 رسانیدند و آنرا می این تجلیات آموزد و می رفیق اعلی و شتم و ما بینها با کهن سوزینش دم مانند بود و
 پاره و نمودن این معلومند که این تجلی آن نسبت تنویری جنگ ندارد و باطن چنان گرفتار آن نسبت است

بظاهر صلا متفق نیست و ظاهر آنکه از آن نسبت خالی بود و این تجلی شرف است و همچنانکه باطن صلا نیز بظاهر
 نیست و از جمله سلوک و ظهور است و ظاهر آنکه توحید کثرت و تنبیت بود و این تجلی مستقیم است و بعد از آن چنانکه
 این تجلی را در حقا و در دهر و در میان نسبت حیرت و نادانی و جلال و در و صفا و تکیه و تجلی کلان که ممکن نیست و ذکر آنست در نسبت
 است نسبت از کمال و کمال و نامحمد و نامضی است که حیرت بر دو گونه است حیرت اهل هدایت که از موم است زیرا که آن از تعالی و غیر
 تجلی و از نسبت و نظیر آنست و نیز در شان این حال جلال که محسوس است و آن از توالی تجلیات جلال با بقا و جلال
 که ساکن نزد قرآن تجلیات و نهایتا میسر گردد و در اول و در سنی مرتبه متعیر شود و هیچ عجز نماند که از مفاصل تعبیر کنند
 مسئله در سب و اوصاف است که حضرت حق سبحانه تعالی از مثل منزه است لیس که شایسته شئی اما نشان از کمال و شرف
 اند و مثل تجویز نو و **وَلِلَّهِ الْمَثَلُ الْأَكْمَلُ** از باب سلوک صاحب کثوف و التسلی میسرند و آرام خیال میسرند
 چون نشان چوین انبیا میسرند و در جواب بقدر امکان جلوه که میسرند از جوار کمال و عین شئی از کمال و در صورت اعین
 و در صورت از اینجا است که در حق و در شایسته میسرند و نشان آن احوال و در عالم مشاهد و نهایت خیال میکند که مشهود حقیقه
 احوال حق تعالی است و همچنین است بلکه احوال و مشاهد چوین بچگونگی است و منزه است از آنکه در مشهود آید و کثوف صمدی
مسئله محال عقلی و مثل حقیقت قطب عالم در مکتوبات خود میفرماید و نیز میفرماید از نظر محسوس عقل
 و در میان بطن عالم است و قید و بانی در حق حقایق و اشیا و تکیه گویند و لا شک فیما کان ثبوت الاشیا و البیّن
 فی مرتبه و ثبوت و آن مرتبه بظاهر و ایجاد هر که ثبوت اشیا را در مرتبه کمال و حق و نیز در حدیث بگذارد و می
 وین اند و هیچ نور بر چنین احوال نیست این احوال و شکی نیست در حدیث جهان این همه بر چوین است و در مرتبه و در
 کامل گردید و در حدیث و ماکل گردید و اندک از این بر سالی جان این است که علم نشان بران نسبت عارفان مرتبه
 حش عقل بلند رفتند و در علم یقین خود در حق سبحانه تعالی ندیده اند و بیکدیگر و همان و در حدیث است کامل گشتند
 و لا شک فیما کان فی مرتبه ذات غیرین و مرتبه ذات که هستی مطلق است و در حدیث غیر حق را و در حدیث عدم
 صرف و در حدیث است که نیست **اللَّهُ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مَا يَشَاءُ** و در حدیث فعل حق سبحانه تعالی ایجاد عالم است و در حدیث
الْمُسْلِمَةُ فَتَلْهُمُ نَبَا دَعْوَاتِ الْعُلَمَاءِ اگر چه یکی از فهم و علم صورت است از دین بر این صورت بلکه در دین بر این صورت
 نفرت در دین بچگونگی بود که در دین از این جامع اهل این بود و در حدیث در مکتوبات و در حدیث ششم است و در حدیث اول و در حدیث

احتیاج است که تصدیق شود و چون نسبت آرد با مخلوقات نزد ایشان ظاهر می شود و نسبت مخلوقات نیز از این نوع تصرف ثابت
 می کنند و این نوع تصرف در بعضی از مخلوقات که ملائکه و جنیان شایسته عادی می شود و در بعضی دیگر مخلوقات که
 ارواح نبی آدم اند خارج عادی و در بعضی دیگر ارواح انبیا باب چهری بسیار منقول است و خود حضرت شیخ اکبر از این باب کلامی
 رواست که: «و اندر مشارکت ارواح نبی آدم با ارواح جنیان مثل شیخ سید و غیره در این امر وجهی بانی و قدیمی نمی شود»
 مشارکت و تشبیه و تشکیک شکل مختلفه فیما بین ملائکه و شیاطین ثابت است و اندر او بسیار منقول و این چه قصه چهل و غزل است
 علی بن ابی طالب علیه السلام سر و غیره از آن باب است و صلا و جبهه نقصان ملائکه و در او بسیار منقول است و نسبت تصدیق است
 خود و تقدیر و شایسته با ملائکه و در او بسیار منقول است و چه باک که نیکان این از هر جنس انیم و دوسر بسیار شریک می باشد و شایسته
 که آنچه آدم می کند و بینه هر فرق نیست که شیاطین مثل شیخ سید و غیره این تصرف ابرای غوی نبی آدم و بقصد آنکه
 و طلب عبادت و زود و در این بابی می کنند و در اول مقصد برای القاء علی با خدا کفایتی محمود و در اول قابل
 این عمل نمایند و بیشتر در فرق و در میان این مقصود و عزائم و نیات بلکه صالحه و ضعیفه می باشد در صورت عمل شهادت
 و کافران و در سه حال احراز سیف و شان و اعدا شکار و دست یکسان می باشد و تفاد و تکیه فیما بین الفرقه
 از راه حسنیت و ضمیمه است پس شایسته این ارواح مقصد به یک شیخ سید و غیره از شیاطین تشبیه یک عمل می کند
 چندان نزد و صوفیه نسبت بلکه برای تقسیم این تشبیه در ارواح ایشان با بجا نماند که نسبت حتی در حق حضرت مقصد به
 ربوبیت چه جای ارواح دیگر و تا سیر شیخ ابن فارس مصری حقه مد علیه تعالی است و بجهت توفیق تنبیک فی الامر غیر
 علی بن ابی طالب علیه السلام و مولانا رومی در شوقی می بیند نادانسی می فرماید که: «چون پری غالب شود بر
 آدمی + که شود از مرد و صغیر و می + چون پری این ثم قانون بود + که در کار آن پری خود چون بود و در
 نه تمام است که نسبتی که روح با بدن از قومیت می باشد می تواند که روح دیگر را که به وسیله اقرب با طلاق از این نسبت
 با این روح به هر سه مانع حکم روح را روح بگوید و هر قدر وسعت و طلاق زیاد تر شود این تصرف زیاد تر
 برده نماید حتی که حقیقه الحقائق که روح جنس از دست نمی آید و او فراموش باشد از جناب بر هر روح این
 تصرف فائز می تواند شد آری استعداد قابل شرط است نیست آنچه بر قواعد تصوف منطبق می تواند شد و علماء
 ظاهر و نهی حاصل می کنند بر نسبت شیاطین جن و دلیل علماء ظاهر درین عوی آن است که اگر این نوع تصرف از

احوال طایفه اولیا یا ملائکه یا حضرت حق و مشو حال آنکه قطع یقین این اعراف از شیاطین را بر من خیر نیست چنانکه
 عظیم لازم آید و شبانه قوی در بدو و با جملہ را ممکن شود که بر روز روحی مقدس در خود او عاید و قوال فعال آنجا
 انوار شود و انعام ملحق انعام آید و تصدیق که از اولیا در نیاب منقول است چنانچه در نجات و ذکر احوال الدین کمالی
 است و همچنین در قوتات شیخ اکبر پس از آنکه تصدیق اولیا را حیا است که بر روح زنده دیگر تصرف کرده و او را
 و همچنین حیا شبانه نیست که حالت حیات اگر شخصی دعا بر روز روحی از ارواح ننگان نماید قوتی فعلی از وصا
 شود و آن زده جمع کرده و حل شبیه می تواند و بخلاف از و حکم در بزنج اندام ملائکه یا حضرت حق جل و علا و اهل شریک
 تصدیق که تجویز بر روز ارواح اولیا مسطحا خواهد شد و خواهد مینامند از این دلیل چنین جواب بگویند که شبانه و همچنین
 سر لیه الارفع باشد و قریب از اول از آن باکی نیست این تلبیس شبانه آن از همین قبیل است که با دینی به جمع بدل
 کتاب نیست و حکم شرعی مرتفع میشود و قوال فعال آنکس باید که بر معیار شریعت محکم نمایند اگر مطابق آن باشد روز
 روح پاکست و اگر خلاف آن باشد بر روز و خبیث است و نیز بگویند که این تلبیس شبانه در محضات التلبیس هفتم ملائکه و روحی
 الهی تلبیس شیطان و الهام ملک و روشنی و مثل شیری که از ملک از جن و شیاطین میشود و نیز در قسمت آنچه از طریق رفع
 این تلبیس شبانه در صحیح جاری میشود و در اینجا جاری خواهد شد و مانند با قول علامه که اکثر الجمله طریق است و این حکم را بر قاعده
 تصدیق که نباید خود قوی از کمال شبانه است مسلم نباید است که دین بر این تلبیس بر قوت قائم و بر روز که در جمیع علیم
 صدوق است و در این نوع صورت بسیار دارد که در کتب تصوف مشهور است اما از شراب این بر روز و در کتب حدیث تصدیق
 این جامع است که ابو بکر بن ابی الدینانی فی کتاب عن ابن عمر بن ابی بکر بن محمد و دیگر محدثین حدیث که ابو بکر بن عمر
 از قول از قوی روح او با بدن متعلق شده و از می کرد و نفس آنکه محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حدیثی است که در کتب
 فی الکتاب الاول ثم قال قال علی علیه السلام قد قال ابو بکر بن محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حدیثی است که در کتب
 قویانی امر بعد کان کف فی الکتاب الاول ثم قال قال علی علیه السلام قد قال ابو بکر بن محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم حدیثی است که در کتب
 بر روز و روح شده بود و یکی از آنها روح زید بن عاصم بود که باین خود متعلق شده و حکم کرده و روحی که بعد از کعبه
 از سر کلام در تصدیق میکرد و هم زبان او پس در متنازع قیامت شده و در کتب حدیث تصدیق که نیز همین تپو او
 است که الفاظ آن باید نیست شیخ احوال الدین حامد اللہ فی حدیث مشهوره و بی مرتبه حدیثی است که در کتب حدیث

سخنایی است در این شیخ قطب الدین ابهری می نویسد که در این کتاب بسیار بزرگ است و بصورت شیخ
 محمد الدین ابهری رسیدیم در کتابت معانی و بعضی مسائل دیگر از وی حکایت کرده است و در باب اول من فوحت میگوید که الدین
 که با من در عهد گذشته که در آن خدمت می نمودم سفر بودیم در عمارت شسته بود و نعمت شکم داشت چون بجای رسیدیم
 که در آنجا بارشنا بود و من هست کردم که اجازه ده که در آنجا بمانم که ناچار باشد چون منظر را دید و اجازه داد و بر من میگردید
 که شکم من خیزشده و ملازمان بجای ایستاد و پیش من می ایستاد و می ایستاد و من بر این نشناختم چون در میان
 ملازمان و من ایستادم و پیش آمد و مرا گرفت و گفت حاجت تو چیست حال شیخ را با وی گفتم فی الحال او را وی حاضر کرد و من
 را با من برین آمد و ما شرمه همراه من آورد و رسیدیم که شیخ آنرا بنده درین آید گفت بودی آدم که باز گردانست پیش شیخ
 آنم آورد و آدم را که گفتم که آن شخص که در پیش من گفتم شیخ قسم کرد و گفت ای تو زنده چون منظر را دیدیم بر
 شفقت آید و ما را اجازت داد چون آنجا رسیدیم رسیدیم که آن شخص که آید از من حضرت بر التفات نماید شرمه می
 از پیش من و در پیش من می ایستاد و در من می نشست و چون آمدی ترا گفتم که در من می نشست و در پیش من می نشست
 در من می نشست و او را ملازمین من می خواند و پیش من می نشست و قول صاحب فحاش شیخ شهاب الدین خلف میر اتحمیل کرد و میگردید
 بود که در پیش من می نشست و می آن بود که اگر میگردید و در من می نشست و در من می نشست و در من می نشست و در من می نشست
 مقدمات مشابه می نمود و چنانکه گذشت و حال اکمال حق سبحانه و دو اعتبار دارد یکی طلاق که آن حقیقت جمال ذاتی
 است من حیث هی و عارف این حال مطلق را در فنا فی الله سبحانه مشاهده و یکی دیگر مقید و آن از
 حکم نازل حاصل آید در ظاهر حسیه یا جانیه یعنی زلف اگر حسن بنده چنین مندر و جمال اجمال حق و اندک تزلزل بر لب کونیه
 و غیر عارف را که چنین نظر نباشد باید که بخیران نگرند و بهایه حیرت در نماند و معنی حدیث اِنَّ اللهَ خَلَقَ اَوَّلَ مَا خَلَقَ
 صورته حضرت قطب الدین میفرماید مقرر با و قمری باغ احد بر شاخ راغ صمدیت بر سر خاله الوهیت زبان
 فصیح و مایه کلمات عین الحق این است که آدمی که حق را آغاز کرد و الله الله خلق آدم علی صورته و عالم
 عیب را بشیر رسیده و صورت را در عیب بر ظاهر و باطن را که ظهورش بطول منظرش ظهور است و در ظهور کشیده و
 حقیقت را تجاوز نمود و مجاز را بحقیقت باز نگشت و اکنون بداند که علما و شریعت تاویل حدیث بدان میکنند که
 آدم منصفی است و عیبش در ظاهر است و اگر چه صفات بدان میرسد و این بود که کمال رحمت الهی غالی میفرماید

و ششم دقت در آنچه مانند آن در شرح و نقل است پس بر اینست مراد صفات بلاغی و خبر و رفع توان کرد و
 نفس در روح هر دو لطافت اندازد قالب انسانی محل شریست و یکی محل خیر و لا محاله صفت ماسو صوفی باشد
 آبادان قائم بود چه صفت بخود قائم نباشد و ششتر آن صفت جزئی است جمله قالب جسم مکرر و در
 بطریق شناختن آن بیان او صفات انسانیست و سر آن و آمد تحقیق انسانیت مردمان سخن
 گفته اند این اسم چه چیز است و چه چیز را می نامند است و علم این بر پندار طلب از نصیحه است
 از آنچه هر که بخود جاهل بود بغیر جاهل تر بود و چون بنده مکلف باشد به وقت خود و میر باید تا بصحت صدر
 خود قدم خدا نداشت و بنده خود را در حق را معلوم کند و نفس کتاب باین نامین است و
 خداوند عز و جل مرکب را با جهل خود صفت کرد و گفت من هر غیب عن شیهة ابرهیم الا
 من سیفة نفسه ای جهل نفسیه و یکی گفته است از مشایخ من جهل نفسیه به بالیر اجل و رسول
 از موسی علیه السلام من عرف نفسه فقد عرف ربه ای من عرف نفسه بالفتا و قد عرف
 ربه بالفتا و یقال من عرف نفسه بالذل فقد عرف ربه بالعرف و یقال من عرف نفسه بالعبودیه فقد
 عرف ربه بالربوبیه پس هر که خود را شناسد از معرفت کلی محجوب شد و مراد از این جبهه انجلیست
 انسانیت است و اختلاف مردمان اندرین از ازل قیام کرده همه گویند انسان خبر روح نیست این
 حسید و جوشن و بیکل آن است و موضوع و مادی آن باشد تا از غفل طابع محفوظ باشد و جیس و
 عقل صفت آن و این باطل است از آنچه چون جان از این بنیت جدا میشود و در افسان میخوانند چون
 نام اکلان مرده بر نخیزد و دیگر آنکه اگر علت انسانیت روح بودی بستی که هر جا نذر حکم نیست
 بودی و اگر دومی گویند که این اسم واقع بر روح و جسد است بیک جای و چون یکی از دیگری مغایر
 بود و هم ناطق بود و این نیز باطل است بقول ندای عز و جل که گفت هل اتی علی الاشیان
 حیثین من الذی یقولین شیتا منک کذا امر غالی آدم را بجان انسان خواند و پس از
 بیان تعالی آدم را می پرسید بود و اگر دومی گویند که انسان جز دومی نیست تا بتجری عمل آن است
 که قاعده همه او همان آدمی آن هستند و این همه محال است که اگر یکی باشند و دومی نیز

گفته هم چنانست از وی خفید و پیش از جان با اتفاق اندر قالب آدم دل نبود و در دوسه از
 در میان مقصود را اندرین معنی غلط افتاده است گویند که انسان عبارت از اکل و شارب و
 محل تغیر است و آن سرالهی است و این جسد تلبیس آنست و آن مروج است اندر مخرج طبع و اتحاد
 جسد و روح گویم جمله عظام مجامین و کفار و فساد و جهال را اسم انسانیت است و اندر ایشان هیچ
 معنی نیست ازین پس در جمله تغیر و اکل و شارب اندر در قالب و وجود شخص الهی معنی نیست که
 آن را انسان خوانند و از بعد عیش نیز خداوند عزوجل باینها را که اندر ما مرکب گردانیده است
 انسان خوانده است بدون معانی که آن در بعضی آدمیان نیست قوله عزوجل وَلَقَدْ خَلَقْنَا
 الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَلَكُوتٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نَظْفَةً عُلْفَةً
 لِنُخْلِقَنَّهُ عِلْفَةً مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا كَمَا فَكَّ سَوْءُ الْعِظَامِ ثُمَّ كُنَّا نَشْنَأُ الْعِلْفَةَ فَخَلَقْنَا
 الْإِنْسَانَ مِنْ عِلْفٍ لَكِنَّا كَفَّيْنَاهُ پس بقول خداوند تعالی که اصدق الصادقین است
 از خاک این صورت مخصوص با بر تعبیه انسان است چنانکه گروهی گفتند از اهل سنت که انسان
 سه قسمت است که گوش برین صفت و چشمه شده مهیود است که موت از وی این سهم راسته نمکند
 با صورت مهیود و آلت موسوم بظاهر و باطن و مراد از صورت مهیود تن درست و بسیار بود
 و آلت موسوم بمجنون و عاقل و با اتفاق بر همه صحیح تر بود و کامل تر باشد اندر خلقت پس
 بدانکه ترکیب انسان آنکه کامل تر بود و بنزدیک تحقیق از سه معنی باشد یکی روح
 و دیگر نفس و سوم جسد و هر دوی را ازین صفت بود که بدان قائم بود و روح را عقل
 و نفس را هوا و جسد را حیست و مردم نمونه است از کل عالم و عالم نام دو جهان است
 و از هر دو جهان در افسان نشان است نشان این جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب
 وی از بلغم و خون و صفرا و سودا است حضرت شیخ عبدالقدوس میفرماید چون ویش و طبع و
 در کیمیا و کیمیاچی رساند که از غیر حق یکی انقطاع گیرد و مستغرق و محو شود و بنور اتناچی رسد که کمال
 انزال از این عالم و کیمیاچی بدو راه نبرد نور پاک حق سبحانه و تعالی و تقدس بود و لائق پرستیدن آن

نورست که ذره از ذرات عالم نیست که آن نوربان نیست و از آن آگاه نیست و جو عالم از آن نورست
 و فاعل عالم بدان نورست چون فیصل المد علیه السلام بدان نور رسید و گفت ای و جنت و جحیم
 لَآذِي قَطْرَ السَّمَوتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى يَأْتِيَ نَوْرَ حَقِيقَتِ عَالَمِ حَقِيقَتِ نَبِيِّ آدَمِ هَسْتِ مَسْطَعِ مَسْطَعِ
 اَلْمَدْعِيهِ سَلَمِ در مقام صفای اینجا فرمود در حق عالم من عرف نفسه فقد عرف ربه در حق
 خود خاص فرموده من بدانی خدای الحق انا الحق منصور سبحانی طیفور ازین نورست و برین
 حضورست عزیز من بن فقر تمام شود و غیر سبک بر خیزد و در لیش در میان نماند اگر چه صورت بشری
 در میان بود اعتبار ندارد در میان دل بد آنکه دل نه مجرد چکا که گوشت است که با هم مل اندارد
 پر کا که گوشت دارد دل انسان دارد و عارف و مومن و ولی و نبی دارد دل مخاطب است که خدا را با
 خطاب است نه با گل و دل مستکرم است و دل عارف است دل نورست ربانی و تقبیه در قالب کائنات
 مرد آن بود که بیدار دل رسد القلب بجز لا ساعی له اگر صد سال حرف رزبان گذر کند چه از دل نگیرد
 و در در ملکوت در آید و با ملک نه نشین آید بلکه از ملک و فلک برتر رود و بلکه از مقام من بلند شود و نویسد
 و از الله تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ هُوَ قَائِلُ الدُّنْيَا خَبِرْ دُرِينَ و ولایت مرد جایی رسد که انا الحق و سبحان
 و من زنده مع هذا العبد عبدك و الرب ربك عبودیت و منشی نمیکند و الاضیاء بیان روح آنکه گفت عشق
 خدای جوهر جان مآند و عشق با جوهر وجود و او را عرض آمد چه معنی دارد و لایح با روح ما را از تمیز نمود
 آنچه هم وجود آمد و نور عشق جوهر جان باشد یعنی اصل و حقیقت جان با عشق خداوند است که شوق و دل
 خداوند پیونداست پر دانه در شمع از آن می افتد که جان او از نور شمع وجود یافته و آن آتش در سو
 شتافته لاجرم جان با در عشق سوخت و دیده از غیر محبوب دودخت و عشق ماکه از پر تو عشق
 اوست جوهر وجود او را در مرتبه عرض و ظهور اوست پس عشق ما او را عرض و عشق او جان را
 جوهر بود و این جوهر عرض نه بمعنی مصطلح بود یعنی عشق با از تسکلیات و اسرار احوال اوست که
 شهادت بعضی دارد و عشق او در جان با حقیقت جان که اشارت به جوهر جان است بدین عشق او
 در جان با جانان است و جان با عشق او سلطان است و مسئله تصور که شیخ در مقامات

نظری از مژده اظهر با جانان منقول است قدس و نه فواب کرم خان مرید خواجہ محمد مصوم پنجاب پیر خود
 نوشتند که محبت شایر محبت خدا در رسول صلی الله علیه وسلم غالب است و موجب انفعال میشود
 و جواب بر نگاشتند که محبت پیر من محبت خدا در رسول است و سبب جذب کلمات الهیه که در باطن
 پیر ثابت است میشود و چون دیده عقل آنرا محول به معبود و تو پرست اول به در فصل اول تعظیم
 شمعان علی بن حسین و اعطاء میز لیسند شرح هم در معنی آیت و کونوا مع الضالین حضرت
 خواجہ احمد صیغری مد که کینونت مع الصادقین را در دست است کینونت بحسب صورت آن است که
 میالست را با اهل صدق لازم وقت خود گیر و تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن و می اثر انداز
 صفات و اخلاق ایشان منور شود و کینونتی بحسب معنی آن است که از دیگران باطن طریق را بطریق
 و در وضعت بظافه که استحقاق است و شتد باشد و در صحبت حصر کند در آنچه همیشه بشنید ناظر
 باشد بلکه خیال سازد که صحبت داعی شود از صورت بعضی عبور کند تا همیشه و همیشه در فطر باشد چون
 استیضه ما بر سبیل دوام رعایت کند سر وی را با اثر ایشان مناسبتی و اتحادی حاصل شود
 و بدینوسیله آنچه مقصود اصلی است حاصل حقیقت دی شود و حضرت مجدد و نقیانی و کتوب سی ام
 جلد ثانی کتوبات خود میفرمایند در رشت نسبت را بطریق نوشته بود که بعد سی سبیل یافته است
 که در صلوات آنرا مسجود خود میداند و می بیند و اگر در ضائفی کند منتفی نمیکند و محبت الطوار اینست
 ششما می طلایست از هزاران یکی را اگر بدین صاحب این معالیه مستعد تا تم الناسبت تمیل که باندک
 صحبت شیخ مقداد جمع کلمات او را جذب نماید را بطریق اچرا نفی کنند که او مسجود و الیه است و مسجود و الیه
 چرا محاریب و مساجد را نفی نکند ظهور این قسم دولت سادات من و ان را میسر است تا در جمیع احوال
 صاحب را بطریق را متواضع شود و در جمیع اوقات متوجع و شهنش در رنگ جماعه بیدار
 که خود را استغنی دانند و قبله قریه با شیخ خود منحرف سازند و معالیه خود را بر همه رنزد صورت
 اظهار غم نیست اگر در دو چیز فتور نرفته باشد یکی متابعت صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ و السلام
 و دوم محبت و خلاص است و شیخ با ثبوت این دو چیز مگر نبرد ان ظلمات طاری شود و پاک خداوند است

او با ضائع نخواهند گشت اگر کسی این چیز نقصان ببرد خرابی در زبانی است اگر چه بجهت حبسیت باشد که
 آن است در این است که عاقبت خرابی دارد و نشانه تقدس مولانا خواجه گشتانی فرمود فیض مقدس بوسیله
 وجود پیر سید و در فیض تقدس آنکه بوسیله پیر سید و مرید صادق نیست که جمال پیر اموات جمال مشرق
 حقیقی داند در حضور غیب پیر نظر بر آن آینه بود و در آنکه جمال پیر در آینه دل بهیچ در نظرش نیاید نگاه
 بتوسل آن متوجه جمال بچون گردد و عزت شاه مولانا شاه علی محمد محدث دهلوی در قول جمیل خود می
 فرماید در فصل شغال نقشبند فی الاطریق الموصول الی الله ثم الله الذکر و انما الراقبة و انما الراقبة
 بشیخی شریطان کون الشیخ قوی التوجه دائم البقاء و شیت فاذا صعب علی نفسه عن کل شیء الا تعبه و نظیر
 لما فیض منه و فیض عینیه او فیض عینیه بن معنی الشیخ فاذا افاض شیء فلیست عینیه بکلیه و
 لیما فظ علیه و اذا غاب الشیخ عنه یحیل صورته بن عینیه بوصف العینیه و لتعظیم فیض صورته
 تنفید صحبت مترجم مولوی فرم علی جمیع الله تعالی میگوید مولانا فرمایا حق بهیچ سبب است
 به راه داده قریب بود و کون نوع الشهدا قین یعنی چون که ساهته به سیمین الی طرک کا شاره
 را بطریق مرشد کلام نیز مترجم میگوید مولانا ناسی فرمایا مرشد کی شرط بهیچ که داخل مقام شهادت بود
 او نورانی تجلیات ذاتیه موجب که بچشم سوز که فائده حاصل بود بوجوب اس حدیث صحیح که
 که هم الذین اذا رموا ذکر الله یعنی اولیا و الله و هم جن که کینه سوسه خدا تعالی یا پیر
 بهیچ اس حدیث که هم جلسا ارشد و در مقتضای احادیث معتبره که هم قوم انشیقی علیهم هم صاحب
 انعام القدس از حاجی عبدالعزیزی آمد که ادب نیست در رابطه که خود در خدمت پیر خمار کننده
 آنکه پیر از خود حاضر ساز و راقم گوید تعلیم طریق ثالث از کتاب صراط المستقیم در ذکر شیخ
 محمد صادق گنگو بی خواهم آورد و هتای حضرت مولانا شاه عبدالعزیز زیر این آیه سوره فزل
 می نویسند و آذکر الله و بکلی یعنی و یا مکن نام پروردگار خود را بر سبیل و احم خواه
 اسم ذات خواه و ضمن تبیل که نفی اثبات است خواه بهیچ نفس خواه بی جس نفس خواه
 بدون برنخ و یا با برنخ راقم گوید در صراط صوفیه رحمة الله تعالی علیهم در محفل مکرر برنخ نصوا

شیخ را گویند حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوچی در مکتوب گیسو میفرماید ای برادر سهرار دل اهل دل
 دهنش را گوران روزگار که سقیم منزل حس و عقل ایم از غیبتی چه خبر داریم بدانکه دل مجبور یکا در گشت
 است که بهایم هم دارند دل انسان و موسی و عارف و ولی و نبی دارد دل نماز است که خدا را با دل
 خطاب است با دل متکلم است دل عارف است و دل نوری است بانی و تعبیه در قالب انسان است
 چون مرید صادق بجشف و مشایخ بدل رسد که انا لم قدس است و انا می آن عالم ملکوت است
 دل خویش را مراقب با دل شیخ دارد و از دل شیخ بدل دانست سرفوت بانی و هر ابر سبک رسد
 چنانکه کسی پیش استاد بجهت تحصیل علم کند در نظام مریدان صادق اهل از دل شیخ تحصیل علم کنند
 و سالی از دل بود و تحصیل از دل بدل بود که دل شیخ نورانی است بهکاشف و مشایخ متوجه نور سبحانی است
 از حضرت سبحان فیض رحمان بدل شیخ میرسد و از دل شیخ بدل مریدان بر حسب ایفشار
 از ربی که میان دل شیخ و دل ایشان است فیضان بود و ابتدای این کار است حکام ارادت است
 هر چند پند ارادت مستحکم عقدا و علاما توجیه دل و بدل شیخ محکم چون مریدان توجیه ظاهر باطن
 بظاهر باطن شیخ بود مجسم حرکات و سکونات مرید و محبت شیخ بفرمان شیخ بود همه دوست و می بخواند
 شیخ بود و دوست شیخ بخوبی است حق است الغناء فی الشیخ حاصل آید و از صدقه آن الغناء فی السد
 روی نماید و ما تشارون لک انی یشک الله جلوه گری نقیام است مریدان این دولت سعادت
 هر چه بیکه حاصل شود خواه بعلم خواه بحسبان خواه بقصور همان سعادت است که بحق رساند
 دلی و عارف گرداند العلماء و در رتبه الانبیاء دولت است اسی برادر این ظاهر است
 که هر کس دل خود را متوجه بطرفی میدارد و اگر دنیا است همان دنیا پیش روی است و اگر مقبلی است
 همان بیکه مولی است همان مولی فانی و فی الجمله کمال الله سر این دولت است مریدان کمال
 ارادت بشیخ بخواند حاضر میباشند و مراقب که حفا در غیب در یک طوره آید و پرده
 نه ماند اینا مرید اگر زیار کرده از شیخ بظاهر غائب شد پیش شیخ شد و زندگانی با ادب
 کند چنانکه بقصود بود الحمد لله علی ذلک زبدة العلماء الهنرین و الحمدین قدوة الفقهاء

المتأخرین ساکن سلوک نقشبندی آتف اسرار طریقه مجددی که نام نامی ایشان ازین حج ظاهر است
 عآمده تاج محمد بر سر عالم و مولد و موطن می قصبه نگینه است از مدت چند سال تا حال در شهر
 مراد آباد مسکن میدارند نسبت ایشان شدت است طالب اسروری می بخشد صلوات الله تعالی
 و شاگرد و مرید و خلیفه مولانا محمد تقی از رحمة الله تعالی علیه مغیر نمایند صفت و تحت دست او
 قول بحبل و غیره من الاستاذ الفاضل والمرشد الکامل محمد سقی شهر ظافری غفر له فی ولایه بیا
 تصور شیخ علی بیس تحقیق که بر وجه است اهل طالب باید که اوصاف حمیده شیخ در تصور و خیال
 خود آورد و ملاحظه نمود بر نظریه محبت و تعظیم نماید تا عمل او اوصاف حمیده او آسان میر شود
 و وقتیکه روبروی شیخ خود بنشیند و دل خود محبت آن مرکز نماید حتی که درجه بحر حاصل گردد
 بعد مظهر شود و بسوی چیزیکه از طرف او فیضان گردد اگر سرید غیبی است چشمهای خود را در آن
 در میان هر دو چشم شیخ خود را نظر نماید تا که جلد متاثر گردد و تسبیح اثر بر دمی حاصل آید و اگر
 خشک است چشمهای خود را بنده نماید و ملاحظه نماید بسوی دل خویش پس مرید را باید خواه
 غیبی باشد یا ازکی هر فیضی که از طرف شیخ بر دل او تاثیر نماید بکوشش تمام آنرا بخاطر دارد و دل
 خود را در گیر و ملا محبت است خیال نماید پس انبر تب و قتیکه مرید را حاصل شود باید که در غیب
 شیخ نیز خیال صورت او را با وضو حمید و اثرهای مرکز مطمح نظر خود دارد و روبروی
 چشمهای خود خیال مذکور بوضو محبت و تعظیم شیخ دارد و فیضانی دکنیتی که روبروی شیخ حاصل
 شده باشد در غیب و نیز حاصل خود را تمام گوید لانا و جواب سوال بخواه و هر قسم سائل انبات
 و جواز این سئله فرموده اند مفسر شیخ العزیز شاه عبدالعزیز قدس سده زیر این آیت سورۃ بقره
 فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَدْنٰی اَدْنٰی سئله پس گردانید برای خدا همسر نویند چهارم پیر بر سر نهادن گویند
 چون مرد بزرگ که بسبب کمال یافت و مجاهد استجاب الدعوات و مقبول الشفاعات
 عند الله شده باشد از جهان میگردد روح او را قوتی عظیم و سستی بسنجیم بهم میرسد که صورت
 او را بر نوح ساز و یا مکان نشست و برخاست او یا برگردان و سجود و تذلّل تمام نماید روح او بسبب

در اطلاق بران مطلع شود و در دنیا و آخرت و رتبه و شفاعت نماید از کمال و این وضع برین شیخ از
 شایع صوفیه رحمة الله علیه قولاً و فعلاً و تعلیماً جائز و ثابت نیست و آن صورت بالا و در ایشان
 و مفسر موصوف که تعلیم آن میفرمایند جائز و ثابت است اما هم غزالی رحمة الله علیه در حیا و علوم
 در باب حضور القلب فی السکوة نوشته و حضرت فی تلک النبی صلی الله تعالی علیه و سلم شخصی که بر توحید
 السلام علیک ایها النبی و این حجر کی در شرح عباد و در بیان سنا تشبیه گاشته و خطب صلی الله تعالی
 علیه و سلم کانه شاره الی الی الله تعالی یکشف من امته بکون کمالی من معهم لیسبده لهم بأفضل اعمالهم و
 لیكون تذکره حضوره سببا لیزید شوق و حضور و قدوة العلماء و الاولیاء و شیخ شهاب الدین
 در عوارف در باب صلوة اهل قرب گفته و یسلم علی النبی صلی الله تعالی علیه و سلم و تشبیه من معنی قلبیه
 محمد باقر میر خواجه محمد محصوم در کتیر الهدایه مینویسند من مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی
 سوال سیزدهم عجب من در ذکر بدعت است یا نه اگر بدعت حسنه گویند پس بطور حضرت ایشان
 در پیچ بدعت حسن نیست پس انبیل از بدعت چگونه بر آید جواب ذکر فی قدواته حسنه و در
 است اما جبر من در آن بدعت وقتی باشد ثابت شود که انبیل در صدر اول نبود و آن مستثنی
 است و نیز انظر لقیه حبس را حضرت خضر حضرت صاحب عبد الخالق عجدانی تعلیم کرده اند و عمل
 ایشان را حکم بدعت نمی تواند کرد و در لغو غلات حضرت ماستقول است که فرمودند و در سلسله
 نقشبندیه ذکر کردیم از حضرت صلی الله تعالی علیه و سلم رسیده است از حضرت صدیق اکبر
 و حضرت علی رضی الله تعالی عنهما الی یومنا هذا در وسط فتوری زرقه کی از حاضران سوال کرد
 که آنکه میگویند که در سلسله نقشبندیه طریق را بطه از صدیق اکبر و طریق ذکر از علی مرتضی سید
 چون است فرمودند ذکر می که درین سلسله است که آنرا خوف عدوی خوانند بطریق سید و مثل حضور
 ختم محمد رسول الله و ای از صدیق اکبر معنی رسیده و طریق صحبت نیز از ایشان رسیده چرا که ایشان
 سفر و حضرت آن سرور صلی الله تعالی علیه و سلم میفرمودند و از راه صحبت فیض میگردید و هم در کتاب
 اند که من مکتوبات حضرت مجدد مینویسد ذکر تنها بر طریق و بی فانی اشخ موصل نصیحت ذکر هر چه

از سه بابی موصول است لیکن غالباً بشرط بر ابطه محبت و فنا و شیخ است آدمی این ابطه تنها با رعایت
 آداب محبت و توجیه التفات شیخ بی التزام کم موصول است کتب ۱۲۲ حضرت مجدد و آداب
 پیشت طالب باید که روی دل خود را از جمیع جهات گردانیده و توجیه پر خود سازد و با وجود پیوسته
 بی افدن و بنواضل و از کار نه پرواز و غیر از نماز فرض و سنت و حضور او و انگیزه و سرچ از پیوسته
 صادر شود و آنرا اصوات اند اگر چه بظاهر صواب نیاید و او سرچ میکند از الهام میکند باطنی میکند
 اگر چه در بعضی صور و الیها مشرب است نیاید چه خطای الهام در رنگ خطای جهادی است و فقه را
 از محل او اخذ باید نمود و هیچ اعتراض را در حرکات و سکانات او مجال ندید اگر چه بنی اعتراض
 اعتبار حسب خود که بشیر از اعتراض غیر از حرمان نتیجه نیست و بی سعادت ترین جنس انقیاد
 این این طائفه علیه است و تفصیل این خلاصه در مکتوب مذکور است بیان طائفه
 و گروه متصوفه حضرت قطب العالم میفرمایند مردان از سه طائفه اند طائفه از جهت
 خود با خدای تعالی و درجگاه اند ایشان اهل شهوات اند و از شامت حب دنیا اکثر این طائفه
 بی ایمانند و طائفه از جهت خدایت با خلق خدا در جنگ اند ایشان مومن پاک اند چون در شریعت
 مستقیم شده ایمان سلامت روند و در بند و من علی شوند و طائفه اند که از جهت
 خدای تعالی با خود در جنگ اند ایشان طائفه اند طائفه ابرار اند از دنیا روی گردانند
 روی با خیرت آورده اند و بخدمت خدای تعالی مشغول گشته اند الزامی در دنیا و
 الزامی در آخرت و در دنیا و آخرت هم فی الاخره در شان ایشان است و طائفه
 اخباران اند که ایشان را متصفونه خوانند و اهل دل و اند ایشان در رضا و قلبی شیرینند و
 خلق با خلق الله در کار اند و طائفه اهل السعد اند ایشان از ماسوی السعد گشته بخت حق
 پیوسته و در صلح گشته ایشان را مصوفیه خوانند و معربان حق دهند مقصود مطلوب حق در یکجا
 عالم ایشانند ایشان را چنانچه ایشانند جز خدایت که دیگری نداند فرشته با عالم اند گشتن ایشان
 صاحب کشف الحجب بنویسند جمله متصوفه و از دو گروه اند و گروه از آن دو گروه اند و گروه

را کار و این شکر من حکمت بدانکه سکر عبارتست از غلبه محبت بر غریز و میل صحو بخار و اعتدال
 مراد و ابل مسانی را اندر خیالی سخن بنیاید اگر وی این را بران فاضل بنده و گردی آنرا برین مرتبت و بند
 آنانکه سکر افضل بنده بر صحو آن بریزد است و متابعان وی که گویند صحو بر کین اقبال صفت سلو است
 مستور گیر و آن حجاب عظم بود از حق غریز و سکر بر ذوال آفتاب و نقص صفات بشریت بر ذوال تاب تدبیر
 و اختیار وی و قنای تصرفش اندر خود بقا و سکا و توانی که اندر وی موجود است بخلاف غریز می
 و این المانع را تم و اکمل آن حال بود چنانکه را و در علیه السلام اندر حال صحو بود و فعلی از وی بوجود آمد خدا
 تکمیل فعل او را بدو مضافت کرد و گفت قُلْ دَأْوُ الْجَاكُوتِ و پیغمبر با صلی الله علیه و سلم اندر حال سکر بود
 فعل او را بخود مضافت کرد و گفت و مَا كَرِهَتْ اَنْزَلَ مِنْهُنَّ فَاَلَا يَأْتِي الشَّامِتَانِ بَابِ عِبْدِهِ
 و ربه و آنکه بخود مضافت نمود و در بعضی مضافات خود ثابت گفتند که در وی بوجه کرامت و آنکه بحق قائم
 بود و از صفات خود فانی گفتند مگر و نیم چه و نیم پس مضافت فعل بنده بحق نیکوتر از مضافت فعل
 حق به بنده که چون فعل حق به بنده مضاف بود بنده بخود قائم بود چون فعل بنده بحق مضاف بود
 بحق قائم بود که چون بنده بخود قائم بود چنان بود که در او و علیه السلام را بکین نظر بجای آقا که نیست
 یعنی بنان او را دیدیم چه و دیدیم چون بنده بحق قائم بود چنان بود که پیغمبر با صلی الله علیه و سلم کین نظر نگاه
 هم از ان جنس یعنی زن زیر بریزد و کرامت از آنچه آن نظر در حال صحو بود و این نظر در حال سکر که چه چاهم
 بنید یا نه فانی یا با افعال صمد بن محمد گفتند که بعد از طریق وی بنی بر صحت و مشهورترین مرتبه است
 و می است و مشایخ بعد از بنی مذرب بوده اند و متابعان وی گویند که سکر حاصل آفات ستان
 تشویش احوال و ذهاب صحت و گرم کردن شکر خویش و چون قائم بر غریز عانی طالب شد یا از وی تعلل
 وی یا از وی یقاعده وی یا از وی صحو آن یا از وی اثباتش چون بیم احوال نباشد فاده تحقیق حاصل شود
 از آنچه دل اهل حق مجرب بسیار در کل شبنات و بنا عیانی هرگز از بنده شیار آید باشد و از آفت آن
 رسنگار می و مانند نخل اندر پیچیدن حق بدست که پیچ را را چنانکه هست نمی بیند و اگر می بیند
 بر بند وی و یا در دست بر و در گونا باشد یکی آنکه نظر اندر شئی بمشتم بقا آن نگردد و دیگر بمشتم فناء آن نگردد

اگر چشم بکار آن گمرد کل موجودات را اندر جنب بقا و خود گمانی یابد اگر چشم فنا گمرد کل موجودات
 را اندر جنب بقا و حق فانی یابد که بخود باقی نه بیند اندر حال بقا و نشان این بر دو صفت مراد از موجودات
 عراض فرماید و از آن بود که پنجم صلی علیه السلام اندر حال ما گفت که اللهم انا الاشياء كما هو
 از آنچه هر چه پدید آید بر آسود و نهمینی قول خداست هر چه که فاعله و ایا اولی الا که بکار نایب بیند صفا
 بگیرند پس این جمله جز اندر احوال محمودست نباید و در این سر را ازین معنی هم آگاهی بخاک که
 موسی علیه السلام اندر حال سکر بود و طاقت اظهار یک تجلی نداشت و از هوشش شد سخن معنی
 صحیحاً در سوره اسعی علیه السلام اندر حال محمود و از آنکه تا به قاف تو سین سین بی بود و هر آن
 و بیدار بود و بعد علم گروهی که در این نوریانه قوی باو الحسن احمد بن محمد نور می کنند رحمة الله علیه
 ویرا اندر تصوف نهی پس پندیده است و قاعده نه پیش تقصیل تصوف باشد بر فقر و معالما شتر
 موافق جنبید باشد و در طریقت مجتهد صاحب هب بود صحبت بی ایثار حرام و اندر گوید صحبت
 با درویشان فریضه است و عزت است و ایثار صاحب بر صاحب فریضه چنانچه در درویش
 و با او فرزند و با ایشان بکشی آب بود و یکدیگر ایثار میکردند کسی نمرد و نه از دنیا تشنگی شد
 نشاء الله تعالی ذکر ابو الحسن محمد علیه السلام در کتاب تقصیل مذکور باشد گروهی هم بپایانند توفی السهل
 بن عبد الله استری حقه الله علیه کند و می از نقشان اهل تصوف و بزرگوار ایشان بر جلد اند وقت خود طاعت
 وقت بود و اهل حل عقد بود و اندر طریقت میرزا علی بن میرزا یار بود و از ادراک حکایات عقل عاجز شود و طریقت
 و می اجتهاد و مجاهد نفس ریاضت است و پیکش هر دو از مدی مجاهد در ریاضات طریق سبیلان
 بود و مراقبه باطن طریق جنیدیان افکار ریاضت و مجاهد و جمله خلاف کردن نفس بود و کسی نفس را از جنایت
 ریاضت و مجاهد و یرا سودنا و حقیقت نفس معنی الهی و کتاب کشف المحجوب تقصیل مذکور است
 گروهی هم حکیم توفی بانی عبد الله بن محمد بن الحکیم الترمذی کنند رضی الله تعالی عنده و می یکی از ائمه
 وقت بودند و جمله علوم ظاهری باطنی و ریاضات و قاعده سخن طریقت و تالاف و ابتداء کشف بود
 می است که بانی که در تاج اولیاء که شایسته از خلق برگزیده است و در سبک ایشان شاه و امین سخن در از است

[illegible]

جل علی مراد طالب است و گرداند غیبت و انزلی می چنان حضور گشت و شرکت قسمت بر داشتند و گشت
 بنحو و منقطع گردید چون ل را جزا مالک نباشد اگر غایت او و یا حاضر اندر تصرف او باشد و اندر حکم نظر بعین صبح
 بعد بریان روشن بجای نیست اما چون فرق افتد شاخ را در جمیع اشک اندرین سخن است و گردید و بعضی حضور
 در اندر غیبت و گردید غیبت را بر حضور چنانکه اندر معهود و کربان کردیم اما معهود و کربان بقای اوصاف
 نشان کند و غیبت و حضور بر فانی اوصاف پس این غمازان بود اندر تحقیق و آنگاه غیبت را مقدم دارند
 بر حضور آنرا عطا است حسین بن منصور ابو بکر شبلی و ابو جعفر بغدادی و سنون حجب جماعتی از عراقیان گمینه
 که حجاب عظیم اندر راه حق قوی و چون ندی که از تو غائب شود آفات مثبت است یعنی تعاندن تو فانی شود قواعد
 در روزگار گشت مقام مریدان حجاب عظیم شد و حال طالبان جمله آنکه گشت اسرار زار شد مثبتات
 اندر غیبت فارشد و چشم از خود و از غیر خود دور و وجه شد و صاحب شریعت اندر مقرر و بشعده قرب سوخته شد
 و صورت این چنان بود که خدای عزوجل اندر حال غیبت تو مرا از پشت آدم علیه السلام بیرون آورد و
 و کلام عزیز خود را را بشنوا و جماعت توحید و لباس شایسته مخصوص گردانید و تا از خود غائب بودی
 بحق حاضر بودی عجایب چون بصفت خود حاضر شدی از قرب غائب شدی پس ملک تواند در حضورت
 و غیبت معنی تو را ای عزوجل و لقد جئتمونا فوادی کما خلقناکم اول مرة و باز
 حادث محاسبی و جنید و هبیل بن عبد الله و ابو جعفر حفص حداد و حمدون و تعداد دیگر بر غیر حضری صاحب
 از محمد بن خفیف هم بدت که با جماعه دیگر بر آنند که حضور را مقدم بر غیبت دارند از آنچه همه حال را اندر حضور
 بسته است و غیبت از خود را پیشی بر حضور حق چون پیشگاه اندر راه افت گردید پس بر کار خود غائب بود و حال
 حاضر بود و فائده غیبت حضور است و غیبت بر حضور غلبه باید که تا که غفلت باشد چون مقصود
 ازین غیبت حضور باشد و چون مقصود بر غفلت ساقط شد پس غیبت و حجاب با و در حضور حجاب
 گشت اندر همه حال کشف چون حجاب بود و در فرق یعنی شاخ از الطیفه است عالی و از روی ظاهر انصاف است
 بهتر و دیکر آنکه چه حضور حق و چه غیبت از خود که مراد از غیبت حضور است و آنکه از خود غائب نیست بحق حاضر است
 و آنکه حاضر است غائب است چنانکه حجاب علی علیه السلام اندر حال ورود و یا نه بخود بود و بلکه اندر آن حال از خود

خائب بود لاجرم مستحق عین آلودگی را از صبر جدا کرد و چون بخت مسیبتی انعام خداوند گفت است
 و جدایا که صابران را در محکم عین اندرین قصه عیان است اینک تا مل گمن تا بذاتی و از جنیدی آید رحمة الله تعالی
 علیه که گفت روزگاری چنان بود که از اهل آسمان زمین بر حیرت من مگر نیستند باز چنان که من بر
 ایشان میگیریم اکنون باز چنان که نه از ایشان خبر دارم و نه از خود این شہارتی نیکو صفت بحضور
 نیست منی غیبت و حضور که مختصر باوردم تا همه مسلک خفیان بدان گروه و بهم سیار تا قوی با او بسیار
 سیار می کنند رحمة الله علیه می یابم مکر و بود و اندر همه علوم علم صاحب بود که اسطی بود و امر و زانند
 نسا و در دهر صاحب می طلبه بسیارند و هیچ ندیده اند در تصور حال خوانده است الان در بی ای می
 رسائل لطیف است و سخن ایشان این که دیگر نیاید بود است و من بعضی از آن را بهر اید و هر وقت
 خوش است و عباد ایشان بنا بر جمع تفرقه باشد و ان فطیست مشترک میان جمله اهل علوم و هر گروه اندر
 صفت خود مر این لفظ را کار بندند در تفهیم عبارت خود را اما در بر یکسانین چیز دیگر است چنانکه از میانه این
 از جمع تفریق مراد تفرق و اقراق عدا و میخیزند و سخویان اتفاق اسامی لغوی و فستراق پیمانی
 آن و فعبا جمع قیاس تفرقه نص و اجمع نص و تفرقه قیاس مہولیان جمع صفات ذات و تفرقه صفات
 فعل اما در اینجا لفظ بدین این جلد بود و بدانکه جمع بر دو گونه بشد یکی جمع سلامت و دیگر جمع تکسیر
 جمع سلامت آن بود که حق تعالی اندر غلبه حال و قوت و عید و قلق شوق در بنده پدید آرد و
 و حق تعالی حافظ بنده باشد و امر خود بر ظاهر وی می نمایند و بر برگزاردن آن نگاه میدارد و دیر
 بجای می آید چنانکه بهیل بن عبد الله و ابو حفص عدا و ابو العباس سیاری هر دوی ایام هر حساب
 مذہب بود و ابو یزید بسطامی و ابو بکر شبلی و ابو الحسن حضری و جاعتی از کبار مشائخ پیوسته مغلوب
 بودند می قدرت نماز اند آمد می آگاه بجال خود با نآمد می و چون نماز بکرد می از مغلوب گشتند می
 از اینجه تا در محل تفرقه باشی تو باشی امر میگذاری چون می ترا جذب کند وی با مر خود ادبی ترک بر تو نگا
 دارد و معنی را یکی تا نشان بندگی از تو بر شخیز و در گیر آنکه تا بحکم دعه قیام کند که من هرگز غیبت
 محو علیت نام انسخه نخواهم گردانید و جمع تکسیر آن بود که بسنده اندر حکم و در هر شوق و شوقش

چون حکم مجامین باشد پس یکی ازین معذور باشد و یکی مشکوک پس روزگار مشکوک و قومی تر از مسند و در
باشد و جمهور و حقیقان تصوف گفته اند نظر به دو وجه و در عبارتی عبارات و رموزشان مراد بلفظ
تفرقه کاسته است و هیچ موافقتی مجامید و مشایخ پس آنچه بنده از راه مجاهدات بدان ماه و باید
جمله تفرقه باشد و آنچه تصرف عبادت و برای حق بود و بنده و جمع نمود و غرض بنده اندر آن بود که از
آفت فعل خود در سبب گردد و فعال خود را اندر فعال حق مستغرق یابد و آنکه هیچ مقامی مخصوص نیست و عالمی
مفردند که هیچ وجهی است اندر معنی مطلوب و اختلاف مشایخ اندرین بسیار است و عبارات و در
و این احوال است و تفصیلش از کتابی که رایج است در نفحات است بدانکه مراتب طبقات مرم
بر سهیم است قسم اول مرتبه و صلان و آن طبقه علیا است قسم دوم مرتبه یا کائنات
کمال آن طبقه و سطح است قسم سوم مرتبه مقیمان اهل نقصان و آن طبقه سفلی است
و صلان مقران و سابقان اند و اهل وصول بعد انبیا علیهم السلام و طائفه اند احوال شایسته
که بواسطه کمال متابعت رسول صلی الله علیه و سلم مرتبه وصول یافته اند و دعوت خلق باز و آن
و امور شده اند و دو طائفه آن جماعتی اند که بعد از وصول بدرجه کمال عبادت تکمیل و رجوع خلق
بایشان زلف و غرق بحر جمع گشتند و در شکم اهری فنا چنان نایز و مستهلک شدند که از ایشان
هرگز خبری و اثری بسا حل تفرقه و ناحیت بقا نرسید و در سلک زمره سگان قباب نیست و قطعا
و یا رحمت انحراف یافتند و بعد کمال وصول ولایت تکمیل و گیلان بایشان مغفوض گشتند و اهل
سلوک نیز بر دویم اند اول طالبان مقصد علی و مریدان وجه بعد بریدن و وجه الله طالبان
بهشت و مریدان آخرت و مینکه حق بریدن و الاخره و اما طالبان حق و دو طائفه اند متصوفه
و ملائیه متصوفه انجماعت اند که از بعضی صفات نفوس خلاص یافته اند و بعضی از احوال او
صوفیان متصف گشته و مطلع نهایت احوال ایشان شده و لیکن هنوز با ذیال بقایای صفات
نفوس تشبیه مانده باشند و بدان سبب وصول قایات نهایت اهل قرب و صوفیه تمخلف گشته
و اما ملائیه که در عبادت معنی خلاص صدق غایت جهد دارند و در اخفای طاعات از نظر خلق

سبب آنکه واجب اند اکنون باز گردیم بطرف آنکه کرده که نامقبل اند یکی طویلی آن که بحدول مستخرج
 نسوبه اند و سالیان و شبیه بدیشان متعلق اند و دیگر طایفان اند که ترک شریعت گفته اند و اما
 گرفته و مرگوشته و با اقصیان و فارسیان بدیشان متعلق اند و گروهی از خوشویان که
 محسبه اهل خراسان اند و مستلکم بکلام متناقض اند و حصول توحید که سهل طریقت شناسند و خود را
 دلی خوانند و گویند که اولیا فاضله اند از انبیاء و آن ضلالت است و شبیه که توانا بدین طریق کنند
 حلول نزول حق بمعنی تعالی را و دارند و بجزایر تجزیه گویند بزوات ضای غزو جل ندانند اندر همه
 اوقات و احوال با اتفاق جمله شایخ این طریقت انبیا فاضله اند از اولیا و از پیغمبر نهایت و لا یرت
 نبوت باشد و جمله انبیاء و پیغمبر و انبیا ممکنانند در نفس صفات بشریه و اولیا عبادت اند و در
 زیر آنکه این گروه را حالی است طاری آن کرده را مقام است و آنچه این گروه را مقام است آن گروه
 را حجاب است و یکس از علما و اهل سنت و محققان این طریقت اند و این خلاف نکتہ الفرق
 بین المقام و الحال است؛ آنکه این دو لفظ متمم و متداول اند در علوم باین محققان
 مقام بضم میم قائمست و جایی اقامت و مقام بفتح میم قیام شد و جایی قیام در اصطلاح خطایفند
 جایی قیامت بنده شد و همراه حق و حق گزار و حق رعایت کردن می آن مقام را تا کمال آن را
 ادراک کند چندانکه صورت بند و بر آدمی درو انباشد که از مقام خود نبرد گذرد و بی آنکه حق آن
 بگذارد و حال می باشد که از حق بدل میوند و بی آنکه از خود آنرا بکشد و حق توان کرد چون بیایند
 و با تکلیف جلب تو آنکه و چون بر در پس مقام عبارت بود از او طالب تگاه و می اندر محصل
 چنانکه و درجه و می بمقدار کتسابش اند حضرت حق عزوجل و حل عبارت بود از فضل خداوند
 و لطیف و می بدل بنده بی تعلق مجاهد و می بدان از آنچه مقام از جمله اعمال بود و حال از جمله
 قصال و مقام از جمله کاسب بود و حال از جمله موایس پس حاجت مقام مجاهد خود قائم بود و صاحب
 حال از خود فانی بود و قیام و می بجا بود که حقیقتا اند و می آفریند و شایخ رحیم است که اینها مختلف اند
 اگر و می و مقام حال را را و دارند و گروهی را دارند و کشف المحجوب که آنچه از کتب شیخیه

مقامات گویند و آنچه از مواهب و ناکردن آنها حالات دهند بیان تلویح مکین چون از مقام
 تسلط و نقیاض آمیخته و در وی یاد و روش و زندگانه میثابه چون اراده در مقام تلویح است ممکن ضبط نمیشود
 فان حال تخلیص علی محله فی حقیقتها و لکن معنی پسیر علی است و در در شوق بانی لذت پدید میسر برود
 مراقبه متحرک و در آن مراقبه پیشرو متحرک و با متحرک در مراقبه بر مقام قیام موجب است پیشرو چنانکه از کون
 و غیرت راضی گرداند چون قدم در عوالم حال است لاجرم حرارت بود چون در مقام تلویح مکین حال کشاید
 مصطفی علیه السلام درین مرتبه میخواست و میگفت یا بلال ایرجی راضی مایه برسان بگو
 اهد اکبر ما چون او علی علیه السلام کمال مقام مکین بود کمال عصمت و شرف از تلویح حال هیچ از خود
 بیخبر و بیخبر است فان الحال محمل قیام و لا یخبر فیها العالی فی کل حال لا یتبدل علیا فطوری لیس فی حال من
 الاحوال الدیانتیه ناموینا کان او تمکینا بیان الهام هرگاه که بر حضرت رسالت پناهی علی علیه السلام
 بر بوبیت غالب آمدی صفت عبودیت مطلق گشته در آن ساعت هر چه گفتی از وحی خفی و الهام بود
 سوختی محمد امین صید رحمة الهی علیه السلام را امامت اقسام الهام میفرسند آیت و حدیث بر آن
 دلیل می آرند باید دانست که انبیاء علیهم السلام را در معاملات روحانی و کمالات انسانی نسبت
 عموم نام اعتبار می باشد که از حضرت اب الارباب قابل خطاب اند و حال کتاب بشارت غیبی
 مأمور اند و مرتبه ولایت را شبهه است اول معاملات صادره مثل الهام و تعلیم و تعزیم حکمت
 و غیره پس باید دانست که اذ انجمله الهام است همین الهام که با انبیاء آمده است است از وحی میگویند
 و اگر بنیر ایشان ثابت میشود او را استحضار میگویند و گاهی در کتاب مطلق الهام را خواه با انبیاء
 ثابت است خواه با اولیاء الهام روحی میانند و این مطلق الهام گاهی در صورت کلام از پرده غیب و
 بکمل زینب لیسگر و فی سوره المائمه و لذلک اوحیت الی النبی ان اهلوا الی و
 بر رسولی و یاد کن آن را که در دم من بسوسه حارمین که میان آرید من
 بر رسول من و اوحیت الی اقری منی الی آخره قلنا ید الفکران
 الی آخره و فی مشکوٰۃ فی باب مناقب عمر رضی الله عنه قال النبی صلی الله علیه و آله

قد كان من قبلهم من الأمم ممدون فان يك في آيتي امة فانه عمر بر آية تحقيق موجوده در آن چه بود
 پیش شما از شما محدثان بنی الهام کرده میشد بصورت کلام پس اگر باشد در است پس
 پس برستی که آن یک عمر خواهد شد و گاهی بنی الهام بر سبط ملک می شود و سوره مريم
 وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ اتَّخَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا صُفْوً
 شَرِيفًا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا
 فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا أَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا نَذِيرًا
 يَمْزِجُ اللَّيْلَ بِالنَّهَارِ وَالضُّحَا وَلَئِنْ كُنْتُمْ لَمَّا تَدْعُونَ
 يَنْتَسِرُونَ كَذِبًا مُبِينًا أَسْمَاءُ الْمَسِيحِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِهًا
 فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ و گاهی بنی الهام باین طریق آید میشود
 که خود بخود از دل صاحب الهام کلامی جوش میزند و آنرا بر زبان میراند فی الحقیقه انکشاف می نماید
 که بر زبان او جاری گشته که کلام نفسانی این اسم الهام که بانیاء العبد میشود و او را نفث فی الروح
 گویند فی المشکوة فی باب التوکل و البصر کما قال البنی علیه السلام این روح القدس نفث فی روحی
 یعنی بیشک خبر داد که جبرئیل دم کرد و در وکل و اگر نسبت اولیا و العبد میشود و او را نفث میکنند
 چنانکه صحابه ذکر فرموده اند ما کما نجد ان الشیئة تنطق علی لسان عمر و قلایه بودیم که در وین
 اینکه سکینه نطق میکند بر زبان عمر و دل او را از جمله اقسام الهام خواب است که کسی از تعب و تعب
 در حالت منام برامی از امور غیبیه مطلع میگردد کما فی المشکوة فی باب الرؤیا قال النبی
 علیه السلام لم یمن النبوة الا ببشرات قالوا و ما البشرات قال الرؤیا الصالحة تبشر بالبر
 الرجل المسلم او امری له و دیگر از عمده کلمات ولایت تعلیم نبی است و قال لهم نبیهم ان
 الله قد بعث لکم حوطا لوت ملک کما قالوا انی یکون له الملك
 علینا و نحن احق بالملک منه و لم یقت سعة من المال
 الی آخره و ظاهر است که طالت نبی نبود و فی سوره الکہن قو جدها عبدا

مِنْ عِبَادِنَا اتَيْنَهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا لَمْ يَكُنْ لَكَ عِلْمُهُ مِنْ لَدُنَّا عَلِمَا و مراد از عابد درین مقام
 حضرت خضر اند ایشان بر اوصاف احوال از جمله انبیاء نیستند و از کمالات مذکور و تفهیم
 غیبی است و معنی آن القاء برکت است در فکر و نظر که قوت نظریه را گشایان
 بر راه راست آورد و بحق شخص رساند فی سوره الانبیاء وَفَقَّهْتُمْهَا سَلَامٌ وَكَلَّا اتَيْنَا
 حَكَمًا وَعِلْمًا پس فهمیدیم حق و دان حکم سلیمان را و در یک را و اویم ستم و فیصله و علم و
 ظاهر است که حضرت سلیمان بن زمان که هفت ساله بود و در منصب نبوت فائز شده بود و در کمالات
 اشکوری بآب القصاص قال علی رضی الله تعالی و الذی فلق الحبة و برر لیسته ما عندنا الا فی القرون
 الا هم لیس فی کتاب و فی فی باب اهل عن علی رضی الله تعالی قال لیس فی رسول لیس فی الله تعالی
 علیه سلم الی الی فی خیا فقلت یا رسول الله یس فی و اما حدیث لیس و لا علم فی قضاء و قال ان الله
 سیمد قلبک یشب لسانک و قال علی فاشکلت فی قضاء بعد فی مشکورة فی باب اهل فی قضاء
 لیس فی الله تعالی لیس فی قضی باحق الا کان عن عینی ملک عن ثابته ملک لیس و ان فی قضاء لیس
 او امر علی لیس فی امر عباد و ترگاه و از انجمله ملکست فی سوره لقمان و لقد اتینا لقمان
 الحکمة ان اشکر لله و اویم لقمان را حکمت و فهمیم آنکه شکر کن خدا می و فی مشکورة فی باب اهل
 علی رضی الله تعالی قال علیه السلام فی حق علی آ و از حکمه و علی بابا من خانه ملک ام و علی روازه او فی
 و ما علی الله تعالی و سلم لیس فی الله علیه حکمه امی الله بیا موزان او حکمت و از جمله ترین آدالیت
 عبودیت است فی سوره کهف فوجدنا عبدًا مِنْ عِبَادِنَا اتَيْنَهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا فی سوره
 الدھر ان الا بکر آدیش بون من کس کان مزا جها
 کافور اکینا تشرب بها عباد الله یفجر فیها نفعی و

و مراد از عابد و الد درین مقام حضرت مرتضی و حضرت زهرا و ایا من شهیدین علیهم
 السلام اند بیان تصوف فرمود علی علیه السلام من سمع صوت ابن علی
 فلا یومر علی و ما یومر کتب عند الله من النافلین گفتند صدیقی آنرا خواند که باین صورت خوانده گفتند

که تویی به جاب سینه دارند گفته اند که این سهم از صفات شوق است پس اهل کمال ایشان را صوفی خوانند
 اولاً ایشان ایشان استصوف و تصوف از تفصل بود و تفصل قضا و تکلف کند و تصوف اهل آن
 بر حسب صوفی آن بود که از خود فانی بود و سخی باقی و تصوف آنکه مجاهده این صبر با همی
 طلبند خود را بر معاملات ایشان درست میکنند و تصوف آنکه از برای ثبات و جاه مال خود را مانند
 ایشان میکنند پس صوفی صاحب صول بود و تصوف صاحب صول و تصوف صاحب صول آن
 که وصل است از مراد بی مراد و از مقصود و مقصود و آنرا که نصیب صلی آمد بر حال طریقت ممکن شد
 و آنرا که نصیب فضول آمد از جمله باز ماند و از لزوم مقرر رحمة الهی تا گاید صوفیان بود که چون گوید بیان
 و تعلقش بقایق حال او بود یعنی چیزی نگویید که وی آن نباشد و چون موش باشد معاشش متعبر
 حال وی باشد یعنی گفتارش همه بر صول صحیح باشد کردارش تجربه صرف بود چون گوید قولش هم
 حق بود و چون موش باشد فعلش همه فقر بود و ابو الحسن نوری گوید رحمة الهی تا علیه التصوف
 ترک کلی تعلق النفس این بر دو گونه است یکی رسم و دیگر حقیقت و تعلق این به حقیقت مشاهده بود
 اگر کسی تارک حظ است ترک حظ هم حظی بود و اگر تارک دخی باشد این فنا و حظ بود پس ترک
 حظ فعل بنده و فنا و حظ فعل خداوند و فعل بنده رسم و مجاز بود و فعل حق حقیقت و این جلای گوید
 التصوف حقیقت لا رسم که چون تصوف از خلق عراض کردن بود لا محاله مراد رسم نبود و محمد بن اسماعیل
 مقری گوید رحمة الهی تا علیه التصوف هیئته الاحوال است الحق یعنی گردش احوال مرسد صوفی را
 از حال نگراند و خضری گوید صوفی آن بود که هسته ویرانیستی نبود و نیستی وی را هستی
 یعنی حال شربت او بجای ساقط شود که یافت او را هرگز نیافت نباشد و نیافت او را هرگز نیافت
 بیان معاملات ابوحنس متدا گوید رحمة الهی تا علیه التصوف کلمات ادب بکل وقت و ادب و
 بر حال ادب بکل مقام ادب فمن لزم الادب الاوقات فبلغ الرجال من تسبیح الادب فهو
 عید من حیث یصل القرب و مراد که من حیث یصل القرب قول ابو الحسن نوری رحمة الهی
 تامل علیه لیس التصوف رسوما و لا علوما و لکنه اخلاقا معاملات آن با خود درست کنی

حاصل نکرد و فرقی میان رسول و خلق آن بود که رسول مبعی بود و تکلف و سبب چنانکه ظاهر خلاف
 باطن بود یعنی از بعضی خالی و خلاق فعلی بود محمودی تکلف و سبب ظاهر بر باطن از دعوی خالی
 مرتضی گوید تصوف حسن الخلق و ابوالحسن ابو شجیه گوید رحمه الله علیه تصوف مایه ستم
 بلا حقیقه که آن حقیقه بلا ستم تصوف در ستمی حقیقت چنانکه پیش ازین حقیقت بود و نامحیی در وقت صحیح
 تصوف علیهم السلام این ستم نبود و معنی آن در هر کس میبود مگر آن اگر ستم مجرد را نکند یا ک نیست اگر
 عین معانی را نکند و نگارد کل شریعت پیغمبر باشد بیان لبس مرتجع بدانکه شعار تصوف لبس
 مرتجع است و لبس مرتجع سنت است از آنجا که رسول گفت صلی الله علیه وسلم علیکم لبس
 حتی تجدوا حلاوة الایمان فی قلوبکم و نیز یکی گوید از صحاب کان البی صلی الله علیه وسلم
 یلبس الصوف و نیز کمال الحار و نیز رسول صلی الله علیه وسلم گفت مرا عیسه رضی الله عنه اخصی
 الثوب حتی ترتعیه و از عمر خطاب رضی الله عنه می آید که وی مرتجع دشت سی رقعہ بران گذشت
 و ستم از وی رضی الله عنه می آید که گفت بهترین جامه آن بود که مؤمن آن سبکتر بود و آیه
 المؤمنین علی مرتضی رضی الله عنه پیرامینی شبت که استین آن با ننگشت بر ابر بود و نیز رسول را
 صلی الله علیه وسلم فرمان آمد از خدا می عزوجل بفرمود و نیاک فطی قری
 فقیر و حسن بصری گوید رحمه الله علیه بقا دیار بدوی را دیدیم که همه را جامه های پشمین بود
 و حدیقین اگر اندر حال تجرید جامه صوف پوشیده و هم حسن بصری گوید سلمان را دیدم صلی الله
 علیه و آله و سلم مرتجع پوشیده و عمر بن خطاب علی و هر بن جان رضی الله عنه هم ایس را جامه
 پشمین دیدند و رقیه بران گذشت و حسن بصری و مالک و یار و سفیان ثوری رحمهم الله علیه و آله
 صاحب قیو یوز و امام عظم رحمه الله علیه در ابتدا صوف پوشیده و داود و طائی رحمه الله علیه
 صوف پوشیده و سی یکی از متفقان متصوف بود و ابراهیم و هم مرتجع صوف پوشیده رحمه الله علیه بیان
 شرطه قع المشرطه و است که از برای خفت و فراغت سازد و چون سبلی باشد هر کجا که باشد
 رقعہ بران گذارد و شامخ را اندرین دو قول است گوید که دوخت مرتجع را ترتیب نگاه داشتن

شرط نیست باید که از اینجا که سوزن سر زار و بکشد و اندرین تکلف نکند و گرهی گویند که در وقت
 ترتیب درستی شرط است نگاه داشتن و تصرف کردن و تکلف اندر درستی آن از معاملات نفع است و
 صحت معاملات دلیل صحت اصل است و کتاب گوید من علی بن عثمان الجلابی ام از شیخ المشائخ ابو
 الهام که کافی در جهته تعالی بطوس پرسیدم که دروشین اکثرین چه چیز باید تا رسم نقر اسرار و اگر گفت بیه
 چیز باید که کم از آن نشاید یکی باید که پاره رست بر تواند و خسته و دیگر سخن رست بر تواند شنید و دیگر پای
 رست بر زمین تواند زد و گرهی از درویشان با من حاضر بودند هر کسی اندرین سخن تصریح کرد چون بت
 بن رسید گفتم پاره رست آن بود که بفقر دوزند برزیت چون قبه بفقر دوزی اگر نه رست دوزی رست
 آید و سخن رست آن باشد که مجال شوند نه بخت و بختی و جدا اندران تصرف کنند نه بزیل و بزدگانی و
 قهر کنند نه بقتل و پاشی رست آن باشد که بود بر زمین نه بخت و بختی و جدا اندران تصرف کنند نه بزیل و بزدگانی و
 جزا و بختی پس مراد از مرقع پوشیدن مرطباتی را خفت موت دنیا و صدق فقر و جدا اندران تصرف کنند نه بزیل و بزدگانی و
 و باز گرهی اندر رست نیست لباس تکلف نکرد اگر خداوندشان عجبانی داد و پوشید و اگر قیامی داد و پوشید
 اگر برهنه داشت بودند و در زندیک آن نبود و من که علی بن عثمان الجلابی ام غیری را پسندیده ام
 بیان حق خلافت و سید آن بد که در باب خلافت جمیع باب تصدیق نه صاحب کشف المحجوب
 میفرماید ما پوشیدیم قع مرد و گره و در رست آید یکی بنقل طمانی بنیام و دیگر شیتان مصلی را و اندر
 عادت شایخ رهنی اندک تا غم چنان رفته است که چون مرید حکم ترک تعلیق رو بدیشان کند و وی را
 بسپارند اندر بیه معنی ادب کنند اگر حکم آن معنی قیام کند فیها والا گویند که طریقت مارن را قبول نکنند
 یکسال بخدمت خلق دو دیگر سال بخدمت حق و سوم بر رعایت دل خود و خدمت خلق نگاه تواند کرد
 که خود را اندر درجه خادمان نهد و همه خلق را اندر درجه خدایان یعنی بی تمیز برآورد و بترسد و خدمت
 جمله بر خود واجب آرد و چنانکه خدمت میکند و خود را اندران خدمت بر خدو مان خود فضل می بیند و این
 خسرانی ظاهر بود خدمت حق نگاه تواند کرد که همه خطاهای خود را از دنیا و عقبی منقطع کند و مطلق معنی
 چستش کند اگر برای چیزی میسرستد خود را می پرستند و می را و مرا عات دل آنگاه تواند کرد

که پیش می‌شد و هم از دل بر خاسته اند حضرت پس دل را از مواعظ غفلت نگاه میدارود
 چون این شهر را اندر مرید حاصل شد پوشیدن مرقع تحقیق دون تقلید او را سزاوارت نیست
 که مریدان را مرقع پوشانند باید که مستقیم الحال بشود از جمله فراز و نشیب طریقت گذشته باشد
 و باید که مشرف باشد بر حال آن مرید و در خرقه در مرآت الاسرار است مصنف کتاب
 فصوص الآداب خلیفه شیخ سیف الدین بافرزی قدس سره همین گلیم سیکاه آنحضرت مرعی رقتی را
 پوشانیده بود آنرا سند خرقه اصل گرفته و میگوید که حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره از خیار
 صحیح نقل کرده است که خرقه اصل همین عبا بود که آنحضرت بجای مرقتی رسید و از علی اکرم مهر و مهره
 بشناخت با دست راست رسیده است و نیز می‌نویسد که این معنی حقیقت خرقه است که حقیقتا آخرت و اول
 عوالم و شریف پوشنده خرقه گردانیده است پس رسول الله صلی الله علیه و سلم حقایق هزار نبوت و اولاد
 و خرقه زوایت آنها تا نگاه آن خرقه را بجای رقتی پوشانیده و هم محمد باقر مذکور در کثر الایات می‌نویسد
 در ملحوظات حضرت با قدس الله تعالی سره منقول است که فرمودند که در سلسله چشمتی و مهر و در
 خرقه معتمد از حضرت صلی الله علیه و سلم هستند و میکنند حضرت سلطان الشیخ و راحت القلوب و
 صاحبیر الاولیاء و نعم بندگان چشت روایت کرده اند که رسول صلی الله علیه و سلم در شب معراج خرقه از
 حضرت عزت یافته بود چون از معراج بازگشت صحابه را طلبید گفت که من چه یافته ام و معراج من است
 که آنرا بسکی بهم بدهد پیغمبر علیه السلام رو بسوی ابو بکر کرد رضی الله تعالی عنه فرمود اگر این خرقه تو بدی هم چه
 کنی گفت من حق و زرم و طاعت کنم بعد بهم رضی الله تعالی عنه فرمود اگر این خرقه تو بدی هم چه کنی گفت
 عمل کنم و انصاف نگاه دارم بعد عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود اگر این خرقه تو بدی هم چه کنی گفت من انفاق
 کنم و شجاعت و زرم بجمع علی مرقتی کرم الله تعالی وجهه پرسید اگر این خرقه تو بدی هم چه کنی گفت من برده و پو
 کنم و عیب بندگان فدای عزوجل را بپوشم پس پیغمبر علیه السلام آن خرقه را بجای کرم الله تعالی وجهه داد و فرمود
 مرا فرمان فدای عزوجل چنین بود هر که این جواب گوید خرقه با وی بدی و هم می‌نویسد آن خرقه
 بموجب فرمان الهی که پیغمبر علیه السلام حضرت علی مرقتی عطا فرموده بود آن گلیم سیاه بود و آنحضرت

مکرّم الله وجهه منتقل شده و از سبط بواسطه پیران چشت رسیده اند اینجا خرقه شریفی نام یافت آنرا از حضرت علی بن
 محمد و حمزه خود تقبیر برد و صاحب نعمات از امام محمد الدین بغدادی نقل میکند که خرقه خلافت از علی بن
 ابی طالب رسید بکسی بصری و در یکم بخواجه کیل بن بنیاد صاحب لطایف الشرفی نوشت که الاولیا و مو
 اوراد و خویشتن و قواید الفتواد و غیره و اکثر مشایخ کبار از هر سلسله برین متفق اند که خرقه خلافت علی مرتضی
 بچار کس رسید که ایشانرا چهار خلیفه و چهار پیر گویند و در سیر الاقطاب ذکر کرده که علی مرتضی شش خلیفه داشت
 حضرت امام حسن مجتبی و کیل بن بنیاد و حسن بصری و اوّلین قرنی و قیل ابوالمقدّم شریح بن یحیی بن
 اعمارش فیض الهی بهم کیل بن بنیاد از صحبت امام حسن نیز تربیت و فیض یافته است و خواجہ حسن بصری
 نیز از امام حسن صحبت داشت و از کیل بن بنیاد نیز فیض صحبت یافت و خواجہ حسن بصری بسبب نظر
 قبول اسد الغالب مقتدای مشایخ گردید که اکثر سلاسل انوی بحضرت علی مرتضی کرم الله وجهه پیوندند
 بعضی الهی تعالی منهم جمعین و فکر چهارده خانوادہ اول و دیگر خانوادہ اجماع نوشتن می آید **اول خانوادہ**
 زیدیان منسوب بخواجہ عبدالواحد بن بیکای مریدی خلیفہ خواجہ حسن بصری بود و از کیل
 ابن بنیاد نیز تربیت و خرقه خلافت یافته بود بعدہ میر سدر شاد و شمس الدین بن علی بن ابی طالب
 او شدند از غایت اخلاص خود را زیدیان گویانید چون وقت نواجا آنرا رسید خرقه خواجہ حسن بصری بخواجہ
 فضیل ابن عیاض داد و خرقه خواجہ کیل بنیاد را بابو یعقوب السوسی عطا فرمود و هر دو سلسلہ از آن
 جاری گشتند و **دوم خانوادہ عیاضیان** می پیوندند بخواجہ فضیل بن عیاض می مرید
 و خلیفہ خواجہ عبدالواحد زید بود و از اکثر مشایخ وقت فیض ربوده و در تربیت مریدان شائے
 عظیم داشت هر که بخدمت او ارادت آورد خود را منسوب باو گرد و **سوم خانوادہ و دهمیان**
 منسوب گشتند بخواجہ احمد بن بنیاد و در خرقه خلافت از سلسلہ بزرگ سیدہ اول سبب ترک او حضرت
 علی السلام شد و دهمیان با حضرت صحبت داشت و از دست وی خرقه پوشید بعدہ بخدمت فضیل رسید و
 نیز تربیت و خرقه خلافت یافت بعد از آن میر سلوک بخدمت امام محمد باقر تمام نمود و خلافت یافت
 و عالمی از وی هدایت یافت هر که در حلقه ارادت او درآمد منسوب بدو گشت یک شجره او میان بواسطه

امام محمد باقر بحضرت امام حسن بن علی منتفی میشود و رضی الله عنهم چهارم خاندان او به پسران
خبر باریان منسوب گشته بخواجه هبیره البصری وی مرید و خلیفه خواجه نذاریت رشتی بود وی مرید و خلیفه
خواجه ابوسعید اجمالی آفره خواجه هبیره البصری قبول عظیم بود و در ارشاد مردان هر که بحضرت وی اذیت
آورد و خود را سیری گویند به پنجم خاندان او به چشتیان می پیوندند بخواجه ممشاد علوی و بنوری
مرید و خلیفه خواجه هبیره البصری وی مرید و خلیفه خواجه خلیفه رشتی وی مرید و خلیفه خواجه ابوسعید اجمالی
هم منتفی دانستی که اگر ائمه اجمالی را از خدمت خضر علیه السلام و امام باقر و فغیل عیاض سیده بود و رضی الله
عنهما در آخر حیات بمجد را بخواجه خلیفه ایشان فرمود از وی تا حال امانت بطریق سلک صحیح حدین فرقه
معمول است الغرض مبادی چشتیان از خواجه ابواسحاق است وی از ملک شام به نیشابور
در بغداد بحضرت خواجه علوی و بنوری رسید بطریق پیچانماری گفت ابواسحاق شامی خواجه فرمود از امر دین
شمارا چشتی خوانند شما خواجه چشتی هستید پس ابواسحاق را مرید کرد و تربیت فرمود بعد از آن خضر و
داد و در چشت فرستاد و در پیش از وی خواجه ابواسحاق چشتی داند و خواجه محمد چشتی داند و خواجه یوسف چشتی
داند و خواجه محمود چشتی این پنج تن در چشت بودند همچنان از خلفاء ایشان پنج تن در میزند هستند و
معین الدین چشتی و خواجه قطب الدین چشتی و خواجه فرید الدین چشتی و خواجه نظام الدین چشتی و خواجه
نصیر الدین چشتی شجره بر که باین عشره شجره رسد و از چشتی خوانند زیدیان و عیاضیان و آرمه بایان و
هیر بایان همیشه در بیلان خلوت داشتند بعد سه چهار روز بامیه و گلبه و بخلی افطار میکردند و در
و قریه غیر فتنه و هیچ جا نذران نمیکشند مسافر و تنها میبودند و زن و خانه و جامه بیکوتند و هیچ شیشه
جامه فتنه را با خرقه میبستند و شب و روز با وضو نماز با حضور دل و همیشه بیلان دل میزدند
و ذکر جلی بسیار میگفتند و از کسی سطل نمیکشیدند هر چه از غیب مطلق میکردند و هر چه میخواستند
میگرفتند و چشتیان در شهر و قریه مسکن داشتند و با هر فرق و توائف پیش می آمدند و در تربیت
شان بزرگ داشتند و هر چه صاحب یا خدمت و سماع و ذوق بودند و عوس پیران میکردند و فقر را
بهر نغیا جاد می دادند بهر منسوب بطریق محبتان که عرب نسبتانست و زن و پسر کنده است از پیش

بخارا و مارون قریب است بر نصف فرسنگ اندر نین و چشت شهر است که در وره کوه واقع است و در
 از بهرات اکنون اورا شافلان میگویند و در عرض شهر می است از توابع شام میرسد علاء الدین
 حشمتی نیزین مقام خبر داده است که گزینند و شان شد که چه باک با سبزه گلشن خرابانیم
ششم خانوادہ عجیبان می پیوندند بخواجه حبیب عجی و خواجہ مذکور برید و بنام **عظیم**
 خواجہ حسن بصری بود و در مقامات ترک بگردید و در استجابت مانع نظری نداشت سر حلقه اکثر مشایخ بود
 هر که بوی ارادت آورد از جمیع نسبتها برآمد خود را منسوب بساخت عجیبان اکثر کویها سکونت داشتند
 و مغرور میبودند و فتوح قبول نمیکردند و عابد مقدار شرف و تگاه میباشند و بعد از هفتم و دهم یک
 حرمان و سه فرما افطار می نمودند و خوش و طهور با ایشان الفت میکردند **هفتم خانوادہ**
طیغوریان می پیوندند بسلاطین عارفین باینکه بسلاطین می نامید و طایفه راست و در تذکره الاولیاء
 می نویسند که او صد و سیزده مشایخ را در یافته و مدت دوازده سال خدمت حضرت امام جعفر صادق
 کرده و از ان حضرت خلافت یافته و میرسد شریف جرجانی و مصطفی رشتات علی بن حسین و اخطا میگوید
 نقل صحیح ثابت شده است که ولادت شیخ ابو زید بعد وفات حضرت امام است و تربیت حضرت ویرا
 بحسب معنی در روحانیت بوده است و بحسب ظاهر و صورت هر دو حال مقبول است و در طایفه مشایخ
 معتزیه که از حبیب عجی نیز خرقه خلافت یافته است حضرت شیخ ابو سعید ابو الحیثم میگویند که شریک
 عالم از باینکه پیری بنیم و باینکه در میان نه یعنی آنچه باینکه است در حق محاسن شیخ مسعود و شیخ محمود
 و شیخ ابراهیم و شیخ احمد هر چهار کس بشرف ارادت و مشرف شدند از غلبه حق نسبت آباد و بعد از
 محو ساخته خود را منسوب بوی ساختند **هشتم خانوادہ کرخیان** می پیوندند بخواجه بزرگ
 کرخی بوی از قدامت مشایخ است کتب بوی ابو محفوظ و نام پدر بوی فیروز است صاحب ثنات است
 شیخ معروف را در نسبت واقع است یکی بر داؤد طائی و دیرا بحسب عجی و دیرا بحسب بصری رتبه
 علیها و دیگر نسبت ارادت بحضرت امام علی رضا است و ایشان را با سلاطین ابواب و اعیان خود الی این نسبت
 و در مراتب الامر و منجوب میرسد و قتی که پدر خواجہ معروف علی نام داشت که مولود حضرت شافلان

و گویند و بی بدست حضرت مسلمان شده و معروف سالها در بان مجره خاص حضرت امام بود و
خدمت نایب خاص بجای رسید که بشرف خلافت حضرت امام فایز گشت و بموجب اجازتش و کسب
که موصی است از نعت او بر سپندار شاد و مردان تنگ گشت و حق تعالی او را مقتدای وقت و پیشوا
مشایخ گردانید که سلسله مشایخ بهفت خانواد و بسبب رسید او بحضرت امام علی رضا رسیده
بحضرت علی اکرم الله وجهه منتهی میشود و چنانچه نوشته آید و بر او بی خواجه و اولاد طای که مرید و خلیفه و جانشین
بود و نیز خرقه خلافت بخواجه معروف کرخی داده است و جمیع مشایخ وقت طریق خواجه معروف بسبب
او در تربیت مریدان نقشه کبکی داشت و هر کس بخدمت او آید بسبب بیست و پنج روز در آنجا
کسب حیسانت کرخیان اکثر اوقات با ترک تجرد و خلوت باشند و ملاقات و در آن بسیار کنند و از خوش
الحی بسیار میگردند و خود را از همه بهتر میدانند و بهم خانواد و سقطیان می پیوندند بخواجه
سری سقطی او مرید و خلیفه و جانشین معروف کرخی بود و در معاملات ترک و تجرد و ریاضت و مجاهده و علم
مناظر می نداشت بعد از سیر سلوک و در راه مشغول گشت اول آن کس از انبیا و ملوک حاکمان وقت
بود و آمدند و از غایت اخلاص خود را منصب بیست و پنج روز و اندک سقطیان صایم الدهر و قائم الدین
و قنوج کسی قبول نمیکردند بعد از سه روز از خلوت بیرون میشدند و وقت شام از ده خانه در میروند
گروه با یاران افطار نموده و هم خانواد و جنیدیان می پیوندند بسید الطایفه خواجه
جنید بغدادی او مرید و خلیفه و جانشین سقطی است روزی سری سقطی را بر نزدیکی رسید که از سیر
مرید کامل میشود و گفت آری چنانچه از ما جنید الغرض کمالیات او را از بنی قیاض باید نمود او
بالاتفاق متعهد میشود ای مشایخ بود اکثر شاه بازان در سلاک و منسلک گشته نسبت با و اجداد و شهر
محو ساختن کمال عشق خود را منسوب بدو کردند و حدیث نبوی ^{کما یحب فی قومه النبی فی القوم} را میگویند
مخصوص در شان او وارد شده بود الغرض جنیدیان بر قدم توکل میرفتند و در ریاضت و
مجاهده بسیار می کوشیدند و هر چه از غیب بی سبب خلق میرسید بدان افطاری نمودند و با هم
خانواد و کازونیان می پیوندند بخواجه ابواسحاق کازرونی خواجه مذکور امیر کازرونی

[illegible]

که خلیفه محرم اسرار علی مرتضی بود که در آن وقت که شیخ نجم الدین کبری از آنجا فرستاده بود و میگویند بنفقا و مرید همچون
خود داشت بعضی فرمود میگویند بعضی خود را کبر و میگویند هر دو گل از یک شاخ اندازانند که
ذکر حضرت نجم الدین کجلا اسمعیل قسری و ابو یعقوب نهر جویری و ابو یعقوب السوسی در کتب
مذکور یافتیم درین کتاب نوشته می آید تمام شد بیان چهارده خانواده اصل و دیگر حیل خانواد
فرع ازین چهارده استخراج شده اند از انجمله احوال و دوازده خانواده که مشهور اند ذکر کرده می آید
انجمله حیل با پنج بارده می پیوندند اول خانواده قاوریه نحو ششم مبدای این سلسله از
حضرت غوث الاعظم میر سید محی الدین عبدالقادر جلی قدس سره مرید و خلیفه شیخ ابوسعید
انخرومی بودند وی از شیخ ابوالحسن علی القرشی تا حضرت بنیدانی آخره رحمته الله علیه
غوث الاعظم را یک خرقه از حضرت امام حسن الرضا بطریق سلسله اجداد خود نیر رسیده است
تا بنفصل و خانواده قاوریه چون سلسله را می نویسند و وهم خانواده الحیسویه منشأ این
سلسله از حضرت خواجه احمد سیوی پیر ترکستان وی مرید و خلیفه خواجه یوسف تهانی است وی
از خواجه ابو علی الفارمدی وی از خواجه ابوالقاسم کرکائی وی از ابوالعثمان المغربي وی از خواجه
ابو علی کاتبی وی از ابوالعلی روتوباری وی از حضرت جیند بقداوی قدس سره الی آخره ان شاء الله
ذکر ایشان درین کتاب نوشته می آید خواجه احمد بابر شاد پیر خرد و ترکستان بنفصل و خانواده
سوم خانواده نقش بندیه طایفه این سلسله از حضرت خواجه بنیالدین نقشبند و
ایمان اوست خواجه بزرگ مرید و خلیفه میر سید علی نخلال است وی از محمد بابا ساسانی از علی رامینی
وی از خواجه محمود انجمنی و از عارف ربوگری وی از عبدالخالق عجمی و آن وی از یوسف عجمی
وی از خواجه ابوالقاسم کرکائی صاحب شحات گوید شیخ ابوالقاسم کرکائی
در علم باطن بدو جانب است یکی بواسطه شیخ ابوالعثمان المغربي بنفصل بقداوی مرید چنانچه بالا
گفتیم و بایر شیخ ابوالحسن خرقانی و وی از شیخ ابونیر بیضاوی و ولادت شیخ ابوالحسن و وی
شیخ ابونیر است بعد از وی تربیت شیخ ابونیر و وی را بحسب باطن و روحانیت بود است و بنفصل

و نسبت لادیت البویریه بحضرت امام جعفر صادق است رضی الله عنه و نقل محمد ثابت شده است که ولایت
شیخ البویریه نیز بعد از وفات حضرت امام است و نیز بهیت حضرت وی با بحسب حق و دعایت بود
است نه بحسب ظاهر و صلوات و حضرت امام رضی الله عنه بقول شیخ ابو طالب که نسبت است که در این نزدیکی
ال آخره و در هم مقام بن محمد بن ابوبکر صدیق است که پدر ما و امام است و از فقهار و سجد بود است
و بی نظیر در علم ظاهر و باطن و در نسبت لادیت باطن بهمان قارسی است و در این نسبت
باطن بحضرت رسالت علی علیه السلام به ابی بکر صدیق نیز بوده و مشایخ طریقت سلسله نسبت اهل
ال بیت را رضی الله تعالی عنهم اجمعین از جهت نفاست و عزت و شرف که دارد سلسله التتبع بهم
کرده اند **الفرض** خواجہ بہاؤ الدین را در راستگی ظاهر و باطن شایع معظم القدر بوده و در حضرت
مریدان نفسی کبری داشت بآنکه قضاکنان عالم مطلق را با عالم علوی میرساند اکثر اولیا و کمال
انسان خاندان بزرگ پیدا آمدند و حضرت بہاؤ الدین نقش بند را نسبت باطن از روحانیت خواجہ
عبد الحاق غجدانی نیز بود و این بابی حضرت شیخ عبداللہ بلبانی قدس سره وی و دوام فرمود
لأن نسبت را با شی تا حق بیو چشم سر نہ بنیم مردم و از بابی طلب ششیم مردم و گویند خل
بچشم سر نتوان دید و آن بایشان ما چشم مردم و ساج اقتباس از خواجہ عبداللہ الزرقانی
که فرزند خواجہ عبداللہ حار بود و نقل نماید که اکثر بزرگان این سلسله کسب روزی حاصل میکردند و
بنا بر این خواجہ بزرگ بحکم متابعت میران کسب قالین بافی مشغول بوده است و در عایشہ زرا
منظر جان جانان منسوب کہ لقب شریف نقش بند لادان است کہ از بابی کریم شان قالین بافی
دران نقش بند می نمودند **شعر** لعلی چوں اولیج ارجمند ان و نزد نقشی بدیج از نقش بند ان
و بعضی دیگر نقش بند بنام بہاؤ الدین است از جناب مرشد کہ امیر سید کلال بودند و رحمت الله علیہ از آنکہ تہوہ و
بہاؤ الدین رحمت الله علیہ ظروف گلی منقش گردیدند و بعضی گویند کہ چون بابا ساسی تربیت اولوا
سید امیر کلال کرده بود فرمود کہ نقش بہاؤ الدین بر بند و بعضی بر آئینہ طالبی کہ بخدمت وی بر
از فیض نظرش نقش معنوی بر دل وی بسته میشد کہ از ان سبب بمطلوب می پیوست و بعضی

می آمد که مریدان خود را نقش اسم اله نوشته میداد که بر دل صنوبری تصور نمایند تا موصوف بصفت
 القلوب بیست اله گردند چهارم خانوادۀ نوریه منشأ خانوادۀ نوریه شیخ ابو الحسن فی
 است نام وی احمد بن محمد بود و معروف است باین بغوری پدر وی از بغور است که شهری بومینه
 برت و منشأ و مولود وی بعد از ولادت و خرقه خلافت از خدمت خواجۀ میری سقطه داشت از اولان
 جیلست و محمد علی قصاب و النزن مصری دیده بود و طریق ارشاد قبولی تمام داشت قدس سره
 پنجم خانوادۀ خضرویه سبای این سلسلۀ از حضرت خواجۀ احمد خضرویه است وی مرید و خلیف
 خواجۀ حاتم الامم بود وی از شقیق البلیغی دوی از خواجۀ ابراهیم اویم دوی از امام محمد باقر و سبای
 امام نیر العابدین و دوی از امام حسین شیبی بن علی مرتضی کرم الله وجهه از ابوحنس بر رسیدند از خطایف
 کرا بزرگ دیدی گفت از احمد بزرگ تر و بهمت تر بکس اندیدم و خلیفۀ عظیم القدر بود پیش این بیست
 سال قوی داشت در تربیت مریدان قدس سره ششم خانوادۀ شطاریه عشقیه
 منشأ این سلسلۀ در هند از حضرت شیخ عبداله شطاریست وی مریدان شیخ محمد عارف بود وی مرید
 و خلیفۀ شیخ محمد العشقی الخرقالی بود و دوی از شیخ خدای علی ملازله نری و دوی از شیخ ابو الحسن الخرقالی و دوی
 از شیخ ابی المظفر مولانا ترک الطوسی و دوی از شیخ بایزید العشقی و دوی از شیخ محمد العزبی و دوی از سلطان
 العارفین خواجۀ بایزید البیطاسی دوی از امام جعفر صادق بن امام محمد باقر آل ائمه اول کسی که این سلسلۀ
 در ملک هند وستان آمد شیخ عبداله شطاری بود و حکم پیچود در شهر می که میر رسید بقاره می نواخت اگر کسی طالب
 خدا باشد باید من بخدا رسانم در دیار جوینور اکثر مردم بوی تربیت یافتند و بزرگ بودند و بهت داشت و
 طلقین او را اکثر کمال بود و چنانچه درین ملک اکثر سلسلۀ اولان جاریست بهتم خانوادۀ حسنیۀ بخاریه
 که بواسطه سادات میرسد در لطایف اشرفی مندرج است که منشأ جمیع فرق صوفیه و منشأ همه سلاسل طایفه
 علیه حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه است بتجسس سلسلۀ سادات و دودمان سعادت ایشان است شرف
 الشیخ المیر المنیر حسین ارادت و خلافت و علوم الهی و حقایق نامتناهی از حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه
 اخذ نمود و از دوی بامام نیر العابدین رسید و از دوی بامام محمد باقر رسید و از دوی بامام جعفر صادق

وازوی بابام موسی کاظم وازوی بابام علی رضا وازوی بابام محمد تقی وازوی بابام علی نقی وازوی
 بسید علی اشقر وازوی بسید عبداله وازوی بسید احمد وازوی بسید محمود بخاری وازوی بسید جعفر
 بخاری وازوی بسید علی ابی المود بخاری وازوی بسید جلال اعظم بخاری وازوی بسید احمد کبیر الحقی بخاری
 وازوی بسید التاخرین مرشد العالمین حضرت سید جلال مخدوم جهانیان بخاری رسید قدس سره و هم
 الطایفه شریفی منسوبه که منشأ این سلسله سادات بخاریه منشأ نسبت مقامات عالییه می شده آن مقدار
 حقایق و معارف و خوارق عادات که از وی صادر شد هیچ یکی از شیطانین و در متاخرین نظام نشسته ظاهر العیاب
 و مصدر الغرائب بود و در رنج مسکون هیچ درویشی نمانده که بکلامت وی مشرف نشده ویر اخلافت
 و اجازت از صد و چهل و چند مشایخ اهل ارشاد رسیده بود و قاتل سیه ارشاد تمام از شیخ رکن الدین
 ابو الفتح سهروردی و از شیخ نصیر الدین محمود حشمتی یافته و در فغان وی تا حال محمد و سلسله
 جاری اند سهروردی و حشمتی سیدم خانواده سادات که بالا گذشت الغرض کمالات و الظاهر
 من الشمس است و در وقت خود غوث و قطب الارشاد او بود قدس سره بعد از وی مقامات مذکور
 خلافت متعده از وی بپسر سید اشرف جهانگیر سمنانی رسید رحمه الله علیه هشتم خانواده زاهدیه
 منشأ این سلسله از خواجده الدین ناه است وی مرید و خلیفه خواجده فخر الدین ناه بود وی از خواجده
 شهاب الدین ناه دوی از خواجده صدر الدین سمرقندی دوی از خواجده عبدالسلام دوی از خواجده ابوالکریم
 دوی از خواجده قطب الدین عبدالحجی دوی از خواجده ابوالاسحاق کازرونی دوی از حضرت خواجده حسین مانا
 ریز دوی از حضرت خواجده ابومحی روم که اعظم خلیفه سید الطایفه جنید بود قدس سره و سلسله مذکور
 در بلاوات بسیار شایع است و قبولیت عظیم دارد و در شهر جوین و نیز سلسله زاهدیه است و بعضی مومنان
 آن و یاروران سلسله هم مرید میشوند هم خانواده انصاریه منشأ این سلسله بحضرت شیخ الاسلام
 خواجده عبدالانصار نسبت میراث قدس سره وی مرید و خلیفه خواجده ابوالحسن خرقانی بود و خواجده ابوترکیب
 از مدحانیت خواجده بایزید نظامی است ظاهرا درت و خلافت از شیخ ابوالعباس قصباتی است و شیخ
 محمد بن عبدالطهری وی از شیخ ابومحمد جریری که صاحب کرامات عظیم قبله وقت و غوث زمان بود

از اعظم خلفا سید الطائفة خواجه جنید است که بعد از جنید ویرای بجای جنید بر مسند ارشاد نشاندند و این
 کا قدر در خراسان محضوم و دیار بخت شهرتی عظیم دارد و حضرت خواجه عبد السمید صاحبان و صاحبانیت
 ان دیار است شیخ الاسلام مغوث و قطب قدس سره و هم خانوادۀ صفویه منشأ این سلسله از
 شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی است وی مرید و خلیفه و داماد شیخ زاهد ابراهیم گیلانی بود وی از مرید سید جمال الدین
 تبریزی دوی از شیخ شهاب الدین ابره‌ری دوی از شیخ رکن الدین سجاسی دوی از شیخ قطب الدین ابره‌ری و
 از اعظم خلفا شیخ ابوجنید السهروردی است قدس سره الی آخره منتهی میشود و سید الطائفة خواجه جنید از
 این سلسله بسیار شایع است در ملک عراق و خراسان و ثمان شیخ صفی الدین آن قدر مردم بوی تربیت
 یافته و فیض منگشته که از دیگر مشایخ کم شنیده میشود و ارشاد مریدان قبولیت تمام و نفسی کمال داشت
 قدس سره یا زوهم خانوادۀ عبیدروسیم منشأ این سلسله از مرید سید عبد الله الکی
 القندی است الملقب بعبید دوی مرید صفی الدین ابوبکر بود وی از شیخ عبد الرحمن دوی از شیخ مولی دوی
 از شیخ علی دوی از شیخ علوی دوی از شیخ محمد بن علی المقدم و کما از حضرت شیخ ابومرید مغربی دوی بکند و اسط
 سید الطائفة خواجه جنید مغربی میرسد الی آخره و سید عبد الله عبیدروس از خانوادۀ سهروردی نیز فرقه
 خلافت داشت و سلسله نسب او بکثرت امام جعفر صادق رضی الله عنه منتهی میشود مردمی بابرکت تعبیه
 مثل بود کلمات حقایق و خوارق عادات عالی از وی ظهور می آمد سلسله او در دیار عرب عدن و کجرات
 احمد آباد بسیار منتشر است جامع علوم صوری و معنوی شیخ علم الدین شیخ قدوه ارباب طریقت شیخ
 بهاء الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند و ازوهم خانوادۀ قلندر ریه چند فرقه اند
 از هر سلسله که خود را منصب بمشرب قلندر یا گردانیدند چنانچه محمد قلندر و مریدان وی و گروهی بزر این
 مشرب عظیم القدر داشتند این بیت از دست بمیت مازدر یا شوم و دریا هم زمناست به این سخن دلند
 کسی کو آشناست به دیگر شاه خبیه قلندر و شاه حسین بنی و مریدان ایشان شیخ شمس الدین تبریزی
 و مولانا روم و محرابی و دیگر اهل المثل شیخ فخر الدین عراقی و خواجه اسحاق مغربی و خواجه فاضل
 شیرازی علی القیاس بسیار از شاه بازان هر خانوادۀ قلندر مشرب بودند و آید اللان اکثر در همین

مشرب می باشند و همیشه در راستگی باطن میگویند چنانچه در نقیحات آورده که بخدمت مولوی وم
 جماعتی التماس امانت کردند خدمت شیخ صد الدین قوتومی نیز در آن جماعت بود مولوی گفت تعلم
 ابوالعزم هر جا که میرسیم نمی شنیم و می خوریم امانت را اهل نقیص و تمکین لایق انداختارت بخدمت شیخ
 صد الدین کردنا امام شد و در طاعت اشرفی می نویسد که از سر حلقه پیران حشمت خواجه ابوالحسن
 ابدال گرفته تا پیران مان اکثر خواجگان حشمت ابدال بودند و کرامات و خوارق عادت عالی از ایشان
 بوجود می آمد و اکثر از ایشان بر مشرب قلندر پیروند چنانچه خلفاء حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر
 شیخ علاء الدین علی احمد صابری حضرت شمس الدین ترک میر سید محمود و گیسو و از نظامیه شیخ احمد
 رد ولوی صابری سید و هم خانواد و مدار پیروند این خاندان از حضرت بدیع الدین
 مدار است و در سال ایمان محمودی کشف شیخ محمود بدیع الدین مدار است می آرد
 مدار بن ابوالسحاق شامی در ملت موسی علیه السلام و از فرزندان بارون علیه السلام شاگرد
 حذیفه شامی بود و توحید و زبور و انجیل را درس میگفت و در مدار از آن گویند که مدار وقت بود
 و میر انجیل و لژاد و از روح امیر المومنین کرم الله وجهه حاصل گشته و بعضی نسبت ارادت و تیر بسوس
 طیفور شامی لاحق میکنند و این راست نمی آید چرا که در زمان طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت
 بسیارست مگر تربیت از روح و در میان آمده باشد بهر حال بدیع الدین مدار از مشایخ کبار بود
 و این خانواد مداریه که از وی ظهور یافته اند از مداریه اویس نیز گویند رحمة الله علیه تمام شد و خانواد
 مذکور بطریق اجمال نقل تمام اسامی بر رجال البه اقطاب غوث و غیره صاحب الطیفات
 از کتب معتبره منویس که از وقت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم تا اولین زمان عهد وقت در ملک
 سلاسل مذکور بودند و تا ظهور حضرت عیسی حضرت امام محمد مهدی خواهند بود بلکه شیخ علاء الدین سمنانی
 و کتاب خانواد معروفه الوافی نوشته است که زمان او م علیه السلام گرفته تا وقت ظهور صلی الله علیه
 رجال الله بری محافظت عالم همیشه بودند و تا ظهور عیسی علیه السلام و امام محمد مهدی خواهند بود
 قوام عالم از ایشان است و نیز می آید که در زمان حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

قطب بل عصا قرنی بود عم آویس قرنی ازین سبب آنحضرت کلاه فرمودی که از وی جهت علم آن سوزی بمن
می آید و آنکه قطب بل منظر تجلی صفت الرحمن است چنانچه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم منظر غار
تجلی ذات الوهیت است چون قطب کور و فات کروا بن عطاء الله محمد بن اندوهی بوده میان کلمه وین
بجائی او قطب بل شد و بلل حسی و خدیفه یمانی در آن وقت از جمله صفت ابدال بودند علی بن القیاس یکی
میرود و دیگری از خلق بر آورد و بجائی دی نصب میکنند و هم وی گوید که ایشان مانند می باشند
و صفات بشری یعنی منخورند و می آسمانند و بول و غایت میکنند و بیا صفت نمودار و میکت و درین
منخورند و فرزندان و اسباب اموال و املاک دارند و مردم با ایشان حسد می برند و منکر شوند و ایستاده
حق تعالی مجال حال ایشان از نظر مردم مستور دارد و گویند ای نعمت بختی که لا یعرفهم غیر من بر ایشان
است در اقتباس الاثوار است که خدیفه یمانی بنام شان بدان حضرت نبوی میرسانند و آنحضرت
نمبر با ایشان سلام میرسانند و ایشان نزد او جمع میشوند و علم کتاب سنت از او اخذ میکنند و با ایشان
او نماز میکنند و ندا میخوانند از خدیفه رضی الله عنه کسی دیگر ایشان را نمیدید و کسی که گفتند انما یسبک خداوند
سجاده و تعالی بر مان نبوی را باقی گردانیده است و او را را سبیل اظهار آن کرد و تاپوسته ایان حق
و جهت صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر شده باشد و در ایشان اولیای عالم گردانید تا مخبر حدیث و میراث
اند و راه متابعت حق را در نوشته از آسمان بداران ببر کاتب اقدام ایشان آید و از زمین نبات بعضی
احوال ایشان روید و دیگران از آن سلمان حضرت بهت ایشان بایند و هم در مکتوب هشتم می فرست
که ایشان چهار نفر دارند که مکتومان اند و هر یک یک را نشناسند و مجال حال خود را ندانند و اندک احوال از
خود و از خلق مستور باشد و هم در مکتوب دهم در تفصیلات که اخبار بدین در دست سخن اولیا بدین مطلق
و مرا خود اندین معنی خبر بیان گشته است و در لطایف الشریقی که اکثر مکتومان ظاهر در باب غیر
آشنا میباشند غیر از موقوف بل باطن ایشان را شناسد و هم در مکتوب هفتم اما آنچه بل علی و عقیله و عجم
درگاه حق اندستیدند که مرا ایشان را آغیا خوانند و چهل دیگر اند که ایشان را ابدال خوانند و هفت کس
دیگر اند که ایشان را ابر خوانند و پنج دیگر که مرا ایشان را منجبا خوانند و چهار دیگر اند که ایشان را اوتاد خوانند

و سود گیران که ایشان را تقبلاً نداشتند و یکی دیگر که مردی را قطب خوانند و این جمله که دیگر را بشناسند و اندام و ران
 یکدیگر محتاج باشند و بدین نیز اعتبار روی و ماطن است اهل تحقیق به بحث این مجمع اند صاحب فتوحات
 یکدیگر یعنی از عنده در فضل سے و یکم از یاد صد و نود و هشتم از آن رجال بهنگامه را ابدال گفته است و در انجاء ذکر
 کرده که حق تعالی سبحان زین را بهشت اقلیم گردانیده و بهشت تن از بندگان خود برگزیده و ایشان را ببال
 نام نهاده و وجود هر یک از یکی از آن بهشت تن نگاه میدارد و گفته است که من بر حرم یکم با ایشان جمع شده
 ام و بر ایشان سلام گفتم و ایشان بر من سلام گفتند و با ایشان سخن گفتم و فرمودند که ای شیخ ما را کیت خوش
 است ما را خوش است و لا اکثر من غلامینهم یا السید و فرموده است که مثل ایشان تیرندیدم مگر یک کس
 قوی تر از شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سره گفته است قومی از اولیاء الله عزوجل باشند که ایشان را
 مشایخ طریقت و کبریا حقیقت اولیایان نامند و ایشان را در ظاهر به سیری احتیاج نبود زیرا که ایشان را
 حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم در حجر عتبات خود پرورش میدهند بی واسطه غیری چنانکه اولیای
 اولیای رضی الله عنه و این عظیم مقامی بوجود و بس عالی تکرار اینجاست و این دولت بکس روی نماید **ذکر**
فصل الله یؤتیهم من یشاء و همچنین بعضی از اولیاء الله که متابعان حضرت اند
 صلی الله علیه و سلم بعضی از طالبان را به بیت بحسب حاجت کرده اند بی آنکه او را و ظاهر سیری باشد و
 این جماعت نیز داخل اولیایانند و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجه باین مقام بوده است
 چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم کرکائی طوسی را که سلسله مشایخ حضرت ابوالخیر شیخ نجم الدین الکبیری
 با ایشان پیوسته و وزیر طریقت شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن غرقانی اند قدس الله تعالی ارواحهم و
 ذکر این بوده که علی الدوام گفتی اولیایان و صاحب رساله ما داده میگوید که در کتاب فصل الخطاب
 احوال جلال از فتوحات کی نقل کرده است که هر دو اندوه صفت اند موافق آیه اشاعره در حدیث
لَا یُؤْمِنُ بَعْدَیَ اَنَا قَسْرَ خَلِیفَتِی یعنی از یک امام ایضا فیض میگیرد و چنانچه حضرت سید محمد کی بین نور علیهم
 صاحب فتوحات کی از شیخ داود قیسری قدس سره در بحر المعانی نقل کرده و در این فصل داده
 و تشعیر نموده است و گفته که بر رجال الله وقت ملاقات کرده ام و از هر یکی نعمتها یافته ام و مقامات

سیمه را مشاهده کرده ام اول قطب دوم غوث سوم امامان چهارم اوتاد پنجم ابدال ششم اخبار
 هفتم ابرار هشتم نقباء نهم نجباء و هم محمد یازدهم مکتومان دوازدهم مفرزان پس باید دانست
 که قطب عالم در هر زمان یکی میباشد و وجود جمیع موجودات سفلی و علوی بوجود قطب عالم قائم است
 و دوازده قطب دیگر اندر آن بنا پیشتر بجائی خود کرده اند و باید دانست که قطب عالم را فیض از حق
 تعالی بواسطه میرسد و قطب عالم را قطب اکبر و قطب است و قطب الاقطاب قطب را فیض از حق
 قائم موجودات سفلی و علوی از بزرگست و وجود است و اقتباس است که علامت قطب است و دانست که
 وزیر نمکین که رنگ سبز دارد و گاه گاه نور سرخ در میان او مینماید بی جهت از همه اطراف در یک
 چشم کشاده و چشم بسته همه برابر بیند و بحقیقت آن نور خاصه مصطفی است که بوسی بر تواند اخته
 و این قطب مدار دارد و وزیر میباشد که ایشان را صاحب قنوجات یکی امامان می نامند یکی بدست راست
 میباشد و دوم بدست چپ بدست راست عبد الملک است و بدست چپ عبد الرضا است و وزیرین
 که نامش عبد الملک است از کوه قطب را فیض میگیرد و بر اهل علوی افاضه مینماید و وزیر سار که نامش عبد
 است از اول قطب را فیض میگیرد و بر اهل سفلی افاضت مینماید و چون قطب را از دنیا انحال کند بقی
 رود و وزیر چپ عبد الملک قائم مقامش گردد و هم قطب را عبد الهی باشد یعنی در آسمان و زمین او را
 عبد الهی گویند اگر چه نام وی دیگر باشد علی بن ابی القیس جمیع رجال الهی را در باطن بنام دیگر مینوایند با هم
 آن شخص مخاطب میکند و وزیر بسیار عبد الرب را بجائی عبد الملک ساند و ابداً لی از بدلا که بر قلب ابرافیل
 اول بجائی عبد الرب ساند پس عبد الملک قطب مدار شود و عبد الرب عبد الملک کرد و ابداً لی از بدلا
 عبد الرب رسد همچنین تا روز قیامت باقی اند فاما الاقطاب هم علی قلوب الانبیاء علیهم السلام و دوازده قطب
 اند که قلب بعضی انبیاء هستند قطب اول بر قلب نوح علیه السلام و در دهر کائنات است و دوم بر قلب ابراهیم
 و در او سوره اخلاص بر قلب موسی و در او سوره اذاج بر قلب چهارم بر قلب عیسی و در او سوره فتح پنجم
 بر قلب داود و در او سوره اذان لک الارض ششم بر قلب سلیمان و در او سوره واقعه هفتم بر قلب داود و
 سوره یقر هشتم بر قلب داود و نهم بر قلب لوط و در او سوره نعل دهم بر قلب عیسی و در او

سوره النعام یازدهم بر قلب صالح و در او سوره طه دوازدهم بر قلب شیشه سواد سوره ملک است
 حمزه قطب کوره و دوازده قطب اند حضرت عیسی علیه السلام و مهدی علیه السلام از ایشان خارج اند بلکه
 آنان مکتوبان اند از قسم مغفولان و قطب یار بر قلب محمد علیه الصلوٰۃ والسلام می باشد و سکونت میکند
 در شهر بکران و قطب دوازدهم که محکوم قطب اند و نه قطب در صنعت اقلیم اند و پنج قطب
 ولایت بین می باشد و ایشان از قطب ولایت گویند و قطب یار قائم بر قطب یار گویند و فیض قطب
 بر قطب یار قائم و راست و فیض قطب یار قائم بر قطب یار ولایت و راست و فیض قطب یار
 بر سایر اولیاء و راست هم برین موال فیض می دارند تا قیام قیامت **میر سید**
محمد جعفر علی در بحر المعانی منیویچه نقلی ترقی کند قطب ولایت گردد و قطب ولایت قطب یار
 شود و چون قطب یار ترقی کند بعد از اب که در زیر یار قطب یار شاد است رسد و این قطب یار بلبل
 قطب یار فیض علیه السلام او را قطب یار گویند بعد از بکرته سوم محل قطب یار شاد و در فیض قطب یار
 که قطب یار عالم را حیات و افر باشد و در سلوک بود و ترقی کند بمقام فردانیت رسد و در اینجا منیویچه
 حضرت شیخ نصیر الدین محمود مشتی و چراغ دلهوی مدت سست و شصت سال و سه ماه و دو روز در
 قطب یار داری بودند و بشرط تحمل این مرتبه داده بودند چون تحمل را بر سر بردند بعد از مدت مذکور در مقام
 فردانیت نزل فرمودند و در آن مرتبه اسم مبارکش آقطاب عبدالبغیچو نامند چون در مقام فردانیت
 بعالم بقار حلت کردند و زیر دست همین ایشان شیخ نجم الدین و مشتی که عبدالحکیم نام داشتند بجای
 ایشان قطب یار شدند و قطب یار از عرش تا فرش و تا اثری تصرف باشد و چون ترقی کرد بمقام
 فردانیت رسد تصرفات محوشود و چه که فردانیت مقام انبساط و موانع است پس او را مراد باشد
 مراد و هم را حق کرد و در بطایف اشرفی از صاحب فتوحات کی نقل میکند که حضرت رسالت پناه پیش
 از نبوت در افراده بوده و حضرت علیه السلام نیز در افراد است از بحر المعانی گوش دار که مراتب آقطاب
 و قطب یار است آقطاب ایشان اند که اگر دلی و از ولایت مغفول گشت و دیگر به جای او نشست
 نداشت و ایضا مرتبه قطب یار که قطب عالم است اگر او خواهد که آقطاب را از مقام قطب یار

مشت می گفتن چنانچه از این مارون آمده که ابدال اهل علم اند و امام محمد گفته ابدال اگر اصحاب حدیث باشند
 پس چه کسان باشند و در تاریخ بغداد خطیبی کتابی آورده است که گفت نقیاس یصد اند و کجا افتاد
 و بعد لاجل و اختیار هفت و عدد چهار و غوث یکی مسکن نقیاس و مغرب است و مسکن نجبا مصر و مسکن ابدال شام و
 اختیار سیاح اند و در زمین محمد و کوشه های زمین اند و مسکن غوث که مبارک است و چون عارض میگردد
 امر عامه و عامی که و اقبال منتهایند و در بر آمدن آن حاجت بعد از آن نجبا بعد از آن ابدال بعد از آن خیار
 بعد از آن هر اگر مستجاب شد و عای ایشان نباشد و اگر اقبال میکند غوث و اجابت کرده میشود و عا
 غوث پیش از تمام شدن و در فصل الخطاب خواجه محمد پارسا میگوید که بقول صاحب فیه حیات سکه
 اوقات نهایت نیست بر هر صنف قطبی میباشد چنانچه قطب باد و قطب بیا و قطب برف و قطب بوجوه ان
 چنانچه در مقامات حضرت احمد جام قدس سره را قطب اولیا نوشته است و در مقام رابع مسکون یکتن
 میباشد که او را قطب ولایت گویند قطب جهان و قطب جهانگیر عالم نیز نامند که جمیع اقسام ولایت انوی
 قوام دارد و علی بن القیاس بر هر مقامی قطبی باشد چنانچه غایت آن مقام و تیر میفرماند که برای محافظت بر قریه
 از قریات عالم یک لی الی میباشد که قطب آن قریه است خواه در آن قریه مومنان باشند خواه کافران الغر
 اگر مومنان اند در تحت علی اسم وادی پرورش میباشد و اگر کافران اند در تحت اسم زلزل هر دو صفت یک
 خات اند و من فهم و میر محمد بنصر یکی میفرماند که مشاهد این حضرت لایزال از چشم ظالمی هست و اندر اجل
 و انسان کامل ایشان را ندانند و بین از ایشان گروهی نیست کس انداخته حضرت صلی الله علیه و سلم
 نشان میدهد بدلا از منی کعبه درین هفت ابدال در هفت اقلیم اندر بدلی در اقلیم میباشد و فریاد و سس
 علیران اقلیم خود میکنند و چنانکه از ایشان را موت آید یکی را از صوفی بجای او نصب کنند بدلا از سببه
 و در شارب هفت بنی علیه السلام اند یکی از آن عبدالحی در اقلیم اول بر قلب بر اسم علیه السلام است علیه السلام
 و در اقلیم دوم بر قلب موسی علیه السلام و عبدالمجید در اقلیم سوم بر قلب یارون علیه السلام و عبدالقادر
 در اقلیم چهارم بر قلب ادریس علیه السلام و عبدالقادر در اقلیم پنجم بر قلب یوسف علیه السلام و عبدالمجید
 در اقلیم ششم بر قلب یحیی علیه السلام و عبدالبصیر در اقلیم هفتم بر قلب دوم علیه السلام و این هفت ابدال حضرت

خضر علیه السلام است و وظیفه ایشان مددی و معونه حق است و هم میفرمایند که هر کی ابدال بجای خود بر
 الهی عارف اند و مانند کواکب بر سبزه الهی تقوا را ایشان بر تائید داده است و و ابدال از رفعت مذکور عبودیت القادر
 و عبد القادر در ولایتی و یا بر قومی که قهر است و یا بر است ایشان بقهر و جبر نام زد میشوند چه اگر مقتضای
 آن ولایت و آن قوم بواسطه اقدام ایشان میباشد و سید و نجاه و غنیمت ابدال در کوه ساکنین خود
 ایشان اشل و خفانت و طبع نیابان و با معرفت کمال مقتدر اند سیری و طیری ندارند چنانچه حدیث صحیح از
 عبد الله بن مسعود رضی الله عنه روایت حدیث ان الله ثمانه نفس قلوبهم علی قلب آدم علیه السلام و قلب
 اربعون قلوبهم علی قلب موسی علیه السلام و قلب سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم علیه السلام و قلب ثمانه قلوبهم
 علی قلب علیه السلام و قلب اربعه قلوبهم علی قلب یحیی علیه السلام و قلب اربعه قلوبهم علی قلب ارمیا علیه السلام
 چنانکه یکی از اینان فوت میشود و بجا او از چهار و بجا او چهارم از پنج و بجا او پنجم از شصت و بجا او شصتم از چهل و
 بجا او چهل و نهم از سیصد و بجا او سیصد از زانو صوفی سیرت را نصب میکنند و این جمله بدلا از ترتیب مذکور فیض از تطبیق
 ابدال میکنند که دل او بر دل اسرافیل است و هم میر میگوید بدلا از چهار صد و چهار راند سیصد و شصت و چهار
 ذکر کردیم و چهل و یک که قال علیه السلام بدلا از اربعون رجلا اثنا عشر با شمان و عشرين و ان بالعراق حصان
 سمات القدس می آرد که یک از اولیا من حیث الولاة و الاستعداد نیز قدیمی از انبیا اند علیهم السلام یعنی
 مبداء تعین آن ولی همان اسلام است از اسماء الهیه که مبداء تعین آن نبی است لیکن مبداء تعین انبیا علیهم السلام
 کلیات اسماء اند و مبداء تعین اولیای که زیر اقدام ایشان اند و هم هم جریات آن اسماء حدیث صحیح مدح
 سیصد تن از رجال الغیب آمده که چند تن از ایشان بر قلب ابراهیم علیه السلام باشند و چند تن بر قلب نبی
 علی نبینا علیه الصلوة و السلام در لطائف اشرفی منسوبه که آنحضرت صلوات الله علیه بر جمیع عالم را دو قسم
 نرض کرده اند نصفی شرقی و نصفی غربی از عراق نصف شرقی خواسته اند چنانچه خراسان و هندستان و سمرقند
 و سایر بلاد شرقی در عراق داخل است و از شام نصف غربی و بلاد مصر و مغرب غیره همه داخل شام است
 پس فیض از چهل تن مذکور بر تمام عالم ناشی است و صاحب کشف المحجوب و اکثر مشایخ سیدین چهل بدلا از کور
 را چهل ابدال قرار داده اند و در حال مقبول است هم میرسد محمد حنفی در بحر المعانی میگوید که چهار اوتا و اند

که چهار رکن عالم یکی باشند یکی عبدود و در اد مغرب و یکی عبد الرحمن و در مشرق سوم عبد الرحیم و در جنوب چهارم
 عبد القدوس و در شمال ملاقات کرده اند یکی را بجائی دیگر می بعد فوت او میمانند چهار رکن عالم بود و این
 چهار را تا دمعد است و امیر سید محمد گیسو دراز در ملفوظ جامع الکلم میفرماید که ابدال برای تصفیه دل و عرفان
 بامشیرش کرده میخیزانند از آن در میان خویش درازند و باید پند و این را اثری ظاهر گویند و میان ایشان
 بوزن چند درختی لطیف بطریق آب بزرگ سفید و سرخ و در دو سیاه مقطر و خوش بود و میباشند و از
 خوردن آن در کلام حلل و قی و دل را فرحتی حاصل میشود که اثر احدی و اندازی نیست از ایشان پدید میآید
 که این چسبیت و از کجا است گفته در بنی اسرائیل درختی هفت مشت میباشند این باری آن درخت و این آب
 شیر و او است صاحب بحر المعانی میگوید که نقبا سیمصد اند اسامی کل نقبا علی است و نجبا بقا و اند اسامی کل نجبا
 حسن است و اخبار هفت اند اسامی ایشان حیل است و عده چهار اند اسامی ایشان محمد است یکی غوث نام و علی
 است و بعد از غوث غوث عده و بعد از عده اخبار و بعد از اخبار نجبا و بعد از نجبا نقبا و بعد از نقبا یکی از خلق لاجرم
 نجائی رسالت و غیر در بحر المعانی مسکن نقبا زمین مغرب است و سکونت نجبا در مطهر اخبار مسکن و قاری ندارند
 و عده در ولایتی این میباشند و مسکن غوث مکه است و این راست نمی آید که مجاورت کعبه غوث را لازم شود
 نیست چنانچه در نقبات آورده که نایب شخص است که او را غوث و قطب مند و لیکن مقتدا و این طایفه صاحب مقام
 یکی در اکثر تصنیفات خود میفرماید که غوث جدا و قطب الاقطاب جدا است میر سید شرف و لطایف اشرفی میگوید
 که اگر وجود غوث و وجود قطب الاقطاب در عالم نباشد تمام عالم زیر و زبر گردد و اما چون غوث ترقی کند
 افراد شود و چون قطب الاقطاب هم ترقی کند افراد گردد و چون افراد ترقی کنند قطب حدت شود و قطب
 قطب حقیقی نیز گویند یعنی بجهت معشوقی رسد و لطایف اشرفی است ای محبوب گوش و اگر مقام افراد نوشته می آید
 اما المقفرون فهم من یو علی قلب علی کرم الله وجهه و یو علی قلب محمد علیه الصلوٰه و السلام ای محبوب افراد
 کامل و غیر کامل افضل اند بر قطب الاقطاب اما افراد کامل مظهر و چقدر و روح کلی علی و غیر کامل
 مظهر و چقدر و روح سلی اند کرم الله وجهه و در تفرده و تعلق فرق بسیار است بحر قطب مدرستی
 سبیل و سه چهار ماه باشد و بعضی راستی و سه سال و سه ماه و بعضی از شش سال و سه ماه و بعضی از

[illegible]

و باین مقام قطب عالم معرفت از عرش تاشی که میر و کسر و در حدود است و قطب عالم را فیض از عرش است
 که تعلق به عزلیت و نصیبت دارد و این مقام را میر و کسر از آن گویند که المات و معجزات اولیا و انبیاء
 ازین عالمست و در عالم حیر و کسر مقام فردانیت است یعنی لاهوت و در عالم فردانیت حیر و کسر مقام
 اما افراد قادر اند بر عالم حیر و کسر اگر چه کسر مشغول شوند از فردانیت که تجلی ذاتی است بر تقدس نسبت
 که افراد مستور باشند چه که مقام فردانیت مقام لاهوت است صاحب کتاب عروه فصل الخطای
 حضرت الیاس و خضر را رجال البیگفته است فی قطب افراد را از استیلاک شهودات ذاتیه چندان بچی
 به عوالت ارشاد نمی باشد کافی کتب القوم در مکتوب حدودت و چهار شیخ ناشیخ عبدالقدوس
 انگوی متدلسس بره مسطور بود و حال قدری خراسان این مضمون در دل بود عرض کرده اند
 در مکتوب بانو هم حضرت شیخ شرف الدین منیری قدس سره می آرند که رعایت الاولیا از حضرت شایسته
 صلوات علیه سلم منقول است که در عصری چهل کس باشند که دل ایشان چون دل موسی علیه السلام
 بود و صفت کس باشند که دل ایشان چون دل ابراهیم علیه السلام بود و تا آخر حدیث تا آنجا که میگوید
 یک کس باشد که دل او چون اسرافیل علیه السلام بود پس ازین حدیث ظاهر ادو خیر فهم میشود و این
 دل را اسرافیل را دوم فوقیت او بر پیغامبران و بار نادر مکتوب حضرت قطب عالم دستگیر مصرح
 میشود که فرشته دل ندارد و لاجرم در سر پره خاص گذر ندارد و تا آنجا که التوفیق بطبع تمام باین
 جواب تقریر با فضلی خبری که باعتبار عالم تقدیس و طهارت است تقاضای بر فضل علی بن ابی طالب
 اعتقاد است که پیغامبران بر جمیع ملائک فضل دارند و فضل اولیا و مقرب نیز بر عوام ملائک است این
 از آن است که ملائک دل ندارند و در سر پره خاص گذر ندارند که دل دارد و خلیفه رحمان است
 و پیشین سجا است و هم ملک است و الله تعالی یوم القیمة و این روایت در معدن الظرف شرح شاشو
 تصنیف عبدی صلی الله و الدین بر دلووی رحمه الله صریح است در بحث فی تحقیق حقیق انسان اصل
 روایت آنست که سوال کرده اند در حدیث انسان که حیوانی ناطق است ملک جن درمی آید و چون
 که در او از نطق ناطق جنانی است فیض ملک و الحشمت و اینان لهما و درین هیچ شک نیست که هر چهار در

هر که دل ندارد هیچ ندارد اگر چه ملک است بر فلک بدیت دل مغیر حقیقت است و تن پوست به بین
 دل شیوه روح صورت دوست به بین به هر که روح قدسی دارد او دل دارد که دل نواز است و
 و ترجمان او و این روح خبر انسانیت لاجرم ملک این نشان نیست فضل و بیست که حق تعالی میسر
 فضل و بهر اگر چه ملک نواز است نه ویر این حضور است و چون اسرافیل علیه السلام در میان ملائک مقرب بود
 و فضل تمام داشت فضل انکس را در حضرت حق تطهیر و کثرتی نفی می نمود در حدیث ذکر معصا بله و لعل
 اولیا بدل می انبیا افتاده و در مقام اول آن ولی با اسرافیل نیز ذکر دل افتاد و نیز ذکر دل انبیا جان
 تواند بود که میگویند دل قرآن سوره ایش اول پس سکه مر قق لا مین رگب ترجمه است
 برای بیان مجرب و فضل است نه برای بیان تحقق او این چنین نظامی و جهان بسیار برای اعتبار
 نه برای ثبوت و تحقق ملک خبر عقل نیست و ملک برین فلک نیست و اگر دل صوری مراد دارند که
 بی روح ربانی ولی حضور نوز سبانی است خود بهایم و جانور نیز دارد و هیچ اعتبار ندارد و در
 حضرت خداوند هیچ بار ندارد و آن دل نیست دل نیست که عرش رحمان است و آن دل انسان
 تلب التومنین خوش آلوده است بدیت محراب جهان جمال خساره ماست به سلطان
 جهان در دل تپه باره ماست به هیات هیات آنچه اسرار است و این چه انوار هر چند جبریل فضل
 دارد بروی در اعتقاد ظاهر مادی را سر اول گذر ندارد و از سر اول ولی خبر ندارد در ملکوت طیران
 او و آشیان او و ولی در امکان طیران دارد و با سحان یگانه و جبر سحان از و خبر ندارد و او ای
 محبت قبالا که هر چه میبری هر که این طلب و این عرفان ندارد او در خسران عظیم و در همان جیم هست
 کوئل که هر چه میگوید و ویل که هر چه میگوید این عرفان و این اول و این در شرب
 این بپاره است و دولت نصیب آن شهروار است و آنجائی که با جرمین اجبار است بدیت من که در زمره
 عشاق برندی علم به طبل نپایان چه زخم طشت من از نام افتاد به فضل انبیا به ملک و اعتقاد و غیرت
 و همچنین روایت صریح است که ملائک دل ندارد ایضا در مکتوب صدوست و پنجم حضرت شیخ ماقدره
 است ای برادر ایمان صفت دل است و تصدیق دل ایمان است هر که دل دارد ایمان دارد

و از کون در گذر و خدا ماند جل جلاله خوش گفت عطار بیت مصطفی با حق بمان و حق به عین به مصطفی
 بر نور رب العالمین و هر چه نبی است احسان و بی رخصت تبعاً و این ظاهر است که ولی نور نبی است
 قول امام ابو حنیفه رحمه الله علیه و سلم فی کمال البشیر کمالیا قوت بین الخیر انشی حدیث
 آمین نور الله و المؤمنون من نور نبی ملک انجا گذر ندارد که دل ندارد و هر چند مقرب و مرسل است با خود است
 و در جو و باز نمانده است و امانت الا مقام ملک کونی است سبحانی نیست مومن سبحانی است کونی
 نیست هر چند و کون است با سبحان در عون است و کانی بالموئین است حیما
 فضل ظاهری ملک در مذہب ظاهر است و دوران هیچ قبلی نیست توبه می بین بر میدان و میجو
 و میجوئی و میروی پوی نمی برادر هر چند انبیاء افضل است اولیاء است یکی بر دیگری مانع
 اگر حجت میجوئی از قرآن بشنو قال انک لست تطیع معی حکماً و کیف کسر علی
 ماکرم علی بهجتاً موسی علیه السلام وقتی در مانده بود و تیج حیلته نجات خود نمیدانست تا کاه
 ولی صاحب بر و صاحب روزگار هم در وقت از آن صاحب رسید و گفت انک لایاقرن ربک
 لفتاؤک فاحجز انی لک من النار حتی یکن سبحان الله این چه شعور است و این سر
 بهو الذی یصل علیکم و لا یکن علیکم من الظلمات است الی الشیء بهال میباید
 و کمالی میکشاید که جز حق تعالی بچاکش نمی ماند و جز ولی دینی بر گوین سر غلغله و جبرین حرف نمیزند
 بیت رازی در وزن پرده زدن است پرس و کین حال نیست صوفی عالی مقام را
 دم در کش تا دم در کشیم و اگر نه اکثر مردان و یک دم عرقش بر هم ریزند تا چار بچاره و شکشند
 و میخورند و میجویند و می نوشند و می پوشند هر چند میخورند و میجویند و می نوشند و می پوشند
 دریا نوش اند و آروغ ترند که آروغ بدست است صحیح الحال و صحیح الحال و حسن الحال و حسن
 گویند و غلغله خلائق جویند و اما اشکوبی نمی آید الی الله در کار دارند و با خود و خار خار دارند
 و کات رسول الله صلی الله علیه و سلم متواضع الخیر و در آیه فکر که چون بحر عمیق است و ساحل
 تر نیست جز خون خواری در پیش نه اگر چه در ملکوت است و تعیین کونی که مرتبائی از تا سوت

و ملکوت است و از قاب قلب انکس در دل مختصر گوشت و عرش رحمان است ملک و از تر از است
 که لا یستغنی عنی فی الارضی و لا سماوی و لکن یتسبیح قلب عبیدی المؤمنین و القلب قرآءة الرب و رکون کما
 کلمه و ملک بچاره با وی چه بنجد و رکوز تا در گذریم و اگر نه تا کجا و رکوزیم حرف رندان خبرندان
 نخواهند و زبان نماند خبر نماند سیلیمان وقت باید تا در سر را بشاید سخن مردان میرود و نه قصه
 مختصان اهل ظاهر و علم ظاهر بدین حرف گذشت البتة العظیم بحجاب الله الی عظم میشت و در گذر با علم
 سی و نور الهی شود و اگر نه چو این بعضی روایات در بعضی از بایه های توقف و در بعضی از ملک بر
 زمینان اختلاف می آید خلافت الاجماع پس در عقیده و عینیه و علمیه ظاهر بنانکه و کتبیه مستد و
 علیها و در عقیده حافیه است اعتقاد ظاهر بهم بران وار و در کار شود و در سر شود و محروم و کار
 یابی و مذكر حضرت سید الطرسین حبیب رب العالمین صلی الله علیه و سلم
 از مدارج النبوت بدانکه احوال و اوصاف انعمه صلی الله علیه و سلم و قسم اندیکه در احادیث واردند
 و و بدانکه محاسن انوار حقیقت بدیده بصیرت دریافته اند بعضی از شریح و و بیان نموده میشود
 بدانکه انبیا مخلوق اند از اسماء ذات حق و اولیا از اسماء صفات و بقیه کائنات از صفات مغلیه و
 رسل صلی الله علیه و سلم مخلوق است از ذات حق و ظهور حق و رومی باینکه است چون اقتضا
 ظهور در اسماء و صفات بیشتر و ظاهر است هر صفتی و هر اسمی انظیر کرد و آنچه مقتضای معنی وی بود
 از جهات و احوال باقی مانده کسوفات از بطون و کمون پس حقایق آن اسماء و صفات مذاکرند
 که نایز آنها اگر چه مظاهر هر ویم این کمال را و مجال جلال و جمال که بیرون از حد حصص و احصاست
 و لیکن این هر قطره البتة از بحر وحدت و ذنوب است از افتاب ذات بهات بهات اجتماع
 ما کجا و حقیقت ذات کجا اشارت رفت که من پیدا کنم و بیرون آرم از ذات خود حقیقتی که جامع
 جمیع کمالات اسماء و صفات و شیون ذات باشد و انظیر کنیم ظهور بر آن عین بطون است
 مخصوص بصورت بدیهه که جامع باشد انشاء بدیع شایسته تا باشد و در حد خود بکنه کمال لایذک
 و لایذک و نسبت شمای با وی نسبت صفات باشد با ذات تا کامل گردد و بدان بنای هر علای من

پس شگافتم از اسم او را و تسبیح کردم محمد و احمد و محمود و دیگر دانیدم او را عابد و معبود پس انبیا و اولیا
 مظهر اسماء و صفات اند و محمد صلی الله علیه و سلم مظهر ذات گشت و حقیقت وی مصدر جمیع موجودات
 و بعد از تنزلی وی از حضرت واحدیت بمقام واحدیت ظاهر شد بجای اسماء و صفات پس عاشق شد بیک
 حضرت کمالیت مثل تشفی اسم بسمی و صفت بموصوف و معنی از معانی آن کلمات اشارت
 نمیکند بحقیقت خود بلکه بسوی وی و دلالت نمیکند بر بیوت خویش مگر بسوی پس اگر متحقق شود یکی از آن
 کلمات مشار الیهام خطه و نایب بود و نایب خواهد گشت مرا و او حقیقت و صفت و عزیت و محط
 در وی و نور از اسماء اوست و اگر چه انبیا و اولیا همه متصف اند باین صفت و متحقق اند بدان ولیکن
 وی صلیع حقیقت این صفت است و فرق است میان حقیقت شئی و کسی که متحقق است بدان
 و بعد از اینها مظاهر این نور و مجلای آن ظهور اند و قول وی صلعم تأمین الله و المؤمنون من نور فی رتبه
 انوار الله و المؤمنون متی اشارت بانست و تخصیص بر مبین التفاتی و بمواقف مقام است و چون
 نغزل کرد و بوجود کونی پیدا کرده شد بوساطت وی عقول و نفوس و لوح و قلم و عرش و کرسی و فلک
 و کوکب و ارخان و معاون و نباتات و حیوانات و انسان که انجی جامعه حقایق گویند است و متکلم
 گشت بوی کارخانه وجود بترتیبی که واقع است در کلام عرفا و حکما گفته اند که ترتیب وجودات مثل
 ترتیب وجود اعداد است از واحد که آتشین موجود نمیشود مگر بوجود واحد و مثلاً موجود نمیشود مگر بوجود
 آتشین و اگر چه که وجود و ثلث و سلیم هر ایش موجود نمیشود هیچ عددی مگر بعد وجود اقبل ای در مرتبه و سه
 موجود اند از واحد و عدد و نسبت زیرا که هر عدد که ضرب کرده شود در عددی بیرون می آید عدد
 از آن و اگر ضرب کرده شود جمیع اعداد در واحد بیرون نمی آید از آن چیزی در بیان قابلیت وی صلی الله
 علیه و سلم که محمد مجموع عالم است زیرا که روح همی عقل اول است و عالم همه مخلوقات ازوست پس
 قابلیت وی تنها چون قوا و اهل سایر موجودات باشد و وی مستفیض اول و مفیض ثانی است و بعد
 تقدس ذاتی اول بوی متوجاست و از وی بقیه مخلوق بر قدر قابل ایشان پس وی کل موجودات است
 و او را است کل شئی و هو الکمال و الله کل القادر و جنید گفته است شده است

بود پس وی خدا را در حقیت راه و راه دور و درگاه حق مگر از در وی شیخ میگویی پس کم شود و در
 و الا حق کن نفس خود را بهی بگو حق قطره بدریا و این بحق بحر محمدی اشارت است پس قول خفنا
 بحکم الله الانبیاء علی الساجده و مکتوبی حضرت محمد و منیر و در آخرت چون خدای عز و جل را بیند
 جمال محمد را در برآیند و مکتوب سی و هشتم حضرت قطب عالم شیخ مایه شیخ عبد القدوس اسمعیل صفی
 الحنفی مکتوبی حدس سره است جواب شکل دیگر و نیز من اولی تعلق الله عشقی از مقام محض غیب بود
 انما بحر عشق را سبقت نباشد پس اینجا معنی این حدیث آن باشد که اول مظهر الله به فی غیب
 عشق و عشق حق عشق محمد است علیه السلام که دایه ازل و ابد گرفته است و هو بکل شیء
 حقیق و اولی تعلق الله محمدی از مقام روح اضافی است که اشارت الله به فی غیب است
 و اینجا بحر روح محمد را سبقت نباشد پس اینجا معنی آن باشد که اول مظهر وجوده فی عالم الامر محمدی
 و همچنین در مقام عقل و در هر مرتبه از مراتب وجود محمد را سبقت بود و از غیر خود مگر و خلقت حق مبارک
 او که اول آدم است و آخر محمد تا اول محمد باشد و آخر محمد و سر در آن این است که نقطه اول همان
 آخرت بی الاقوال و الاخر و الظاهر و الباطن و هو بکل شیء علیکم
 اینجا عالم عین وجود است و عین علم و دیگر بماند عبارت مختلف است و در هر وقتی ملائیم آن گفته
 در هر یکی است عشق همان و روح همان عقل همان چنانکه آب و مظاهر مختلف نامی دیگر باید برسان
 مظهر و حقیقت او یکی است جنید گفته کون الماء کون اناء انتهى و از اینجا نظیر حضرت علی علیه السلام
 باعتبار حقیقت وی حضرت علی علیه السلام محال و متمنع بذات است چنانچه در مقام العاقلین
 حضرت شاه عضد الدین میفرماید که رسول الله العزم اگر محیط اعظم باشد آنرا خاتم گویند و محیط کسی
 که حقیقتش محیط جله حقایق باشد و بالا مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت کی بیش نیست و آن
 خاص وجود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم انتهى و در کتابی است اول بهر توفیق احدیت نور محمد
 صلی الله علیه و سلم پدید آور و چنانکه گفت آنرا من نور الیه المؤمنین منی انتهى شعر قصیده حضرت علی کرم الله
 و زیبا است من خلقت منیراً من کل عیب کلاک قد خلقت کائناتاً و در ارج النبوت

بدانکه اهل مخلوقات و واسطه خلق عالم را آدم نور محمد است صلی الله علیه و سلم چنانکه
 در حدیث صحیح ظاهر شده که او را با خلق الله نور محمدی و سایر مخلوقات عالمی و شعاعی از ان نور و از ان نور
 پاک پدید آمده از ارواح و عرش و قلم و افس و جن و سایر مخلوقات و در کیفیت صدور این کثرت
 از ان وحدت و بروز و ظهور مخلوقات از ان نور عبارتست از حیرات غریب آورده آمده است
 اول ما خلق الله العقل ثم المصطفی و محمد بنی بسمت فرستیده و حدیث اول ما خلق الله العقل ثم المصطفی
 بعد العرش و الهی است که واقع شده است و کما ان عرشه علی النور و در بعضی احادیث تصریح بدان
 واقع شده است و آمده است که خلق ما همیشه از عرش است و آمده است که چون خلق کرد و در
 قلم گفت بوی پروردگار تعالی بنویس گفت قلم چه نویسم گفت بنویس ما کائنات و ما یکون الی الابد
 پس معلوم شد که پیش از خلق قلم کائناتی بوده است و گفته اند که آن عرش و کرسی ارواح و غیره است
 و خلق نوروی صلی الله علیه و سلم از ان سابق است و برین وجه تواند که مراد از ان کائنات صفات و احوال
 آن بوده باشد که اول در ان عالم ثابت است و از ان یکگون آنچه در ان ظاهر گردد و در دنیا و نبوت حضرت
 ثابت بود و در ان عالم و در خصل آن حضرت آمده است حدیث سلمان که جبرئیل فرود آمد نزد آن حضرت و فرمود
 یا محمد پروردگار تو میگوید که اگر من را بر اسم را خلیل گرفتیم ترا حبیب گرفتیم پس پدید آمد و مردم هیچ آفریده را اگر می
 خورد از تو پدید آمد و دنیا و اهل دنیا را اگر بر آید انکه بشناسانم ایشان را که است نزد تو و ملت و ملت
 تر از من و اگر تو نمی بودی پدید آمد و دنیا را پس نهاده شد نور محمدی در پیشانی آدم و در رویش
 وی و پدید آمد از جن و بی پس از ان سرایت کرد در تمام اعضا و تعلیم کرد حق تعالی به هر کس
 این نور آدم را اسمای جمیع مخلوقات و امر کرد ملائکه را به سجود وی و چون آدم را در بهشت و او در
 پس ترویج کرد حضرت نوح آدم را با خود و خطبه خواند به کلام آتش غود
 خود بدینکه عادت الهی بران جاری بود که حضرت حوادیر و ولادت پس از حضرت نوح و از ان پس پدید آمد
 که تا نور نبوی مشترک نباشد و چون آدم وفات یافت شدت را وصیت کرد که منهدم این نوزاد گردانار
 طاغوت و شیت نیز وصیت کرد پس خود را که انوش نام داشت باین همیشه جاری بود این وصیت نقل

کرده می شد این نور از قریفی بقریفی تا رسید حق تعالی این نور را بعد الطلوع و انوری عبد الله و پاک گردانید
 و تعالی این نسب شریف را از سفاح جا بهایت بدانکه استقرار یافته زکیه محمدیه و حدیف رحم آمده در لایم
 حج بر خیزد صبح در اواسط ایام تشریق شب جمعه بود و ازین جهت امام احمد حنبل رحمة الله علیه علیه السلام
 فاضله از زیلت القدر داشته و در آخر آمد که درین شب در ملک ملکوت نداد در دوحه که عالم را با نور
 قدس منور سازند و در جمیع طبقات ملکوت و بقاع ارض شبارت دادند که نور محمدی امشب در حرم آمده
 قرار یافت و آنحضرت نه ماه تمام نه پیش نه کم در شکرم ماور بود بدانکه جمیع پهل سیر و تواریخ بر آنکه که توله حضرت
 صلی الله علیه و سلم در عالم الغیب بود بعد از چهل و دریا چجاه و پنج روز و این قول اصحاب ائمه است و مشهور است
 که در دو از دهم ربیع الاول بود چون سیال مبارک که در شب چهل سید آفتاب نبوت از مطایع عنایت طلوع نمود
 و چون وقت ظهور نبوت نزدیک سید محبوب گردانیده شد بسوی وی صلی الله علیه و سلم خلوت گشت
 گری از خلق پس خلوت می نشست که در کرد حر که آنرا جیل نور گویند و انا بخا دیده و بحال کعبه روشن میکرد
 و عبادت میکرد و متوجه بجانب بخت و مستغرق می نشست و اختلاف کرده اند در آنکه عبادت و
 در آن خلوت بفرموده یا نذر که مختار آنست که نذر کرد و قلبی و سالی و عمل میکرد و شریعت ابراهیم علیه السلام
 یا هر چه ثابت میشد نزد وی یعنی از شرایع انبیا یا اسماخان عقل و فی سرب و با خود از خانه نوشته را چون تمام
 میشد فرمودی آمد از جیل و بر میداشت نوشته چند روز مشغول میشد و در روایتی بر سالی یکبار از مکین
 آمدی و یک ماه در غایب حر آنخلوت نشستی و چون ایام و می نزدیک سید الشهدا و انتشار کرد و در خلوت و
 عبادت تا مانگهان درآمد بر وی حق و دار گشت و می نازل شد قرآن مجید و در کتاب کاشف الاستار
 سید شاه حمزه مازهری است که اهل بیت و صحابه متفق اند که در غایب حر ابراهیم و مشغول یکی مسمی آورد و بنزد و دیگر
 سید سلطان الاذکار مشغولی آنحضرت بود صلی الله علیه و سلم آمد و مشغول حر ابراهیم و مشغول موسوم شد
 حال رسول الله صلی الله علیه و سلم از جهالت مضطرب فی اذنی که سمعته غیر الکوشیر را و الله اعلم فی ما یخفی
 سید ابی بن ابی سلمی انهم و در شش سال که فاجع عبد الله ابراهیم را که شریعت و احادیث و کثرت مراد داشته اند
 نهی و در مکتوب شیخ عبد الله بن محمد عرفان و نه فقیه و سیر از سال مولا شاه میر می آنکه در مکتوب

آنحضرت استغفر الله من الشيطان الرجيم وگفت بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله الرحمن الرحيم
 الله خلق الخلق يعني تو بول و قوت خود منكر نيست تقويت ما كبر و درگاه و معلم تو ايم به دين اين
 در مكر قتل و بيشتر دن تصرفي بود از جبرئيل عليه السلام در وجود و شرفي انحضرت با دخال الوارسلات
 تا نبوت قبول و حي خالي از شغل باسواي آن گردد و راقم گويد صوفيه رحمه الله تعالى ان سنت جايي
 كه انصاف است باطن در سببه مرید مينمايند و ايم بر منكران اين سنت و نيز اشارت است بنقل اين
 قول الفارسيه ميشود بروي چنانكه آمده است انا سبيلك في حالك كوكا نفسي حلا
 و اشارت است بانكه از قبل تخيل و سواس نيت چرخيل و سواس تاثير و تصرف و جسم نيايد
 و منكر از براي تا كند و تقصير و مباغنه است كذا قيل و دريغايي است در قول آنحضرت كه فرمود انا
 البكر في كل خواندن اتم كلامي را بتعليم و تلقين غير چه بعد و اربا وجود آن فصاحت و بلاغت كه حضرت
 داشت و اميت كه منافات دارد بكنيت خواندن از روي مكتوب اين مگر از دهشت و هيت آن مقام
 بوده باشد اما شرح حديث حمل بر اميت كرده اند و در روايتي آمده است كه چون جبرئيل گفت اقرأ
 يا محمد آن سرور فرمود چه خوانم كه هرگز نخوانده ام پس جبرئيل نامه از حريم پرست كه بد تو يا قوت منسوج
 بود و برون آورد و گفت بخوان فرمود من خوانده نيستم و درين نامه خود چيزي نوشته نمي بينم پس
 جبرئيل را بخود ضم كرد و بيشتر و اتمي آخر و اين معني مناسب است با اميت بعد از آن جبرئيل پاي نيز بين
 و حشر آب پيدا آمد پس وضو ساحت و باين فعل آنحضرت را تعليم وضو كرد پس آنحضرت نيز وضو كرد
 پس جبرئيل پيش رفت و دو ركعت نماز بگزارد و آنحضرت بوي مقتدي شد و گويند از نجا است كه الان
 آن سنت در بيان مشايخ جاريست كه عريه را بوقت تلقين وضو كرد و دو ركعت نماز خواند فرمايد بسم
 عرب كه جبرئيل در جوع كرد آنحضرت بگردد در حالي كه نيكو زود بجز و مد و زجر مگر آنكه ميگويد السلام عليك يا رسول الله
 پس آنحضرت باز ايستد و حال انكس از زلف شريف و ي و بر خديك در آمد و گفت زيلوني زيلوني زيلوني زيلوني
 و انكس از زلف شريف و ي و بر خديك در آمد و گفت زيلوني زيلوني زيلوني زيلوني
 بجز يك حال خدا كه تيردم من بر نفس خود تا در پايه نفيم و گفت خداي ابد و خود شهادت باش كه خداي ابد

ترازو بلیغیت و بدست می که تو صلح رحم بجای آری و با رعایا می کنی و معانداری می کنی و جای سید محمد
 و کسب می کنی و خوش بختی و نیک خوئی می کنی با خلق پس متلی داد خدیجه رضی الله عنها آنحضرت را بدین
 حدیث آنحضرت را بسوی ورقه بن نوفل پس گفت خدیجه ای این عجم من بشنوا برادر زاده خود که میگوید که این شیخ
 بر من عبد الله بود و الله شریف آنحضرت پس گفت ورقه چنینی یا محمد پس فرمود آنحضرت آنچه میدید پس گفت
 ورقه این ناموس است که بر موسی نازل می شد بشارت باد ترا می محمد که رسول خدا می گوایی میدهم که توان پیغمبر
 که عیسی بشارت داد که رسول خدا از من مبعوث خواهد شد که عالم و احمد است و مذو و باشد که مامور شوی
 بجهداد و قتال با کفار گفت ورقه اگر بفهم من فر تو یاری دهم ترا یاری دادنی قومی پس میفرستد که ورقه تمام
 یافت و در رفته الاحبار صیقلی آورده که دیدم قس را در جنت که بروی جامهای بنیر است زیرا که وی ایمان
 آورد و بن مراد بقیس ورقه است و قس و قیس الشعمه بنضاری و بنسب ایشان را گویند و بن و علم و قصد
 بر دین خدیج آنحضرت را نزد ورقه و بر سیدین کیفیت حال بشارت است که مشاورت و متفسار و روقت
 حیرت داشتند از علما و اهل بصائر لازم است تا راه بمقصود نمایند و اینها متکلفیه مطالبان کمالان
 طریقت در عرض محاملات و وقایع خود و شایان تا کشف کنند حقیقه حال با چنانچه متعارف و معهود است میان
 این قوم که از بعضی علماء الصوفیه و آحاد است که آنحضرت بعد از آنکه خلیفه را پیش از آن آواز می شنید که از
 هر جانب می آمد یا محمد و یا رسول الله که هر راحی دید و هفت سال و شش ماه میدید و بان شاد و میبود و خود را در پیشگاه
 محصور باشد یا نور علم و یقین و از هر سنگ گداه سلام می شنیدند بلکه علماء و مجاهدان را بابت عیدیه ذکر کرده اند اول رویا
 صالح بن عاکشه رضی الله عنه که اول مابدی بر رسول الله صلی الله علیه و سلم را و الاصله ایضا و کان لا یزال
 یدعوا الی اجابت مثل قلنی یا نبی الله که القامیکه و آنرا جبریل در قلب مسترین و می علیه السلام می انداختند
 آنحضرت اول چنانچه فرمود که روح القدس می در دل من نازل گشت که مثل میگرد و جبریل آنحضرت را بصوت مدحی
 آواز می داد مثل قلنی یا نبی الله که میفرمود می شود از آن کلمات و معانی و غیر آن آنحضرت را حاضران
 چنان بود که می دید گاهی فرشته را بر صورت اصلی او ساوسانچه و می کرد و الهی عالمی بروی در حال که قنوق میفرستاد
 او می کرده شد بروی صلوات منس و بر آن سابع کلام که در حضرت رب العزیزه قل جلاله بی و ساطع ملک طایف

تقسیم کرد موسی علیه السلام شامی بکلام کرد حق سبحانه وادی آشکارا بی حجاب ظاهر آنست که وحی فوق سماء ازین
 قبیل است و صاحب این کتب که مذکور است که گوید این حضرت حق تعالی را در شب معراج و الله اعلم این مسئله اختلاف
 و گاهی دید آنحضرت هر روز کار خود را بنام و تکلم کرد وادی چنانکه آمده است که دید حق تعالی را در حرم صوم پنهان
 هر دو دست خود را بر هر دو کتف من یا فتمم هر دو تا علی او را در سینه و پدید از من ثم یختم الخلاء لا علی الحدیث بطوله
 و ایضا و نقل مطلق وحی نیز آمده که چون نزول میکرد بروی وحی کریم یکشبه بجهت آن و تغییر می یافت رنگ می
 تا بان او مانند رنگ گستره و فزونی افتاد سر مبارک می و اصحاب نیز سرهای نگویند می افتاد و چون کشاده شد
 بر می داشت سر را و تحقیقان گفته اند که اخلاص را مناسبت شرط است پس گاهی بجل آنحضرت قلب میکرد و او را خیر
 میر بود و بعالم خود میبرد و گاهی بشیرت آنحضرت بر جبهه پیل غالب می آمد و او را بصورت بشیر میبافت و این
 و نده بشارت می بود و اول در صورت و عید نزلت در مکتوب شیخ حاضر که شیخ عبدالقدوس گنگوی است
 که مصطفی صلی الله علیه و سلم ابتدا در حال در غار امیرت مشغول می گشت تا جبرئیل علیه السلام می آمد و او را
 می شپیلد و میگذاشت تا بچند روز کار و صاحب می گشت تا می آرند که بعضی اوقات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 در وقت سرفرو وحی بخود می افتاد در ایضا در مکتوب است با آنکه سر و اندام از همه تحقیق بلند است و دست بلند
 او را به ذره و نهو بالا فقی الا کلمی کند است و حال تکلیف سه حال داشت و برین نوال این سه کمال داشت
 یکی طایفه دیگر قوه می نهاد و هر چند در نوال هر یکی قطع و کمال میکشاد و آن سه حال اول وحی علی است و مشهود آن را
 قرآن و کلام سبحان گفت هیچ قوت بقوت وی نبود و دوم حال وحی خفی غیر متلو است و آن را کلام قدسی بحایت
 عن الله تعالی گفت هر چند از خود هیچ نگفت و در قوت و وحی جلی سخت و سوم حال حدیث است و آن کلام
 اوست و هیچ نسبت ندارد کلام اوست همیشه با حق تعالی انظام اوست و آن طریق عن ابی بنی ان سواد وحی و کلام
 اوست سبحان الله این چه کمال است و این چه حال عطا میفرماید مصطفی را حق بدان حق همین سه
 مصطفی بنیور رب العالمین به مردان تحقیق بحق رسالت و حق دانند و ذکر حضرت ابو بکر صدیق
 رضی الله عنه و ولادت وی بعد از دو سال و چهار ماه و نفعه قبل بود و عمر شصت و پنج یا شصت و شش سال
 تفاوت دو سال و شش ماه و بقول چهار ماه و دو دست و پنج روز بود در مراجع نبوت اختلاف کرده اند که اول کسی ایمان

آورده رسول خدا و تصدیق کرده و او را کهست جبرئیل است اول آن می باشد الاطلاء علیهم السلام نیز پنج بخت است که چون آمد تخفیر صحابه
 علیه السلام از حرا و خبر داد آنرا انزال می آید و در تصدیق کرده و در کوفت لاله در جبهه می آید و در جبهه می آید و در جبهه می آید و در جبهه می آید
 ابو بکر صدیق است و بر سر است امین عباس و حسن و حسان و بنت ابی بکر در خنجر و غیر هم از تابعین
 جمعا از صحابه و تابعین غیر ایشان از علماء اتفاقا در قصه حبیبیه نقل آنرا عرضی در حدیث کرده و در حدیث رسول و گفته
 یا رسول الله تو مرا و عده کردی که نزد باشد که بگویم و طوایف خواهم رسید و طوایف خواهم رسید و طوایف خواهم رسید و طوایف خواهم رسید
 ای عمر منم خور که بزار است که چه خواهم رسید و طوایف خواهم رسید و طوایف خواهم رسید و طوایف خواهم رسید
 بر خاستم و بنزد ابو بکر صدیق رفتم همان حکایت که بعرض حضرت رسانیده بوم با و نیز گفته و همان جواب که آنحضرت
 گفته بود از ابو بکر نیز شنیدم و این حکایت دلیل است بر کمال علم و نفوذ صدق و یقین صدیق اکبر و طاعت
 نبی و حدیث نبوی فی حدیثی شریفه الا وقد هیئت فی صدری ابی بکر رضی الله عنه و در روایتی آنکه صدیق عمر گفت
 ای مرد و دوست در کمالی از آن هیچ اعتراض کن که وی فرستاده خدا است و هر چیکند بومی کند و مصلحت آن
 باشد و خدا را هر دست و این قول عمر بر سبیل استکشاف و استفسار بود نه بر سبیل شک انکارها شاو با و چون
 می گفت وی رضی الله عنه عمری است که از او سوره شیطان و یک نفرش که در آن روز در خاطر من گذشته بود
 استغفار میکنم و با اعمال صالحه از صوم و صلوات و اعتاق و تصدقات توسل میکنم تا کفارت آن چراغ
 من گردد و در کتاب شریف ما حضرت شیخ عبدالقدوس رحمته الله علیه است آری در اعتقاد است که در حدیث
 اکبر و مرتبه رفیع رسد صاحب ولایت و معرف گردد و بر تپه صحابه کرام رضی الله عنهم نرسد که فضل صحبت فضل عالی است
 و آن فضل خبری و فضل خبری با فضل آلی برابر فرمود اینها است که صدیق اکبر رضی الله عنه را بر حمله اولیا با هم
 فضل آنکه از ابتدا تا بعدا فضل صحبت یافت و اما صاحب الشیخانی فی حدیثی الا و قد هیئت فی صدری ابی بکر
 شتا ایضا در مکتوبی میفرماید مقربا و نبشته بود که گاه گاهی بنده خود را در این صورت حضرت پیش
 می بیند ای برادر این دولت مفتاح کنوز تجلیات احدیت و انوار احدیت است و درین مقام صدیق اکبر
 چنان بلند رفت که دست هیچ ولی از ابتدای عالم تا انتها گرد و این اعلی او نگشت که صورت او بصورت
 محمد صلی الله علیه و سلم و صحای دل پدید گشت که شش و قریب قلایه اشارت بدان است که آنکه در حدیث

البتة انت چون عمر بن الخطاب و اما در رسيدن او از قريه انبشان بگوش دمي رسيد و انبشان سوره طه
 بخواندند و آنرا در صحيفه نوشتند بود و عمر گفت اين صحيفه چيست بمن بدسيده خواهش گفت تو نجاستي
 دومي و اين كتابي است كه در وصف وي آمده است لا اله الا الله محمد رسول الله پس غسل كرد و از
 اول سوره طه خواند پس عمر در گريه شد و گفت چه نيكو كلام است اين كلام خداوندی كه صفت او اين است
 ستر و اوست كه نپرستند غير او الله ان لا اله الا الله و الله و الله ان محمداً رسول الله
 انگاه گفت بغير كجاست تا نزد وي بروم پس تزد حضرت آمد ششيم حایل كرده باران از ترس در كشودند
 و حضرت فرمود تا در را بگشايند پس سيد عالم صلى الله عليه وسلم پيش آمد و هر دو بازوي عمر را بر دوش گرفت
 و رفت و بنفشه و دگفت اي عمر اگر بصلح آمده دست از تو باز دارم و اگر جنگ آمده دمار از روزگار تو
 بر آورم چون عمر اين سخن از حضرت شنيد از بهت بند بر بندش بلندي و شمشير از دستش بفتاد و سر و پيشتر
 افكند و گفت استشهدان لا اله الا الله و انك رسول الله امته و در كشتن الحجاب است و نيز
 سرنگ اهل احسان و امام اهل تحقيق و انذر بحجبت غريق ابو حفص عمر بن خطاب رضی الله عنه و اكرات
 مشهور است و مخصوص بوده نبر است و صلابت و وير الطايف است اندرین طريقت و بنمبر صلى الله
 عليه وسلم گفت انك من يخلق على لسان عمر بن ابي رباح عمر بن ابي رباح گفت قد كان في الامم محمد بن
 قاتل يكس في امته فهو عمر بن ابي رباح محمد بن ابي رباح محمد بن ابي رباح محمد بن ابي رباح محمد بن ابي رباح
 طريقت رموز لطيف بسيار است بيش از اين كه درين كتاب جلايه را احصا توان كرد و اما از وي نيكو گفت
 العزلة راحة من بكس السوء و راحة بود از تنهشيان بد و عت و گونه باشد يك اعراض از خلق
 بود و انقطاع از ايشان اعراض كردن از خلق گر ليكن خالي بود و تبركردن از صحبت اجناس و انقطاع از
 بجز و بر و ريت و عبوديت اعمال خود و خلاص شدن خود را از تخالفت روان و ايم كردن خلق را از بد
 خود و اما انقطاع از خلق بدل بود و صفت دل را بظاهر بچ تعلق نباشد چون كسي بدل مطلق نشود و دلش
 تيا سايه و چون بدل مطلق بود و از خلق و بچ خبر نباشد او مخلوقات اگر اين كس اندر ميان خلق باشد از
 خلق و حيد بود و بهترش از ايشان فرديد بود و بچ مقام پس عالي و بعيه بود و راست زد و اين صفت عمر بود

دست تو بر دامن کبریا و ایمان نرسد که ایمان با خود پرستی نبرد و بحقیقت خدا پرست ظاهر در شاهمه خود با خود
 بود پس خود پرست بود و خدا پرست پس پرستی که در حقیقت خدا پرستی است از خود پرستی بود و در
 ایمان درستی بود که خدا پرستی در پرستی است و پرستی خدا پرستی است و هر صادق عاشق
 قایم بود و در حال از خود خواست و با پرستی ساخت و گفت یا رسول الله انقلب از جان دوست
 سید عالم که جان چه باشد خدا جان فدای راه تو آرم را تو گوید که از نیجاست که مردم تبرک میکردند
 بهوکل دوم آنحضرت صلی الله علیه و سلم و یکی از اصحاب از فرط محبت فرود بر خون آنحضرت را در شکم
 رنخو است که بر زمین نبرد و روزی که بیدار حیات آنحضرت را مالک بن سنان پیدا بود سعید مصری گفت
 پسند از خون را از دهن گفت لا اله الا الله هرگز نه زخم خون آنحضرت را بر فلک پس فرود بر دانه از فرود
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم و عبد الله بن الزبیر را وقتی که فرود بر خون و در آتشک نشان و در دود
 آمده است ام ایمن و بر که در دهنی بول آنحضرت را خورده بود پس خنده کرد آنحضرت و او نیز در بغل فیم
 و نهی نکرد و آن ام ایمن را و از آن است که چون امر کرد آنحضرت صلی الله علیه و سلم بلال را که نذارد
 که هر که سمیع و مطیع است امر خدای را باید که نگذارد نماز دیگر کرد و بنو قریظ بعضی صحابه غایب معصیان
 خنک که در غایب گفتند باید که آنچه ما را پیغمبر کرده است بجا آوریم و بعضی قضا نکردند پس آنحضرت
 هر دو طایفه را مسلم و مقرر داشت و هیچ کدام را زجر نکردند اشپی در روز بر سوادی نذر الخمری قد
 چند پیشتر از صف ایستاده بود آنحضرت چوب یکسینه بر نه اوز و فرمود استو یا سواد سو او گفت
 یا رسول الله از مزب چو قیالم بمن رسید قضای من ده حضرت سینه بر نه ساخت آن سعادتمند
 سو بر سینه آن سرور نهاده تقییل سفر از شد حضرت پر سید جان که حسین و محم از قتل این ستم خور
 که در آخر حیات مساجد مبارک کرده باشم و از نیجاست و در شش طریق ثالث وصول الیه که آن
 فقط از قلب شیخ خداست و خواجہ اویس قرنی از کمال در شش حسین طریقه در زمره شاخ اویس
 او کسان و میان عاشقان رسول الله صلی الله علیه و سلم و در شش محرم سال است بمذمت و قایم
 ذکر حضرت عثمان رضی الله عنه ایام حیات وی هشتاد و شش و او را نود سال بود

و مدت خلافت یازده سال و یازده ماه و شش روز بود و در گشت الحجب باست کوه گنج حیا و عبدل و وفا
 و متعلق بر گاه رضا و تقی بر طریق مصطفی صلی الله علیه و سلم عثمان بن عفان رضی الله عنه که در افضال
 بودید است و عبد الله بن ربیع و ابو قتاده رضی الله عنهما روایت آورده اند که روز حرب الدار با نذر عثمان
 بودیم چون بر روی غوغا شید جمع شدند غلامان او و سلاح بر داشتند عثمان گفت هر که سلاح
 نبرد نگردد و ز مال من آزاد است و ما از ترس خود بیرون آمدیم حسن بن علی رضی الله عنهما ما را در راه پیشتر
 بلائی بازگشتیم و نذر عثمان اندامدیم تا بداندیم حسن بن علی کرم الله وجهه با چه کار آمده چون اندامد سلام
 گفت و در برابران بلبیت تفریت کرد و گفت یا امیر المؤمنین من جعفران تو با مسلمانان شمشیر خویشم
 کشید و تو تمام حق مرا فرمان ده تا بلائی این قوم را از تو دفع کنم عثمان گفت یا ابن ابی ارجع و
 اجلس فی بیتک یا ابی العباس فلاحاجته کسافی ابی ارق الدما و این علامت تسلیم است اندر حال
 آورد و بلا اندر وجه فلک چنانکه خود آتش بر فروخت و ابراهیم را صلوات الله علیه اندر پای منجیق نهاد
 جبرئیل آمد و گفت ای کتب من حاجت گفت آنا لیک فلا تبو حاجتی ندارم گفت پس اندر خانه خود بجا گفت
 حشبی من سؤالی علیه بحالی مران پس که او میداند که بن چه میرسد و او بمن امانت از من است و دانست
 که صلاح من اندر چه چیز است پس عثمان انجا بجای خلیل بود و منجیق بود و غوغا بجای آتش که بجای جبرئیل ابراهیم را
 علیه السلام اندر بالا نهاد و عثمان اندر بلا لاک نجات را تعلق پیدا بود و ملاک افغانا و اندامد این بنو سبأ
 انزین لانی گفته ای که پس اقتداء این طایفه بنده را جان و تسلیم سوار اسلام اندر عبادت بوی است
 و وی بحقیقت امام حق است اندر حقیقت و شریعت و طریقت و وی اندر درستی ظاهر است انجو
 در سال سی و پنجم از هجرت و در پنج مدفون گشتند رضی الله عنه و اگر حضرت علی کرم الله وجهه
 در مدارج النبوت است بعضی گفته اند که اول ایمان آورد علی بن ابی طالب که دینار شریعت آنحضرت بود
 چنانچه در کرم الله وجهه است ثبتکم فی الاسلام طرأ فی حبیبنا الملقب اوان حلی بن عمر شریف وی در آن زمان و سال
 بود چنانکه حکایت کرده است طبری و ابو عمر و بن عبد البر گفته است که از آن کسانی که رفته اند با کعبه علی اول
 من است که است سلمان و ابوذر و نجاب و مقداد و جابر و ابو سعید خدری و زید بن اسود و عیسی بن عمال و غیره

و قتاده و غیر هم گفته است شیخ ابن الصلاح که اربع واحوط آنست که گفته شود که از رجال آخر ارباب است
 و از بیان و احداث علی از سنا خدیجه و از موالی زید بن حارثه و از عبید بلال رضی الله عنهم و الله اعلم و آن
 عبد البر عا کرده است اتفاق بر آنکه اول من مسلم علی است ولیکن خود بود و پنداشت اسلام را از خوف
 ابی طالب مولد آن عاقبت محمود در خانه کعبه مدی نمود و القالب امیر المؤمنین و امام المسلمین و مرتضی و اسد الله
 و ولی بود و کنیت وی ابو الحسن البوالب است شیخ عبدالحق در احوال و زاده امام سار تعصیف
 کرده است در آن منسوب که علی در زمان اسلام پانزده سال بود این قول از حسن بصری غیره
 مزی است علی در تمام شایسته شهر است و پیغمبر خدا در بسیاری از مواضع او را بدست او داد و او را
 سبب گوید غیر علی کسی نباشد که گوید پیغمبر از هر کس که خوابید و آنجا بر گشت بدو علم داده و قسم آمده است که از علی
 دادند و ترندی در کتاب خود از سر کجی صحابی یا زید بن ارقم شیعیه که مدعی این حدیث است شک دارد
 که کدام از این دو صحابی از رسول الله علیه السلام روایت کرده که آنحضرت فرمود من کنت مولاه
 فلی کون مولاه و ترندی گفته که این حدیث حسن است و شک مخصوص صحابی که کدام یکی است قبح در
 صحت حدیث ندارد زیرا که صحابه پیغمبر همه عدل اند از کدام که روایت کنند صحیح است و از رسول الله
 صلی الله علیه و سلم آمده فرموده است العلی منی و انا من علی و لا یوفی عنی الا انا و علی فرمود
 علی از من است و من از علی و انکند هیچ کی حقوق را مگر من یا علی روایت کرده این حدیث را از
 حسان بن ابی جابر و ترندی گفته که نه حدیث حسن و در بعضی نسخ حدیث حسن صحیح روایت کرده اند
 از ابن عمر رضی الله عنهما که گفته بر اداری و از رسول خدا صلی الله علیه و سلم میان اصحاب خود یعنی
 بعد گیرا برادر گردانیدند پس علی آمد اشک از چشمش روان و گفت یا رسول الله برادر گردانیدی
 صحابه خود را با یکدیگر الا مرا که با هیچ یکی برادر نگردانیدی فرمود پیغمبر صلی الله علیه و سلم تو برادر منی
 و در پناه آخرت روایت کرد این حدیث را از ترندی و گفت حدیث حسن و حضرت صلی الله علیه و سلم
 و بر او خبر داده بود که نزد خوانند گشت و از وی رضی الله عنه آثار بسیار نقل کرده اند که در علم ان
 رسائل و ملامه و شبی که در آن کشته شد داده بودند کشته وی این ملجم بود بشمشیر زهر دار آخر

جمیع که نوزدهم رمضان سنه اربعین هجری بود و در شریف دی شد و هشتاد و سه سال بود که
 از ابن ابی دنیا آمده است که بعضی از مردم گفته اند که روزی مارون رشید از کوفه بمنم شکار با حیبه
 خرمین برآمده بود و جوان پناه با حیبه غریبین برود میکشودند مکان شکاری از آنجا بازگشتند و
 چه غبار بر آن آهوان سرد آمد و رشید را از حقیقت حال خبر کرد و رشید پیری را از پیران غریبین
 و از کیفیت حال این و آن پرسید و گفت ما را از پیران ما چنین رسیده است که این موضع قبر علی است و علی
 پس رشید این خبر را ثابت و مقدر داشت و در سال بزاریت می آمد تا از دنیا رفت و صحیح ترین اقوال آنست که
 وی رضی الله عنه در وضعی است که آن را تراش کنند و تبرک بدان خوانند و درین باب اختلاف و ایست
 الضمن موضع قبرش از نظر اخبار نبیان است امام آدم و دی رحمة الله علیه در ذکر علی رضی الله عنه گفته است
 احادیث که علی از رسول الله علیه السلام روایت کرده است پانص و هشتاد و کشتش حدیث است
 حدیث از آن متفق علیه است میان بخاری و مسلم و نه حدیث منقرض است بدان بخاری می باند و
 محض علی است مسلم و ابوالمریدین است که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده است انت می می
 مارون ترین موسی الا انه لا یسبی تعبدی یعنی تو از من بمنزله مارون هستی از موسی مگر آنکه بعد از پیغمبر
 نیست نقلت که چون پیغمبر علیه السلام بایران را با یکدیگر برادری و احوال که مذکور شد پس گفت یا علی تو
 بدین یعنی من برادر تو باشم و دنیا و آخره گفت راضی ام یا رسول الله در کشف الحجاب است برادر مصطفی
 و غریق بحر بلا الوالحن علی کرم الله وجهه و در اندر طریقت شالی عظیم و در جنتی رفیع است و در مسوق مبارک
 از اصول حقایق عقلی تمام داشت تا حدی که جنید گفت رحمة الله علیه شیخی فی الاصول و ابی الاصل علی المرتضی بنی شیخ
 ما و اصول و اندر بلا کشیدن علی مرتضی است و امام ما اندر علم و معاملات این طریقت علی است می آید
 یکی نزد وی آمد و گفت یا امیر المومنین مرا مصیبت کن ویر گفت لا تجعل اکثر شغلیک فی ترجمه یعنی شغل زن و
 فرزند را مهم ترین اشغال خود مگردانی که اگر ایشان از دوستان خدا نند خدا دوستان خود را ضایع کنند
 و اگر دشمنان خدا نند و دشمنان وی چو اداری و تعلق این مسئله با تقطاع دل بود و چنانکه موسی صلاه
 الله علیه و خیر شعیب با و عالی هر چه تمام تر و صعب تر بگذشت و بخند و نند تسلیم کرد و ابراهیم صلوات الله علیه

و اسمعیل را نبوداشت و بودایی غیر ذی توحید بود و بخدای تسلیم کرد و در این آثار اکثر شکل خود را مکتوب و هم
 دل اندر حق است پس اینهاست در سخن بدانکه علی گفت کرم الله وجهه هر سعادتی را که نوری بر سیده بود که بفر
 ترس که چه سید گفت غیث القلوب یا الله هر دل که بخداستعالی توکل باشد نیستی دنیا و دین را در او پیش نگیرد و پس آن
 شادی بسیار و حقیقت این بقدر و مصروف باز گرد و پس این طریقت افتد اکتفا بدو و اندر مطابق عبارات و
 و قاین اشارات و توحید را معلوم دنیا و آخرت و نظاره اندر تقدیر حق و تعالین کلام می بر بیشتر از است
 که لیدر اندر آید و در احتیاج الی الله است حضرت قدوة الابرار خواجه عبد الله حراره در سال که شغال منویس
 که حضرت رسالت پناه امور بود که اسرار ولایت و توحید که در مقام فی مخرج الله وقت بواسطه جبریل از حضرت
 حق سبحانه و تعالی و جبریل علیه السلام طلب کسی نگویید و الا آن سنت و دین فرقی معمول است و حکام مرتبه نبوت
 که بواسطه جبریل از آن عالم میگرفت نجاص و عام می رسانید طلب کنند یا نکنند روزی آنحضرت منویم
 که هر کس از احوال احکام شریعی می پرسد و از اسرار یا طین سوال نمی نماید شاید این را از سوره مودر کرده
 خواهد رفت اتفاقاً بکلمه اذ الراء و استیفاً فیه سبابة کما ان زمان بخاطر السلام
 الغالب علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه گذشت که بموجب فرمان الهی احکام شریعی از آنحضرت افتد
 منویم و متابعت ظاهر بی آوردم اما از احوال این باطن خبر ندارم تا متابعت باطن نیز بجا آورده می شد
 این از کمال صدق و اخلاص بخدایت حضرت رسالت پناه رسیده سوال کرد آنحضرت بغایت مشکفته شد
 فرمود که مرا فرمان چنین بود که بی طلب این را کسی نگوید الحمد لله تعالی ترادیت این اسرار را قال علیه السلام
 انما انت انظیر منی فی الولاة النبی بنی معاینه الحق قد قول الجلیل مولانا شاه ولی الله است فصل
 فی اشغال المشایخ المحشیه و هم تعالی الله الطریقین خواجه معین الدین حسن الحشیش و حبیب قمر بنی شوقه و غیره
 عنه و عنهم قالوا جاء علی ابی النبی علیه و سلم فقال یا رسول الله و کنی علی أقرب الطرق الی الله فقلنا
 عند الله و استجابنا لبعاده فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم عليك ملائسته انکر فی المخلوق فقال علی
 کرم الله وجهه کيف اذکر یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم تخضع عنك و اسمع منی فقلت قلت
 قال النبی صلی الله علیه و سلم قال لا اله الا الله ثلاث مرات و علی سمع ثم قال علی کرم الله وجهه لا اله الا الله ثلاث مرات

والله على الله عليه وسلم يسمع ثم يسمع على ارم الله وجهه الحسن البصري وكذا موسى وصل الله عليه ورحمته وبركاته
عنه يوم لا راد لما شاع على قوايين اكل الحديث في بحث طولي في قوم يكرهون الاماين حديث را برى استعاد وطلبا
وتقيد آردون بر تعليم علم باطن اذان حضرت صلى الله عليه وسلم على مرتضى وانه على كرم الله وجهه بخواجه
حسن بصرى رحمه الله تاشايج ما درجه رسیده است منسوبند به انكار اگر انكار بودى درين رساله
اير اوان نه نمودى وبحث طويل برين وجهه ميخوانيد كه حديث بطور مجتهدين غريب منقطع است زير
كه ملاقات حسن بصرى رحه الله عليه با على مرتضى از روى تايخ ثابت نيست ومرتضى قول جميل مولوى حرم
محررم ميگويد في الواقع از كتب سما والرجال انقال ابن وابت مشكل است ليكن باوليا ارجست رضى الله عنهم
حسن بطن بران متحقق است كه اوليا به اعتبار شبيهه القطايع ساقط كنند كه نزد امام اعظم الوحيه و امام
مالك بشرط عدالت روايت حديث مرسل هم حجت است مولانا فخر الدين در رساله فخر الحسن في فضائل
انقال مجيد الدين السعادت ابن الاثير في اسماء الرجال جامع الاصول في الحسن البصري هو البصريين است
الحسن البصري من سبب بيان مولانا اين ثابت وكنه استينار تقيا من خلافه عمر رضى الله عنه وبناب
الشرقي وقال الحسين بن عبد الله الطيبي في اسماء الرجال في الحسن البصري السنين تقيا من خلافه عمر رضى الله عنه
وقال الكرمانلى في شرح البخاري الحسن بن الحسن الانصاري واما سبب اخيره مولاة لأم سلمة وكنه الحسن بن الحسن
عمر في الحديث الشريف فضل ثاني ان الحسن بن الحسن في الحديث الشريف زاد الله شرفا وتعليقا الى البصرة بعد ما بلغ
اربع عشرة سنة لانه قال صاحب جامع الاصول في اسماء الرجال لما بعثت البصرة فبعثه فقتل عثمان
وراي عثمان مني البصرة وقال الطيبي في اسماء الرجال قدوم البصرة فبعث عثمان وراي عثمان مني البصرة
وذكر جمال الدين المزي في تهذيب الكمال انه حضر يوم الدار وباربع عشرة سنة ترجمان هر دو فصل در ذكر ايشان
خواهد شد ترجمه فصل چهارم در اين فصل رساله مذكوره ثبوت قيام على مرتضى بعد خلافت در مدینه چهار ماه است
از اقوال مختلف چنانچه حسين بن محمد بن محمد بن الحسن البصري بكرى در كتاب التيسير جامع التوفيق نقل كرده كه
بعد مبايعت چهار ماه بعد مدینه قايم ماند وراي عراق مشغول همچنين تاريخ القضاء في حقه الله ثلث است
غرض كه اقامت خواجہ حسن بصرى در مدینه منوره و در شهادت عثمان رضى الله عنه بجمع چهارده سالى مشغول

مراد
البصريين
روى عن عثمان

و قامت علیه الوقت علی الرضی بعد بعیت مروان بمقام موصوف چهار ماه مضیوم شد و حضرت سید علی بن ابی طالب
 نزد یک بخاری و مسلم و غیره محدثین جایگاه نموده میشود از عبارات شان معتبر است پس چگونه وقت نبوت
 این مقدمات با وجود نقل عن الثقات گفته شود که حسن بصری ندیده است علی الرضی با و نه صحبت یافته با و نه
 وجه و نه مشیقه است از او شان بدلیل غفولیت چنانکه بعضی گفته اند و بطال الدین سید علی بن ابی طالب
 در رساله اتحاف الفرق گفته است که از معلومات است که حسن بصری پس از تخریف سالی رسیده بود که افرغان
 کرده شد و کان کجیجر اجماع و نماز میخواند پس عثمان بنی السیئه تا وقتی که عثمان قتل شد رضی الله عنه و بعد از قتل
 در وقت بصری در دانه نشسته اند به گونه که در حدیث عثمان بنی السیئه پس چگونه افکار سماع از علی الرضی
 نسبت حسن بصری مسلم شود و حال آنکه حسن بصری مجتمع می شد با علی الرضی هر روز مسجدیه نماز میخواند و قتل با
 تخریب تا سه چهار ده سالگی و علاوه ازین علی الرضی برای زیارت اجدات المؤمنین بنی امیه مسلم است و حضرت
 و بی بود حسن بصری و ما در وی در خانه ام سلمه و در باب ثلث رساله مذکور است قال الامام حافظ القاضی
 ابوالمکارم محمد بن یوسف قدس سره و تحقیق ملاقات کرد حسن بصری از علی الرضی بحالت شعور و چون لکن الانعم سماعه و بیان کرد
 حافظ جلال الدین سید علی در رساله اتحاف الفرق باین طور گفت حافظ از بنی الدین العزازی در شرح ترمذی قیست
 اعلام کردن بر این حدیث قال علی بن الحسن و حسن بصری علی را در مدینه بود و علامه قال ابو زر عبد الله و حسن بصری
 که بیعت نمود از علی بن ابیطالب بعد چهار ده سالگی و دید علی را در مدینه بعد از آن رفت حسن بصری بجای که گفت
 و بعد ملاقات کرد حسن بصری از حضرت علی بعد از آن و قال حسن بصری دیدم نه بزرگ بیعت کرد از علی بن ابی طالب
 و قال الذی فی التندییه حسن بصری عثمان و علی و طلحه را شنید و قال الشيخ العلامة برهان المحدثین جلال الدین
 عبد الرحمن السیوطی در رساله اتحاف الفرق گفت ابن حجر واقع شده و مسند ابی یعلی که حدیث کرد و در حدیث
 ابن اشعث گفت جوهر بن کثیر را در عقبه بن ابی الصهباء البابی قال سمعت الحسن بن یوسف السیوطی علیه السلام
 يقول قال رسول الله صرحه بصری که شنیدم حسن بصری را که میگفت شنیدم علی بن ابی طالب را
 که میگفت که فرمود رسول الله علیه و سلم حدیث مثل من قال لا اله الا الله قال محمد بن ابی العزیز بنی شیخ فقیه
 بنی هاشم بنی العباس بنی علی بن ابی طالب که در حدیث مرجمه گفت که شیخ اندکی از شیخ حسن بصری

حسن بصری
 بنی هاشم بنی العباس بنی علی بن ابی طالب

اعتقاد آن علان لب کشاید که مخلوق آن حرمان عظیم می نماید و در خوان می آرد من انشد بکم
من انکم هم مثل و اقمندی انهم و کتابچه را مستقیم است در صورت و بهشت گنای که را بدیدید آن ابرار
پوشیده نخواهد که صدیق من و بهر عذر انبیای باشد و من و در محقق و شرایع پس اگر صدیق نکی القلب است
رضا و اگر ایت حضرت حق و افعال و احوال مخصوصه و بهر حق خود و ریاست می نماید مثلا بشهادت قلبی و می
که فلان قول مخصوص یا فعل مخصوص مرضی است یا غیر مرضی و فلان عقیده خاصه حق است یا باطل پس
احکام این امور مذکور را و را بدید و بهر معلوم میشود و بی بشهادت قلبی و خصوصاً و دیگر است این را و و کلیات
شرح نموده علم که بهر اول حاصل شده تحقیقی است و ثانی تقلیدی پس کلیات شریعت و حکم احکام ملت
او را ساز گردانیا هم توان گفت و بهر دو ستاد انبیاء هم و نیز طریق اخذ آن هم شعبه است از شعبه حق که از
و زعفران شرح به بحث فی الزعم تعبیری فرمایند و بعضی اهل کمال آنرا بوحی باطنی می نامند پس فرق باین
این کرام و انبیاء عظام علیهم الصلوٰه والسلام با قاست مطلق و اشباح حکم و معنویت الی الامم است
و بهر نسبت ایشان با نبیا مثل نسبت اخوان صندار با خوان کبار یا نسبت ابناء کبار با بای خود است
و فیما بین ایشان من وجه علاقه نبوت است و من وجه علاقه اخوت و ایشان از حق الناس تجلی یافته الانبیاء
باشد که گرفت ظاهر بی نصیب ایشان نشود و گوید که اهل ملت سیاست ایشان را مسلم نامند و بهر معنی با ملت
و وصایا تعبیر میکنند و علم ایشان را که بعینه علم انبیاء است لیکن بوحی ظاهری متعلق شده بهر حکم معین
و عنایتی و ولایتی مخصوصه که در باره انبیاء موقوف شده و ایشان را بسبب همان عنایت مخصوصه امتیاز
در امثال خود حاصل گردیده که الله یخیر طقی من المملکة و مسلک من الناس و انهم حجة ناکلة المصطفین الخیر
بیان بر ملائکه و بی بیچین اعتبار صفا رضای حق و رضای ایشان مندرج شده و اتباع حق و اتباع ایشان منحصر
و سخط حق با سخط ایشان تلازمی و تلازمی پیدا کرده نموده از ان عنایت و ولایت و بهر توه از ان عظمت عزت
تعبیه این حکامی با نبیین و وراثت انبیاء و مسلمین هم میشود که آنرا در عرف قوم بوجاهت تعبیری ثانی و ابر
صدیقیت محروم و بهر حکامی عقل را که از لوازم آن حکمت و وجاهت است حضرت مولانا شاه ولی الله تعالی
وجود تعبیری فرمایند و نیز بایده است که قرب الوجود و بهر محض و بهر محصل است که کسب اکتساب حدود

و چون در آن راه نیست آری ظهور آثار آن نور علی نر و یک مضاد وقت مویات و اسباب آن تدبیر کماستحضر
 آنجی را که گوید عبارت بالا معلوم شد که یا انجیا علیهم السلام مساوات بخونید و از عبارت مطبوع من و جریا انجیا علیهم
 مساوات لازم می آید و مسئله عقاید بر آن است که نبوت بر کسب اکتساب نیست مخصوص بهی است و این عبارت
 قرینا لوجود نیز بهی مفهوم میگردد و جواب سوال هم در آن عبارت است فهم متن فهم و جای نزد در عبارت
 اخوان معارف و کبار و اخوت و شمنوت است و این عبارت که رضای حق در رضای ایشان مندرج شده
 و اتباع حق در اتباع ایشان نموده دیگر از تعنیفات دیگر ایشان خلاف نماید و قول تا بیان ایشان بسیار
 کلمه و خرقه صاحب لغات از امام مجتهدین بغدادی نقل میکند که خرقه علی بدو کس سیده یکی بحیریه
 دوم بخواجه کبیر نیاید و امیر سید محمد کرمانی و صاحب سیر الاولیاء که از مافوق طایفه سلطان المشایخ است نقل میکند
 که این باب و صاف بذل و عطا و رزم و دو غنا و فقر و صفایان صحابه کرام ممتاز شد و بقوت و شوکت از فقر
 عزت بظلمات سده الغالبه طلیعت و بکثرت علم از حیل صحابه ضوان العلم هم بقول حضرت رسالت
 انما یتیه العلم علی ابهامها مخصوص گشت و لهذا قال عمر بن الخطاب لولاه علی لهلك عمر و خلعت خرقه فقرا که از حضرت
 عزت بکفرت رسالت پناه در شب عراج رسیده بود میان خلفاء اربع مشرف و گشت لاجرم تار و
 قیامت سنت سینه الباس خرقه مشایخ و قدس الباس را هم از و ماند و میرزا محمد الدین محدث و تحفه الاحبار
 محمد مجسم و ترمذی و معاصر را ویت میکند که این آیه کریمه در شان علی و فاطمه و آل و بی بجان ام سلمه بر سوال
 نازل شده بود ایتها ایما ینا الله لیکم هب عنکم الذب عن اهل البیت و لیکم قدوس
 نظم می آید از امام سید نقل میکند که آن وقت علی مرتضی نتر و آنحضرت بود پس آن سرور فاطمه و حسن
 را طلبید علی را بر او فاطمه را عقب چون حسین را بر او و در آن نشاند و کلیمی خبری که از اعاکونید رنگ ساه
 و بر وایت حدیقه سفید بختهای سیاه بود و پس آنحضرت آن عبارت بر سر خود و علی و فاطمه و حسن و حسین
 پوشانید و آیت مذکوره را خواند و متصف کتاب مخصوص الاواب خلیفه شیخ سیف الدین باختری
 قدس سره همین کلام سیاه که آنحضرت مرتضی را پوشانید آنرا سید خرقه اصل گرفته است و میگوید
 حضرت شیخ نجم الدین که قدس سره از اخبار محمدی نقل کرده است که خرقه اصل همین جابو که از آنحضرت

معالی مرتضی کرم الله وجهه بمقتضای حاجت رسید است و نیز خبر رسیده که انجمن محققین
 است که قریباً بیست نفر از اساطیر علم است و تشریف فرستاده خرقه گردانیده است پس سول صلوات الله علیه
 بجزوت و ولایت پذیرفته و در بیت نهادگاه آن خرقه را بامیر المومنین علی پوشانید و باینکه علم را در صورت
 الباس خرقه گردانید و این تشریف مشرف ساختند و بفرموده باری تعالی که باری تعالی بفرموده باری تعالی
 از شواهد الهیوت است که چون علی مرتضی ای در کتاب می نهاد شروع تلاوت قرآن میکرد و چون باقی
 در کتاب می رسید بر دوشی بر بالای درگاه است می ایستاد و ختم قرآن تمام میکرد و شیخ ابن علی در فتوحات مکیه
 نقل کرده که قاری لمسان وی حق بوده باشد و وی میان فی درکتب شیخ ماضی عبد القدوس است
 و ال علی رضی الله عنهما و انما اودعوا فی القین من درشتان و رب جای رسیده است که بسیار است
 همان باشد که شام و بوقتین است و این را ویدار می گویند ایضا حضرت علی کرم الله وجهه نماز شب خود را
 ایضا رحمتی می فرمایند و حضرت علی مرتضی می گویند و انما لا اکتب رباً الم آره هیات هیات ان در وقت
 و نیز حضور آن کمال است و این چه حال است و قولاً تا منشی الا وراج و قولاً تا ما عشت من فی القبر و قولاً تا
 ببطونم الی الله و فی الساریة الشغلی لم یطو الی الکریم قراءه الاول والاخره رواه الترمذی و حسن تاریخ نسیمی
 رمضان سنه اربعین مجری جان بمشاهده حق تسلیم کرد و مدت خلافت چهار سال و نه ماه بود و در آخر
 امام حسن علیه السلام آن عابد مصطفی در بحال دل مرتضی و قرة العین بر آن صاحب المعجده
 و انسحا امام ابو محمد نجفی رضی الله عنه بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه وی امام دوم است از ائمه اهل بیت
 و او در سنه شصت و یک در ده رهنان سال سی و دوم از هجرت در مدینه واقع شد و کبکف حمایت حضرت
 رسالت پناه برورش یافت و اکثر اوقات آنحضرت از کمال مهر بانی خود کرب می شد و در او برادرش جواد
 را کتب سیادت می فرمود که نزد پدر و در کارا برترین غلائق ایشانند و دوستی ایشان باعث نیابت
 او شمنی ایشان خبر گری و ضلالت بار نیار و چون علی مرتضی کرم الله وجهه شربت شهادت چشید
 رو به دیگر در رمضان سال چهل و مجری امیر المومنین حسن رضی الله عنه بجای پدر بزرگوار خود بر سر خلافت نشست
 چهل و یک روز و با وی بیعت نمودند و با بر خلافت مشغول گشت تا مدت شش ماه چون آنحضرت صلی الله علیه و آله

فرموده بود که آنکه آن عمر بجزی ثلثون سکنه از آن جلدایت و از سال و شش ماه تا آنجا که بعد از
 خلافت منکر بودند و شش ماه که از جلدایت منکر ماند بود و امیر او منین حسن نام کرده و امر حکومت را به عیاده
 تسلیم کرد و خود در دیده گوش گرفت و بشغل و در آنجای مشغول گشت صاحب طبری و در آنجا بطلای گوید زن
 امام حسن بود و نامی و در آن کار گرفته شده آن ناقص العقل و البین امام را مصحوم ساخت تا پنج بخت
 و ششم صفر منتهی به چهری بان بجایان تسلیم کرد ایام حیاتش چهل و هفت سال بود و در شش و شش
 و شصت گشت و در کشف الحجاب است که قدری آن چون غلبه گرفته و نه بخت شوال اندر جهان برانگشته کرده
 حسن بصری رحمة الله علیه بن علی کرم الله وجهه نام داشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که پیغمبر خدا بر تو نازل می شود و خداوند شنای چشم او و رحمت خدا بر کات او بر شمس امام که شما جلد
 نمی شناسید چون کشتهای روان اندر دریا می شرف و ستاره گان تابنده و تارهای کیهان و علمای هدایت
 و امامان و منید هر که مستایع شما بود و نجات یابد چون ضایعان کشتی نوح که بدان نجات یافتند
 و توحید گوئی با پیغمبر اندر رحمت و انکشاف الله استقامت نماید و نیکم که روشنی اندازد حیات
 و شما در توحید پیروز گردید و هر که متعلق به کعبه گشت علم شما جلد خدایت و او نگاه دارد و عاقبت شماست و شما
 آن برخلاف و سلام چون نام بر و رسیدی جواب نوشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود
 که آنچه نوشته بودی از رحمت خود و از انکه بگوئی اندر قدس پس آنچه برای من بران مستقیم است
 که هر که بقدر و جو و شریحان از خدای نیار و کافر است و هر که معاصی بر و حواله کند قاتل منی و خارق قدر
 مذنب قدر بود و سوال معاصی بخدای مذنب جسد من نبوده مختار است اندر کسب خود و بقدر استقامت
 خدای عزوجل و دین را بر چه و قدر است قول صاحب کشف المحجوب است که ما در این نامه بیش از این
 حکیم بود اما جلد بیاوردم که فیض و نیکو بود و این جلد بدان بیاوردم که ویدارض الله اندر علم و حق بود
 بدرج بود و است که اشارت حسن بصری با متاعش اندر علم بود و در ذکر حضرت امام حسین
 علیه السلام وی نام و بیوم است انکه اهل بیت و اولاد بیت ایشان را و در شصت و نه سال
 چهارم از رحمت و در بدین واقعه شد سید نامه و حاج ابو عبد الله حسین بن علی بن ابی طالب علیه السلام

از متحملین اولیا بود و قبل از طهارت و قبل از طهارت که طهارت این قصه بر دست می خالی می شوق انداختن ظاهر بود و مرعی
 متابع بود چون مفقود شد شمشیر کشید جان عزیز فدای خداوند کرد و بنیاد در رسول اصلی اله علیه سلم
 اندری نشان بود که او بدان مخصوص بود چنانچه عمر رضی الله عنه روایت کرد که روزی نزد یک پیغمبر بودم
 صلی الله علیه و سلم و دیدم که حسین را بر پشت خود نشانده بود و ورشته گردان خود گرفته و یک سر رشته
 بست حسین را و ده تا حسین را و ای راند و وی میرفت بزنان چون آن بدیدم گفتم نعم الله علیک یا رسول الله
 پیغمبر گفت صلی الله علیه و سلم نعم الله علیک هو یا عمر زیرا که کلام لطیف است اندر طریقت حق در روز باری
 معالمت نیکو دارد و روایت می آرند که گفت اشفق الاخوان علیک فیک شفیق ترین برادران تو بر تو
 درین تست از آنچه نجات مردان را متابعت دین بود و بلاکش اندر مخالفت آن پس مرد خردندان
 بود که بغیر این مشفقان باشد و شفقت آن بر خود بداند و جز متابعت آن نرود و برادران بودند
 نماید و در شفقت نه بدو ایضا و اندر حکایات یافتیم که روزی مردی نزد یکی می آمد و گفت یا پیغمبر
 خدا درویشم و اطفال دارم مرا از تو قوت امشب می باید حسین گفت بنشین که مرا زرق در راه است
 تا ببارند کسی نباید و تیج حرمه زربیا در دوازده یک معاویه اندر هر صره هزار دینار بود و گفت که معاویه
 عذر میخواند و میگوید این مقدار اندر وجه که هزاران خرج کن تا بر اثر این تیار نیکوتر داشته اید حسین
 اشارت بدان درویش کردن آن حرمه بدو داد و از وی عذر خواست که از بس میر بماندی و این
 قلیل عطا بود که یاقینی و اگر دستم که این مقدار است ترا انتظار فرمودی و مرا معذور و اگر از اهل
 بلا یکم و از سبب راحت های دنیا بازمانده ایم و مردمانی خود کم کرده و زندگی بگردان و دیگران بسبب
 منافق وی مشهور است از آنکه هر یک از امت پوشیده نیست رضوان الله تعالی عنه در رساله مذکور
 است از مصعب بن عبد الله متقول حسین بن علی سبست و پنج حج گذارد و پادشاه تلبیگ بیان و علی بن حسین
 را گفتند چه شد پدرت را که اولاد کمتر آورد و فرمود این قدر که او و هم عجب تیجی رضی الله عنه در روز
 و شب هزار رکعت نماز میکرد و او را وقت کجا بود که بازمان صحبت دارد و راقب ساس است و هم در غلظ
 یکی از شاگردان شاه عبد الغفور و ملوی رحمه الله علیه شنید که میگفت از غایت رضی الله عنها آوردند

ایا علی و اهل بیت رحمته گفت بامداد ما از جنائی قوم خود چون بامداد قوم موسی از بلای قوم فرزند
ایشانرا گشتند و زمان ایشانرا زده کردند و بامدادان می شناسیم و نه شبانگاه از حقیقت بلای
ماست و ما فرزندان را شکر گوئیم بر نعمتهائی و می صبر کنیم بر بلاهاش در رساله شیخ عبدالحق است با شیخ
تابعی معروف بنرب العابدین از اکابر سادات اهل بیت و از بزرگان تابعین مشهور ایشان است
که هر یکی گویند دیدم من شیخ قرشی را فاضل تر از علی بن حسین و همچنین روایت کرده شده است از جماعتی از اهل بیت
که سعید بن مسیب از ایشانست و سعید بن مسیب گوید مرا چنین رسیده است که علی بن حسین در شب
بزرگ رکعت میگذرانند آن وقت که از خواب برفت و گفته اند که در این بین العابدین هم از آن گویند که عبادت بسیار
میکرد و زهری بر گاه علی بن حسین را میگریست و گفتی زین العابدین را روایت کرده اند که علی بن حسین چون
وضو کردی رنگ روی او بگردیدی و زرد شدی و اهل بیت ویران زین پرسیدی که این چیست چون وضو کنی
رنگ روی تو بگردد و او این خوی نشده است ایشان گفتی نه چندانید که در حضرت که فرما هم که با سید و آنرا
پسین می گویند که گفت که علی بن حسین بچ برآمد چون احرام بست و بر پشت را حلقه سوار گشت و یکایک
رنگ روی وی زرد شد و از راه بر اندام وی افتاد و نتوانست که تلبیه بگوید گفتند چه که عرضی گفت از من آنکه
تلبیه بگویم و مرا گویند لا اله الا الله گفتند تا چار تلبیه باید گفت که گفت است چون تلبیه گفت بهیوش گشت و از
پشت را حلقه بر زمین افتاد و تاد راه بود و همین حال داشت و همین حال حج کرد و در ویت زین العابدین را
گویند که مسلمان گنجایش نداشت که او را شناسد و فضل و بر انداند چون وضو کردی رنگش زرد شدی و چون
بنماز یا استلوی از راه اش گرفت و میفرمودی رضی الله عنه گروهی بپرستند خدا را از جهت همه عیقاب
این پرستش پرستش بندگانت و گروهی بامید و آری ثواب این پرستش پرستش سوداگر است و میگویند
و دیگر آوای شکر گفت این پرستش پرستش آزادان است و وی رضی الله عنه خوش داشتی که کسی
طهری دهد او را در کار طهارت و چون وی رضی الله عنه از دنیا رفت پشتش را دیدند که شوخ نیست
و سخت شد و زهری گوید مرا چنین رسیده که این آلبه پرستش از آن بسته سخت شده بود که در شب
بناهای بسیار بجان که نتوان بودند آب می کشید و میگفت بمن رسیده است که صدقه نهانی

انش فحسب و در کار تعالی را بنشانند وی رضی الله عنه چون بمسکین صدق میداد اول دستش میبرد میگفت
 صدقه بدو منش می نهاده وی سخت کوشش ناک بود در عبادت مولی سپرش محمد باقر بادی گفت باید زنا چند
 این بهر رخ کشی گفت دوستی می خواهم بر در کار خود تا شاید در آنچه و نزدیکی بخشد طایوس کانی رضی الله عنه
 شمس در حجر اسمعیل بودم بناگاه علی بن حسین در آمد با خود گفتم مردیت صالح از اهل بیت صاحب خیر است
 و طایوس منعم است و پس روی نشستم نماز کرد و بسجده رفت و در خسارهای خود را بر خاک مالید و سوار
 بجانب آسمان برداشت شنیدم میگوید **فیسئلك فیسئلك فیسئلك فیسئلك فیسئلك فیسئلك فیسئلك فیسئلك**
 سیده مکنه تو مسکین تو خواننده و در حق خانه نشست طایوس گوید این کلمات را یاد گرفتم و در هیچ سخن بی آن کلمات
 و نماز نکردم گر آنکه کشاید کار خود را در آن یافتیم و مناقب محاسن وی رضی الله عنه بسیار است لایم نووی نقل
 از بعضی علما میکند که گفت چون علی بن حسین از دنیا رفت رضی الله عنهما بعد از رفتن وی از دنیا معلوم کردند
 که صد خانه دار را بجدیه بنیانی فوت میداد و هیچ غنیت که تولد را و در سنه ثمان و ثلثین است و در این علایق
 رضی الله عنه حدیث بسیار روایت میکرد و در روایت ثقیل بود و مامون و علی ربه و رفع الله را حجاج کرده اند
 و بر بزرگی او و هر چیز و اتحاد بن زید گفته فاضل بن اولاد ما شتم که من دریافته ام علی بن حسین بود وی رضی الله عنه
 سخت متقی و کثیر العباد و با مردم نیک کردی نهانی در حالت فقر و غنا و در سفر و تنب خود را به نهان داشتی از وی
 پرسیدند که چه چنین کنی گفت مکرده بندارم که از مردم به نسب رسول خدا صلوات بر پیغمبر و آل او
 و خود زنده و حق انرا دانستم و گوید که بنی هاشم بن عبد الملک بن مروان را می بخشد آنرا نه که بعد از طواف کرده
 خواست که حجر الاسود را ببوسد از رحمت خلق را یافت آنگاه بر مبر نشاند و خطبه کرد و اندر بن عباس را بشارت داد
 زین العابدین علی بن حسین رضی الله عنهما بسجده اندر آمد و ابتدا هوائ کرد چون نزدیکی حجر الاسود رسید و در
 بر او نظر او حجر را تعالی کردند تا وی را از پیوسته سید مزی از اهل شام با شام نیت آن چنان توصیف کرد که
 چون او بسیار مدح و ثناء حجر را تعالی کردند گفت من او را شناسم و مراد او این بود تا اهل شام او را شناسند
 و بعد وقت نکند و فرزدی آنجا حاضر بود گفت من او را می شناسم گفتند با ابا فراس ما را خبر ده که سخن چه
 جوانی دیدیم فرزدی گفت گوش دارید تا حال وصف و نسب وی بگویم فرزدی قصیده در وصف او

[illegible]

هر چرخ افزون دو وفات دی رضی الله عنه بمردید بود سنه اربع و تسعين و این سنه اسنة الفقهها گویند
 و در سنه عمرش پنجاه و هفت سال بود و اما شش سی و چهار سال و در پهلوی امام حسن بن فون گشتند
 ذکر امام محمد باقر رضی الله عنه در ساله شیخ عبدالحق است ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی
 بن ابی طالب کرم الله وجهه القریبی الباشمی المدنی المعروف باقر رضی الله عنه باقر متقی الله تعالی یعنی شاکان
 گویند علم را شاکان حاصلش را شاکان و بنایتش را دانست و نیز بقر معنی وسعت و فراوانی و کمالی و کمالی و کمالی
 بغایت وسیع بود و مجال فراخ داشت و وی تابعی بزرگ است و امام فایق که اجماع است بر بزرگی
 وی و معدود است از فقهای مدینه و ائمه ایشان شنیده حدیث را از عابد و انس و جماعتی از کبار تابعین
 مثل ابن السبیب ابن الحنفیه و پدرش بن ابی العابد بن رضی الله عنهم اجمعین روایت کرده اند بخاری و مسلم
 از احادیث وی و صحیحین خود رحمة الله علیهما مصعب بن زهری گفته که وفات باقر مدینه است سنه
 اربع و شصت و نود و بی در سنه ثمانیه و شصت و نود و مدتی سیع و شصت و نود و عمرش پنجاه و هفت سال
 و ولادتش بیوم صفر و یقوی غره ربیع سنه سبع و سبعین هجری در مدینه بود و از کلام وی کبریا
 در مولی و فاضل بن خدا باز داشت و از هر چه ما سوای او شنیده نگفته اهل تقوی انسان ترین این دنیا
 اند از روی ثبوت و بسیار ترین اهل دنیا اند از روی معوت اگر فراموش کنی حق لایاوت و نهد و اگر طاعت
 کنی یا ریت و نهد و نیز از کلام وی در سوره الیام تخرج الکلام ان جنک لیس لک مدانی ایشانست و نیز فرمود
 انکما در خود را از کسل و ملالت که این دو مصفت کلید بریدی است در کشف الکجوب است که کنیت
 وی ابو عبد الله بود و میرا کلمات مشهور بود و گویند وقتی ملکی قصد بلاک وی کرد و کس خود فرستاد
 بدو چون نزد وی آمد از وی عذر خواست و میریداد و نیکویی گردانید گفتند شباهت با ملک قصد بلاک
 وی داشتی اکنون ترا با وی دیگرگون دیدیم حال چه بود گفت چون وی نزد یک من آمد و شمر
 دیدم کی میراست وی و یکی بر چپ وی و مرا میگفتند اگر تو بدو قصد کنی ما ترا ملاک کنیم و آیت آنکه وی
 گفت لذلک تقیر قول قد اقرت و قل کنن لیکن بالکذا عیست و لیومین یا لشجر
 حال من شغلک عن مطالعة الحق فهو طاعتکم سینه باز در مدینه و از مطالعة حق طاعت است و اگر تا به

خیر محمد بن عبدان حجاب از وی بازمانده ترک آن حجاب بگویی تا بکشت اندر رسی و محبوب ممنوع نباشی و هم
 زانست از خواص می یکی روایت کند چون وی از اوراد و فارغ گشتی بآواز بلند برگزینی مناجات با خدا
 چون مرگ و گور یابد و گم چگونه دل را بدینا شاد کنم و چون نام را یابد گم چگونه با چرخ دنیا از گم بفرستد ملک الموت را
 بآید و گم چگونه از دنیا ببرد و گیرم پس از آنکه خواهم از اینجا تزلزل و از تو جویم از آنچه ترا میخوانم رخصتی ده اندر حال
 بی غلبه عیش اندر حال حساب بی عقاب این جمله میگفتی و میگفتی تا شبی ویران گفتم ای سیدی و
 سید آبا نمی چند گزینی و چند خروشی گفت دوست یعقوب را یک یوسف گم شد چندان
 گریست که نایبانشه و چشمها سفید کرد و من بزرده کس را یابد خود یعنی حسین و قتیلان که بلا گم کرده ام
 گم اندان باری نباشم که اندر فراق ایشان چشمها سفید کنم و این مناجات بعد از بی سخت نصیحت و ذکر
 امام جعفر صادق رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است ابو عبد الله ابو محمد جعفر بن محمد
 الصادق ابن علی ابن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه در اصادق بدان تعب کردند که در گفتار
 خود صادق بود چنانچه بگوید در ای و صدیق رضاست و این لقب صدیق از پیشین بهترین فرزندان
 است حضرت صلی الله علیه و سلم و از جبرئیل شنیده و جبرئیل از پیشین خدا آورده و مادر جعفر و پدر
 عبد الله ام فروة بنت قاسم بن محمد بن صدیق اکبر است رضی عنهم قاسم بن محمد یکی از فقهای سبعة
 و تابعین است و جعفر رضی الله عنه روایت کرده از پدر خود و پدر را و خود و نافع و عطاء و محمد بن المنکدر و زکریا
 و غیره رضی الله عنهم و روایت کردند از وی امامان مشهور مثل یحیی بن سعید الانصاری و ابو جعفر طوسی
 و یحیی بن مالک و محمد بن اسحاق و یسری موسی بن جعفر و سفیان ثوری و سفیان بن عیینه و
 یحیی بن سعید و دیگران بزرگان رضی الله عنهم و اتفاق کرده اند امت بر امامت و جلالت و سیادت
 وی ولادت وی رضی الله عنه است سنه ثمانین و عمر شریفش ثمان و ستین بخاری در تاریخ خود می
 ولادت وی هفتصد و بیست و یک سال است و ثمانین و دو فایه وی و صد و بیست و نه سال و تقویری پانصد و بیست و
 سنه ثمان و در بیست و نه و ایا امامت و یحیی و چهار سال بود مراد رضی الله عنه کلام نفیس است
 در علوم توحید و غیره ابن ابی شایخ عبدالحق از تاریخ امام عالم عارف ابو محمد عبد الله بن سعد بن علی

[illegible]

را و گوید که باشد که او بجا بیاید و محبت شود و بهم زوی می آید که روزی نشسته بود با اموال خود و مرایشان را می گفت
 می آیند تا بایکدیگر بیعت کنیم محمد که یکم که از میان ما دستگیری باید در قیامت همه را شفاعت کند گفتند یا ابن
 رسول الله شفاعت ما چه حاجت که بدو شفیع همه غلامان است وی گفت که من با این افعال خود شرم دارم
 که بقیامت بروی خودم زنگم صلی الله علیه و سلم و این جمله را رؤیت عیوب نفس است و این صفت از او صفت
 کمال است خود را می شناسد آن حضرت خداوند بر این بوده اند انبیا و اولیا و رسل که رسول گفت علیه الصلوة و السلام
 چون خدا بنده خود را می بیند و او را بصیبه ای نفس پیدا کرد اندازد **اَلَا وَاَلِهَ الْعَبْرَةِ بَصَرُهُ يَوْمَ الْفِتْرِ** و می بیند و هر که
 اندوی تو اضع و محبوسیت سرفرو آر و خداوند تعالی کار وی در دنیا و آخرت برآرد اگر منقاب جمله الهیت
 رضی الله عنهم بر شرم این کتاب عمل آن کنند و این مقدار کفایت بود مراد است قومی را که عقل ایشان را لباس
 ادراک باشد از مردمان و منکران این طریقت و در رساله مذکور است که جعفر رضی الله عنه می گفت هر که را
 حادثه پیش آید پس پنج بار بگوید **سُبْحَانَكَ يَا خَلْقُ** و بعد خداوند او را از ندوه و بیدار او را آنچه خواهد بود بخواند
اَلَمْ يَكُنْ فِي خَلْقِ السَّحَابَاتِ وَالْاَكْمَافِ تَاَخُّبًا فَاسْتَجَابَ لَهُمْ
 که **سُبْحَانَكَ يَا خَلْقُ** و از سفیان ثوری می آرند رحمه الله علیه که گفت گفتم مرابی عبد الله جعفر بن محمد صادق
 رضی الله عنه که وصیت کن مرا بومی که یاد گیرم آن وصیت را از تو امید دارم که خدا عز و جل نفع دهد مرا
 بدان وصیت پس گفت مرا یاسفیان هر که در مرغ گواست و راموت نبود و هر که حاسد است راحت نیابد
 و هر که بخل است مهری نکند و ملوک را با کس برادری نبود و گفتم زیادت کن برین چیزی گفت یاسفیان
 از محارم خدائی تعالی بپرهیز تا عابد شوی و بقیامت خدا عز و جل رضی باشد تا تو نگر شوی و حق سبحانه و تعالی بگوید
 تا مسلمان شوی و با فاش صحبت مدار که بر تو غالب آید در فسق و در کارهای خود مشا درت کن با آنان که
 طاعت حق را نیکو کنند گفتم زیادت کن برین چیزی گفت یاسفیان هر که عزت طلبد بی خویشتان دوست
 خواهد بی سلطنت گوید و از خواری معصیت مبوی عزت طاعت گفتم زیادت کن گفت یاسفیان هر که با
 معاصی بد صحبت دارد و هرگز سلامت نماند و کسی که در جای بد در آید متهم گردد و هر که مالک بان خود گردد
 بیشمان شود و نیز حکایت کند که جعفر رضی الله عنه که گفت هر مرغی که متعلق نبود او را دوام مراقبه از خدا

غرض اول و خوف تسلطان معرفت نکرست هر محقق که مقارن نباشد او را دوام رافقت آن محبت و ترغیب است
 و استاد راج و گفت شیخ ابو عبد الرحمن رحمه الله علیه علم این طبقه مشایخ صوفیه رحمهم الله علم است که مخصوص
 بدان قرن اول و ثانی و ثالث از اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین تا جعفر صادق رضی الله عنه و بعد از
 جعفر صادق هر که برگزید از ایشان محبت فقر از جمیع اقران خود ادا اهل بیت بر سر آمد بستر گفت شیخ ابو عبد
 که تخریب حکایت کنند که گفت صاحب ماورین کار انکه اشارت کرد باحوال که در گرفته است او را دلهای و ایما کرد
 بقایق آن و تاویل نموده آن را بعد از پیغمبر صلی الله علیه و سلم علی بن ابی طالب است رضی الله عنه
 و ذکر امام موسی کاظم رضی الله عنه ولادت وی روز یکشنبه بیستم صفر سنه ثمان و عشترون مائت
 و در بسال شیخ عبدالحق است از ائمه اهل بیت ابو ابراهیم و قیل ابو الحسن موسی کاظم بن جعفر صادق و ابو علی است
 رضی الله عنهما و بود وی رضی الله عنه صالح و عابد و جواد و حلیم و کبیر القدر و خوانده می شد او را بعد
 صالح از جهت صلاح و عبادت و اجتهاد و گفته اند که هر روز سجده میرفت بعد از سفید شدن افتاب و وقت
 از وای سخی بود و در کرم مامون پدر خود مارون رشید روایت کرده که گفت مر سپهران خود را در موسی
 بن جعفر رضی الله عنهم این امام همیشه آدمیانست و محبت مذاست بر خلق وی و خلیفه دست بر سب گان
 وی می آمد امام جماعت در ظاهر حکم غلبه و قهر و بدرستی و براسنی و بخدا سوگند ای سپهران من هر آنیه وی سزا
 وار تر است بجا نشینی رسول صلی الله علیه و سلم از من و از تمامه و بخدا سوگند اگر تو ای محسن نزاع کنی
 بمن در امر سلطنت می ستانم از تو آنچه چشم بران دوخته زیرا که ملک نازانیده است و گفت رشید ای شیخ
 من این داری علم پیغمبر است این موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم اگر علم درست طلبی از ترد و طلب
 مامون گفت از ان باز درخت محبت ایشان در دلم نشست و مرا و راضی الله عنه اخبارش بهر روز
 بسیار است و منقول است از جعفر صادق رضی الله عنه که بفرزندان خود اشارت میکرد که این فرزندان
 من اند و این یعنی موسی کاظم بهترین ایشان است و فرمود وی در دیت از درامی حق تعالی که بیرون
 می آرد از وی غوث این امت و وزیر این امت را بهترین مولودی و بهترین پیداشونده و وفات کاظم
 در رجب سنه ثلث و ثمانین مائت و ایام امامت سی و پنج سال بود و عمرش پنجاه و پنج و بعد از

علیه السلام و اصحاب پیغمبر صلی الله علیه و سلم کرم الله وجوهه و میگفت این است منتهی من که همان من و خدا است
 و یحیی بن معین میگوید که ابو الصلت گفته است و صدوق است الا آنست که تشیع میکند و وفات
 ابو الصلت در شوال سنه ست و ثلاثین و بیستین است و در تاریخ امام یاقعی مذکور است که وفات
 رضارضی الله عنه پنجم ذی حجه و بعضی گویند سیزدهم ذی القعدة سنه ثلاث و اربعین بکدینه طوس نمازگزار
 بروی مامون و دفن کرد و او را برپای قبری پرورش رشید و سبب وفات وی رضی الله عنه آن بود که انگور خورده
 بود و بسیار خورده و بعضی گویند نه بلکه پرورش دادند گفت شیخ ابو عبد الرحمن سلمی رحمه الله علیه شنیدم
 از منصور عبد الله اصفهانی که گفت شنیدم از قاسم بن عبد الله رحم بفرموده که گفت شنیدم حسین بن نفیر
 رحمه الله علیه که گفت پرسیدم از رفایین موسی الرضارضی الله عنها از فوت پس گفت فوت متحقق و مشهور
 فوت طعام مصروع است و نابل مبذول و بشیر مقبول و عفاف معروف و اذای مکفوف
 و از کلام رضا است رضی الله عنه هر که از مائیکه کند او را و چند فوا السبب دیگر که بداند او را و چند غذا
 هر که اطاعت نکند خدا را و غرض از مائیکه و تو ای مخاطب چون طاعت کنی خدا را از مائیکه که اهل بیت
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم مروی بر رضارضی الله عنه گفت بخدا سوگند تو بهترین آدمیانی فرمود ای
 فلان سوگند محو زبیر از من است هر که بر پیغمبر گارت راست و طاعت کند تراست مر خدا را و غرض
 بخدا سوگند این آیت منسوخ نشود ان اکرمکم عند الله اتقاه الله
 و نیز مروی بر رضا گفت رضی الله عنه بروی زمین یکی بنیت شریفتر از تو جهت پدران فرمود که تقوی
 شریفتر ساخت پدران ما را و بود رضا سیاه فام مانند پدرش کاظم رضی الله عنه و در انساب
 رضا علی بن موسی رضی الله عنها از اهل علم و فضل بود با وجود شرف نسب و خلل و در ولایت او از
 دیوان اوست و وفات رضارضی الله عنه در قریه سنایا و طوس که امروز مشهد مقدس گویند
 از رستاق نوقان و دفن و مع در و ارحمیدین قحط طائی و رقبه که در وی بارون رشید مدفون است
 از جانب قبله و آن روز جمعه است و یکم رمضان و بقولی آخر صفر بود سنه ثلاث و اربعین و بقولی سنه
 ثمان و اربعین و او را در نماز رضی الله عنه موسی و محمد تقی و فاطمه بود موسی بیچ عقب نگذاشت

و عقب از اطلاع او تقی است و ذکر امام محمد جواد تقی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است از بیم
 اهل بیت ابو جعفر محمد جواد بن علی رضا است و او را ابو جعفر ثانی گویند و در کتبت و نام با امام محمد باقر مؤلف
 بود و لقب بی جواد تقی است و قبر او بنجد است با قبر جیش موسی کاظم زیر یک قبور و امامون دختر
 خود را ام الفضل زهری داد و موسی دختر مامون را بمید آورده و مامون در هر سال هزار هزار در هم بسوی
 وی روانه میساخت و او را تعظیم میکرد و وفات یافت جواد محمد بن علی رضا رضی الله عنه در سنه عشرين
 و مائتین و عمر او سست و پنج سال بود و نماز کرد بر وی الوائلی ابو جعفر بارون بن معصم محمد بن مارون رشید
 و ماور جواد جاریه بود و نامش خیزان و در مرآت الاسرار است نام مادرش ریحانه و یاسکین است و ولادتش
 شب جمعه پانزدهم یا هفدهم رمضان سنه خمس و شصین و مائده و در مدینه واقع شده در زمان پیر خونیت سال
 عمر داشت و مدت امامت هفده سال بود و در رساله مذکور است که روایت کرد جواد محمد بن رضا
 رضی الله عنه با اسناد که از پدران خود دارد تا ایلمو منین ^{علیه السلام} ابی طالب رضی الله عنه گفت فرستاد مرا
 پیغمبر امین پس وصیت کرد مرا و گفت یا علی یا فاطمه یا محمد یا قاسم من استشاره هر که استشاره کند هرگز
 زیان نماند و هر که کار مشورت کند هرگز پیشمان نگردد و یا علی الزم گیر خود راه و حق در آخر شب یا که
 بچپیده میشود زمین در شب که در روز آنچنان بچپیده نشود و یا علی کاری که کنی در باده کن که حق تعالی برت
 و او است امت مرا و رابدها و داد میفرمود هر که بر اداری یافت در بین خدای عزوجل خانه یافت و در بهشت
 و اعتقاد از اولاد ابو جعفر ثانی محمد جواد از مرد است علی ثانی بن محمد جواد و موسی بن محمد جواد و اسحاق
 از وی نسل ماند و لیکن بسیار نماد و اولاد وی در جانب ری و قم و نواحی آن موجود اند و اولاد جواد بن
 موسی اند که مذکور شدند و دیگر حسن و عسکیر و بریه و ابامره و فاطمه رضی الله عنهم اجمعین ذکر امام علی ماکو
 تقی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است که از ائمه اهل بیت ابو الحسن علی ثانی بن محمد جواد
 رضی الله عنهم که معروف است بجسری و لقب او تقی و زکی است مادر او ام الولده است نامش شماره
 بقول آیه ماد را و ام الفضل بنت مامون و ولادت وی سنی الله عنه در ماه جیب سنه اربع عشر و مائتین
 و بعضی گویند در روز عرفة و مولد او در مدینه بود و وفات در سمرقانی روز و در شب و او را خرمادی الاخر

در سال دوم حاکم سراسر جمع و حسین بن مائین و قتیله کرده شد و در سرکش که بسیار بود و در خارج یعنی خارج راه
 علی بن احمد بن سیدی و چون سخاوت و حق او را و قتل او را علی بن جعفر بن المعظم بیدار شد و قتل او را ازین
 بخدا آورد و از انجا بصره را بی گناه و اقامت و در آن مقرر گردانید پس بی بی رضی الله عنه بصره را بی آنکه
 و مدت بست سال در ماه و از انجا اقامت کرد و وزیران المعتمد بالله و قاتل المعتمد بالله و ابوعبدالله بن
 ستم است و مباحثت کرده شد و او را در ویرانه بنشیند و از محرم سده انشین و حسین بن مائین و قتیله و قتل کرد و بی
 خود بی این سال و کشته شد و بخت و در ویرانه و عسکری نسبت به عسکر سده من رای گویند که آن شهر بیست
 که بنا کرد و او را معتمد و در کشتی کراخیده شد و شهر بخدا و بیروی تنگ آمد و مردم از اقامت او در وی متنازع
 شدند پس درین موضع شهری بنا کرد و خود را لشکرش با آنجا انتقال نمود و عمارت خوب در آنجا ساخت و او را
 سرمن رای نام نهاد و او را ساقه و ساقه را نیز گویند از جهت تروال عسکر معتمد و بی و این واقعه در سده
 احدی و عشرين و مائین بود و معتقد بالله بنی ابوالحسن محمد بن رشید است و او را و مادره مولده گویند
 است چون آن گزشت شد معتمد حکم کرد که همه خلافت بیست سال و بیست ماه و بیست روز اسم خلافت
 بر او بود و در سده احدی و عشرين و مائین بصره را بی انتقال کرد و در بیست و الاخر سده سبع و عشرين و مائین
 بصره را بی و او را بنایف مشن خوانند از فرزندان عباس بن علی بن محمد ششم بود از خلفای بنی عباس مولده
 او در سده ثمان و سبعین و مائین بود و خلافت او بیست سال و بیست ماه و بیست و پنج و قتیله مشهور و بی
 بیست بود و بیست هزار غلام داشت و در بیست سال بود و بیست و پنج و قتیله مشهور و بیست و پنج و قتیله
 بغداد از بی ابی غلامان او بفریاد آمدند و پراکنده شدند و بیست و پنج و قتیله مشهور و بیست و پنج و قتیله
 خود انتقال کرد و ابوالفتح مدانی رحمة الله علیه گفته که سرمن رای بیستم حسین و قتیله آن نام شهر بیست و پنج
 بیست و پنج و قتیله قتل کرد و او را نام نووی رحمة الله علیه و در انساب گفته که بیست و پنج و قتیله قتل کرد و او را نام نووی
 بیست و پنج و قتیله قتل کرد و او را نام نووی رحمة الله علیه و در انساب گفته که بیست و پنج و قتیله قتل کرد و او را نام نووی
 فرستاد و قتیله خواست که چه مقدار از انبیر تصدق کند تا از عهده بگذرد گفت بی رضی الله عنه بیست و پنج و قتیله
 و بیست و پنج و قتیله خواست که چه مقدار از انبیر تصدق کند تا از عهده بگذرد گفت بی رضی الله عنه بیست و پنج و قتیله

اندر وی با امیر المومنین که این از کجا فحیده نامی رضی الله عنه رسول را بتوکل باز فرستاد که با امیر المومنین بگویم
 این را از آنجا گفتند که حق سبحانه گفته است لقد کفرکم الله فی ما کان یدعیکم جنتکم
 الامایه پروردگار تعالی میفرماید و خطاب بپیغمبر صلی الله علیه و سلم و رضی الله عنهم میگوید که شما را نعمت دادم
 در جایای که شریک و یار ایست و ما روایت کرده اند رضی الله عنهم که مواعظ در وقایع و سرایا و غزوات بهشتا و
 مواعظ بود و حتی در خنین بهشتا و رسیدم مواعظ بود ازین مواعظ هر چه زیاده کنه امیر المومنین در کار خیر بود و مندر
 بود در دنیا و آخرت و بود ناموی ابوالحسن علی بن حنبل و رضی الله عنهما متعبد فقیه امام و از وی ترمذ متوکل است
 کردند و گفتند که وی در منزل سلاح نگاه میدار و در پیش انداخته کوفی طلب خلافت میکند پس کس را ستاد
 ایما یک بروی در منزلش درآمد و او را دیده اند و خانه بروی مردم بسته و جامه موی نه پوشیده و پوشینه بر سر پیچید
 و مستقبل بنده نشسته و هیچ باطنی در میان و بی میان خبری که سنگر نیاید نگفته بایک قرآن در روده
 و و میدترنم میکند و بنهم جفت او را بر داشتند و ترمذ متوکل آوردند چون در برابر تقدیم کرد و در پهلوی خود نش
 نشاند و گفت از شعر خوان که خوش آید و فرمود من شعر کمتر روایت کنم گفت ناچار تر اشعری باید خواند پس
 بیت بخواند شعر بنده بی حال چنان که ایشان از جایای بلند نقل نامی که که تفرز نموده و از مرگ گریزه آنجا اقامت کرده اند
 فرود آند و بعد بخواری در زیر پیرین بر نهاده و از برای که آن تختها چیده شد و آن تاجها کجا رفت و آن طلبها گوا
 رونامی ترمذ فافه که پیر و پایشان میکشیدند کجا است از قبر جواب آید که آنها همه فانی شده و بر باد رفت و آن
 رومار که رم خود و خاک شد حاضران بر سر رسیدند و کمان بردند که مبادا همین ساعت بلای بر سر آید و متوکل
 بگیرد و آمد و گفت یا ابوالحسن هیچ دمی بر خود داری فرمود و ارم چهار هزار دینار پس متوکل بدفع چهار هزار
 دینار بروی حکم کرد و او را معزز و مکرّم بمیزنش باز گردانید و نسل از اولاد علی نادی و یا یو محمد حسن بن علی نامی
 که او را عسکری نامی گویند و در بر او رضی الله عنه حضرت علی بن ابی طالب ماند و اما بر ایشان ابو جعفر محمد
 بن علی نادی بجانب حجاز رانده نهفت شود و بعد حالت حیات برادرش حسن عسکری سفر کرده بود چون تکر
 قریه که بالاتر از موصل است بهفت فرسنگ رسید هم در سوادان وفات یافت و قبرش نفیش نیزه جانناش
 و بروی مسجیدی بنایافت و میراث است که در کثیف با علی رضی الله عنه و علی رضا موافق بود بنابر این نام علی

ابو القاسم ثالث گویند و القای تیر نفش تقی و مادی و عسکری و مباح و متوکل و محتاج و مرفق است امام ابو الحسن
 علی نقی در زمان وفات پدر خود امام محمد تقی شش سال بود و ذکر امام حسن عسکری رضی الله عنه
 در رساله شیخ عبدالحی است که از اجداد اهل بیت ابو محمد حسن بن علی عسکری رضی الله عنهم با ورام الولد بود و نامش
 سوسن سمانه و ولادت وی رضی الله عنه روز دوشنبه و هجدهم ربیع الاول سنه احدی و ثلثین و مائتین
 در مدینه واقع شد و وفات وی در ربیع الاول سنه ستین و مائتین روز جمعه ششم ماه مذکور یا هجدهم ماه مذکور
 و بعضی غیر آن گویند از سنه مذکوره ثلثین و مائتین و وفات وی در مدینه واقع شد و بعضی دیگر
 در مدینه بلده بود و بعضی گویند که مشهد علی مادی در قم است و این قول صحیح نیست صحیح آنست که در قم مشهد
 فاطمیه موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم و منقول است از رضا علی بن موسی رضی الله عنهما که گفت که
 زیارت کند قبر فاطمیه موسی را و را بهشت روزی شود و حسن عسکری رضی الله عنه نزد امامیه رضی الله
 ابو القاسم محمد منظر صاحب سر و ابست و مدت بقای حسن عسکری بعد از پدرش علی بابادی رضی الله عنهما
 شش سال است و گذشت حسن عسکری رضی الله عنه و لدی ران ظاهر و نه باطن غیر از ابو القاسم محمد در وقت
 است که کنیت وی با امام حسن علی بن ایطالب موافق بوده و نقی زکی و عسکری و خالص و سراج است
 وی روز جمعه ششم ربیع الاول با آنکه سنه ستین و مائتین در زمان سلطنت معتد خلیفه بنی عباس بغداد و مس
 علی نقل فرمود و مدت عمر شریفش هشت و نه سال و قبولی است و هشت سال و ایام امامتش هفت سال و
 یک پسر داشت که امام محمد مهدی باشد و ذکر امام محمد مهدی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحی
 است ابو القاسم محمد منظر که مسیح است بقایم تر و امامیه موکدش رضی الله عنه شب جمعه نصف شعبان
 سنه خمس و مائتین با ورام ولد است که او را ز حبس میگفتند و او در وقت وفات پدرش شش سال
 و پنج سال بود و امام باقری در تاریخش ذکر کرده که سنه خمس و ستین و مائتین فات یافت محمد بن حسن عسکری
 ابو القاسم که او را امامیه حجت و قائم و مهدی و منتظر و صاحب الزمان لقب کردند و وی نزد ایشان خاتم و
 امام است و زعم ایشان آن است که وی در سرزمین ای در عراق آمد و مادرش میباید که می در مدینه بود
 مادر بیرون نیامد و این در سنه خمس و ستین و مائتین بود بعضی گویند در سنه ست و ستین و مائتین و این قول

رضی الله عنہ بیست سال بود و درین عمر در اقصی ثقلی حکمت و فضل تخطی یافت و گردانید و آئینی برای اهل عالم چنانچه
 در حدیث طبرستان السلام در حالت مصیبت و نبوت داد و او را عمر در از بخشید چنانچه خضر علیه السلام را بخشید
 شش ماهه گویند که فایم مهندی مشهوری و در شریعت مای است و اولاد جعفر بن علی مادی بن محمد جواد
 بن علی رضا را توالی را گویند و اینها جماعت کثیر اند اما این جعفر هم ولد بود و قبر او در سرانی پسرش است و سائر
 و وی چهل و پنج سال از عالم رفت سزاوی و سبعین و نماند و اولاد این جعفر تقی و مشت و بعضی منقرض
 نشان در حق بودند و گفته اند که این جعفر پیش از نبوت خود از ان دعوی که برادرش و او امام گردانیده است
 بر پشت و تائب شد و علی بن جعفر متوفی رضی الله عنه نیز بایرادرش محمد بن جعفر صادق بلکه ظهور کرده بود و سائر
 اہل بیت که در ویدین امامت رجوع نمود و شیخ علاء الدین احمد بن محمد السعفی و حسن الله وجه و در ذکر اہل
 و اقطاب میگنید که تحقیق رسید بر تہ قطبیت محمد بن حسن کمری رضی الله عنه و عن ابائہ الکرام علیہم السلام
 الطہارۃ و وی در وقتی که تحقیق شد داخل نمره ابدال بود پس ترقی کرد و درجہ و طبقہ طہیہ تا انکه رسید
 و از گذشت و قطب ان زمان علی بن حسین بخاری بود چون وی در گذشت و در شوش نیز دفن کرده شد
 محمد بن حسن کمری بیروی نماز گذارد و بجای وی نشست و تا نوزده سال در مرتبہ قطبیت باقی ماند پس
 حق تعالی او را تہروج و ریحان ازین عالم و گردانید و عثمان بن یعقوب جوینی خراسانی را در ان مقام پاکیز
 و نماز کرد و جمیع انتحابی بر محمد بن حسن کمری و دفن کردند او را در مدینہ رسول صلی الله علیہ وسلم چون
 جوینی وفات یافت احمد و کل او را و عبد الرحمن بن ابی کبیر بجای وی نشست و در حج تربیت یافته بود و بر
 جوینی نماز کرد و قبرهای این مذکورین پس است پیوستہ ترین بنائی ندارد و غیر ایشان از انہا را نشناختند
 و ایشان ہر سال زیارت آنہا بکنند و یک تن از اقطاب کمری کہ فریاد است و کوه مابین بسطام و اصفہان
 پیش از ظهور نبوت ان سرور صلی الله علیہ وسلم دفن کردند و این جماعت ماموران و متابعت انبیا علیہم السلام
 و السلام و متکب بشرا و ایشان و اقرار بکلمتین شہادت و ایشان از انہا اند و آدمیان کہ ایشان ان
 بدلائل نشانند و لیکن بدلائل ایشان را نشانند و اہل رضی الله عنه در زمان پیغمبر صلی الله علیہ وسلم از جماعت
 مستبعد بود چنانچہ در آسمان دو قطب اند قطب جنوبی و قطب شمالی و نزدیک ترین کوکبہ اقطاب جنوبی است

و قطب شمالی جدی حق تعالی در زمین نیز دو قطب ساخته و هر یکی را مرتبه تعیین نموده و پس مرتبه قطب را شاد و مرتبه
 سهیل است که بزرگ ترین کوکب است از روی جرم و غلظت و نفوذ و قوت قلب می بر قلب محمد صلی الله علیه و سلم
 چنانچه قطب ابدال قطب بر قلب اسرافیل است علیه السلام و مرتبه قطب ابدال مرتبه جدی است منتهی
 و چشم اکثر زمان قطب است که حق سبحانه و تعالی ما را بوجود و غریزی مشرف گردانیده است محمد الدین
 عبد الوهاب رسینی است و با بر سین قریه است از قریه های قزوین قریب بایه حق تعالی او را بر تخت تبت
 قطبیت بعد وفات عبد الله شامی قدس حق تعالی روحه و در بیع الا که خدمت عشره و سبعه است نشان داده و به قتل او
 و ششش بود پس حق تعالی عمر و دراز گردانید و وجود شریف او را حیان جلالی و حدوث سبقتی ساخت
 و این قطب پنجم است از اقطاب از زمان حضرت صلی الله علیه و سلم تا زمان ما تا اینجا کلام شیخ علما الدوله
 سستانی است حمد الله و در او را در این کلام و را تر ازین کلام است و الله اعلم و منصفه اند که امر
 عسکر فارهم الله گفته اند بسا باشد که اتفاق کند شیطان بر آدمی اصل صحیح را که صحت او متعلق باشد و چون
 بدانند شیطان پیدا میسازد و نفس آدمی را ازین اصل معانی مملو که قدرتش بر او آنها را نشد چنانکه اتفاقا
 کرد اهل بدیع و دیوار انصاف شیعیه را علی الحفصه و اما الیه الشیاء از اصول صحیح را که در آنها شک ندارند پس
 عاقلین بر ایشان تلبیسانی که تفکر کرد و روی نفوس ایشان فتنی نفسانی و استنباط کرد و نفوس ایشان
 از ان شیهات اموزد که شیطان از این گمراهی بیاموزد و پستی اطمینان را و قوت های که در نفوس انسانی باشد
 نباشد چنانچه اول از راه محبت اهل بیت رضوان الله علیهم جمع بر ایشان درآمد و این اصل صحیح است و نوشته
 و بلند ترین چیزهای است که بدان تقرب بخواند و غرض و لیکن از خدا اعتدال تجاوز کردند تا آنکه بعضی محبت
 و حب ایشان و انکار فضایل ایشان ضی الله عنهم کشید با آنکه محبت ایشان نیز از بلند ترین موجبات
 الهی است غرض از خیال کردند که اهل بیت سزاوارتر از ملائقی تر بودند از ایشان یا این مناصب دنیا و دین پس خود
 گمراه شدند و دیگر از این گمراه کردند چنانکه شیطان در ان مستایل که ایشان دارند شاگرد ایشان شدند
 که غلو در دین تا آنجا ایشان رسانید و از حد بر آورد و قضیه بر عکس نشست و هم در دنیا که مذکور است که العباد
 علی بن حسین رضی الله عنهما و حسین بن علی از آل الله و منین علی رضی می آرند که گفت گفت رسول صلعم

پیغمبر من و وارزون باشند اول ایشان توئی ای علی و آخر ایشان مهدی که فتح کند حق تعالی بر دست
 وی مشرق ارض و مغرب آن را و در حدیث ابی عبد الله جعفر صادق رضی و عن ابی امیر المؤمنین علی
 می آرند که گفت گفت رسول صلعم و وارزون اند از بیت من که واده است حق تعالی ایشان را فهم و حکمت
 و پیکرده است ایشان را از طبیعت من پس و ای بر منکران ایشان بعد از من و از و کعب رحمة الله علیه اسناد
 وی از سید الشهدا امین بن علی رضی الله عنهما می آرند که گفت از ما و ازده حق مهدی بنهاد اول علی بن ابی طالب
 و از ایشان مهدی قائم بگویند و از حق سبحانه بوی ندید با بعد از موتش ظاهر بگویند و از بوی
 دین حق را بر همه دنیا اگر چه ناخوش آید مشرکان را و از ابی عبد الله جعفر صادق رضی الله عنه می آرند که گفت
 از ما و ازده مهدیست شش شش از نماند گذشته و شش و شش دیگر باقی مانده میکند الله تعالی و شش شش دیگر بگویند
 و در روایت کرده شده است از جعفر صادق رضی الله عنه که از وی حدیث کتاب الله و غیر آن سوال کردند
 که عزت کسیت فرمود و حق حسین و حسین و مهدی جدا می کنند ایشان را و کتاب الله جدا می کنند کتاب الله ایشان
 تا وقتی که در آید بر رسول خدا بر فتنه و منقول است از امام رضا علیه السلام که گفت اگر خوش داری که بمالده
 شوی بجای که بر تو بیخ گشایی بنشین زیارت کن حسین رضی الله عنه را و اگر حسین بگریزی و شکهای تو بر
 نصراهای تو رواق شوند بیا فرمود خدا تعالی بر گناه او اگر خوش داری که ترا ثواب بدهد بیا که آن را
 که با حسین از این بیت دی شهادت شد و مثل ایشان بروی زمین یکی بنویسد بگوید که گاه ایشان را داری
 یا کاشی که گفت معبود حق ز حق را عظیمای کاش می بودم من در آن روز با ایشان
 پس سنگای می یافتیم سنگاری عظیم تحقیق فرود آمد برین چهار هزار فرشته از برای حضرت و ازین
 واده نشد ایشان را نصرت پس این چهار هزار فرشته بر قبر او بنشینان موی غبار الوده و آثار
 که بایستد قائم رضی الله عنه پس با وی باشند و نصرت دهند و هم از امام رضا رضی روایت است که فرمود
 هر که بار بر بند و قصد زیارت من مستجاب شود دعای او و آمرزیده شود گناهای او و هر که مراد بخواهد
 کند گویا زیارت رسول خدا صلی الله علیه و سلم کند و بنویسد او را دعای تعالی ثواب چهار حج میبرد و هزار
 عمره مقبول و من بپزدان من روز قیامت شفیع او باشند و این بقعه و خانه است از میان جنست

طریق از ذکر ایشان در عهد مه کتاب گفته ایم و ابن عباس رضی الله عنه روایت کند از پیغمبر صلی الله علیه و سلم گفت
 رسول الله علیه السلام علی اصحابی الصفة فرأی فقههم و حجة بهم و طیب قلوبهم فقال صلعم انبشروا باصحاب الصفة
 فمن یقی من امی علی النبی انتم علیهم رضایا فیہ فانه یفقی فی الجنة ترجمان خبر است که چون پیغمبر صلی
 علیه و سلم بر ایشان بگذشت و در ایشان را بیدار بستاند و بخوردی دل ایشان از فقر و محاجت بنبی گفت
 مشارة یادر شمار و انا که پس شما بایند بعت شما و اندر فقر خود راضی باشند ایشان نیز رقیقین
 در بهشت یکی از ایشان منادی حضرت جبار و برزیده محمد مختار بلال بن رباح رضی الله عنه و دیگر دوست
 خداوند داور و محرم احوال غیر ابو عبد الله سلمان الفارسی رضی الله عنه و دیگر سربلک مهاجر و انصار و متوجه
 رضای خداوند جبار ابو عبیده بن عامر بن عبد الله بن الجراح رضی الله عنه و دیگر گزیده اصحاب زینت احباب
 ابو یقظان عمار بن یاسر رضی الله عنه و دیگر سالک کنج علم و خزینه علم ابو مسعود عبد الله بن مسعود الهذلی عند
 الله عنه و دیگر متوسل درگاه حرمت و پاک عیبت عتبة بن مسعود برادر عبد الله رضی الله عنه و دیگر سالک
 طریق غزلت و معطر از عصیان و ذلت مقداد بن الاسود رضی الله عنه و دیگر داعی مقام تقوی و راضی ملاب
 بلوی جناب بن الاریت رضی الله عنه و دیگر در درج سعادت و بحر قناعت عتبة بن خویان رضی الله عنه
 و دیگر برادر فاروق و مدعی از کونین مخلوق زید بن الخطاب رضی الله عنه و دیگر خداوند مجاهدات از طلب
 بیکدنه مولا پیغمبر صلعم و دیگر عزیز تالی از کل خلق حق آیه المکرر کائنات بن الحصین العدوی رضی الله عنه و دیگر عام
 طریق تواضع سپهر نهج تعلق سالم مولی قد نفی الیمانی رضی الله عنه و دیگر فاصد در فاه رضا و طالب گاه
 بقا اندر فنا صهیب بن سنان و لمی رضی الله عنه و دیگر خائف از عقوبت و تارب از طریق مخالف و عکاشه
 بن الحصین رضی الله عنه و دیگر زین مهاجر بن والانصار سید بنی قار مسعود بن سح القاری رضی الله عنه و دیگر
 اندر زبانه عیسی و اندر شوق بر رحیم موسی ابو زید بن جاد و القاری رضی الله عنه و دیگر غلط
 انفس پیغمبر صلی الله علیه و سلم و محاریرت راه خود عبد الله بن عمر رضی الله عنه و دیگر استقامت مقیم و اندر
 متابعت مستقیم صفوان بن سبیح رضی الله عنه و دیگر صاحب بهت و خالی از تهمت ابو الترداد و عویم
 بن عامر رضی الله عنه و دیگر متعلق در گاه رجاء و گزیده رسول بادشاه ابویکیا بن عبد الله المنذر رضی الله عنه

و دیگر کیمیای بحر شرف و مرقد و محل بلعده و عبدالرحمن بن ابی الحنفی رضی الله عنه و اگر چه ایشان را یاد نکردیم کتابی را
 کرد و شیخ عبدالرحمن بن حسین السمری رضی الله عنه که قال طریقت کلام شایع بوده است آنرا جمع کرده و مطبوع
 تصفه را مفردا مناقب فضایل و آسمانی و کنای ایشان بیان آورده است آنرا مسطرح بن ائمانه بن عباد را
 از جملة ایشان گفته و من بهل او را دوست ندادم که ابتدای افکار المومنین باشد رضی الله عنها و می کرد
 اما ابوهریره و ثوبان و معاذ بن الحارث و سائب بن خلاد و ثابت بن وولید و ابو عیسیٰ غوثی و غیره
 و سالم بن عیسیٰ بن ثابت و ابو الیسر کعب بن عمر رضی الله عنه و وهب بن سیاف و عبدالرحمن بن ائیس و مجاهد
 و الاسلمی از جمله اندر یک حدیث بودند و بحقیقت قرن محابره قرون بودند و هر دو یک بودند از هر دو قتی بهتر بود
 و فاضله ترین هر خلق بودند از هر که خدا تعالی را ایشان را صحبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم اندانی داشته بودند
 اسرار ایشان از جمله عیوب نگذاشته چنانکه پیغمبر صلی الله علیه و سلم گفت خیر القرون قرنی ثم الذین یومنون بالحدیث و علیها
 گفت و المتأیقون الا و التمان من المتأجرون و الا که کسار و الذین
 اتبعوا محمدا حیث است و کزواجه اولیس قرنی و کشف الحجاب است قابل بشم
 دین و ملت اولیس قرنی رضی الله عنه از کبار شایخ اهل تصوف بودند و بعد رسول صلی الله علیه و سلم بود
 اما ممنوع گفت از دیدار پیغمبر صلی الله علیه و سلم بدو چیز یکی غلبه حال بدو که حق و الله و پیغمبر محمدا را گفت و رویت
 از قرآن اولیس نام و را بمانست بحد و مقدار که سفندان رسید و منفر شفاعت خواهد بود اندازست مرغ مروی
 بعد و علی کرد جنی الله فیها و گفت شما او را ببینید رویت است و میانه با او مرد شعرانی است و پیغمبری حب
 او مقدار و درم سفید است از پیچیده است و بر کف دستش بچنان و وزیر بعد و گو سفندان رسید و منفر شفاعت
 باشد اندازست من چون ببینیدش سلام از من بدو رسانید و گوید ما مت مراد ما که چون عمر رضی الله عنه
 وفات پیغمبر علیه الصلوٰه و السلام آمد و علی رضی الله عنه با وی بودند میان خطبه گفت یا اهل بکده قوم ما اهل عبد
 خاستند گفت از قرن کسی هست اندر میلان شما گفتند علی قومی را بعد فرستاد و عمر رضی الله عنه
 خبر از او پس بهر سپید گفتند دیوانه هست او پس نام که اندر آید آنها بنایید با کس صحبت نکنید و آنچو مردمان
 خورند و نخورند و غم و شادی ندارند و چون مردمان بخندند و او بگریه و چون بگریه و او بخندد گفت میرا بخور

[illegible]

پوشیده ناشی بخوابید که استخوان پیغمبر اصلی علیه السلام از گداز کرد و بعضی را در بعضی اختیار میکرد
 از هیبت آن از خواب بیدار شد و از یکی از اصحاب پرسید این چیست رسید او گفت تو اندر علم پیغمبر و خفایه هست
 وی بدستی بزرگ سی خاکی اندر آن مقرر نشوی و همچو از سقیم جدا کنی و دیگر باره پیغمبر علی علیه السلام را
 بخواب دید که او را گفت یا اباصیفه ترس نبیند که در این نیست من گفتم که در این نه قصد غلت کنی و بخوابت و بیا که برود
 از مشایخ چون بر پیغمبر غمی و فضیل عیاض و داود طائی و بشر حافی و غیر ایشان و اندر میان علما مشهور است
 که در زمان ابو جعفر المنصور تبری کردند که ابوصیفه و نفیثا نویری و مسحور کلام و شرح یکی را از ایشان قاضی گردانند
 کس فرستاد تا جمله را حاضر گردانند نام گفت در هر یکی از شما نظر است چیزی بگویم گفتند صواب ای گفت یکی از
 این قضایا از خود دفع کند چنانچه قصه آن مشهور است و مسحور خود را دیوانه سازد و سفیان از راه بگریزد و شرح
 قاضی شود پس سفیان و راه بگریزد و مسحور خود را دیوانه ساخت و شرح قاضی شد و ابوصیفه بخیلی نجات یافت پس
 حکایت دلیل نویست و محبت و سلامت را و این نشان کمال حال می است برود مضمی یکی حدیثی در استثنای
 هر یکی و دیگر سپردن راه محبت و سلامت و خلق را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور نداشتن و آن جمله است
 که گفت ابوصیفه ایما الامیر من مردی اند از عرب بلکه از موالی ایشان و سادات عرب بحکم من راضی بنا شدند ابو جعفر
 گفت این کار را بالنسب بخلق نیست این کار را علم باید و تو مقدم علما و زمانه گفت نشایم این کار را و اندرین قول که
 گفتیم نشایم این کار را اگر راست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم دروغ فخران و مرقضای مسلمانان نشاید و تو
 روادار که دروغ گوئی را عقیقه خود کنی و نیز صاحب کشف المحجوب میگوید که امر و زجر علما در این جنبه معادلت است و کار
 از آنچه با هوای آدمیده اند و در طریق حق رسیده خاصه خانه امر او را قبل خود ساخته اند و سرای ظالم را زاریت المعیوم
 خود گردانیده و بطل جابر از بابا قاتب توفیق او و حق بر او کرده اند و هر چه بخلاف هوا ایشان بود و هر چه
 شوند متعوضا له من عدم الانصاف تشیع علی بن عثمان الخلالی صاحب کتابی که گفت بشام برود و من
 بطل موفون رسول خدا خفت بودم و در خواب خود را بیک دیدم که پیغمبر از باب منی شیبه در آمد و پیغمبر بر او کتار
 گرفته چنانکه اطفال اگر بند ششختی من پیش می دویدم و بر پشت پایش بودم و اندر تعجب بودم
 که این پیغمبر کیست پیغمبر علی السلام بکلام عجز بر باطن و اندر نشسته من مطلع بشد فرمود این امام است و اهل دیار

[illegible]

[illegible]

آوردندی از آن خان خورده و چون وفات کرد و جنازه او بر داشتند مرغان می آمدند و خود را بر جنازه او میزدند
 و از هر چه در گنجینه او بود می بردند و زمار می بردند و فراموش کردند که لا اله الا الله محمد رسول الله می گفتند
 و محمد بن خرمی گفت احمد را در خواب دیدم بعد از وفات که می انگشید گفتم این چه رفتار است گفت فرمود
 السلام گفتم خدا تعالی با تو چه کرد گفت بیامرزید و تاج بر سر من نهاد و غلین در پایی من کرد و گفت یا احمد این
 از برای آنست که قرآن را مخلوق خلقی پس فرمود مرا که بخوان بدان و غلامی که تحسیده است از سفیان
 ثوری من بخواند که یا بقی الله تعالی تعالی تعالی یا بقی الله تعالی تعالی تعالی و گفت یا احمد بنده الحیة او غلبه افکند غلبه رحمة الله علیه و در حرارت الاسرار است در شجوب التاریخ می نویسد که امام
 احمد بن حنبل بن بلال بن اسد شیبانی در سنه ثلث و دمانه متولد شده بود و در سنه ثلث و مائتین در
 حبش ابو الفضل جعفر بن معصم خلیفه وفات یافت رحمة الله علیه و در چهارم ربيع و کرمین بعد از وفات
 شاه یعنی علی مرتضی با لاکه شت اما چون ایشان اول پیر طریقت اندکها باز ذکر ایشان در غزل واجب است
 اول پیر امام حسن در کشف المحجوب است آن جگر بند مصطفی و ریحان دل مرتضی و قرة العین را
 ابو محمد حسن بن علی رضی الله عنه ویر اندرین طریقت نظری تمام بود و اندر وقایع عبارات خلقی و احوال
 که گفت اندر حالت و متیش علیکم بحفظ الاسرار فان الله مطلع علی الصغائر یعنی بر تو باد بحفظ الاسرار که حفظ
 و استند شما بر است و حقیقت این آن بود که بنده مخاطب است بحفظ اسرار همچنانکه بحفظ اظهار پس حفظ اسرار
 از التفات باغبار باید و حفظ اظهار را مخالفت جبار همه آید و اندر حکایت یافتیم که اعرابی در آمد از بادیه و
 بر در ساری خود نشسته بود و اندر کوفه ویر و دشنام داد و وی بر خاست و گفت یا اعرابی مگر گرسنه باشی
 شده یا تر از من رسیدی است و وی همچنان دشنام میداد و تو چنین و ما در پیر تو چنین حسن رضی الله عنه
 غلام را فرمود تا یک بدره سیم آورد و بدو داد و گفت یا اعرابی معذوره اگر که اندر خانه بجز این نبود و الا از تو
 دریغ نداشتی چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول الله صلی الله علیه و سلم من گواهی میدهم
 که تو پسر نبی و من اینجا تجربه علم تو آمده ام و این صفت محققان مشایخ با سکر که در و دم خلق نزد ایشان
 برابر بود و محققان متغیر نشوند و دم پیر امام حسین آن شهید بیخ محبت و فنا آنست که شایع است

المصنف وکما لخصی وشمع جمع آل محمد واز محل خلافت محمد وصدیق زان خود بود عبدالله حسن علی
 کرم الله وجهه از محققان اولیا بود صاحب اقتباس المانور گوید نقلت که شخصی بنی متش سوال کرد که بچه
 چیست فرمود که نهایت بنده آنست که از اختیار خود بیرون نیفتد و در ذات تعبدیت چنان فرق گردد که خود را در میدان
 نهیب و از هیچ سائل نیز نقل کرده است که روزی امیر المومنین حسین بن علی علیه السلام از میانان بزرگان
 نشسته بود خادمش با کلاهش بر سرش گذاشت و از غایت درشت پایش بجاشید باطل بفرمود بر سر
 میا وک شانه زده افتاد و شکست و آتش بر خساره شریف فرو ریخت امیر حسین علیه السلام از روی تاب
 نه از روی تعذیب در بر گرفت بزبان خادم جاری گشت آنکس طمأنین العین طمأنین العین طمأنین العین
 فرمودم باز خادم گفت و العافین حسن الناس امام حسین گفت که منم و باز خادم گفت
 والله یحب المحسنین امیر زاده گفت که از مال خودم از او کردم سوهم سپر کمیل خواجی پیران
 زیاد قدس سره از کلامان روزگار و مرشدان خود بود و مرید پاک اعتقاد و خلیفه علی مرتضی کرم الله وجهه
 است کمالات و خوارق عادت او بسیار است در سلسله او اکثر شاه بازان خاصه بعد یکدیگر خواج
 حسن بصری به انگلیز قلابدوی نموده شیخ رکن الدین علاء الدوله سمنانی در چهل مجلس میفرماید که روزی
 امیر المومنین علی کرم الله وجهه بر اشتر نشست و کمیل زیاد را در دین خود ساخت و علی رضی الله عنه را رسم
 بودی که چون علوم و اسرار در باطن او موج زد می کمیل را پیش خود نشاندی و اسرار گفتی رفتی و بعضی
 اوقات خواج کمیل زیاد سوال کردی قال کمیل بن زیاد علی بن ابیطالب کرم الله وجهه گفت کمیل یا مومنی
 را که الحقیقه حقیقت چیست فقال لا اله الا الحقیقه فرمود علی مرتضی را با حقیقت چه کار است فقال او گفت
 صاحب سترک گفت کمیل مگر من صاحب ستر تو نیستم فقال ای فرمود هستی و لکن یسر شیخ علیک یا یطیع بنی
 ولیکن چون دیک ستر بپوشی می آید بر تو میریزد فقال و مثلك لا یحسب سائلا پس گفت کمیل که مانند تو سائل
 را محروم نگذار بعد از آن اسرار حقایق و توحید به الفروع طریقی فرمود فقال الحقیقه کشف شجاعت الحکام من
 غیر اشارت پس فرمود که حقیقت کشف و اظهار کردن جلالت و بزرگی دوا لجلال است از غیر اشارت
 که اشارت دوشی میطلب و غیرت میجوهر و ان فی نفس الامر باطلست فقال فرمودی فیما بینا ما یسر گفت که

بکن بزی من در آن ظاهر حقیقت بیان را فقال محمود العلوم پس فرمود علی کرم الله وجهه که محم
 وناجیه کردن امر موهوم و غلات واقع را که وجود عالم انسانی سوامی حق باشد و بعد از بودن و دانستن این معلوم
 و محقق را که وجود حق باشد فقال زنی فیه بیان پس گفت کیل زیا که بکن برای من در آن جواب حقیقت بیان را
 فقال هنگام عبد علیه السیر پس علی فرمود هنگام کردن و پرده دریدن از سر و امر نهی از یک غلبه فقال
 زنی بیان پس گفت کیل زیا که بکن فقال جذب الاحدیه بصفت التوحید پس فرمود علی مرتضی جذب کردن گفت
 احدیت بصفت توحید فقال زنی بیان پس گفت کیل زیا که بکن برای من فقال لور لشرف من صبح الانزل
فیخرج علی بها ال توحید انما پس فرمود علی مرتضی لور است که میدرخشد از صبح ازل پس ظاهر میشود بر
 بیکال محمود انما لور فقال زنی بیان پس گفت کیل زیا که بکن برای من فقال لطف السیر فقد
طلع الصبح پس فرمود علی مرتضی سز بکن بکش چراغ را پس تحقیق طلوع کرد و ظاهر گشت صبح و احتیاج
بر شونانی چراغ نماند و حقیقت در ظهور خود محتاج بی بیان ند در اینجا سخن بسیار است این ترجمه از کلام الاسرار
آوردم و عبارت عربی بر ورق کتابی یا فتم و هم مصنف آه الاسرار می آرد چنانچه شیخ عبد الان کاشی
قدس سره شرح آن نوشته است و هم در چهل مجلس آرد که روزی امیر المومنین فرمود که یا کیل ببین
خود اشارت کرد که در اینجا علیها بسیار نموده اند اما اهل آن نمی بینیم که با و میگویم در آن که دانائی وزیر کی
می بینم میدانم که این علوم را دام و بنوا جاه خواهد کرد و در آنکه ورد دین و ترک جاه می یا بم دانائی قدیر کن
نماید که این علوم فهم تواند کرد و این هر دو در یک کس جمع نیافتیم اما مید میدارم که حق تعالی غالی نمک مد
نمیزد از کسانی که لها ای ایشان باین علوم منور طارد ایشان بغایت آنکه باشند از روی عدو اما
زیادت از هم باشند از روی لبر عبد از ان فرمود و اشوق الی لنا فهم و خواه بکیل زیا در جمع غزوات
و سهم وقت بخدمت علی کرم الله وجهه حاضر بود و بعد از مشاهدات آنحضرت کرم الله وجهه گوشه خلعت
اختیار کرد و ترتیب اک از امیر المومنین یا قد بود در آن مشغول گشت و مردان صادق الاخلاص ملا نهاد و
نمود تا در زمان سلطنت عبد الملک مردان بنای اشن و ثمانین در بست حجاج بن یوسف شبه گشت
رحمة الله علیه چهارم پیر بصری آن هر دره ولایت نبوت آن کان حقیقت قوت

ان بحری و علم آن گنج عمل و علم آن متفق علیها صاحب ای صدری امام المتقین ابو سعید خواجہ صبری
 رحمة الله علیه در کشف المحجوب است امام عمرو فرید دهر ابو علی الحسن بن ابی حسن صبری رضی الله عنه و گوی
 گفتنش ابو محمد گویند و گوی ابو سعید ویرا قدری و بر گزینست نزد یکاهل طریقت و لطیف الاشارات
 بوده است اندر علم معاملات شیخ عبدالحق در رساله مذکور منسوب که جامع الاصول آورده که ابو سعید
 حسن بن ابی الحسن بیاضیست از بنده متسلان است مولی زید بن ثابت دو سال از خلافت عمر رضی
 الله عنه باقی مانده بود که حسن بحدیث زاید و سعید از قتل عثمان بدیده قدم آورد و عثمان رضی الله عنه
 را دیده بود و بعضی گفته اند علی را بعد از ملاقات کرده اما در بصره دیدن او علی را نرسیده چون علی بصره
 متروم آورد و حسن و وادی قری بود متوجه بصره و گویند طلحه و عاتشه را وید اما سماع وی حدیث از انبیا
 بصحت نرسیده و جماع دیگر از انبیا فضا اونی کثیر از تابعین و غیر هم از وی روایت کرده و در آن است که ویرا
 پیش عمر دندوی رضی الله عنه گفت نام این حسن کنید که نیکو روی است و هم وی گوید که در اکثر است مکتوب
 منقول است که وی خلیفه علی مرتضی بود و با امام حسن بن علی علیهما السلام و خواجہ کمیل زیاده بیعت
 ویرا فضایل بسیار و مناقب بی شمار است انقی مولا نا فخر الدین در رساله فخر الحسن تحقیق تمام بیعت و خرقه از
 علی کرم الله وجهه ایشان ثابت کرده اند و کشف المحجوب است اندر حکایت یا فتم که اعرابی نزد یکی آمد و ویرا از
 صبر پرسید گفت صبر بر دو گونه است یکی صبر بر مصیبات و اندر بلیات است و دیگر صبر از چیزهای که غایتها
 از آن بازگشتن فرموده است و از متابعت آن نهی فرمود اعرابی گفت آنت زاید با آنت زاید نیکو
 تو زهدی که هرگز زاهد تر از تو ندیده ام و صابر تر نه گفت یا اعرابی اما زهد با بجمه رغبت است و صبر من
 خیر اعرابی گفت تفسیر این سخن مرا بگو که اعتقاد من مشوش گشت گفت صبر من بر بلا یا اندر طاعت ناطق است
 و ترس من از آتش و ترس و این عین خیر بود و زهد من در دنیا رغبت است یا آخرت و این عین رغبت
 بود و خیر من آنکه نصیب خود را از دنیا برگردانم و صبر من بر حق را بود نه مرا من حق خود را از دنیا و زهد
 مرا حق را بود نه مرا رسیدن خود را به بهشت و این علامت محبت اخلاص است و هم از وی روایت می آید
 که گفت رضی الله عنه ان صحته الاشرار لو رکت سبوا لک لظن بالاختیار به که باید ان این طایفه محبت کند

بنیکان این طایفه بدگمان شود این قول سخت متناقض است اندر خود اهل این زمانه که مجاهد مندر غریزان
 حضرت حق را در تذکره الاولیاء است که حسامی دایم خوف و حزن حق او را فرود گرفته و ما و روی از موالی اسلام
 رضی الله عنهما چون مادرش بجاری مشغول شد و حسن در گریه آمدی ام سلمه سینه مبارک خود در دهن او نهاد
 و قطره چندید که چندین هزار برکات و کرامات که حق تعالی در وی پیدا آورد از آن شیر بود ام سلمه رضی الله عنهما
 پیوسته و عاگردی غداوند این انعمتی عظمی گردان تا چنان شد که صدوسی بن را از صی ابریه است مفتاح
 از آن بدرستی و اوداد او بحسن بن علی بود و در علوم مجموع بدو کرد و هم از وی نقلست که چون علی کرم
 الله وجهه در بصره آمد چهار شتر بر میان بسته و سبزه نمانده فرمود تا مجاهد بن ابی بکر گشت و در آن زمان که در مجلس
 حسن مخفی شده در آمد و سوال کرد که تو عالمی یا متعلم گفت من هیچ نام هر چار پیغمبر علی السلام بمن رسیده است
 انرا بخلق میرسانم مرتضی رضی الله عنه او را منع نکرد و فرمود که این جوان شایسته سخن است پس بر پشت فلان
 حشمت است که او علی است از مبر فرود آمد عقبش روان گشت تا بدو رسید گفت یا امیر از هر خدا و طهارت
 کردن بیلوز جا سئ که آنرا بابا لطشت گویند او را طهارت صوری و معنوی سیاموخت و برت و یکبار
 در بصره خشک سالی بود و دست هزار غل و بر فتنه با ستقا و منبری نهادند و حسن را بر مبر فرستادند تا دعا کند
 حسرت گفت اگر میخواهید تا باران آید از ابریه بیرون کنید چندان خوف بروی غالب بود و کسی که چنان قتل کرده
 که چون نشسته بودی گفتی که مگر پیش جلا داشت است هرگز کسی او را خندان ندیدی در وی عظیم داشت
 است که روزی مردی را دید که می گزیت گفت چرا میکش گفت بخمس محمد کعب قرظی بود و می قتل کرد
 که مرد باشد از مومنان که بشو می گنایان چندین سال در دوزخ می اند گفت کاشی حسن از آنها کشتی که از
 ایش سیران آید از آتش و هم از وی نقلست که در وی این خبر میخوانند که از من تخرج من النار فقال له سبحان
 آخر کسی که از دوزخ بیرون آید ازین امت بعد از مهتاد سال بناد باشد گفت کاشی حسن آن مرد بودی
 و هم نقلست که حسن شش در خانه می نالید گفتند این ناله تو از چیست با چنین روزگار که تو داری گفت بلان
 میگویم که بنیادی علم قعد من کاری رفته باشد یا قدمی بخطا جایی نهاده باشم که آن هر دو را و حق پسند
 نه بود پس حسن گفته باشند برو که ترا بر درگاه مافدری غامد هیچ عاقتی ترا قبول نخواهم کرد

به چنانچه نقلست که بر بام مومو چندان گریست بود که اشک نثار داد و آن روان شد یکی میگذاشت بروی چکیده گفت
 ای این آب پاکست یا نه حس گفت بشوئی که آب چشمم عاصی است یکبار بخار خنجره رفت چون مرده را در کوفت
 در خاک راست کرد و در محراب آن خاک نشست و چندان بگریست که خاک گل شد پس گفت ای مردمان اول
 و آخر خداست آنروز دنیا گواراست و اول آخرت گواراست آنکه منزل این منازل الاخره چه می نازید با من
 که آخرت نیست و چرا نمی ترسید از عالمی که اولش نیست چون اول و آخر شما این است ای اهل غفلت کلاه
 باطل و آخر بازید تا جاعلی که حاضر بود و چندان بگریستند که همه یک رنگ شدند و بهمان زمانه نقلست که یک روز
 یکبکرستانی بگذشت با جمعی گفت درین گورستان مردانی اند که رحمت ایشان بگشت بهشت فرو نمی آورده
 است ولیکن چندان حسرت با خاک ایشان آغشته است که اگر ذره از آن حسرت بر آبل آسمان و زمین عرضه
 کنند همه از هم فروریزد و وقتی عمر بن العزیز نامرغوشت بدو که در انصیح کن چنانکه یاد دارم و آنرا امام خود دانم
 حسن بنوشت که چون خدای با تقست بهم از که داری و اگر خدای با تو نیست امید از که داری و وقتی ثابت
 بنیانی رحمت اله علیه نامرغوشت که می شنوم که کج خواهی رفت من خواهم که در صحبت تو باشم جواب نوشت که
 بگذر تا در ستر خداست ای زندگانی تقصیر از بهم بودن عیب یکد گیر حاصل آید و یکد گیر را بد شمردن گیریم و وقتی رسید
 حمیر در نصیحت میگفت که ای کون کی قدم بر بساط سلاطین نه اگر همه محض شفقت بود و دو ما بهیچ نمی پوشیده
 نه بخت منشین اگر همه را بعبودت و تو اورا کتاب خدای آموزی سوم هرگز گوش خود عاریست مدد فرامیرا اگر
 در به مردان مرداری که از آفت مالی بود و آخر الامر زخم خویش نیز ندانک مینار گفت از حسن پرسیدم
 که عقوبت عالم چه بود گفت مردن دل گنم مردن دل حبیب گفت حبیبنا عبدالله گفت یا مدادی بر خاتم
 تا بنماز جماعت بروم بدر سجده کردم در سینه بود حسن عام میگردد و قومی آیین میگفتند گفت یاران حسن ای
 زمانی مبرک و دم ببرد دست بر نیاورم باز شد در رفتم حسن را متنبه دیدم متحیر بماندم چون نماز بگذارد قسم
 مبارکتم گفت با کس گوی پرشب آدینه پریان می آیند من با ایشان عالم میگویم و دعا میگویم و ایشان آیین میگویند
 و هم از و نقلست که امداد سفر شام عالی روی نمود که دل از جمیع مراد است ماسوا اله سر گذشت چون بهر سیر
 سوا گشت خود که دیگر در دنیا نخواستند تا عاقبت کارش معلوم شود پس خنجر در انواع مجله است و عبادات انداخت

که در آن عهد کسی را بالا آن ریاضات و مجاهدات ممکن نبود و در غایت از همه مردم انقطاع کردی گفت من سر بر این
 و بهتر از ما است بزرگی گفت از آنکه امروز مجله خلافت را بعلم او حاجت هست و او را بفرمان حاجت نیست بر او
 باوصا جت میداند و او در دنیا از همه فارغ و وی در سینه یکبار در غلط گفتی و چون در مجلس رابع را ندیدی من که
 بعضی گفتند که چندین بزرگان و خواجگان حاضر اند اگر بزرگی نباشد چه شود گفت نمکد که از برای حوصله
 ساخته باشیم در سینه موران نتوان در کفایت و چون در سخن گرم شدی موسی بر ایند کردی و گفتی اینها من چرا فر
 قلیک یا سیده بن گرمی از گرمی دل تست کسی سوال کرد که بدین انبوی که در دقت تو حاضر میشوند شاد میشو
 گفت ما بکثرت شاد نشوم ما اگر در ویش اهل دل حاضر شو و شاد شویم سوال کردند که مسلمانی چیست و سلمان
 کبیت گفت مسلمانی در کتابهاست و مسلمانان در زیر خاک اند سوال کردند که اصل دین چیست گفت در عفت
 آن چیست که ورع را تباها کند گفت طبع باوی سوال کردند که طبعی بخار و مصالحه دیگران چون کند گفت اول علاج
 خود کند بعد علاح دیگران و گفت شما سخن من میشنوید علم من شمار اسود و او در بی عملی من شمار از زبان خدا
 سوال کردند و لهای ما خفته است سخن تو در و اثر نمیکند یکدیگر گفت کارشکی خفته بودی که خفته را باید از آن کرد
 اما دلهای مرده است که چند می جنبانم زنده نمیشود کمالا و توارق عادات خواجیه از آن قبیل نیست که در
 مختصر بخوابد و پیشوائی چندین اولیا و اصحاب و در حقه الله علیه و سلمه بهایت و ارشاد و اتایقات باقی است چنان
 و فائش نزد یک سید بخندید و دیگر کسی او را ندانند بود و میگفت کلام گناه دارم و جان باد و بزرگ
 او را بخواب دید گفت در حال حیات هرگز نخندیدی در وقت نزاع آن چه حال بود گفت آوازی شنیدم با یک
 الموت سخت بگیر که هنوزش یک گناه مانده است و از آن شادی خنده آمد گفتم کلام گناه و جان بدارم بزرگ
 در آن شب که وفات کرد خواب دید که در پای آسمان کشاده اند میگفتند که حسن بصری بخدار رسید و خدای
 از وی خوشود شد صاحب مرقه الله از منتخب تاریخ می نویسد که در زمان هشام بن عبدالملک بن مروان
 تاریخ غره رجب سده عشر و مائوه ابو سعید حسینی در بصره وفات یافت مدت حیاتش بشمار دوازده سال
 بود و در روز شریف وی از بصره سه گرده واقع شده و ظیفه پنج داشت عبدالاحد بن زید و خواجیه شیخ
 ابن غلام و شیخ محمد و اسع سواهی اینها را بعد از نیز در خلفاء وی میسازند و لیکن تحقیق آنست که زن هر چند

کمال در خدمت عالمی را شایسته خود در اقبال است چهار کس سر خطه ارباب نقیصه اند هر یک از این چهار امام
 انساب نسبت حاصل نموده اند یکی حسن بصری با علی مرتضی زویرا ایسم او هم با امام محمد باقر سوم با نرید
 با امام جعفر صادق چهارم حروف کرمی با امام علی رضا معنی را غنیمت ذکر را **رابعه بصری** در تذکره الاولیاء است
 که وقتی را **رابعه** میرفت در میان بادی که بر او پیکر با استقبال آورده بود را **رابعه** گفت مراد بلبیت باید میرفت
 بکنیم استقبال من تقریب الی شریک تقریب الیکه ذرا عا میاید که میبایست طاعت نمیدانست بکمال کسب چه شادی غایب
 و هم از وفات که حسن را **رابعه** را گفت رغبت شو به کنی گفت عقد نکاح پر وجودی وارد بود و این وجود کجاست
 که من از آن خبر ندارم دریم در حکم خطبه از او یاد کرد گفت ای **رابعه** این در جیب پافتنی گفت بدانکه پافتنی اگر کم کرد
 دردی مسکنت بود را چون دانی گفت یا حسن چون تو دانی مایه چون دانیم وقتی چهار درم کسی داد و گفتم
 بخر آن مرد گفت کلیم سیاه یا سفید گفت درم بازده باز رفت و در دجله انداخت و گفت هنوز کلیم خرد
 تقریب پیدا مد تقاست که جمعی یا امتحان پیش اورفتند که همه فضایل و کرامت بر سر مردان نشان کرده اند هرگز
 پیغمبری بر هیچ زن نیامده تو این لاف از کجا میری را **رابعه** گفت اینهمه که گفتمی هست لامنی وجود پرستی آنا
 در شکم آنا که از گریبان هیچ زن بر نیامده است و هیچ زن هرگز محنت نبوده است و غنمی در مردان پیدا نموده
 است کی او شایع بصره پیش را **رابعه** آمد و مدت دنیا کرد را **رابعه** گفت تو عظیم دنیا را دوست داری و اگر دوست
 داری که شکرش کنی که شکسته کالاه خیر را بود اگر تو از دنیا فارغ بودی بیک دنیا زوی یا و نکردی اما از این باوریش
 که من آن حبشیا اکثر ذکره هر که چیزی دوست دارد ذکرش بسیار کند و سواد و تقاست که حسن بصری مالک
 دنیا را و تحقیق اینچو در پیش را **رابعه** بودند و در صدق سخن میرفت حسن گفت کیس صباری فی دعواه من
 کیصبر علی ضرب مولاه صادق نیست در دعوی خود هر که صبر نکند بر خیم خداوند خود را **رابعه** گفت ازین سخن بودی
 منی می آید تحقیق گفت صادق نیست در دعوی خود هر که شکم کند بر خیم خداوند خویش را **رابعه** گفت ازین
 باید مالک گفت صادق نیست در دعوی خود هر که لذت نیابد از خیم دوست خویش را **رابعه** گفت با نرید باید
 ایشان گفتند اکنون تو بگوئی را **رابعه** گفت کیس صباری فی دعواه منی کیس آلم الصبر فی مشاهد
 مولاه صادق نیست در دعوی خود هر که فراموش نکند آلم زخم و در مشاهده مطلوب خویش و ازین سخن

که زمان معبود الحوسن و مشاهد علوالمهم نعم و نیافتند اگر کسی در مشاهده خالق برین صفت بود چه عجب غیر
 رابعه معبد خود معرفت و توحیدش داشت و مقبیز زمان وقت بود و بر اهل روزگار حق فایده +

باب چهارم در ذکر بزرگان خانوادہ های مذکورہ - ذکر خواجہ

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ آن رئیس افراد و ان پیشوای اوتاد و امین شیخ اهل انفس
 حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ و یزید و خلیفہ بزرگ خواجہ حسن بھری بود و شاکر امام حسن علیہ السلام

و مسالہ شیخ عبدالحق است شیخ ابو الجواب نجم الدین کبری در لباس خرق و اسناد آن از عبدالواحد بن زید
 است عبدالواحد بن زید در علم باطن انتساب بحسن بھری دارد و در فرقہ کبیل بن زیاد و کبیل ابن زیاد از علی

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صاحب کرامۃ الاسرار نقل میکند امام عبداللہ در تاریخ بعضی نوشته است که او
 نادمت چهل سال نماز نماز ابو موسی شامیک و در ہم از سیر الاولیاء نقل میکند کہ وقتی جماعتی در ایشان بخدمت

او نشستہ بودند و کرسی بغایت اشرار و چیزی موجود نہ کہ بخورند لاچار خواجہ عبدالواحد بن زید در خواست
 کردند کہ از حلوائی مطلوب است خواجہ چون باران را بی اختیار دید روی بسوی آسمان کردہ مطلوب انبار

حضرت عزت در خواست نموده فی الحال دینار مای زر باریدن گرفت فرمود همان مقدار از این بستانند
 اگر حلوائی بقدر کفاف موجود شود همچنان کردند خواجہ از ان حلوائی بخورد و امام عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

کافر حکایات فریبنازوی در روئے الاولین نقل میکند از ان جمله بعضی نوشته می آید نقل است عبدالواحد
 گفت زانوی مویاری مثل رسیده بود و من بغایت آزار میکشیدیم شعی السناد و محبت نماز بر طاعت

تمام نہ شستم و سر ز محراب خسیدم ناگاہ دیدم دختر می در غایت حسن صورت در میان جمعی دختران
 تنیک بیکر بجانب من نگاہ کردہ بان دختران خطاب کرد کہ بر و برید این را چنانکہ بیدار نشود پس من می

کہ مراد داشتند فرمود کہ باطن نرم گیرانید و بالین بنهید انہا گفت نہائی گسترانید نہ کہ در دنیا آتین
 قسم ندیدہ بودم و تکیہای سنبرین البستر نهادند و مرا بالا و آن خوابانیدند و انواع عطریات و گلپایا

بر من بختد پس آن دختر قریب من آمد و دست خود بر جایی در دینہا دو و مرا شفا می کلجی حاصل شد
 گو یا لای آزار نہ رسیدہ بود و ہم دی صد و دختہ الاولین نقل میکند کہ وزی مردم از اہل قریش نزد خواجہ

شیخ ابی الجواب
 عبدالحق

آمد از تنگی احوال خود شکایت کردند و سرافروزی آسمان بر او گفت الهی سوال میکنم بنام تو که بلند است
 و بزرگ میکنی بنام تو که هر که میخواهی و اولیا و خود را در دل می افکند آن نام بر گزیده را اینکه عزیزی ده
 ملایک را از نزد خود زمین وقت پس آوازی سخت از آسمان ظاهر شد و بر او پیر گفته افتاد و دنیا را داد
 در مهابه داشتند آن محتاجان دنیا را در مرام کمالات و غوارق عادات وی پیشتر از آنست که در قلم آید و وفات
 در سنه ست و بیست و نه و در بیت الحرف است که دفاتش است بنفتم حضرت عثمان بن عفان را به یحیی بن محمد شریعت
 علیه السلام و در خواص حبیب عجمی حجة الله علیه و مرید خلیفه خواص حضرت یحیی است که او را یحیی شایسته است در رساله
 شیخ عبدالحق است شیخ کبیر قدس ارباب طریقت و حقیقت بحر الحق و الدین ابو النجاشی محمد بن عمر بن عبد الله
 الصوفی رحمه الله علیه در اجازت نامه که بعضی از اصحابش داده گفته است که حبیب عجمی با حسن بن محمد بن
 داشت و از وی علم طریقت گرفته و حسن بهیچ محبت با صحابه رضی الله عنهم داشته و از ایشان علم طریقت
 گرفته و این قدر بصورت رسیده و در کشف المحجوب ذکره الاولیاء است من محضر از آن میگیرم شجاع و طریقت
 و ممکن شریعت حبیب عجمی رحمه الله علیه بلند است و باقیمت بود و توبه او در ابتدا بدست حسن بهیچ بود و این
 اول عهد بر با خودی و از هر جنبه فساد کردی خداستعالی ویر الوبه بوضوح ارزانی داشت بعد از آن محبت
 حسن آمد بر زبان حسن چیزی رفت که لیبارگی دل حبیب غارت کرد پس توبه کرد و ادا کرد آورد
 و عتی از علم و معاملت از حسن بیاموخت و مالها که جمع کرده بود همه را به خداستعالی صرف نمود و از بشر
 عجمی بود هر عریضت بسیار ننگشته بود خداستعالی ویر الکرامت بسیار مخصوص کرد این تالید بر سر
 که بوقت نماز شام حسن بر در صومعه وی بگذاشت و وی اقامت گفته بود و نماز الیتا و حسن بن عبد
 وید که حبیب الحمد را الیهم میگفت اقتلید و نکرد و آن شب حسن حق تعالی را بخوانید گفت بار خدا ایضا
 تو بصیحت و روان شد ای حسن بقاء من یافته بودی قدرش ندانستی حسن گفت بار خدا ایان چه بود
 گفت تو اگر در پیش از پس حبیب نماز میکردی من از تو را بعضی بودی اما تو از راستی الحمد عبارت اندیشیدی
 و از محبت نیت باز نماندی پس تقاضا تست از زبان راست کردن تا دل راست کردن و از وی
 هر رسیدند که رضا خداستعالی در چه چیز است گفت رفی قلب لیس فی عبار اتفاق اندر دلی که در آن

سینه خداوند در حبیبان
 شیخ و فارسی به

عبادت فانی نباشد از آنچه فانی غلاف و فانی باشد و ضامین فانی فانیست و اندر میان این طایفه معروفست
 که چون حسن بصری از کسان جماع بگریخت در صومعه ای پنهان شد گفتند یا حبیب حسن کی جاست گفت در صومعه من
 در صومعه فتنه حسن بن زید حسن گفت بهت باردست بر من نهادند و مرا زیدند گفتند آنچه جماع یا شما میکنند
 شماست که دروغ میگویند وی گفت راست میگویم اگر شما او را نبینید مرا چه گناه تا سکه نوبت اندر فتنه و
 نیافتنده و با گشتند پس حسن بیرون آمد و گفت یا حبیب انتم که بگریخت تو را بدین ظالمان نه خودت که گفتی حق
 و راستاوی من نگاهداشتی و نشان دادی گفت ای دوستاوند بگریخت من بود بسبب اینست گفتن تیغ انداخت
 اگر من دروغ نگفتم تو دروغ را شنیدی فانیست که روزی حسن بیست جلد رسید حبیب نیز رسید گفت یا ما چه
 ایستادی گفت کشتی و زیر رسید گفت یا دوستاوند من علم از تو آموخته ام صد مردمان از دل بیرون کن و دنیا را
 بیرون بر دل بر دل و با امانت شمر کار ما از خدای بیرون پس پای برب نهاد و بر رفت حسن بیست و شش چون
 به پیش باز آمد گفتند ترا چه شد گفت او علم از من آموخته است این ساعت مرا است کرده اگر فدا او را بکند بر
 امر او آتشین بگردید که بچندین زمانه چه توانم پس حبیب گفت این منزلت کجای فانی گفت من بل اسفید میکنم و تو
 کاغذ اسبیه میکنی حسن گفت علم فانی غیر حق و علم واقعی علم من دیگر از منفعت داد و دران و باشد که کسی را
 همان آید که در حبیب یال و در حبیب بهر دو نه چنانست که تیغ حیر و راه خدا بالا و درجه علم نیست که فانی را در مصطفی
 و فانی را در حقیقت علمها چنانچه در علم مشایخ است که کرامات در چهاردهم است از طریقت و اسرار علم در وجه
 شریک و بهجت اکثر کرامات بود عبادات بسیار خیر و اسرار از فکر بسیار و مثال این مال سلیمان است که آن کارگاه
 او داشت و علم کس نداشت در فرمان او و وحش و طیور و زبان و مرغان مفهم و کسان که از عالم اسرار است
 موسی را و سلیمان بآن عظمت متابع موسی بود و فانیست که احمد حنبل و شافعی نشست بودند حبیب با شافعی گفت
 از سوال کشیم شافعی گفت نباید کرد این قوم که ایشان قومی عجیب است چون حبیب رسید حجت گفت بگو
 در حق کسی که این پنج نماز یکی از وی فوت شده است و نمیداند که کدام است چه باید کرد گفت این عمل کسی بود
 که از خدای غافل بود و او را بدید کرد و هر پنج نماز را قضا باید فرمود احمد و جواب او و تیغ شافعی گفت ترا گفته
 که از این قوم سه ال نباید کرد و پنجم رمضان در سنه یکصد و بیست فوت کرد و ذکر فضیل بن عیاض

در طایفه خاندان
 عاشقان و بیچاره
 ضعیفان

و توان نمودن خواند بر حلال در کارهای کتب البوکر عیسی گفت عجز داد و فتنه او را دیدم که پاره نان خشک دست داد
 به میسر است گفت با او و چه بوده است ترا گفت متوجه این کاران پاره بخورم و نمیدانم که حال است یا حرام و از اول کار
 در اندرون او جنبی غالب بود و پیوسته از خلق رسیده بود و سبقت به او این بود که روزی شخصی ایستاد و عرض نمود
 معنی آن سخن کدام بود که در خاک ریخته نشد و کلام جسم است که در زمین چینه نمشت در وی عظیم این معنی بودی
 فرو آمد و تر از روی بر رفت متوجه بدرس امام ابوحنیفه رفت امام او را بر حال ندید گفت ترا چه بوده است و قاضی
 باز گفت که و کلام از دنیا سر داشته است و چیزی در من پیدا آمده است که راه بدان نمیدانم و در هیچ کتاب معنی آن
 نمی بینم هیچ فتوی در نمی آید امام گفت از خلق احوال کن و او دطائی روحانی جمیع مرادات بگردانید و در نماز متکلف
 گشت چون مدت گشت باز بموجب فرمود امام در مجلس درس حاضر میشد و سخن می گفت چون یکسال از آن
 نگذشت دید که شوکار باطن ازین نمی شود پس بخدمت خواجیه بیای رفعت و کمالش او درین راه از مشایخ
 مروان یاد راه نهاد و کتب آباء داد و عزلت گرفت و امید از خلق منقطع کرد تا بطلوب رسید و پیش از آن قوم گشت
 تا بمثل خواجیه معروف کرخی از وی خرقه گرفت صاحبزاده اسرار منسوب لقبل دیگر اکثر مشایخ بی بر طریقت داد و
 حبیب عجز بوده است و صاحب کشف الحجب و صفات و تذکره اولیا منسوب که وی مرید حبیب بیای است و ایشان ابوعلیم
 حبیب بن سلیم باعی از اصحاب سلمان فارسی بودند و سلمان با وجود صحبت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بهجت
 علی مرتضی نیز این طریق اخذ نموده است چون حبیب عجمی و حبیب بیای هر دو بزرگ یکدیگر معا بود و از آن جهت
 اختلاف واقع شده است ولیکن روایت اول اصح میباشد از آنکه در طریقه قادریه و در شجره مشایخ ابرو سلسله
 و او دطائی را خلیفه حبیب عجمی مینویسند و غالب که از هر دو بزرگ استفاده گرفته باشند هر دو حال مقبول است
 تعلقات بست و نیاز لایزال پذیرفته بود و تمام عمر از همون قوت خود ساخت و از هیچ کس محتاج نشد آن روز
 که مبلغ مذکور خرج شد در وفات کرد و بعد از وفات از آسمان ندا آمد یا اهل زمین و او بجز بر سر حق
 از وی راضی شد و آخر وقت وصیت کرد مرا پس رویاری دفن کنی تا کس پیش روی من نگذرد و چرا که گذشت
 وفات خواجیه و او دطائی در زمان ابو عبد الله محمد بن عبد الله دو الفتنی که قبضش مبهدی بود تبارخ بستم
 ماه رجب ۱۱۱۰ در سنه ۵۰۰ واقع شد رحمه الله علیه صاحب کشف الحجب منسوب وی ابو حلیم حبیب بن سلیم

فریدالدین بود و سکنش کناره فراه و طریق عزت انبیا علیهم السلام روایت کند نشد
و هم یکی از مشایخ روایت کند که وقتی من بدو گفتم وید و نماز یافته و کرگ و کوسندگان نورانگاه میشد
زمانی بودم تا از نماز فارغ شد سلام کردم گفت ای پسر بخار آمدی گفتم زیارت تو گفتم خیر که آن گفتم ای
شیخ هرگز مرا میشناسی موافق میبینی گفتم از آنچه راعی صیقل با حق ما قوی است این گفت و کاره چوین اندیشه
داشت و در پیش از آن سنگ کشادگی شیر دیگری غسل گفتم ای شیخ این در چه چیزی گفت بتابع محمد مصطفی
محمد بن موسی علیه السلام بانکه را در احوال بودند سنگ خارا ایشان از آب و دست بند بر محمد بن موسی چون من
محمد را متابع باشم آخر سنگ مرا شیر و شیرین بند و محمد بن موسی علیه السلام متبر از موسی بود گفتم مرا میدی ده گفتم
لا تعجل فلیک صدوق الحرم و بطنک عابا و افرام یعنی دل را محل آن گفتم شکم را موضع حرام و ذکر حضرت
ابراهم او هم رحمة الله علیه از طبقه اولی است کنت او ابوالاسحاق است و نسب او ابراهیم بن ابراهیم بن
بن منصور البلیجی رحمه الله علیه در کتب کتب کتب است در اول حال او میریخ بود و زری بشکار از لشکر خود جدا ماند
چهار را آواز شنید که بیدار گرد پیش از آنکه برگت بیدار کنند از دست نشسته ناگاه آهویی دید و از پی آهویی
سپستان آهویی در آمد گفت الیها فلیکف و آهویی از برای این کار فریده اند روی از آهویی
که او را بدید بکلی سحر از غلظت نهین شنید و از گوی گریبانش همین آواز آمد و آن کشت اینجا تمام شد و در ملکوت
هم روی شاده گشت و واقع فرود آمد و یقین حاصل شد و جامه واسطی آبی دیده او تر شد و بوی نفوس کرد و روی از
راه بیک سونهاد شبانی را دید کلاه معرق و جامه زر زلفیت بیرو داد و جامه نمدی و کلاه نمدی او بر تن و سر خود
پوشید و گوشت در آن بدو بخشید و جمله ملکوت بنظر او آمد و ندانم سلطنت که روی با ابراهیم خود و ملکوت
در زیر پوشید و پیاده در کوه و میانان می گشت بجان بود و در طریق خود و در میخیز علیه السلام دلمباری از مدتها
مشایخ را دیده بود و با امام ابوحنیفه رضی الله عنه اختلاط داشته و علم اندوی بیامی خود و خود بخیر و خود بخیر
وید و در تعالین تصوف کلمات مبرع است چنین گوید رحمة الله علیه مفتاح العلوم ابراهیم علیه السلام این طریقی است
و از وی روایت می آید که گفت انی اجد الله محابا و قدر الناس جانبا خدا تعالی را یار خود و در مطلق را بیانی گذارد
همو گوید مراد آنست که چون اندو لا محلی غفلت بود و محبت اقبال حق را و این از غفلت بخت گذارد از آنچه صحبت غفلت

با حدیثی که کرامت و محبت حق اعلیٰ باشد و می گوید اندر حکایات ابراهیم او هم است رحمت اله علیه که چون بیاید
 بر سریدم یک پیر یار و در گفتن ابراهیم می دانی که من چه جایست که تو بی زاد و راحه میروی گفت من از نسیم که کنش
 چهار دانگ سیم با من بود که در کوفه زنبیلی فروخته بودم از از جیب بر آوردم و بنید اتم و شتر گردم که بر مصلی
 چهار صد رحمت نماز گذارم و چهار سال در بادیه ماندیم خدا تعالی بوقت بی تکلف روزی میرسانید و اندر
 وقت خضر علیه السلام با من ملاقات کرد و مرا نام بزرگ خدا تعالی بر ما موقت نگاه و لم یکبار از غیر فارغ شد
 و تذکره الاولیاء گفت که یک روز پیش امام عظمی ابو حنیفه آمد اصحاب و بچشم حقارت در برابریم نگریستند ابو حنیفه
 گفت سیدنا ابراهیم اصحاب گفتند و این سیادت بچه یافت گفت بدانکه و ابریم بخدمت خداوند مشغول هست و ما بکار
 و غیر هم مشغول میشویم و نیز از انانیت گفتند در ابتدا حال بر تحت خفته بودیم شب سقفت بکشید و از او گوشت
 گفت آن شما است شتری که مرا می طلب گفت شتر بزرگم بود و گفت ای غافل تو خدای را بر تحت از زمین حلالی
 و روزی دیگر بار عابدان را در ناگاه مردی درآمد و بچاکس از بره نبود که گوید تو کسی بی بختی می آید یا پیش تنگ
 گفت چه میگوید درین رباط ای ابراهیم گفت این باطنیت این سرای من است گفت همیشه از تو این سرای
 از پور ابراهیم گفت از این چه دم گفت و پیش از وی ابراهیم است از آن پدرش گفت پیش از وی ابراهیم گفت
 از آن فلان کس همچنین چندین شمر دس گفت این رباط بنود کی می آید و دیگری می رود و این گفت و ناپدید شد
 ابراهیم تنها در عقبه ای شده تا او را یافت گفت تو کسی گفت خرم آتشی در جان ابراهیم افتاد و در دوش بغیر گفت
 اسپ زین کنی قصه باقی بالا گذشت الفرض بر بعضی منها و تا بکوه رود و رسید بنجا است نایبانی از آن پل
 می گذشت ابراهیم گفت اللهم اقطعه معلق در بر با ایستاد ابراهیم را گرفت و بر کشید ابراهیم خرم و بماند پس از آن یافت
 بنیسا پور رسید و آنجا قاری شهو است از سال در آن غار ساکن شد بهر سهو یکی خانه بودی که دانند و آن
 غار چه محال است کشید و زنجیر شد به بالاسی غار آمدی و پشت به بر گردی و سحرگاه بنیسا پور بر دی و فرو رفت
 و نماز او نیک گذاردی و نان خریده یک نیمه بدو پیش دادی و تا بهشت دیگر حالتش این بودی گفت که در میان
 مشی در آن غار سر مائی سخت بود و او پنج شکسته بود و غسل کرده تا سحر در نماز بود و وقت سحر بهیم بود و در آن شد
 در خاطرش آمد که آتشی باستی پوستینی بهشت او در دشت او را گرم کرد و نماند در غار شد و چون بیدار

از ابراهیم نزد یک است که مشایخ حرم باستقبال او آمده اند ابراهیم گفت چه میخواند سلطان مندریق خادمان سیر
 در بنادند و برگردان او میزدند که تو چنین مردی را ز مندریق منخوانی از مندریق توئی ابراهیم گفت من سیر میگردم که مندریق
 شمر چون از وی دگر گشتند با نفس گفت مان ای نفس بنزای خود دیدی بنفوس استی تا مشایخ حرم باستقبال او آیند
 الحمد لله که بجام خودت دیدم تا نگاه که بشناختند و عذر خواستند پس در همه ساکن شد او را یاران پیدا آمدند و برگردان
 از کتب خودی نگاه نیز کشی کردی و نگاه پالیز بانی لغت که چندین حج پیاده کرد و در چاه زفرم آنکس نیز کشی کرد
 و دو چاه سلطانی بود و در فحاش است دست و طریقت نیکو زد بکار رفت و انجای اسفیان ثوری و فضیل عیاض
 و ابو یوسف غسولی صحبت داشت و بشام رفت آنجا کسب میکرد و در طلب جلال و افکار رانی بود و در شب
 میکرد و بر حدیث است و از اهل کرامت و ولایت است و بشام از دنیا رفته در ساجدی و او شین و سیمین مایه
 و لقیال فی سینه است و سستین و مایه و ده اکثر شخصی با ابراهیم او هم همراه شدند و هر اسبی وی دگر کشیده بود و چاه است
 و جلد شد و گفت شاید که درین صحبت از منی تعبیه باشی که بی حرمتی قراران کردم ابراهیم گفت من ترا دوست
 بودم و دوستی عیب تو بر من پوشیده من از دوستی تو خود ندیدم که نیک میکنی یا بد ابراهیم او هم و علی بگوید و بگوید
 هر عشی در سلم خاص یاران یکدیگر بودند با یکدیگر بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است
 و در لوت است آن تارک مملکت دنیا خواجوا ابراهیم او هم خرقه خلافت از دست خواج فضیل عیاض پوشیده
 و نیز از امام محمد باقر رضی الله عنه خرقه خلافت یافته و در صحبت خواج فضیل عیاض تربیت یافت صاحب
 ادب و ابریدین منوید که خواج ابراهیم حتی در جامع بصره متکلم شده بود و در شبانه روز کیش فطرا کردی و
 آن شب که روزه کشادی از در مانور و نیزه کردی چون شهرت بسید شد از خلق بگریخت لغت کشید که با او
 خواج عطا سلمی قدس سره او سید عبد الله مبارک گوید که اکثر ماضی میبود و یک نفر من بخدمت
 وی بودم زارش نماز چهل روز میر کردم لو گل بنمورد و یکس گفت خواج ابراهیم گوید که کشی عبد خالی یا ختم
 طواف کردم و دست در جلق زدم و عصمت فاستم از گناه نداشتندم که به خلق از من بخت خواند مگر من بخت را
 عصمت و هم مدعی غفوری و رحمت من کی باشد و گفتم اغفر ذنوبی یا زنده نشنودم که از همه جهان با من
 سخن گوئی و سخن بگوئی سخن توان بگو و دیگران گویند لغت که گفت باز زده سال سخن می شنیدم

بانه پيشين من بعد از شتر شتر بنده او باش و در ايت افتادی يعني فاشتم که انزمت لغت که چون از پنج بر آید
 پسرش بخود بخود چون بزرگ شد گفت پدرم کجاست مادرش گفت الحال بکدامست بزرگوارت پدرم که
 در مسجد چون ابراهيم او را دید شفقت پذیری در کار شد نزدیک خود نشاند و پرسید که در کدام دین هستی
 مردین محمد صلی الله علیه و سلم گفت الحمد لله گفت قرآن میدانی و علم اموزشی گفت بگو گفت الحمد لله است تا برود
 پسر او را نگذاشت روی با سمان کرد گفت الهی که غشی نپس و کنار او جان بداد گفتند با ابراهيم چاه افتاد گفت
 چون او را در کنار گفتم مهر او در دلم بپنیدند آنکه ای ابراهيم تدعی محبتنا و تحب عنا غیر ناد و عوی و درستی
 و بدوستی ابنازی کنی چون این بشنیدم و دعا کردم که یارب مرا فرما و رس تا جان او بر دار یا جان من را عرف
 او اعجاب افتاد لغت که با بزرگی بر کوی بود آن بزرگ سوال کرد که نشان کمال مروچیت ابراهيم گفت
 آنکه اگر کوی را گوید که بر دینش آید در حال که در رفتن آید ابراهيم گفت ای که تر میگویم برو و لیکن بر تو مثل منم در حال
 ساکن شد لغت بزرگی گفت که با ابراهيم در کشتی قوم باد مخالف برخاست چنانکه سیم غرق بودند آنرا از هوا
 که از غرق شدن مترسید که ابراهيم با شما است در ساعت با ساکن شد و رفعت است ابراهيم او را گوید که درین
 کوفه و مکه با مروی صاحبش چون فریض نماز شام گذار و بعد از آن دو رکعت سبک گذار و در زیر لب گفت
 از باب دست راست وی کاسه نریه و کوزه آب پیدا شد خود بخود و مراد او این قصه را با یکی از مشایخ
 که صاحبیات و کرامات بود بگفتم گفت ای فرزند وی جلد در من داود است و صف حال وی چندان گفت
 که هر که در آن مجلس بود گریست پس گفت وی از دینهای از ویهای بلخ است که آن دیر بر سر بلخ افتاد افتاد
 که داود از ویست پس آن شیخ از من پرسید که ترا چه اموزش گفتم اسم اعظم گفت که اسم است گفتم آن در دل
 من از آن بزرگتر است که بزرگان بگذازم و داود علی از قدما می مشایخ خراسان است و هم در رفعت است
 مشفق بن ابراهيم بلخی از طبقه اولی است وی جز اول صاحبی بود و صاحب حدیث گشت و با ابراهيم هم
 سخت داشت و خدیجه با ابراهيم او هم گفت که شما در معاش چگونه میکنید گفت ما چون می یابیم شکر میکنیم و چون
 نیسیا مییم میز یابیم شفق گفت سگهان خراسان چگونه میکنند ابراهيم گفت پس شما چون میکنید گفت بلخ چون
 میساییم ایشانرا کنیم و چون غمی با مییم شکر کنیم ابراهيم او را بوسه بر روی داد و گفت استاد لونی و در کتاب بر سر اسرار

این حکایت را انعکاس بر او آورده و انچه اینجاست نسبت بالبراهیم او هم کرده انچه آنجا نسبت بشقیق کرده و انچه اینجا نسبت بشقیق
 کرده آنجا نسبت بالبراهیم او هم و الله تعالی اعلم انفعالات احمد بن حنبل و یلیق از طبقه اولی است کفایت و ابو حامد است
 از بزرگان شاخ خراسانست وی گوید که البراهیم او گفت التوبه بی انچه جمیع الناس یصفوا السیر از نظیر است
 باینکه ابو حفص حداد است صاحب کرامت از شیخ علاء الدوله سمنانی نقل میکند که روزی سیفیان ثوری را
 البراهیم اندوی دست نیز محض کرد و مشتی درم آورد و بخادم داد که سه تن گرم غسل باین سیفیان گفتند
 پیشتر شیخ ایمن اسراف باشد البراهیم گفت در مالکولات این اسراف نیاشد اگر زیاد آید دیگران بخورند و در آن روز
 سیفیان ثوری را امیر المومنین گفتندی و در علوم ظاهر و باطن نظیر داشت و از معتقدان پنجگانه بود یعنی ابو حنیفه
 و شافعی و مالک احمد حنبل و سفیان و سرح و ادب تواضع و تقوی بغایت داشت و اول کار از آنکه بودند
 گفت البراهیم او را بخواند که بیا سماع حدیث کنیم در حل باید البراهیم گفت من خلق اودمی از سودم و الا و الله
 از تاثیر بود و در اثر از آن گویند که روزی بغفلت با چاکل در مسجد نهاد و از آن شب که ای ثور ثوری کنی بیوایی
 بای در گشت زاری نهادند شنید پس از وی رفت و در گریه شد و هم از وی نفکست که جوانی راجع فوت شد
 که یکی بر شقیفیان ثوری گفت چه بخرج کرده ام تو دوام این آه بمن ده گفت دادم این شقیفیان ثوری که و اگر گفتند
 سود کردی از بجز وفات قسمت کنی تا تو نگر شوند و هم از وی نفکست که بجز مرغ نه شستی انداز سوال کردند
 یک روز مرغ نه شسته بودم ندانیدم که ای پسر آدم بندگان پیش خداوند چنین شقیفیان ثوری کرده ام و راست
 بنشینم این ندا البراهیم را بوسیله تعلیم غریب است سیدنا و مرشد نامی فرزند که ازین فکر گناه سر بر خیزد و چون
 او قریب سید خواج را بر اهیم ناپید شد بعضی گویند در بغداد پهلوی امام احمد حنبل و بعضی گویند در شام حاکم
 خاک لوط پیغمبر علیه السلام است و بقولی غره شوال شمس و غنایق و مایه و بقول بیت المعرفة درس است و این
 و مایه در زمان خلافت ابو عبد الله محمد بن عبد الله و الفقی که خلیفه سوم بود از منی عباس قدس سره واقع شد و این
 و اگر حضرت خواجه معروف کرخی رحمه الله علیه انفعالات است از طبقه اولی است و از قدما می
 مشایخ و اسناد سمری سقطی و غیر او کثرت وی ابو محفوظ است نام پدر وی فخری و راست و بعضی گویند
 فیروزان بگفته اند معروف بن قلی موی اگر نمی پدر وی بوده و ربان علی بن موسی الرضا رضی الله عنه

پروست وی سلمان مشبه بود و جمع و جمع گفت است که صوفی اینجا مهانت تقاضای جهان
برتر این است همان که با دلب بود منظر بود نه مقامی مشغنی معروف کرنی را گفت و او متنی کن گفت
و حضرت آن لایک الهیاتی ریتی اشکین شیخ الاسلام گفت که معروف روزی مرخا هر زاده خود را گفت
که چون ترا بود حاجت بود بمن سوگند بر او ده و مصطفی صلی الله علیه و سلم درو عامی گفت اللهم انی استغفرک
بحق ان لم یکن علیک بحق الراجح الیک بحق متشاقی الیک بحق ایرگ مهاسی من بر تو و مسلم معروف بحق
فقال الحمد لله لیست من تعلیم الخلق انما هی مواهب الحق و فضل و کشف المحجوب است متعلق در کارضا و پرده
علی بن موسی الرضای عنی السلام ابو محفوظ معروف بن فیروز الکوفی رحمه الله علیه از کدام شایخ و است
ایشان بود و معروف بود بتقوی استاد سری و مرید او و طاعی بود ویر انضایل بسیار است و اندر قول
علم مقتدا قوم بود و زوی می آید که گفت للفتوة ثلث علامات و فاء بالاختلاف و مدح بلا جود و عطاء
بلا سوال علامت جوانمردی سه چیز است و فابی خلاف آنکه در عهد عبودیت بنده مخالفت بر خود حرام دارد
و موعی بی جود آنکه از کسی شکوی بنمیدد باشد ویر اینکو گوید و عطا بی سوال آنکه چون هستی بود اندر عطا تمیز نکند
و این هر صفت حق است و فابی او را وستان خلاف نیست و مدح بی جود جوی نکند کوی محتاج لفضل بنده
غیبت که از کار و روی شنا گوید و عطا بی سوال جزا و نهد در تذکره الاولیاء است ان مقتدا ی طریقت وان
عارف اسرار و ره ناه حقیقت و سید مجبان و خلاصه عارفان بود و اگر عارف نبودی معروف نبودی نقیست
سری گفت که معروف مرا گفت چون ترا بخدا حاجتی بود سوگندش ده که یارب بحق معروف کرنی که حاجتی من
و فاکنی که عالی اجابت افتد نقیست روزی مسافری در خانقاه وی رسید و قبله نمیدانست و سوی
دیگر نماز گذارد بعد از ساعتی معروف با صاحب می بسوی قبله کرده نماز گذارد آن مسافر خجل شد گفت چه مرا
جز نکر وید گفت در ششم دولش را با عرف چهار آن مسافر را معات بسیار کرد وی مشرب صلح داشت
خواجها برهم ادب از وی وصیت خواست گفت تو کل کنی بر خدای بنا خدای با تو هم بود و انیس نکرده نقیست
روزی بر در رخا رضی الله عنه و بار عام داده بود و مراجعت از طعام کرد و بر پا آمد پهلوی معروف نشستند
و چهار شد سری او را گفت مرا حاجتی کن گفت چون بپریم پیران من بعد از ده روز دنیا بر بنده و هم چنانکه از ما در بنده

آنکه ما هم در تجرید بهمانند ایشانست و از قوت تجرید او بود که بعد از وفات او را تر باک مجرب میگویند که بهر حاجت که بخواهد
آورند حق تعالی روا گرداند پیش از وفات کرد مردم بهر ادیان دعوی و مدعی گردند جهودان و ترسانان
و مومنان غلام گفت او فرموده است هر که جنازه ما بر دار و از زمین بر آید ایشانم جهودان و ترسانان نخواهند شد
الا ای الاسلام بر داشتند و نماز بر وی کردند آنجا دفن کردند بقول صاحب نعمات و مات داود الطائی در سنه خمسین
و سی و پنج و معروف بسم محرم در سنه مائین از دنیا رفت و بقول مرقاة الاسرار در زمان خلافت ابو العباس عبد الله
بن ماردون رشید که نقشبش نامون است واقع شد و در بغداد دفن گشت تاریخ تقویم از دست خاتم علیه
ذکر حضرت خواجه حذیفه المرعشی رحمه الله علیه از کبار مشایخ روزگار شیوای اولیا و صاحب
الاسرار بود در زهد و ورع و در ترک تجرید بی نظیر وقت بوده است و در تحقیق و معارف کلمات عالی داشت
و خرقه را ز دست خواجا ابراهیم او هم پوشید و هر نعمتی و الهامی که خواجا ابراهیم او هم از خضر علیه السلام و از امام
باقرا و از خواجه فضیل عیاض یافته و از خیرات تمامی بوی ایشان کرد و جانشین خود گردانید وی سالها و سفر و خضر
همیش بخد مت خواجا ابراهیم او هم بودی و جمیع مشایخ وقت را دیده بود و بر اکرامات و خوارق عادات بسیار
صاحب مرقاة الاسرار نقل میکنند که امام عبد الله باقی در روضه الرایحین اکثر حکایات احوال و کمالات وی ذکر
کرده است از آنکه یکی این است که بعضی غریبان از حذیفه مرعشی پرسیدند که درین مدت بخد مت غلبه بر او بود
بودی که نام چیزی عجیب تر از وی دیدی گفت چند روزی در راه که طعام نیافتیم چون آمدیم یکوفه و جای یافتیم
مسجد ویرانی پس دیدم خواجا ابراهیم بجانب من گفت ای حذیفه ترا گرسنه می بینم گفتم بر خواجه معنی نیست ریختن
روشت بسم الله الرحمن الرحیم آنت المقصود بکل حال و چند کلمات دیگر در آن نوشته بمن داد که اگر شهر
بیرون روم کسی که ترا پیش آید این کاغذ را بوی ده چون مردمی بر شتر ماده سوار میشدند
وی دادم هرگاه بغیر من نشد واقف شد گفت صاحب قه کجاست گفتم در قلان مسجد است پس گدازید بکن
میگذاشت که در وی تشنه و نیاز بود در وقت صاحب قناس الانوار از میرزا قطاب بنویسد وی صاحب
در علم سلوک تصانیف بسیار دارد و بعد از سه روز و گاهی بعد از پنج و شش روز از قضا کردی و در آن وقت
هم زیاده از دست معتمدان نه نمودی و فرمودی که هر که بر روز طعام خورد و او قضا را نانی بر ذریه

در روزی که در آن روزی مانع بود و غدا می درویش شغل ذکر لا اله الا الله است و کسی که گفت این
روز است او بعد از طعام خوابید و دست خود نیالاید و اگر پیش درویش درم بپوشد
و تشنه می نرسد که درویش نفس و قرب بخداست و دارد و در درم شتر قهر و بعد است که نفس پرست بمقام و پیش
برسد و درم می اسیر بر روی او بسته اند و پیران تنی شکم بوده اند و هر یکی فقر و فاقه کشیده اند و پیش که سیر
در روز محبت و در بایر گنجت کسی که خود در لاکت بود و دیگر یکی در مقام برسانه نمکست که خواب از آن در خواب
مرا می کردی و اگر از آن و نیاسی ترک نباشدی چهل روز خواجه روی او ندیده بعد از چهل روز بخبر خود طلبید
در کلبه گنجی و فرمودی بیای دلی را نمکست که خواب از زمان جوانی تا میری درویش بودی و هر جا که درویش
شدی بلا قاتل آن رفی و دهنست از آن طلبیدی و هر کی گفتی که حدیث مقبول دهگاه است و در نظر خواجه
فضل بن عیاض آید و خواب باینده بظامی را دیده بود و گویند چند سفیران بگفت پیش خوابند و گفتند
که باینکه شبانه در درم نفس آن تا از آنکس رسد نگاه درویشی بودیم خواب سخی آنها در گوش نمیکردی که آن
خواب گرفته چنانچه چون خواب را فرقه باطن شاه آه شبانه گفت و آنشی از این خواب بر آمدن سفیران
بر فرقه همین تا که شمر شد نمکست از شیخ محمد الدین سهروردی رحمه الله که خواب حدیث را بعد از ترک علایق خواب
خبر عیاض اسلام آید گفت که سالک را از راهی پاره نیست بر صحبت خواب را بر ایم ایدیم اختیار کرد پس خلوت
پیران آمد بجماعت خانه خواب را بر ایم حاضر شده سر بر زمین نهادی حضرت بر خاست و میرنگار گرفت و فرمود
ای درویش خاطر جمع دار که کار تو زود کشاید ان شاء الله تعالی بعد بریده مشغول ساخت خوابش ماه
خدمت آن محمد شمشیر را بظن از شیخ بسیار راضی شد و گفت که از خدا خواستم تا کار تو هر روز
عالی شود و در میان هر دویشان مرتبه بلند گردد اکنون خرقه خلافت بپوش و بمقام پیش میرج دست بیعت خلوت
را به در نهی کنی چنانچه هرگز قبول کنی و چون با اهل دنیا ملاقات شود تو بواستغفار کنی و گریه و زاری نماید
و شیخ بر آن خود شفیق آری و درویش چون حکایت کند باید که از قرآن و حدیث و مناقب بزرگواران
گوید و خواب و ایم البکاء بودی خلق التماس کردند که چندین گریه از بهر چیست گفت آه امری مبطل است
بسی معلوم نیست که در کدام فرقی خواب بود و فرقی فی الجمله و فرقی فی التفسیر و زری مردی بر سپید

باشی چون حال خود خدای تعالی سمیت چگونه میدی و راه دیگران چرامنی فی خواجہ لغزہ زود و پیر پیش شد
با فاقه آمد با فاقه اواز او چنانچه حاضران مجلس همه شنیدند که ای خدیفه مادر دوست داریم و تراز بر گزیدیم
و تراز همراه مصطفی صلی الله علیه و سلم در بهشت در آیم و هر که تراز دوست دارد او را نیز تراز بخشم در آن روز
مرد کافر مسلمان شدند نقلست که خواجہ خدیفه مرعشی که ملقب بسید الدین است خرقة فقر از ابراهیم قدس
پوشیده بود و از وی تا محل ان امانت بطریق سلک صحیح در سلسله چشمتہ عالیہ معمول است و سبب این
خواجہ ابراهیم در کتب معتبره چنان نوشته که روزی خواجہ خدیفه علیہ السلام پیش وی بآمد و گفت که ترازه بری من
برو و محبت ابراهیم او بهم اختیار کن این سخن در رویش و بر آمو شد آمد و محبت الهی پیگشت پیش خواجہ ابراهیم او بهم
سر بر زمین نهاد خواجہ ابراهیم او بهم تواضع بسیار کرد و بر فاست و بر کنار گرفت و گفت ای خدیفه خاطر جمع دار
و ان شاء الله تعالی بعد چند روز کار تو میکشاید پس خواجہ مرعشی ارادت خواجہ ابراهیم او بهم آورد و گوشت گرفت و
مشغول بچیز گردید و هم وی از سیر الاقطاب می آرد که چون خواجہ خدیفه مرعشی زیارت روضه منوره آنحضرت
صلی الله علیه و سلم مشرف گشت جمال جهان آری آن سرور دید و عرض نمود که یا رسول الله میرسم باشد
که تقیرم بسوزند فرمود که مراد باش تو بهرام من در بهشت در آئی و هر که با تو وصلت دارد او نیز به بهشت
در آید و در اقبال است که خواجہ خدیفه مرعشی قدس سره در ایام هفت سالگی حافظ هفت قرأت و شرب
خمر قرآن کردی و هر دو رویش را احترام و تعظیم بنایت بجا آوردی و وی در سن شانزده سالگی عالم علم گشت
گشت و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مرتب ساخت و همیشه پلاسچ پوشیدی و خلوت کردی و ای
الکا بودی و وی در تربیت مریدان نفس قوی و شالی اعظم داشت چندین شاه بازان در سلسله او قرار گشتند
و طریق مریدانش محض تقرب ظاهر و باطن بود و در سفر و حضر ذکر می گفتند و هیچ وقتی از کسی طبع نمیکردند و هر چه
بی طلب حق تعالی میفرستادند و میگرداند و ایشان میگرداند و گاهی با اهل دنیا امیرش و اخلاط نمی نمودند و غایب
اورا بس بود که جمیع خواجہ گان بهشت بوی می پیوندند وی قدس سره بنا بر پنج چهاردهم سوال و برانی است
چهارم بام ذکر رسد انشی خمین بامی برای با و دانی انتقال فرمود و بنا بر وفاتش صاحب سیر الاقطاب
اقلی نامان بود گفته است رحمه الله علیه و ذکر حضرت شقیق بنی رجمه رحمه الله علیه آن رکن محترم آن

بیش از این

قبله محترم آن علما و زرا بطریق ابوعلی شقیق رحمت الله علیه گاه وقت بود و همه عمر در توفل رفت و در انواع
 علوم کامل بود و تصانیف بسیار داشت صاحب قیاس فی تفسیر الاقطاب میگید که خواجہ ابراهیم ادهم قدس سره
 و خلیفہ داشت یکی خواجہ حذیفہ مرعشی و دوم خواجہ شقیق بلخی رحمت الله علیهما و صاحب تکرر الاولیا میگوید و فیون
 علوم تصانیف بسیار داشت و استناد و حاتم اسم بود و طریقت از ابراهیم ادهم گرفت و بابا یارش نجی صحبت
 داشت و گفت یکبار و مقتصد استاد اشا گردی کردم و چند اشتر بر این کتاب حاصل کردم و دانستم که رشتا و
 خدا تعالی در چهار چیز است یکی امن در روزی و دوم اخلاص در کار سوم عدالت شیطان چهارم ساقط
 مرگ و توبه او آن بود که تبرکستان شد تجارت و بنظر آنه تجماعت رفت بت پرستی را دید که بت می پرستی و زاری
 میکرد شقیق گفت آفرید کار تو زنده و قادر است او را پرست و بت مپرست که از تو هیچ نیاید گفت اگر چنین است که تو دیگر
 قادر نیست که ترازو شهر تو روزی و ده که ترا اینجا بناید آمد شقیق از بن بسیار شد و روی بیلجی نهاد و گبری بالو همراه شد
 با شقیق گفت در چه کاری گفت در بازار گانی گفت اگر از پس روزی مپروی که ترا تفرقه نکرده اند این کار ضایع
 کردن گویند و اگر از پس روزی مپروی که ترا تفرقه نکرده اند و که خود تپور رسد شقیق چون این شنید نیکیا شد
 و دنیا پرورش سرگشت پس بیلجی باز آمد جماعتی دوستان بروی جمع شدند که او بغایت جواد و بخیر بود اکثر اوقات
 با بزرگان بود علی بن عیسی بن مامان میر بلخ بود و او را سگ گم شده همایه شقیق را گرفتند که سگ داری و
 اینجا نیند او التماس شقیق کرد شقیق پیش امیر شد و گفت تا سه روز دیگر سگ بتو باز رسا نم او را خلاص
 او را خلاص داد و بعد از سه روز شخصی آن سگ یافته بود و اندیشه کرد که این سگ را پیش شقیق باید برد که مرعی
 بخواهد دست مرا چیزی دهد پیش شقیق آورد و شقیق پیش امیر برد و یکی از دنیا اعراض کرد و گفت که در
 بلخ فخری عظیم بود و غلامی را در بازار دیدشان گفت ای غلام چه جای شاد و لیست نه بینی که خلق از گرسنگی میگویند
 آن غلام گفت مرا چه باک مولا یم را میبخت خام و چندین غله دارد و مرا گرسنه نگذازد شقیق از دست فربست
 گفت ای غلام بخور و چندین شاد است تو مالک الملوک ما چرا ندیده روزی خوریم در حال از شغل دنیا رجوع نمود
 و توبه کرد و روی بدرگاه حق نهاد و در توفل یکدکال رسید و گفتی من شاگرد غلامی ام در منجات است که شقیق گفت
 که با ابو یوسف قاضی در مجلس ابو حنیفه رضی الله عنہم حاضر میشدم مدتی در میان ما مفارقت افتاد چون بجنبه الامام

ابو یوسف را دیدم در مجلس قضا که مردمان گرد بر گرد وی جمع گشته بمن نگاه کرده گفت ایها الشیخ چه بوده است که
 تغییر لباس کرده گفتم آنچه تو طلب کردی باقی و آنچه من طلب کردم بنافتم لاجرم ما تم زده و سگوار و کبود و کشته
 ام ابو یوسف گریان شد و وی گفت که من از گناه ناکرده پیش از آن میترسم که از گناه کرده یعنی دامنم که چرک دهم
 اما نه انتم که چه خواهیم کرد و وی گفت که تو کل آنست که دل ندارد گیرد با آنچه خدا تعالی وعده فرموده است و هم گفت
 انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون
 رأیت در ولایت ختلان شهید شد و در قبر وی انجا است ذکر سر حلقه خانواده خسرویان خواجیه
 حاتم بن اصم دی از طبقه اولی است کینت وی ابو عبد الرحمن از قدمائی مشایخ خراسان است از اهل بلخ
 بود و مرید و رفیق شفیق بود و پیر و استاد احمد خضر دید است در نقحات است گفته اند که وی اصم بود ضعیف با وی سخن
 میگفت در اشای سخن با وی از وی جدا شد دفع محال و دیر گفت او از بلند تر کن با وی چنان فراموش که گوشت
 وی کراست و آنرا نشنید این ضعیف شادمان شد و آن لقب بروی بماند وی گفته است هر که درین طریق است
 آیدی باید که چهار موت را بر خود گیرد موت اینی آن گرسنگی است و موت اسود و آن عجز کردن است اینی
 مروت و موت آخر و آن مخالفت نفس است و موت اخضر و آن بار ما بریم و وطن است پوشش و دم وی گفت
 هر بار بدو شیطا میگوید چه خواهی خورد میگویم و گز میگویم چه خواهی پوشید میگویم کفن میگوید که خواهی بود
 میگویم و گز ششوی از وی پرسید که چاره داری گفت عافیت روزی تا شب آن شخص گفت ایر عافیت
 که در هر روز داری گفت عافیت روزی آنست که در وی عاصی نشوم خدا را ششوی از وی طلب عافیت
 کرد گفت اذ اذ انت ان بعضی مولاک فاعص فی موضع لا یراک بزرگی بوی چیزی فرستاد قبول کرد گفتند
 قبول کردی گفت در گرفت آن ذلت خود دیدم و عزوی و در ناگرفتن آن غر خود دیدم و فل وی غر و غر
 خدا اختیار کرد و فل خود را بر دل وی از وی پرسیدند که از کجا میروی گفت لله عز و جل و الله اعلم
 انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون انما یسئرون
 عمل احوال خود را از ابدان تاسیافت هم بخلاف صدق نهاده تاجنید گفت جبرئیل زنا حاتم الاصح غیر الکلمات
 حالیت اند و قایق رویت آفات نفس عز و ناسطیع و تصانیف مشهور و علم معاملات از وی می گفت

الشبهة الثالثة شبهة في الاكل وشبهة في النظر فاحفظ الاكل بالشقة واللسان بالصدق والنظر بالعبرة
 شبهة است یکی در طعم دیگر در گفتار سوم در بویار پس نگاه دار خورش خود را بیا و داشت و با تمام خداوند و با
 بر است گفتن و چشم را عبرت نگریستن و روزی بیا را ن گفت اگر از شما پرسند که از ما تم می آموزید بگوئید و خبری که
 خرسندی می آید در دست است و م فرمیدی از آنچه در دست دیگر است و روزی بیا را ن گفت عترت
 ریخ شما می کشم تا کسی از شما شایسته گشته بیرون آید گفته شایسته چون باشد گفت اگر از خداوند تعالی سبزه
 و بغیر او امید ندارد و اگر احمد بن خضویه سر حلقه و منشا را خواند خضویه احمد بن خضویه الهی است
 محمد اله علی و از طبقه اولی است و صفت و کشف الموحی قهقهة الاولیاء است کنیت ادا ابو حامد است با ابو تراب
 متکشی می ما تمام صحبت داشته بود و بر ایمان بودیم را دیده بود و از مقبران شایخ خراسان است از پنج پور و ده بیست
 و در نامه خود معلوم حال و مقتدا قوم خود بود و طریق ملاست پیروی و جامع بیستم لشکریان پوشیدی و می گوید
 که ابراهیم او هم گفت التوبی الی التوبی الی الله بعدا و از سر از نظیران باین بر و ابو جعفر مدواست و سفر حج و بعضی
 را زیارت کرد و در پیش پور و باین بر و ابو جعفر را گفتند که از این طایفه که از بزرگ تر و این گفت ای احمد بن
 لسی بزرگ تر ندیدم بهمت و صدق احوال شخصی از احمد خضویه طلب صیت کرد و گفت آیت نفسک تنویمها
 و هم گفت آن طریق واضح و الحق لا یح والذی قد سمع فما التیر بیه هذا الامین العینی و بزرگ تر بپوش بود که هرگز بر روی
 آب میرفتند و در هوای بریدن بر صاحب که مات و هم ابو جعفر گفت که اگر احمد نبودی فتوت و مروت ظاهر تر
 نفست که گفت و بادی تو کل رفتم عار و بایم شکست بیرون نکردم و گفتم تو کل باطل نشو و همچنان میرفتی
 اما سر گرفت بگر رفتم و حج کردم و باز گشتم و بر نمی تمام میرفتی تا مردمان آن عار از بایم بیرون کردند من با پی
 مجموع نزد باین بر آمدیم چون چشم باین بر بر من افتاد و تبسم کردم و گفت آن شکل که برایت نهاده اند چه کردی گفت اختیار
 خود باختیار را و باز گشتم مشیخ گفت ای مشرک یعنی ترا وجودی و اختیاری هست این شرک بنو نفست
 که در دگر در خانه او درآمد و هیچ نیافت چون بازمی گشت احمد گفت ای برآ آب بکیش و طهارت کن و نماز مشغول
 شو تا خبری برسد متوجهم تا منی دست نروزی بر تا همچنان که در چون روز شد حو مجده و نیار بیاورد و مشیخ
 و مشیخ برآ و او گفت این جزای یک شب نماز است و ز در حال حق چه پدید آمد و گران شد و گفت راه غلط کردی

یکشنبه از بهر خدای کار کردم چنین که ارام کرد و تو بگرد و در برین ملکه و از مردان شیخ شمس نقلت که یکی از بزرگان
افتخار احمد را دیدم در گروته نشسته و بر تیرهای تین آن گردان و پشت خان کشیده و ده گنجینه با شیخ بدین فرست
کجا میر گفت زیارت و سبکی گفتم ترا با چنین تعلم زیارت کسی چه بسیار گفت اگر منم و او بیاید یا نگاه در به زائران
او را بود و مرا توئی در حدیثی سینه العین اندین تیره به پیش نهی زیارت و تبرک به ذکر حضرت یازید
بسطامی حمزه المد علیهم و رفعت از طبقه اولی است نام و طیفون جلیس بن اوم بن سر نشان
است جدا گسری بود و سلمان شد از اقران احمد خرد و به بعضی همان است و شقیق بلخی را دیده بود
و اسناد او کردی بوده و صحبت کرده که قبر من فرو تر از استاد من نیست است و استاد او که از مهاجراتی بود
یعنی اصحاب قیام و اجتماع بود و لیکن ویرا و لایق نشاء که در بیت ان پدید آمد در کشف است از جمله احباب
مشایخ بود و حالش که بر و حالش عظیم تا حدیکه حنیف گفت ایوزید میثا بنزه جبریل مرین الملک که در وایت
علیست اندر احوال و پیش پیر علی علیه و آنکه سکران فضل هند بر جوان البوزید است و ازین ده امام معروف
مرقصه یکی دی است و هیچ کس را پیش از وی اند و حقایق این علم حیدان انساب بنو دکه ویرا و اندر نیمه
احوال محب العلم و سلم الشریعت بود و از وی می آید که گفت عیلت فی الجاهل و تخلص سینه فاء و یحوت مشایخ است و فی
من العلم و متابعیه و کواشف الایضات و اختلاف العلماء در حمزه الآسیف تجرید التوحید گفت سنی سال
مجاہدت کردم و هیچ چیز نیافتم که بر من سخت تر از علم و متابعت آن بود و اگر اختلاف علما بنوی
من از همه چیز با مندی و حق دین خوشتر می گذارد و هر از وی می آید که گفت ایضاً لا تحزن لاهل بیت اهل بیت
محمدر کون بهترین هیئت را خطر نیست بزرگ اهل محبت و اهل محبت با تو نه و دو پو بشید و انداز محبوب محبت
خود را یعنی هیئت مخلوق است پس مخلوق نژاد وستان خطه نژاد و دوستان بدوستی نخبه نژاد
آنچه وجود دوستی دینی افتخار و از وی می آید که گفت یکبار که شدم خانه مفرد و دیدم غنم که در جوی نیست سنگها
از جنس بسیار دیده ام بار دیگر رفتم خانه و خداوند خانه دیدم غنم بنور حقیقت تو حید نیست بار ستم بر ستم
همه خداوند خانه ویرم و خانه ندیدم هر دم خداوند که یا یازید اگر خداوند می و همه عالم را بدیدی مشرک نبود
و چون همه عالم را ندیدی و خود را یعنی مشرک پستی نگاه و تو بر کرم و از دیدن پستی خود نیز تو بر کرم و ندیدی

منشی رفاعة و دین محمد علی

اگر مصلحتکار آید سندی می باید تبری نایه کنم یعنی کار از نماز در گذشت و نهایت رسیدن نقلت خوابم
 بخوابید باین امر عید پیش دی آمد که هر یک بر آب و در هوا میرفت و خواجه احمد گفت هر که طاقت دیدن ابویند دارد
 اندر بیاید بر عید اندر رفتند مگر یکی بر در ماند باین دید گفت هر که بهتر شناست بر در ماند او را طلبید بعد از آن خواجه
 باین دید گفت ای احمد تا کی سیاحت کنی گفت چون آب بیک جا ایستد منقشه شود گفت چرا در بیا باشی
 تا متعجب نشود پس ابویند رو سخن آمد احمد گفت فروتر آئی که ما فهم نیکویم خواب فروتر آمد باز گفت فروتر آئی همچنان
 باین زمان سخن باین دید فهم کرد احمد گفت یا خواجه البیس را دیدم بر سر کوی نو بردار کرده گفت آری بابا عید کرده
 که گرد بسطام نگر و اکنون یکی را وسوسه کرد تا در خون افتاد و شرط است که در دوازده در بیا دشتان بر داکنه
 و چون شیخ ابو سعید ابو الخیر نیازت وی آمد ساعتی بایستاد چون بازگشت گفت این جا بی است هر که خیری
 کنم کرده باشد بخوابد بقول مرآت و لادش در سنه سبتین مائید مدت میانش حدود سی و سه سال و بقول
 بهفتاد و سه سال و سبت المعرفت است تاریخ وفاتش کوه قلق و وفاتش در زمان ابو الفضل جعفر بن معمر
 که متوکل لقب داشت تاریخ سبت و هشتم شعبان در سنه اربع و ثمانین و مائین واقع شد در بسطام مد فون
 بقول مرآت الاسرار رحمه الله علیه و بقول تاریخ و لادش سر صوفی و تاریخ رحلتش باین در اصل حق ذکر
حضرت خواجه پیر بصری سر حلقه خانوادہ پیر بیان رحمۃ اللہ علیہ
 پیشوای علما و اولیاء وقت بود و در معرفت حق جل و علایمان شاخ کبار معروف و درجات رفیع مقام
 عالی داشت حرفه فقر و اروت از دست خواجه حذیفه المرعشی قدس سره پوشیده وی را لطیفات و کرامات
 بسیار بوده است و در تربیت مریدان دست قوی و قبولیتی تمام داشت و ملقب بامید الی گشته و صاحب
 خانوادہ بود و مریدانش خود را پیر بیان گویند و طریق محاب وی آن بود که شبها روزی همیشه با وضو
 بودند و نماز با حضور دل میگذاردند و ذکر غیر در مجلس وی بر گز نمیگشت و در صفای باطن بسیار میکوشید
 چنانکه بعد از نیمه روز چهار روز از میوه جنگل و یا سبزی اقطاع میکرد و دائم در مراقبه و محاسبه بودند و مجرب
 در بیان میگذرانیدند در شهر باده سکونت نمیکردند و با خلق آمیزش اصلاً نداشتند و ظاهر این باطن جمع نشد
 غناء و در توحید حاصل کنند بزرگی گفته است شعر ظاهر و باطن چو شد سلیم دوست ما کو حق سلطان بود

صاحب تپاس الانوار سیاه الاقطاب می آرد که خدمت خواجہ ہبیرۃ البصری قدس سرہ بہت سالیان پیش
 شدہ و چند سال خط کلام بخود و چنانچہ در ہر روز دو ختم قرآن کریم و سی گاہی و غولین بجز و مناسکات
 تاسی سال یا ضاعت شفا نمود و روزی از نامزدی بنال گفت الہی ہبیرۃ بچا پرہ در لہ تو عینود و با ہمہ سنگ
 دل توجہ بہت بیا در را آواز از عالم بالا رسید کہ ای ہبیرہ ما تر بخشیدیم بآنکہ بخدمت خلیفہ عرش سی بر
 پس دی بآزارت حضرت خواجہ خلیفہ عرش آید و سر بر زمین نہاد حضرت خواجہ خلیفہ تلخ لب بیا کر و و
 مہربانی مانو پس فرمود ای ہبیرہ چون ہی سال مجاہدہ کردی از ملک بر دل بود و این مجاہدہ اثر سے تمام فرما
 کہ بخودی خود بجا بہر گئی آید پس در ہفتہ بہ تمام سبب رسید بیک سال خرقہ بزرگان بدو پوشانید و ہم دی
 از سیکہ قطاب می آرد کہ حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری بخدمت خواجہ خلیفہ عرش اداوت آورد و از عالم غیب
 نذر سیکہ ہبیرۃ البصری بن ترانہ قبول حضرت خود کردہ ہندیم و آنروز کہ آنحضرت خرقہ پوشید بیک شکر بارز
 بخشید کہ پس کہ نظر نظر آنحضرت شد از عرش تا تحت الثری در ستا بدو تکلف گشت و گفت قدس سرہ
 بعد پنج شش روز نظر کردی و چندان گریستی کہ مردم گمان میدادند کہ بسا اہلک شود و بعضی اوقات خون
 از چشم مبارک فرو میخورد حضرت قدس سرہ اکثر در صومعہ میماند و در و اہل دنیا نمیدید و اگر طعام و آب از خانہ
 ایشان میبودی ہرگز بخوردی و میفرمود و طعام ملوک نہ بر قابل است و انرا تریاکی نیست بجز غایت الہی
 و دل بہ اسباب میکند و تمام شب بیدار مولی نندہ دہشتی و با فقر اہم لغزش می توت از فقرہ حلال حاصل کردی
 چنانچہ در اوائل تو تش از وجہ کتابت بود و گاہی طعام از دستہ تو بخوردی و فتوح اہل دول قبول نکردی
 و ہم از دلی غمت کہ حضرت خواجہ ہبیرہ فرمود کہ تہنیک خرقہ پوشیدیم روح حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
 و از دل جمیع ترکان حاضر بود مذہبیک مراد عالمیک و مدون در گریہ بودم از ترس حق کہ در روشی شکل کالیت
 امر و خرقہ پوشیدہ ام نہایکہ از من فرادار ای آید کہ شب تہ حضرت او نہا شرم و تہی کہ میگفت بیگفت الہی
 بیچارہ ہبیرہ غریبت اگر حساب از آدمی پرستی طاقت ندادہ نذا آید ہبیرہ حساب بر تو انسان کردم
 وفات خواجہ ہبیرہ و تاریخ ہفتہ ماہ شوال سنہ تسع و سبعین ہائین واقع شد عمر شریف بعد رب و یک
 سال رسیدہ بود رحمۃ اللہ علیہ ذکر حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ در تذکرۃ الاولیاء

نشان خانہ و خطاطان
 و شہداء و دیگران

و نعمات و کشف المحجوب است شیخ اهل حقایق و منقطع از حمله علایق سری بن مقلّس السقطی رحمه الله علیه از
 طبقه اولی است گفت دی ابو الحسن است خال و اسناد جنید و اسناد سایر بغدادیان است و از اقران
 حارث محاسبی و بشیر عافی است مرد و شاکر و معروف کرخی و آنانکه از طبقه ثانیه اند اکثر نسبت بوی درست کنند
 و او را از مصوف ثانی عظیم است و البته کسی که اندر بغداد سخن حقایق و توحید و تدریب مقامات و بسط
 احوال خوض کرد وی بود و بیشتر از مشایخ عراق مریدان و اندووی حبیبی را دیده بود و با وی محبت
 داشته و وی در ابتدا و باز از بغداد سقوط فرشی کردی چون باز از بغداد بسوخت گفت من نیز فارغ شدم
 چون نگاه کردند کان او نشنودند و چون این حال بدید آنچه داشت بدر و نشان داد و طریق تصوف و بشیر
 گرفت و فرسپه ندکه ابتدا بارید و بدو گفت روزی حبیبی را می بینم که در میان من بگذشت من چیزی شکسته
 بوی وادم که بدر و نشان بدو گفت خیر که آن روز و نیامردم سر و گشت روزی معروف گفت کنی می
 گوئی ما و گفت این تیمم را جامه کن من جامه کردم معروف گفت خدا تعالی دنیا را بر دل تو دشمن گرداناد من
 بیکبارگی از دنیا فارغ ایدم از برکت دعا و حبیبی گفت ما را نیست اغبه من السری آتت علیه سبعون سینه
 ما سئمتی مضطرباً فی علق الموت بی کس لنیدم در عبادت کامل تر از سری بهفتاد سال گذشت که بیله
 بر زمین نهاده و در بیماری مرگ سری در وقتی که محفوظ و جنید را گفت یا ابن محبته الا شرار و لا تقطع عن الله
 فی محبته الا خیار و هم وی گفت بایته العرفه تجرید النفس التفرقة للحق و هم وی گفته که من ترنن للنایس
 بما لیس فی سقطن عین الله عز وجل از کشف و از وی می آید که گفت اللهم تعالی عذبتنی فلا تعذبنی و لا تحجب
 باریک یا اگر مرا بجزیری عذاب کنی قبل حجاب عذاب من از آنچه چون محبوب باشم از عذاب بلا ذکر و نشان
 تو بر من آسان بود و چون از محبوب باشم تو بملاک من بود قبل حجاب تو پس ملاشی که اندر مشاهد هستلی بود
 نباشد علی بن عبد الحمید القضایری رحمه الله علیه گوید در خانه سری بگویم شنیدم که میگفت اللهم تعالی عذبتنی
 فاشفق علیّ عنی از برکت دعا و وی حق تعالی مرا قبل هم پیاورده از طلب روزی که به تقست هر روز
 چند کرات تهنیه میدید که مباد از شومی گناه و بیم سیاه شده باشد و وی یکبار یعقوب علیه السلام را بخوابید
 گفت ای رسول خدا این چه شورا است که در جهان انداخته و چون مرا از حضرت حق محبت کمال است سخن

پس از شنیدن این خبری قول را که در آن اوست علیه السلام را بنمود و فرمود که من و سید زهرا و
 بوی من و او چون بپوش آمدند ای کشیده این ستر می آید که عاقلان باطل است کندوی گفت
 که خواجه سلامت ماند و بیای و بر احوال رسیدن و باید که از خلق عزت کند که اکنون زمانه عزت است
 وی گفت که مشوق برتر مقام عارفانست و گفت عارفانست که خوردن او مثل بیماریان بود و قطع این مثل
 مانگندگان و عیش و تنگنوشه گان بود و جنبید گوید چون وی بیمار شد و در ایام میکردم گفت ای جنبید
 و از او نش تیز میشود گفت مرا و حیثی کن گفت مشغول مشو بسبب خلق از صحبت حق جنبید گفت اگر این سخن
 پیش ازین میگفتی با تو بهم صحبت نداشتی با ما در روز شنبه بتاریخ بیستم ماه رمضان مبارک است ثلث
 و چهارم و پنجم و ششم از معصومات یافت مدت حیانتش نو و هشت بود و در بغداد مدفون گشت رحمه الله علیه
 و از حضرت ابوالحسن محمد نور سر حلقه خالواد و نوریان رحمه الله علیه در نجات است
 از طبقه ثانی است و نام وی احمد بن محمد و گویند محمد بن احمد و احمد درست تر است و معروف است باین
 اسمی و پدر وی باز میشود است که شهری بود میان هرات و مرو و منشاء و مولود وی بغداد بوده و حاجت که الاولیا
 میگویند شیخ بر تقدیم او متفق اند و از امیر القلوب گفتند وی و قمر الصوفیه خوانند وی و در پی ستر می مشغول بود و صحبت احمد بن محمد
 یافته بود و از اقران جنبید بود و در طریقت مجتهد و صاحب سبب بود و از صد و علما و مشایخ بود و در طریقه اهل
 تصوف بود و او را در طریقت بر اسپینی فاطم است و حج لایع و قاعه مذنبش است که تصوف را بر غیر تفصیل
 مهند و معاملاتش موافق جنبید بود و از نوادر طریقت او یکی است که صحبت بی ایشا حرام داند و در صحبت ایشا حق
 صاحب این فرماید بر حق خویش گوید صحبت با در و شیطان فریضه است و عزت ناپسندیده و انیار صاحب بر صاحب
 محرم فریضه گوید و او را نوری از آن گفتند که چون در شب تاریک سخن گفتی نور از دمان او بیرون آمدی و نیز گفتند
 که در تراستش از اسرار باطن خبر دادی و نیز گفتند که از صومعه بود و در صحرای که صحبت با نماز کردی و خلق آنجا بشب
 نوری میدیدند که میپردنیدند و از صومعه او بیا لایه میشدی و در کشف الحجاب است شیخ المشایخ و طریقت شاه
 اهل تصوف و سمری از آنست خلف ابوالحسن محمد بن محمد انصاری آمین الکلمات و اطراف المجاہدات بود و در وی
 و نیز که ایشان را نور گویند و اقتدا و تالی بدو کنند و نیز صاحب کشف گوید و اندر حکایات یا نعم و نسی شبانه

میفرمودید و یکپا ایستاد و جنید را خبر کردند جنید برخواست و نوازش شد و گفت یا ابو الحسن اگر دانی که با وی خروش
 مسود دارد و بگو تا من نیز بخیر و ششین آیم و اگر دانی که خروشش مسود ندارد و دل برضات تسلیم کن تا دولت خورشید
 نور از خورشیدش باز ایستاد و گفت نیکو معلمی را و اگر وی می آید که گفت آنرا آتشبازی در میان ایشان عالمی علم
 و عارف میگوید من حقیقت عزیزترین چیز را در زمانه ما و خیر است یکی عالمی که بجهل خود کار کند و دیگر عارفی که از حقیقت حال
 خود سخن گوید یعنی علم و معرفت هر دو عزیز اند از آنچه علم بی عمل علم نباشد و معرفت بی حقیقت معرفت نه و در میان
 او فاصله این هر دو چیز عزیز نبوده است و هر که طلب عالم عارف کند و نیاید بخود مشغول بایستد و از خود بگذارد و جمع کند
 و از وی می آید که گفت من عقل الاشیا با فی جود منی کل شیئی الی الله که خیر ما را بجهل و ندانند و از ان و بی شک
 اندر همه خیر ما رجوعش به و باشد خیر ما را از آنچه اقامت کند ملک ما ملک بود پس شراعت در و چه کمالات
 بود نه در رویت کون از آنچه اگر اشیا را علت افعال دانند پیوسته را بکار باشد و هر چیزی را در آن را در آن
 باشد چون اشیا را اسباب فعل و اندک سبب قایم بخود نبود که به سبب قایم بود و چون رجوع برسد الاشیا را سبب را
 اجابت باید و هم صاحب نعمات میباید با سرتی و محمد علی قضا و احادیث حواری صحبت داشته و از لون و رده بود
 از اقزان جنید بود اما نیز وقت تر از جنید بود جنید معلم بود و نوری بر تنه کانی و بی شوری داشت و عشق
 جنید را از صبر و توکل چیزی پرسیدند نخواست که جواب دهد نوری با بگ بر وی بزد که تو وقت محنت صوفی را یک
 باز شدی دوست و دانشمندی زدی سخن این طایفه مگو نوری قدس سره همیشه شمع داشتی هر دو
 ویر گفت شمع است از آنکه گفت لا اشکاب الغفلت گفتند باین شمع میخوابی که الی الغالی دریا تو بودی گفت بی ملک باین
 شمع غفلت میخوابم و هم دی گفته لا یغفلت صفاء العبودیه فان فیہ نسیان الی البیت و ویر گفت که الی الغالی
 را بیک شمع غفلت گفت با آنکه گفت پس فعل چیست گفت عاجز است و عاجز را ننماید و هم دی گفته که هرگاه که الی الغالی
 خود را از کسی باز پوشد هیچ دلیل و خبر را با و نرساند از آنکه شمعش من آید کم بگذرد استلال و لا جبر شیخ الاسلام
 گفت جوانی فراسان با بر میهم قصه آمد و گفت میخوابم که نوری را بنیم گفت او چند سال نیز دیکه ما بود هیچ آید
 بیرون نیاید یک سال کرد شهر میگشت با کسی نایمیت و وسال در ویرانه خانه بگذر گفت نه بیرون نیاید که نه از
 و سالی زمان باز گرفت با کسی سخن نگفت آن جوان گفت البته میخوابم که ویر را بنیم ویر را ندیدی و لالت که چون

است با که محبت داشت با شیخ ابو حمزه خراسانی گفت از قرب نشان میدهد و اشارت میکند گفت
 کسی گفت چنانکه در سنی و در اسلام کون و دیکوئی اینجا که ما ایم قرب بعد از است ابن الاعرابی گوید قرب بگویند
 سافت نبود و تاسافت بود و و کالی بجای بود پس قرب بعد بود و ستم نوری گفت که ساعتی از عارف بر روی
 که از این تراز بعد متعبدان هزار هزار سال و ستم وی گفت نظرت بود مالی الشور فلم ازل النظر کیف حتی صرت ذلك الموضع
 و بر روی نظر بیشتر انداختیم به جانب و مطلق یعنی آنکه بخود ظاهر است و ظاهر غیر با دوست و نظار و بر نشستم تا که آن نور گشتم یعنی نور
 من جزو نماید شاید چه نوری همین شب و ده پیش از جنید رفت از دنیا ستم تسبیح و تکیه فی التایید العیاض
 از فی ستم است و ثمانین مائتین چون نور بر خت جنید گفت ذمیب نصبت هذا العالم ففوت النور و ذکره الاولیا
 نقل است که روزی بنی پیش نوری شد نوری بطلبم پیش جنید بر خاک افتاد و گفت حرب من سخت شده است
 و طاقت من طاق آمدی سال است که چون او بیدمی آید من گم میشوم و من چون پدیدمی آیم او غایب میشود
 و حضور او در غیبت من است هر چند زاری میکنم بگوید یا من باشم یا تو هیچگاه صاحب بگری کسی لکه در مانده و بخود
 و تخم حق است پس جنید گفت ای نوری چنان باید بود و اگر زبان و اگر اشکال که تو نباشی بهر او باشی و اگر هست
 خواجه علوی منشأ و نوری منشأ چشتیان رحمة الله علیه خرقا رادت
 از دست خواجه میره یعنی پوشیده رحمة الله علیه وی در مشاهدات و مقامات عالی بی نظیر وقت بود و جلی
 مشایخ وقت بر کالات صوری و معنوی وی مقرر بود و تداصل وی از دینور است بکسر دال و سکون باء
 و فتح نون نام شهر است از شهر راکوستان و در بعد از نشود تا بافت اسم شریفش خواجه علوی است و لقب
 شریفش کریم الدین متعم و خدایه مقابل بود تمامی مال و متاع بفقرا داده و فقر و فاقه اختیار کرد و هیچ وجه را
 افطار نگذاشت بعد از متوجه بعبادت و گفت ایها بجز تو ما هیچ نمی باید و عیال و اطفال را تسویه مردم ندانند که
 تو با ما باش عیال و اطفال را ما در نیم پس بر طبق طعام هر روز میرسانید اهل خانه و می پرسید که کجا آورده
 عیال و کدر ذاق از خزان غیب میفرست صاحب اعتبار الاله و میگوید که از اکثر کتب تواریخ که در خط
 مشایخ نوشته اند چنان معلوم نموده که خواجه مشایخ علوی و نوری ملان منشأ دینور است قدس سره
 در این دو تیر بمن مستماع دارد انشی لیکن صاحب حرات الاسرار خواجه مشایخ علوی و نوری را جدا نموده بهر خواجه

ابو اسحاق شامی نوشته و مشاذ و بنو سیر بر بزرگی دیگر علاحه نوشته و هم وی از سیر لا قطاب منید
 که حضرت خواجه علوم مشاذ و بنو سیر از بزرگان شایخ عراق و یگانه روزگار و حافظ قرآن و جامع علمای
 و باطنی دار قرآن شیخ جنید و رویم و وزی بوده و بصحبت شیخ المشایخ خواجه معروف کنی رضی الله عنه
 و همین قول عماد الدین سهروردی است و از آن بزرگواران نیز خلافت دارد و در آن طریق نیز صاحب سلسله است و مشایخ دیگر
 را هم دریافته و خدمت کرده و پیش از ازاوت سالها در ریاضات و مجاهدات بسر برده و بعد از منفعت روز افطار
 کردی چنانکه بجهت دفع خشکی و در پانزگی آب حوزی و بیک خرم قناعت کردی و همیشه صایم میشدی و در ایام
 طفلی هم روزه میداشتی و کاهری در روز نیز شیر مادر نخوردی یعنی مدت عمر غیر صایم نبود تا افطار اجابای
 حق کند و او عارف ماز زاد بود و هم او از کتاب مذکور منید که وی صحبت با خضر علیه السلام داشت و بشاره
 خضر علیه السلام بخدمت خواجه میرزا البصری شتافت و از او آرد در خواجه میرزا گفت بیا ای علو که کار تو همیشه
 اور علو است از حق تعالی تو اسبیه ام که بجای من نشینی و در جمیعت بکمالیق بدی پس ذکر لا اله الا الله تلقین فرمود
 و در خلوت نشاندانی را محال رفع حجاب شد از عرش تا تحت الشری و نظر نمایان گشت و هم وی از لایق
 منید که چون خواجه علوم مشاذ و بنو سیر چندگاه ریاضت مجاهده بخدمت پیر دستگیر خویش رسید حضرت مشاذ
 ویرا فرمود ای علو برو کار تو تمام شد و مژده بیا خواجه علوم حکم بجا آور و پس حضرت پیر دستکش بفرست
 گفت ای علو ای مقام درویشی برسان بجز گفتن این سخن علوم مشاذ به پیش گشت و بعد از ساعتی به پیش آمد
 همچنان چلبا ریه پیش شد حضرت خواجه میرزا عجب این خود در دین وی انداخت فی الحال بخود بانه آمد خواجه فرمود
 ای علو دیدی مطلوب خویش خواجه علو سر بر زمین نهاد و عرض نمود سی سال تجاهده کردم این گنج نیافتم که از دولت پیر
 دستگیر در طریقه العین یافتم و از اینجاست که یک زمان صحبت با اولیا بهیتر از صد سال بودن در تنهایی بهیتر
 آنحضرت حکم خود که از بزرگان بدور سیده بود بخواجه علو پوشانید و سیر مجاهده بنشانند از آن باز خواجه علوم بکار
 بجز فرمان حق نکردی و چون طالب بارادت بیامدی مراقبه کردی اگر اشاره شدی ویرا مرید نمودی و الا فلان
 و هر که مرید وی شدی هم در روز اول از عرش تا شرمی کشف گشتی و حضرت خواجه همیشه بزرگرمولی و بتلاوت
 قرآن مشغول بودی و از شیخ عماد الدین سهروردی نقلست که وی اهل سماع بود و سماع اکثر شنیدی و عاقل

چون آن خود میکرد و در روز عرس سخاوت می شنید بخدمت وی برسد و سماع شنیدن و باز مخصوص بدو
عرس از کجا آمد است گفت پیغمبر مصطفی و علی مرتضی و جمیع پیران ماسماع شنیده اند اما خشنود که در این
دران روز وصال دوست نمیرسیده است پس من شادی نمودم و جمیع پیران خود سماع میشنودم از توجیه ایشان
نازیز بمقام و حال برسم انهم منقولست که روزی شب پرستان از دیدن فرمودای مردمان شمل را شرم نمی آید
که غیر خدا را پرستش میکنند و شنیدن این سخن دل آنها را جمل گشت و اسلام آوردند شخصی پیش وی آمد
و عاقل طلب کرد و فرمود بگو خدا را پرست عاقلی گفت از حاجت نمائند او گفت که خستد از کجاست فرمود آجا که تو توبه کنی
این امر در دولت گرفت تا بمرتب رسید که وقتی او در به بنیر آمد ثلث خدمت خواجده او را دیدند که همان مرد سجاده
بر بر پا افتاده و بر نشسته می آید و خواجده بر او پرسید که آنچه حالت است گفت از توجیه عاقلی است چنان دل باز از من
پرسیدی وی گفت چهل سال است که بخت را بابر چه در دست بر من عرض میکنی بگوشت چشم آنچه در کلام
شخصی گفت دل خود خون میکنی فرمود کسی سال است که دل خود گم کرده ام نمی باجم دوی دست خلیفه داشت
ابو اسحاق شامی و ابو عامر شیخ احمد اسود و بنوری که او در سهروردیان صاحب سلسله است و وفات ری در عهد
مقدمه بانه تاریخ چهارم محرم سنه تسع و تسعين و مائتين واقع شد و او ایام و خون بود تاریخ او است در خطبه
علیه و از طبقه ثانیه است ذکر حضرت خواجه سید الطائیف جنید بغدادی پیشوای
علم طریقت و حقیقت صاحب مذهب صحیح محمد اله علیه و در فضیلت است شیخ المشایخ
الطریق و امام احمد اندر شریعت جنید بن محمد بن جنید بغدادی رحمه الله علیه از طبقه ثانیه است کنیت او
ابو القاسم است و لقب وی قواریری و زجاج و هزار است قواریری و زجاج از ان گویند که وی انبیه فر فرستی
و فی تاریخ الیافعی ان هزار بجاء المعجمه والرا المشدوده المکره و انما فیل لها هزار لان کان یعمل عمل الخیر و لوید اصل
از بنا و نداشت و مولد و منشا و وی بغداد است مذهب ابو نضر داشته معین شاگرد شافعی و گفته اند نسیب
سفیان ثوری داشته خواهر زاده سری سقطی و مریدی بود و با حارث محاسبی و محمد قصاب صحبت داشته بود
در شاگرد ایشان بود وی از انکه و سادات این قوم است و همه نسبت بوی درست کنند چون هزار و در یکم
بنوری در شب و غیر هم ابو العباس عطا گوید یا منافی بن العلام مر حنا القندی بن الحنفیه خلیفه بغداد و رویم را گفت

منشأ خاندان جنید بن
شیراز و مدینه

ای بنی ادب می گفت نیم روز یا چند صبحیت داشتند ام هر کس که یا و می نیم روز صحبت داشتند باشد از وی
 بنی ادب نیامد طبیعت که بیشتر شیخ ابو جعفر جدا گوید اگر عقل مردی بودی بر محبت حبیب بودی گفت ازین
 طایفه نیستن بوده که ایشان چهارم بنو و حبیب بن بغداد و ابو عبد الله حلا الشام و ابو عثمان جری بنی پور
 در کشف المحجوب است حبیب مقبول اصل ظاهر و ارباب القلوب بود و در اصول و فروع و معاملات منفی و امانت
 ثور بود و در فنون عالم کامل تا بحال اصل طبیعت بر امانت وی متفق اند و هیچ مدعی و متصرف را بر وی اعتراض نیست
 بدوی از ستری پرسیدند که چه مرید او بود بلند تر از ستر باشد گفت بل بران این ظاهر است حبیب را در جوف
 در جمن است و این قول ستری بتواضع وجود او آنکه گفت ببصیرت گفت اما کس را فوق خود دیدار نباشد که دیدار
 محبت متعلق بر خود و قول وی دلیل بر آنست که بدید حبیب را اندر فوق مرتبه خود چون دید اگر چه فوق دیدت باشد
 مشهور است که در حالت بیعت ستری مریدان مرید را گفتند که شیخ ما را سخنی گویند و بهای ما را معنی باشد
 حبیب گفت تا شیخ ما بر جاست سخنی گویم تا شبی پیغمبر صلی الله علیه و سلم را بخواب دید گفت یا حبیب تو علم علی التاکر
 سخن گوئی مر خلق را که کلام ترا خدا تعالی سبب نجات عالمی گردانیده چون بیدار شد و در پیش صورت گرفت
 که در جمن انور جو ستری گذشت که امر دعوت آمد تو را با ما و شد ستری مرید را فرستاد که بگوید که گفته مریدان
 و شفاعت مشایخ بغداد و پیغام من سخنی گفتی اکنون رسول صلی الله علیه و سلم فرمود فرمان او را اجابت کن
 حبیب گفت آن پند را از سر من بشنید دانستم که وی بر اسرار و احوال ظاهر و باطن من مطلع است و من از او راز
 و خیر و نزد وی آدمم و استغفار کردم و پرسیدم که بچه دانستی که پیغمبر صلعم را بخواب دیدم گفت خدا را بخوابیدم
 گفت رسول را فرستادم تا حبیب را بگوید که غلط کند مر خلق! و درین حکایت دلیل واضح است که پیران هر صفت
 که باشند مشرف احوال مریدان باشند و ویر کلام عالی است در موز لطیف از وی می آید که گفت کلام
 الانبیا و انبیاء و علم الصدیقین اشاره عین الشاهد سخن انبیا خیر باشد از حضرت و کلام صدیقان شایسته و شایسته
 صحبت خیر از غلو و آن مشایخه و خبر خیر از عین ان و اشارات خبر تو شد پس کمال بهایت یقین از بدای من و حلا
 انبیا بود و فرق میان بنی دولی واضح است و تفضیل انبیا بر اولیا آنکه خلافت دو گروه است ملائمه که انبیا را اندر فضل
 موخر گویند و اولیا را مقدم و از وی تفاوت که مرید را بر بنی بل آمد و پنداشت مگر او بدرجه رسیده است و انور

مردی بیایم تا ویرا تجربه کند و وی بگویم شرف آن مراد وی میدیاز وی سوال کرد و جنید گفت جواب عبارتست
 از این بیایم و جنید گفت اگر عبارت از خوابی اگر خود را تجربه کنی مردی تجربه کردن من محتاج تجربه کردن و اینجا
 تجربه کنی آمدی و اگر معنوی خوابی از ولایت معزول کردم در حال مرید را دی سبیه شد با انگشت گرفت که راست
 یعنی این و لم بشد با استغفار مشغول شد و دست از آن فصول داشت انگاه جنید گفت رحمة الله علیه این است
 که اولیای خداوند و الیایان و سران و طوایف از خیم ایشان نزاری نفسی بروی افکنند وی سبیه مراد خود را باری
 و سبیه بفرمودن شایع بود که در حضرت قطب عالم میزیسند امام جنید را در غلوت وی سبیه سال خطره غیره استیاض
 در آن گذشت که در بونوختن نماز فجر او را و هم در شرف است که از وی می آید که گفت وقتی از وی خواستم که بایستد
 بنیم بر سر سجده ایستاده بودم پیری را دیدم روی زمین آهوه چون تیر یک سن آمد گفت تو کیستی که چشم دل
 من طاققت دیدن انداز و حشمت گفت آنم که ترا از وی رویت من است گفت ای ملعون چه چیز ترا از
 سجده کردن باز داشت مرادم را گفت یا جنید ترا چه صورت بند که من غیر او را سجده کنم جنید گفت
 من نمیترسم از سخی وی سبیه ندانم که قتل که گذشت لوگنت عجب اما مورا آخر حجت عن امره و نهی سبیه ان الله
 من قلبی فصاح و قال اخر قتی بالله و غاب بگو یا جنید و روغ گوی اگر بنده بودی از امر وی بیرون نای
 و نه بیش تقرب نکردی وی آن انداز من شنید و با نگی بگرد و گفت بسوختی مرا با اله یا جنید و ناپید شد و
 حکایت دلیل حفظ عصمت است از آنچه خدا تعالی اولیای خود را نگاه دارد و در محال از کید مای شیطانی
 و هم در لغات است روزی جنید با مضر با کوه کان باز میگردد ستری سقطی گفت ما لنقول فی الشکر یا غلام گفت
 الشکر ان لا استغنی عن علی بن عاصم ستری گفت بسیاری ترسم که بهره تو بهر زبان تو شد جنید گفت همیشه از
 سخن ترسان میبودم تا که روزی بروی درآمد و آنچه محتاج الیه وی بود همه را همراه و آورم گفت بشناختی
 تر که از حضرت حق تعالی درخواست بودم که این را بر دست مصلحی یامد قتی بن رساند جنید گفت که ستری گفت
 مردم را سخن نوی من خود را متهم میداشتم و استحقاق آن نمی داشتم تا آنکه حضرت راضی بود دیدم فرمود
 انکم علی الناس پیش از صبح در خانه ستری رفتم و در یکوفتم و گفت مرا است گوی ندانستی تا تر گفتند بیایم
 مجلس نهادم و آغاز سخن کردم خبر منتشر شد که جنید سخن میگوید جوانی ترسانه در لباس ترسایان برکتنا میآید

بهاشیخ مثنوی قول رسول الله صلی الله علیه و سلم انما ادر الله من ناله بغير نوره الله بنید گفت ساعتی سر بر پیش
انگندم پس سر بر آوردم و گفتم اسلام آور که وقت اسلام تو رسیده است امام یافعی گوید که مردم سپیدارند
که جنید را درین یک کرامت است و من میگویم درین دو کرامت است یکی اطلاع بر کفر او و دیگر آنکه در حال اسلام
نواد و در وجهی گفتند این علم از کجا میگوید یعنی تعریف گفت اگر از کجا بودی یعنی اگر بمل و فکر بودی برسدی
یعنی متناهی دایره بودی گفت تصدیق است که سابق بنشین بی تیار شیخ اسلام گفت بی تیار چه بود
ناخت بی حسن و دیدار بل نگر است کعبینه و در دیار علت است یعنی بی طغی ویرا بود خود را و دیدن خود را
نیاید زیرا که وی معبودی غیر است و علم و هم وی گفته است غرق او غیری العلم خیر من استغراق العلم فی
الوحدی و هم وی گفته است شرف المجلس و العلماء المجلوس مع الفکره فی میدان التوحید و هم وی گفته است شرف
الحکمت الی الله عز و جل و یا لک انک نظر باین آیه باری که عز و جل عز و جل عز و جل عز و جل عز و جل عز و جل عز و جل
گفته است که خوافت با یاران بهتر از شفقت شیخ اسلام گفت طاعت واری باز حرم وادی جنید را پیش
که بلا گفت البلا و هو العفکة و الحی کماله وی از هر سرش از پیش است و نا تش به سیم
و تسعین و مائین رفت از دنیا که فی کتاب الطبقات و الرسائل القشیره و فی تاریخ الیافعی ان مات سنة
ثمان و تسعین قبل سنة تسع و مائین و الله تعالی علم ذکر آن پیشوا و اخا نوا و ه طوسیان
و سهروردیان و فردوسیان ممشا و و نیوری رحمه الله علیه و رحمت است
طبقه ثالث است از بزرگان شیخ عراق است و جهان روان ایشان بگذارد علم با کرامات ظاهر و احوال نیویده
جلال و عز و از وی از مشایخ محبت و امته و از اقران جنید و دریم و نوری و غیر ایشان بود و صاحب
مرآة الاسرار ایشان را از اصحاب جنید بغدادی و منویب و صاحب سلسل انوار
سیر السیر الابرار در سلسله و شجره سهروردیه بعد ذکر جنید رحمه الله علیه ذکر ایشان بود سهر
ایشان منویب صاحب قباس بعض روایت در ذکر علم ممشا و و نیوری رحمه الله علیه منویب سلطان و ابیات
صاحب فحلت و تذکرة الاولیاء در ذکر ممشا و و نیوری می آرند بی آنکه این است وی گفت که الله تعالی عارف
را آینه داده است در سحر که گاه در آن نگر و الله بنید دیگران ان یکم مثل و گفته چیل سالست که بهشت

با هر چه در دست بر من عرض میکنند که چشم بجا ریت با من داده ام شیخ الاسلام گفت که صحبت و حضور
 او بجز این نیست یعنی او شکرست با و الله تعالی پیغمبر خود را صلی الله علیه و سلم میگوید یا کز آخر البصر و یا کز
 قیل الله تعالی هم در کتب قطب عالم است شیخ مشاء را قدس سره مرض بود بزرگی بعبادت پر
 کثیف و جدت المرض مشاء و جواب گفت سئل المرض کف و بعد فی یعنی آن بزرگوار پرسید که خود را مشغول
 مرض می بای و مرض آنجو مشغول میدارد یا نه مشاء و جواب گفت که مرض بر من هرگز مرا چگونگی میاید
 یعنی مرض در کون است و من ای کون من با حق مشغولم که از غیر حق خبر ندارم و یوم از آن اینکه مشاء
 گفته هر که بر دوستی از دوستان دینی انکار کند کیست عقوبت وی است که هرگز ویران آن نذر
 که وی و شهادت مگر آنکه تو بکنند و چهارم از آن اینکه مشاء گفته هرگز نجاست شیخ پرسیده ام سوال شرع
 با و صافی با و شده اما او خود چه گوید قال الشیخ عبد الله الطائی رحمه الله علیه سمعت محمد بن
 یقول انیت مشاء و الدیور فی فی النجوم کانه قائم رافع یدیه الی السماء و هو یقول یا رب القلوب السامی
 مدنون من راسه حتی رفعت علی سماءه فانشقت و عمل مشاء و اما اینجا مطابقت روایات است و اجوا
 هر دو بزرگ و هم مشاء و گفته همه معرفت صدق فقار است با و تعالی و هم می گفته طریق الی الله
 و المیزان الحق شدید شیخ الاسلام گفت ماه تجو و درست گما و دست گیر و روزی مشاء از و بر سر
 خود و بیرون بشه سگی با لگ کرد مشاء و گفت لا اله الا الله سگ بر جانی بر و شیخ الاسلام گفت
 که ابو حامز گوید شاگرد مشاء که روز پیش مشاء دست به دوم جوانه دمی از در خانه درآمد و بزرگ
 اجازت خواست شیخ گفت توانی صوفیانه انجامه بری و باز در میان نه شیخ بهانه میخواست اجابت نکرد چو
 بیرون شد اصحاب گفتند شیخ هرگز چنین نکرد می ایچه بود شیخ گفت او ازین جوانه روان بود دنیا نیست
 وی و آمد آن از دست او بشه اکنون می آید و چیزی نقلات میکنند میگوید که سر طایه باز یا با مظهر
 از دل بر و نیکند این باز نیاید و گفته اند در چهارم و هم محمد سمعته تسع تسعین ما تفسیر است از دنیا و هم
 گفت که جواب هر چه است که لازم کند حرمت مشاء را و خدمت برادرین طریقت را و دیگر آنکه بیرون نیاید از
 اسباب و محو شدن از آن نگاه داشتن و شرع نفس خود که از آن آواش بریت فوت نشود

و ذکر آن مشوا سی کما زو نیاں محمد رویم حمید علی بنی مذکره الاولیا کشف المحجوب و
 و نفاخت از طبقه ثانیست کنیت ابو محمد است و گفته اند ابو محمد است و ابو محمد ابو یوسف است
 نیز رویم حسین که قرآه قرآن از نافع روایت کند اصل از بغداد است از جبهه اجد و سادات
 مشایخ و در حید عصر امام دهم بود و از جمله مشایخ آنوقت تفسیر بوده و عالم برزیه بود و اصنافی
 شیخ الاسلام گفت که رویم خود را شاگرد حبیب بنیروان زیاریان دلیست و نیز از وی و من موسی از
 رویم و دستور دارم که صد از حبیب بنیروان کشف المحجوب صاحب آن حبیب و از قرآن فی مذکره اولیا
 در برزیه با او طایفی تفسیر لفظها بود و صاحب فراست و عبت بود و اندر علم تفسیر و قرأت حطی و افوا
 و در آخر عمر خود را در میان دنیا داران پنهان کرد و او را تصانیف است اندر طریقت فی السماع
 و سماع خاصه کنانی که آنرا غلط الواجب بن نام کرده که من فتنه انتم یکی نزد او آمد و گفت کشف
 حاکم گفت کیف حال من دینه بموآه و بمه دینه لیس بمو بصالح اتقی و لما عبار فی حکونه با
 حال کسی که دین می هوامی می بود و دین می دین می دینی نیکو کاری بود و از خلق پیوسته
 و نه عارفی بود و از خلق گزیده و ایرانشارت بیعوب نفس که ده از آنچه دین نزد نفس هوا بود و همان
 هوادین نام کرده اند و متابعت آنرا در شریعت هر که بر مراد ایشان بود اگر چه پیوسته می باشد
 نیز ایشان دیندار باشد و هر که بخلاف ایشان باشد اگر چه دیندار و متقی باشد بدین بود و این
 آفت در زمانه ما از یکدیگر شایع است اما آن پر از تحقیق و در کار مسائل اشارتی کرد و دست
 نیز را بود که در احتمال او را با و باز گذارسته باشد تا از وصف وجود خود عبارت کرده است
 و انصاف صفت خود و بداده و در نفاخت و ابو عبد الله خلیفه گوید که هرگز وید من کس می
 که در توحید سخن گفتی چنانکه رویم و من رویم عن النصوص فقال هو الذی لا یسک شکیلا ولا
 و اما البقا النصوص ترک النفاصل بین شیشین و در ادوار دنیا و امان نهان کرده اما با آن مشغول
 محجوب نگشته چنانکه پیدافان مشغول و رویم مشغول فارغ و در فو حات مذکور است که رویم
 گفت من تعد مع الصوفیه و خالفتم فی شئی مما یحققون بتریع الله نور الایمان من قلب

پیشانی خاواده کازو نیاں

و فقی کسی ویم را چیزی گفته بود از آن گفتند که لباس گفت بدان می آید که با شما بیست
 به بندم و بیازار بر آیم و باک ندارم ابو عبد الله عقیق بومی شد چون باز میگفت رویم و
 بر کف دی نهاد و گفت ای سپهر بیدل الروح فلا تستل ببرکات العوفیه گفت این کار
 جهان فدا کردن است نه با تبرکات صوفیان مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت بیدل روح
 نه آن بود که بغیر اشویی تا تیرا بکشند آنست که با الله تعالی بر جان خود منازعت نگیری
 جان من و دل و سر و کار را و کنی و هنوز بر جو مانی کنی نه کلیم هیچ کلان و نبوسد ملکات و در نمی
 و شعل رویم عن الاثر فقال ان توحش من غیر الله حتی یمن نفعک گفت رویم علامت
 انس بحق سبحانه آنست از آنچه مستسمت غیریت است متوحش باش تا که از خود و سئل عن
 المحبت فقال المواقفه فی جميع الاحوال و ان الله یسه و لو فلت لی مکتب سمعاً و طاعه و قد
 قلت لدا علی الموت اهل و مر حبا و قال الرضا استمذوا البهلوی و الیقین ابو المشاهیر
 این دو جز اینست از اینست رویم گفت که علامت محبت موافقت و اعتقاد امر محبوب است و هیچ
 احوال و در باب ضا گفت که رضافت یافتن است از برای کسی که سید از محبوب و گفت
 بقیه عبارت است از مشاهده که در هنگام فنا وجود گیرد و هم وی گفته که رویت تو از عمل تو
 مرتفع شود یعنی عمل را از خود نه بینی و ندانی و هم وی گفته که فتوت آنست که برادران
 خود را معذور داری و در زلتی که از ایشان واقع شود و با ایشان چنان معامله کنی که
 از ایشان عذر بایز هست و هم وی گفته فقر احرمتی است و آن ستم و اخفا و غربت است
 که هر که آنرا کشف کرده و با خلق ننوده و اهل فقر نیست و ویرا در فقر کرامتی نه صاحب آن
 از تاریخ شیخ جمال بنیویس که رویم و دوازدهم شوال سنه ثلث و ثمانه وفات کرد
 ذکر ابو علی الرودباری رحمه الله علیه و نفحات است از طبقه را بعد است نام وی
 احمد بن محمد بن ابوالقاسم بن منصور از ابناء روستا و زراست و شب و شبی کسری
 سیرد روزی چند کوی جامع سخن میگفت گذرد وی در مجلس جنبه افتاد و چند بار وی

شیخ القشیری بن ابی سید

سخن میگفت بآن مرد گفت اسمع یا هذا ابو علی پیدا شد که او را میگویند بایستاد و کوس
 با وی داشت کلام شنید و در دل وی جای گرفت و اثر تمام کرد و هر چه در آن بود ترک کرد
 و بر طریقت قوم اقبال نمود حافظ حدیث بوده و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم و خا
 ابو عبد الله رودباری است شیخ ابو علی کاتب گوید ما رأیت اجمع لعلم الشریعة و الحقیقین
 ابی علی الرودباری رحمه الله علیه یعنی ندیدم جامع تر مر علم شریعت و حقیقت را از ابو علی
 هر گاه که ابو علی کاتب ابو علی رودباری را نام بردی گفتی که سید ما شاگردان میر از ان شیک
 می آمدی گفتند این چیست که ویرا سپید خود میگوئی گفت آری او از شریعت بطریقت شد
 ما از حقیقت شریعت می آیم شیخ الاسلام گفت ما در از پیشگاه آستان نبرند اند که از
 از آستان پیشگاه میفرستند کسیت پس سر و بود که از ما بنیاد آن ملک از نیار با ناز آتی و
 طهارت نماز نشو ابو علی رودباری در بغداد با جنید نوری و ابو حمزه و مسوحی و با آنان که در
 ایشان بودند از مشایخ قدس الله اسرار هم صحبت داشته و در شام با ابو عبد الله جلاوی از
 بغداد است اما بعد میفرماید شیخ مصریان و صوفیان ایشان بود و از شعرا می صوفیان نسبت
 گفت علامت اعراض الله تعالی عن العباد فی شغلها لا ینفعه یعنی نشان اعراض حق تعالی از آنکه مشغول
 بچیزی که ویرا مانع نباشد و محسب آخرت و هم وی گفته ما لم نخرج من کلنیک لم ندخل فی محبته
 و در و هم شوال سنه ۴۰۰ صد و سب و یک وفات یافت و در مصر و کران میشود و او را
 انصاریه محمد جبرئیری رحمه الله علیه در نفحات است از طقه ثانیه است نام وی احمد
 محمد ابن الحسین گفته اند حسین بن محمد و گفته اند عبد الله بن سبکی از کبار اصحاب جنید بود
 بعد از جنید ویرا بجای جنید بنشانند از بزرگی وی از علما و مشایخ قوم بود و در طریقت
 اوستاد بود تا بجای که بنید با مریدان خود گفته بود که این ولی عهد من است و می بگوید
 مقام آورد و خفت و حق گفت و پشت باز نمود و پامی دراز نکرد و وی گفته انصاف
 عنوه لا یصلح تصوف بصلح نیانید آن بچنگ بستانند نه بصلح شیخ الاسلام گفت

مشق و تفسیر انصاریه

که نظر من طلب صلح نیابند که آن حضرت آن تریست چون برق از نور اعظم که از بالا در آمد تا
 که اندازد و آنکه طلب آنست از دیگر زبان است و آنکه اهل آنست اگر چه گریز است آن بوی
 شتابان است و هم شیخ الاسلام گفت آن جنگ است که دیگر بزی و آن بموی آورند
 نه آنست که دست بآن میزنی و در دست نمی آید آنکس که این سخن گفته از چاشنی گفته و بعد از
 گرفته نه از علم میگوید از علم چنین سخن نباید وی با سحر عبد الله شتری در سال هجری در جنگ
 از تنگی مرده در سه شنبی و شنبی و قیل ربع عشر و ثلثمائة و دریشی میگوید سن آن سال با
 مردمان بودم از دست و امط بحیثم چون فتنه بلند آمدم نیز یک قافله را مگر خسته را آب دهم یا نطق
 کنم که حال ایشان چیست میان جنگان همی گشتم ابو محمد حریری را دیدم قدس سره میان جنگان
 افتاده و سال می در گذشته بود و گفتم یا شیخ و عاکنی تا خدا می تعالی این بلا گرداند گفت
 کردم مرا جواب داد که آن کنم که من خواهم در ویش گفت دیگر بار این سخن را بر وی گردانیدم
 گفت ای برادر دلت و عافیت و نت رضا تسلیم است یعنی عافیت از نزل و بلا باید چون
 رضا باید داد و گفت یک حاجت فقال ناعطشنا فنجته بما فاضله و اراد ان یشر بظفر
 الی فقال بولاء اعطشنا فاما شرب لا کان فذا ابدا شرب زود علی و مات رحمه الله من سنا
 می گفت چون وقت تعالی زنده گرداننده را با نور خویش می هرگز نمیرد هم می گفته چون
 سبطی علیه السلام نظر کرد و بحق حق را بدید باین سخن پیران کمال از اوصاف و بجز و گشت باوصاف
 حق چون خدا و ذکر آن ملک المشایخ باتفاق و آن قطب ابدال باستحقاق آن مشایخ
 و مقدس و خاندان و چشمتیان ابواسحاق شامی چشمتی رحمه الله علیه
 که با شاه عالم نیاز و سلام و از الملک را زبود و خرجه ارادت از دست خواجه محمد باعلو و نور
 پوشیده در راه چهار و بسطه اصل می در لطافت شرفی میو سید که وی هم نسبت ارادت
 از ولایت شام و در بغداد رسید و مرید خواجه علو میو ری شد خواجه پیر سید چه نام داری
 گفت ابواسحاق شامی که بنده خواجه زبود و از امر و زرا ابواسحاق شامی خواست که خلایق

شایسته خاندان پیران

چشت و دیار آن از تو هدایت یابند و هر که در سلسله ارادت تو در آید اندک نیز تا قیامت چشتی
خوانند بعد از تربیت ابوالحسن حق را چشت و ستاد از اندوز باز خواجگان چشت پیشینه
و لقب و می شریف الدین است صاحب مراتب الاسرار از سیرالاولیای می آید
که خواجها ابوالحسن چشتی در غایت ستر عالم مکاشفات کوشید می و صورت صحو را
پیرایه خود ساخته بود تا عوام از کمال حال می مطلع نشوند و این مقام بسی بلند بود و نزد
این طائفه صاحب اقتباس الانوار از سیرالاقطاب می آید که حضرت خواجها ابوالحسن چشتی
قدس سره بعد شش ماهت روز افطار کردی و در حالت افطار زیاده از متعین نال
نفرمودی و گفتی در جوع تمام نعمت پروردگار است و اگر سنگی در میانگی بشنکی کار مهر
انبیاء اولیاست و در هر سنگی لذتی یافتیم که هیچ چیز نیافتیم چون خواجها بودند که
مردی شود چهل روز استخاره میکرد آواز آمد که علو دوست ماست بر و مریدا و شو جبه چهل روز
چون بخدمت علو دینوری قدس سره پیوست هفت سال موافق فرمان حضرت خواجها
خلوتیست بذر کلاله الا الله شتغال فنو درین ایام بعد هفتم طی افطار میکرد یعنی بعد
دیگر و زبیر چنان دپاره آب دست میداد تا نال از او که ای علو کار ابوالحسن
تمام شد و بر تبه اعلی رسید خرق با و پوشان بجای خوش نشان تو بخدمت ما بیای خرق
خلافت و رعایت کرد و خلیفه خود ساخت بعد آن ساعت آواز آمد که ای ابوالحسن
تو قبول حضرت ماضی پس بچنان شد بسیار کس از چندین تربیت دینی بمنزل کمال کوی
رسید و هم از وی می آید که خواجها ابوالحسن شانی شستی قدس سره و سماع بسیار شنید
و همیشه در سماع مستغرق بحق بودی هیچ کی از علما بر وی مجال اعتراض نمیشد و هر که در
مجلس وی وقت سماع حاضر شد هرگز بگرد و مصیبت گفتنی و آواز نثار و جود می حاضر
را نیز جود و ذوق پیدا میدی و در گنگامی که وی برقص برخاستی در و یو بچندین درایم
و صریح مریضی که در مجلس وی درآمدی در ساعتی مشغای کامل یا

ولیکن از باب دنیا و امار و راد مجلس سماع راه ندادمی و اگر احیاناً مروی صاحب
 مکتب و ران حال حاضر میشدی تارک دنیا گشتی و اگر توبه کردی بیمار شدی که چون می
 سماع و رسید او پیش از دوشه روز یاران مجلس را خبر میکردند و خود روزی علمی نگاه
 میداشت و قوالان را نیز تائب مینمود و در مرآت است و طریق خواجگان چیست است
 که موافق سنت نبوی و شصت و نوبه خانه گفتند و خلق را بحق مشغول گردانند و هر
 روز حق باشد آنرا نمی فرمایند و همیشه در باطن کوشند و مذهب صوفیه که در طریق
 سلسله پیران ایشان را رسیده باشد و ران بعبایت مستحکم باشند و اصلاً و سوا
 را و ران راه ندانند کائناتش کار و تعین مذهب صوفیه است و ریاضت را غریزه اند
 نفیر را بر غنی فضل دهند و فواید بسیار دوست دارند و خدمت بهمان توجه تمام کنند
 و سماع و اهل سماع را بنایت عزیز دارند و عرس پیران و بزرگان بتوق تمام
 و هر قوم را از خود بهتر دارند و با هر فرقه از راه صلح صحبت دارند و همیشه نظر بر خدمت خود
 و جمال حدیث را در عین کثرت مشاهده کنند اول مرد را مراقبه لا تموجود الا الله و یا
 که از ایمان حقیقی و تبع عبادتی که بر خود مبقر کنند تا لب گوارانرا فوت نکنند و دائم
 و مدوش یعنی جامع میان سکر و محو باشند و اصل مشرب ایشان عشق و انکسار و ر
 و ایثار است و تفکحات است که شیخ الاسلام گفت من کس اندیده ام قومی تر و در طریق
 ملامت و تمام تر از احمدی چشمتان همه چنان بودند از خلق بی باک و در باطن ساد
 جهان و همه احوال ایشان با خلاص ترک ریا بود و هیچ گونه سستی روانداشتند و
 شرح تا بنیاد و چهره و تفکحات است که خواججه ابوالسحاق بسیار بزرگ بوده است
 و از اصحاب شیخ علوی و نورانی است و بقصبت رسیده است و خواججه ابو محمد
 که مقدم مشایخ چیست بود و صحبت و یرا دریافته و از شیخ عاقل نقل است که چون خواج
 را رده سفر کردی با یکصد و دویست و دهم و دهم چشم بسته بطرفه العین بران منزل رسیدی

و قبر ابو اسحاق در عهده است از بلا و شام و برات است که تاریخ و مائش چهارم بیت است
 است اما در کتاب نظر نیاید و لیکن از طبقه ثالث بود و بقولی در سنه ۳۳۵ و سبب و نه بود
 رحمة الله علیه ذکر آن میشود و قاوریان و آن صاحب ولایت ولی در طبقه
 افراد ابو بکر شبلی رحمة الله علیه از طبقه رابعه است نام وی جعفر بن یونس است
 و گفته اند ولف بن جعفر گفته اند ولف بن محمد و بر قبر وی در بغداد و جعفر بن یونس
 شیخ الاسلام گفته که وی مصر است به بغداد آمد و مجلس خیر الفساج توبه کرد و شاگرد و حدیث
 عالم و فقیه و مذکر مجلس کردی مذوب مایک است و موطا حفظ کرده بود و در کوفه
 صاحب الحجاب خلیفه بود و فی طبقات السلفی انخراسانی الاصل بغدادی المتشدد
 و اصله من شهر و شن من فرغانه سولیده کما قبل سافره که پدر وی خراسانی بوده
 نماز و اوت وی در بغداد شد و اصل او از اشراف و شنه و فرغانه است حسب گفته
 است لا نظروا الی ابی بکر شبلی البعین التي ينظر بعضكم الی بعض فانه عين من عين
 نگاه نکنید بایشلی بخشی که آن یکدیگر را می بینید زیرا که او شبلیست از جنابان
 که وی سجان و در مرتبه فوق ناظر است در شبها بوسی ظاهر این کلام مبنی است بر سبب
 و صند گفته لکل قوم تاج و تاج القوم شبلی هرگز وی را اندست و انسلین گفته
 شبلی است و دو بار در بیمارستان بوده شبلی گفته التحریریه حریر القلب لا یفری
 از آدمی از آدمی دل است از قید تصرف غیر حق سبانه و خراس نیست و کشف
 المحجوب است از بزرگان شایخ بود و در ایشان لطیف بود و ۱۱ چنانچه کنی گویند
 عجب الله نیا اشارت شبلی و نکات المرنش و حکایات الحفرو و فی از کبار قوم
 بود و سادات اهل طریقت و خلق ابدت سجده نمود و بسیاری از مشایخ نامیده بود
 و از وی می آید که گفت و در معنی آیت قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم
 ای ابصار الرؤس عن المحاریم و ابصار القلوب عما یسوء الله تعالی بگو سر را نهاده

تا چشم نگاه دارند از لطف شهود و چشم دل نگاه دارند از انواع کثرت بجز اندیشه زوین پس
 متناهیست شمرته و ملاحظه محارم از غفلت است و معصیت همین قرائل غفلت را نیست
 که از عیوب خود جابل باشد و آنکه اینجا جابل بود اینجا هم جابل بود و من کان حیثاً
 فهو فی سائر حیثاً یعنی و بحقیقت ماحق تعالی ارادت شهادت از دل کس پاک کند
 چشم سر از غواض من محفوظ نگردد و نماز ارادت خود اندر دل کسی آسان باشد چشم سر از لطف
 حق محفوظ نگردد و دومی گفته روزی در بازار آدم قومی گفتند که هذا مجنون باغیتم مجنون و
 انتم عندهی اصحاب جنونی من شد الحجة و صحت من قوة الفیلة قرآنی آتی جنونی و راود الله
 فی فتنکم یعنی من نزد شما دیوانه ام و شما نزد من بشیا جنون من از شدت محبت است و
 شما از قوت غفلت پس خدا عزوجل و ردیو انگی من زیادت کند تا قربت بر دست
 زیادت کند و در شما بشیاری زیادت کند تا بعد بر بعد زیادت کند این قول را عزوجل
 نقلت از تذکرة الاولیا که شیخ جنید فرمود که من طلب وجدش می گفت بل من وجد
 طلب هم نقلت که یکبار سنگ بامی او شکستند هر قطره خون که بر زمین می ریخت
 میشد نقلت که وقتی بهیژی تریش دی بر آتش از یک طرف میسوختند از طرف
 دیگر آب بیرون می آمد پس اصحاب را گفت ای مدعیان میگویند که در دل آتش شوق
 داریم چرا از دیده شما اشک روان نیست نقلت که شیخ جنید مرثی را گفت که چگونه
 خدا استعالی را یاد کنی چون صدق و ایلست یاد کردن او نداری گفت بجاوش چندین بار
 گفتم که او مرا بحقیقت یاد کند شیخ جنید لغزه زد و بیوش شد شبلی گفت بگذر بگذر که برین
 خلعت بود که تا زمانه و هم در نقات است شبلی عبد الرحمن خراسانی را گفت یا خراسانی
 بل ایت غیر الشبلی احد ابقول الله قطه فقال نقلت و ما رأیت الشبلی یوما نقول الله
 قال فخر الشبلی غشیاً علیه که ای خراسانی مرکز کسی را دیدی خبر شبلی که گوید احد در جواب
 گفت مرکز شبلی را ندیدم که گوید احد چون چنین گفت شبلی بروی در افتاد و بیوش شد این

دو احتمال دارد یکی شبلی را ندیدم دوم آنکه شبلی را در میان نه بدیدم عسکالر حمن جراسانی گوید
 که شخصی بدر سای شبلی آمد و در نزد شبلی فرار آمد سر برهنه و پا برهنه گفت که اینجا شبی
 شبلی را گفت شنیدم که مات کا و افلا رحمة الله یعنی نفس شبلی مبر و بکفر پس رحمت نخواست
 تعالی و برایش اسلام گفت که وی خطایه بر نفس خود میکرد و قتی جماعتی در خانه وی بود
 و آفتاب ندرست دید که بغروب نزدیک است گفت وقت نماز است برخاستند که نماز
 دیگر گذارد شبلی بخندید و گفت چه گفته است لیسیت الیوم من عشقی صلواتی به فلا آوردی عذر
 من عسائی + فیکرک سیدی اکل و شربی به و وجهک ان رانت شفاء وائی یعنی
 فراموش کردم درین وقت از جهت سبیلای عشق نماز خود را باده و از شبا گها
 نه شستم فیکرک الخ یعنی یاد تو ای خواجہ من خورشید شامید من است و روی ترا اگر بینم
 شفاء در من است چون خواجہ جنبید شنید که شبلی سخن بی پرده گفتن آغاز کرده است
 نامه نوشت که سخنان من در گوشها و خمول شو گفته بودم تو اثر ابر بر من بر سکونی در جواب
 که شما خود فرموده بودید که این اسرار پیش غیری نخواهی گفت و الحال در نظر من غیر غایب
 است انا قول و اما سمع فی الدارین غیری از وی پرسیدند که کدام چیز عیب است گفت دلی که
 که خدا تعالی را بشناسد و در وی عاصی شود و بنوری گوید که دین بیماری گفت ملاوضه
 و ملاوضه ادم و تحلیل حیدر فراموش کردم زبان وی گرفته بود دست مرا گرفت و میان تن
 خود در آورد و جان بداد و هم وی گوید بعد وفات شبلی گفتند در فلان موضع مرده است
 صالح که غسل مردگان میکنند سحرگاه بدر خانه وی رفتم و آتشه در بر دم و گفتم سلام علیکم
 درون خانه گفتم شبلی مبر و گفتم آری پس برون آمد دیدم خان مرد بود که در راه مسجد
 آمده بود و تعجب گفتم لا اله الا الله گفت تعجب چه میکنی سبب گفتم پس سوگند بروی اوم که تو اینجا
 دینی که شبلی مرگفت ای نادان از اینجا که شبلی دینت که ویرانم و زبانت کار است قبل از این
 دیدم زخم شبلی گفت مسجد جامع میروم و تخیه بر دست بگیر کرده بود و بر پشت بگیر گوید مارا در را

فرید عطار و تذکره الاولیای آنرا و عبدالمجید جلیف محمد بود در طریقت و مذهبی خاص داشت
 و طریقت و جماعتی از متصوفه تولا بدو کنند و در هر چهل روز تصنیفی از نحو امض حقائق
 بساختی و در علوم ظاهری تصنیف لطیف دارد و آنرا نظر در حقائق و اسرار را بود که
 در عهد او کسی نداشت و بعد از وی در فارس خلقی نماز چنانکه نسبت بدو نیست کردند
 و او از انسانی ملوک بود و بر تخریب سی سفر تا کرده بود و فضائل و بختان است که بخوا
 شمر و دریم و جری و این عطار و چند منصوص علاج را دیده بود در ابتدا در بر
 نماز و هزار بار قل موا الله احد بخواند و بسیار بودی تا شبگاه هزار رکعت نماز کردی پس
 از خود بیرون نکردی و در وقت او پیری بود از محققان اما از علمای طریقت نبود اما
 بزرگ بود و لباس بودی و او را محمد زکری خواندندی دیگر گزین مرقع پوشیده بود و عبد
 پسیدند که شرط مرقع حبیب پوشیدن مرقع کرا سلم است گفت شرط مرقع نیست که بپوشد
 تو کرسی و میان پیر این پسید بجای می آرد و او در میان پلاس نمیدانیم که یک خوانیم او را
 و او را خفیف از آن گفتند که شب غذائی او در وقت افطار مفت مویزیش خوب است
 بود و یک روح و یک حساب و شعی خادم گفت مفت مویز بیا خادم شبت مویز او را
 بخور و ملاوت طاعت بر قاعده شرب نیافت بدست که مویز شبت بوده است از خادم سوال
 کرد خادم گفت و شبت مویز آوردم گفت چرا گفت ترا عظیم ضعیف دیدم و لم در و زکرت
 گفتیم تا راتونی پیدا کرد و شج گفت بس تو یا من نبوده دشمن من بوده که اگر یا من بودی
 آوردی پس او را میجو کرد و خادمی دیگر را بخدمت نصیب نمودی گفت و راسته انعم حج کردم
 بعباد پسیدم چندان بندار و سرم بود که بزم یارت خواججه ضعیف رفتم چون در باره شدیم
 رفتی و لوی دشمن نشسته شدم چایی دیدم که آهوی از وی آب بخور و چون بسبب چاه رفتم
 بچاه فرود شد گفتم آهوی عبد الله را قدر از آهوی گشتر است او از من شنید که آهوی دلو در من نهاد
 اعتماد دار من بود و رفتم خوش شد دلو در من میداختم و روان شدم باز آید نشنیدم

که با عبد الله ترا بخریدم تا صبر کنی اکنون باز گرد آب خور باز گشتم آب بر سر چاه آورده بود
 بخوردم و وضو ساختم تا مدینه حاجت آب خوردن نشد چون از مکه باز گشتم در جامع بغداد
 رسیدم هنوز آودینه بود چشم چنید بر من افتاد و گفت اگر صبر کنی و سی از زیر قدمت آب بر آیدی
 نقشت از می که گفت یک سال و دوم بودم روزی که در شهر قم سیاه فی را دیدم که سیاه و زرد و خورجانی می پوشید
 و خاکستر و دیم کور این کشیدند بنیادشند و در میان آن سجده می نمودند ای ایینه ز جگر من ترا کشیدند
 صلی الله علیه و سلم بخواب و دیدم گفتیم یا رسول الله اینجا یک کینه فرموده و از سجده تو آواره ام که باز آید
 اینجا حالت رسول فرمود که این کمتر صدق در باضت است که باطل است اگر نه حق بود بخورده
 بود و هم در فحاشی است که از طبقه ثلثه و بعد از اوست خام و بر اینم اوصاف است و در جمیع فحاشی از دنیا و در
 عشرین ثلثه و با چنید و نور می و در میان آن طبقه صحبت داشته و می از چنید پس یک دل کی خوش شود
 چنید گفت آنوقت که او در دل بود و ناظر و حاضر شیخ الاسلام گفت که او سخن با جوانان و این میگفت
 در دایان او و مظهر و مجله بود و از دیدار کتانی و یوسف بن الجلیل الازبی و ابوالحسن المرینی و ابوالحسن الدیلمی
 و ابوالحسن الماکلی و طاهر مقدسی و ابو عمر دمشقی و خیرایشان نیز از مشایخ در زوق بوده شیخ
 ابوعبد الله خفیف گفته است که ابوطالب خسر بر بن حبیب بن حبیب بن الحنفی بن ریح
 رحمة الله علیه از اصحاب چنید بود شیراز آمد و علت شکم داشت مشایخ گفتند که خدمت او را که آید
 میکنند اختیار کردم قریب هر شب بشان زده فقهه بار بر نیاست یکی از شبها نشسته بودم و خیلی
 شب گذشته بود چشم من گرم شد کجبار آواز داد و او بود نشنیدم و دیگر آواز داد و بر خاستم و پشت بتر
 بر هم گفتم ای فرزندی وقتی که خدمت مخلوق را بگو خودی نیکو توانی کرد خدمت خالق را چو
 بجا توانی آورده و هم گفته است که مدتی غایب بودم و تولده او که شیرازی من نشد و دم و دیگر با آواز داد
 و گفت شیرازی پس یک سال من نشستم و پشت بوی بروم علی و عیسی از شیخ عبد الله پرسید که توان
 لشک نشد را از وی چون شنیدی گفت چون رحیم الله شیخ الاسلام گفت فلاح نباشد
 هر چه می را که ذل او ستاد و پیر کشیده باشد و قفای وی بخورده باشد و بطنک الله او نشنیده

باشد و بر حکم الله بر نهشته بود و بدرجی ناکامی زنده نگشته باشد و می نمودسته باشد که لا ینفع
 و پس ز می یابد مردی بد چنان سنده و لا ینفع نباشد که بی او ستاد و بی پیر نمی آواز طر گشت آن
 شیخ ابوطالب گفت شیرازی اینجا آواز بود عبد الله خفیف گفت که من و شباز روزی یک
 شش بخورم و صبر روز یکم می آورم تا اکنون با نوزده باقی آورده ام در ماهی شیخ ابوطالب گفت که
 این بسیار دار آنچه مرا از ان افتاد که با ابوس منین در دعوتی حاضر شدم بره بر بانی بر مانده بود
 و من غمخوارم که بر بانی بخورم دست از ان کشیدم ابوس گفت کل آنست یعنی بخور بی آنکه خود را میان
 گمان بر دهم که حال چنانست که دیگر یک لقمه بخورم احساس کردم که ایمان از من بیرون رفت
 و از ان وقت صبر روز باز پس ترمی رم شیخ الاسلام گفت یعنی دیر پوشش و دستار افتاد که ایمان
 دمی معانیه بود ایمان تو شهادت و ایمان عارف شهادت شیخ عبد الله خفیف گفت که بهر چیز
 مرد را زانسان ستر از سانه نفس و خصلت جستن قبول تا ویلات و بهم شیخ عبد الله گفت که اول
 مجلسی که ابوطالب در شیراز داشت پلاسی پوشیده بود و عصائی در دست گرفته بود و هر که نشیست
 من سلوی او بودم بر دگر گیت و گفت نباید بگویم که گاهم میان گنه کاران و گنه گیت و مردم
 را بگریانید و فریاد و گریه از مجلس برخاست و بر قبول عظیم بر پید آمد که خاک قدم سائی بیت
 شفا می بیمار ان میگرفتند بعد سببی واقع شد که بحکس بوی التفات نکرد از شیراز بنسار
 انجام ما با التفات نکرد از انجاما صفتان رفت من بعلی سهل حزینی نوشتم و شرح محل مقام
 کردم و می بعلی در نیامد و درباره او خنان گفت علی را ندی اعراض کرد از انجاما که مستان
 رفته اند و آمد ابوعلی داعی حامل میدان بود پرسید که حاجت تو چیست گفت ادای دمی
 که دارم ابوعلی او را پرسید دیگر چه حاجت داعی گفت در فلان موضع بر انی بسیار
 بساخت با نجا و آمد و آنرا سیاه ستا و پلاسی سیاه پوشید و و انجاما می بود تا زمانه و نیا رفت
 عبد الرحیم صلحی رحمة الله علیه گنیت دمی ابو عمر و است سفر حجاز و عراق و شام کرد
 و از روم صحت و شسته و سهل بن عبد الله تستری را دیده بود و طرقت دمی شیراز

شعارت بود جامه های شاطرنه می پوشید و سگان داشت که سبکاری بر دو کبوتران می
 میداشت شیخ عبد الله خفیف گوید چون بر زمین درآمد مرا از حال عبد الرحیم اصطخری سوا
 کرد گفتم در همین سالها از دنیا رفت گفت خدا بروی رحمت کند و ابی بن قثم که گفتم در
 صحبت دهم از وی صابر ترین ندیدم ابو بکر اسکان رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف
 است که ابو بکر اسکان سی سال روزه داشت چون وقت نزع آید پاره چنبد آب تر کرد و در
 دنان می برود آنرا میخاست در روزه برقت علی بن شاذان رحمه الله علیه شیخ عبد الله خفیف
 گفته است که میان علی بن شاذان و ویکری بن میگردشت علی بن شاذان گفت من مردی می
 که بر سر کوی بود و آن مردی بود که وقت نماز شد و آیه یلکوه بود و برابر آن خواست
 طهارت کند هر دو کوه سرفراهم آوردند یای خود ازین کوه بر آن کوه نهاد و طهارت کرد و نماز کرد
 ابو الفتح اک رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است از ابو الفتح اک شنیدم که گفت بر امام خانه
 بودم المیسر دیدم که در کویچه میگردشت گفتم ای ملعون اینجا چه میکنی یای از زمین برداشت و
 بیام برد و در هم افتادیم سلی بر وی زدم و دیر ایند اختم و از آن سالها گذشت مرا از آن
 حج افتاد و بچوبی رسیدم که پل بسته بود ناگاه پیری دیدم که باب درآمد و بر عقب می درآمد
 آن پیر یای خود بر کنار نهاد و برقت من در میان آبی رسیدم آب بر من غلبه کرد و غرق
 مرا آب می برد تا خدا تعالی اعانت کرد و مرا آب بر کنار انداخت آن پیر ایستاده بود و
 میکرد چون برون آمدم آن پیر گفت چون دیدی یا ابی الفتح اک تو بیکروی که دیگر مرا
 نزد شیخ ابو عبد الله خفیف در سنه احدى و ثمانین و ثمانه بخت از دنیا رحمت الله علیه
 شیخ ابو الحسن بن محمد الاکار رحمه الله علیه می از اصحاب شیخ ابو عبد الله خفیف
 شیخ ابو اسحق کازرونی هم گویند که شیخ ابو الحسن اکابر کازرونی سید شیخ ابی جعفر
 جمع شدند شیخ ابو اسحق منور کوزک بنزد وی بنیابان آمده بود و دیگر گفتند که کوزک در آن
 بنکوه میخاند و بر از مودت از آن خواند و بر او خوش آمد و نواجد کرد چون فارغ شد و بر از

پیشوا کازرونیان

مشایخ طلمید و بشیر از برادرانش شیخ وقت و اصحاب شیخ ابو عبد الله حنفی سلام علیہ
 فرمود و با وی بصرامق و بخار و ساوخت کرد و بشیر گشت صحبت وی رسید با آنچه بشیر شیخ حسین
 از علمائے از دنیا رفت و قبر وی بر در و وضع شیخ عبد الله حنفی است و بشیر از رحمه الله
 شیخ ابو جعفر ابراهیم بن شعیب یار کازرونی غشا کازرونیان محمده الله علیه
 فارسى الاصل است و مولد و منشایش نوز و کازرون بوده و شعیب یار پیشین مسلمان شد و ولادت
 شیخ و سایر اولادش در زمان اسلام بوده و انساب شیخ در تصوف شیخ ابو علی حسین بن محمد
 ابیغریز آبادی الاکار بوده صحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیده بود و در کازرون
 و بشیر از و بصره و مکه و مدینه و از همه روایات حدیث و آثار داشت در کمال شیخ ابو الحسن علی
 بن عبد الله بن جهم جهمی را دیده بود و از وی روایت کند که ذوالنون گفت علیک
 بالانصاف فان الرضی یقبل الرزق یزکی لیسیر العمل یعنی بر تو باد که توسط احوال اختیار
 کنی یعنی بصورت وقت قناعت کنی و طالب زیادت نباشی بدستی که رضا رزق
 اندک عمل اندک را پاک گرداند از آنچه نباید چه عدم قناعت مستلزم افتاد است و در وجه
 و حرام و هر آنکه عمل پاک شایسته قبول حضرت پاک باشد حتی از ورار با شیخ ارادت تمام بود
 جمد کرد شیخ از وی خبری قبول نکرد و پیغام شیخ فرستاد که هر چند جمد کردم و از من خبری قبول
 از بهر نوجند بنده آرد و کردم و ثواب آن بزرگوار شیخ جواب فرستاد که رسالت تو بمن رسانید
 و شکر نیکویی تو گفتم لیکن آرد و کرد و بنندگان مذموب من نیست بلکه مذموب من بنده گردانید
 از او ان است بر حق و احسان شیخ رضی الله عنه حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله
 و بعد بر سید رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم گفت انتم شرف ترک الله تعالی
 و لکن ان المعانی و بکر بر سید که الله تعالی رسول صلی الله علیه و آله گفت کل ما یجس یا لک خط
 بی خیار لک فاما الله سبحانه بخلاف ذلک الله تعالی انتم یجس و الشک و التبرک و التعلیل

در حجاب گفت که هر چه در دل تو آید بخیال تو بگذر و خداستعالی انچه میترسد بلکه آنچه در دل تو
 حاصل و خیال مخترع انسانست تو چنانست که تزیینی دیر از شک یعنی شک نیازی در انوقت
 هیچ چنانکه اول مرتبه ایمان است دیگر رسید که با عقل رسول گفت صلی الله علیه و سلم آنرا ترک کن و
 علامه ترک گفت که فی ذات الله تعالی تو فی رضی الله عنه فی شهر ذی القعدة سنه سی و عشرين و اربع مائه
 تر که اولیا مینویسد قطب الاولیا پیش و اول طریقت و حقیقت ابوسعحی کار و ذی رحمه الله علیه
 و آداب احوال مقامات مشایخ است بود و محبوبت مشایخ بسیار یافته بود و تربیت شیخ را ترک
 الیگیونیه اند که هر چه از حضرت و بلند حق تعالی المقبل خودان مقصود ایشان را آورده گردانند
 گفت که آن شب که شیخ بوجو و آند بود از آن خانه نوزی دیدند چون عمودی که با سمان پیوسته
 بود و شاخها داشت و بر اطراف آن شاخ از آن نور میرفت شیخ گفت در سبت که تحصیل علم میکردم و حق تعالی
 ظاهر طریقت از شیخی بگیرم و خدمت طریق آن شیخ را ملازم باشم و در کسبی استخاره کردم و سر
 بسجده نهادم و گفتم خدا یا مرا آگاه گردان از همه شیخی کی عبد الله بن حارث مجاسبی ابو جری
 بن علی بهم آمد که رجوع بخدمت شیخ کنم و در خواب دیدم چنان دیدم که شخصی باید و بشتی با من
 بود و جل آن خرداری کتاب مرا گفت این کتابها از آن شیخ ابو عبد الله بن حارث است تمام این
 اشترای هر تو فرستاده است چون بیدار شدم و چشمم که حال خدمت دست بعد از آن شیخ بنصر
 اگر رحمه الله علیه بدو کتابهای شیخ ابو عبد الله پیش شیخ آورد و یقین زیادت شد و طریقت
 او بر گزیدم و متابعت او اختیار کردم و ذات شیخ در روز یکشنبه ثامن ذی القعدة در سنه بالا
 مذکور واقع شد و عمر شیخ هفتاد و دو سال بود و گویند هفتاد و سه رحمه الله علیه
 ذکر ابو علی کاتب رحمه الله علیه در کفایت از طبقه ابوست از کبار
 مشایخ حضرت صحبت داشته با ابو بکر مری و ابو علی و دباری پیر ابو علی شتولی است
 صاحب کرامات ظاهر بوده و ابو عثمان مغربی و دیر بزرگ میداشت ویرانه میگفتند از رو ببار
 از بزرگی و تمامی علم وی گوید که هر گاه چیزی بر من شکل شدی مصطفی صلی الله علیه

شیخ ابوالحسن بن علی کاتب

مسلم نجاب دیدمی و آن را پرسید می شیخ الاسلام گفت که شیخ ابوعلی کاتب را در مصر یک
 فرید بود که خیرے بومی دادے دی ہر دو شیخ لیسر قریبی گفت ای میان من و تو این واسطہ
 و شرک وی برقت و توحید من درست کہو سخن آئمہ توحید من ترا درست شد بر فتن دی کہ باوی
 نیکوی کن وی گفت کہ المد تعالیٰ گفتہ کہ وصل الیناس بہد صلیکما شیخ ابوالقاسم نصر باوے
 گوید ابوعلی کاتب را گفتہ کہ بکدام یک مال تری ازین دو فقیر یا لینا گفت ہا کہ ملتہ دست درجہ
 مرتبہ آن پس این دو بیت بخواند و استیظاری بجانب النبی ۱۰ اذ اکانت العکباتی جانب
 النقر و الی اعتبار علی یا یحییٰ و تحت بک آن اللہ انشی علی الصیرہ و یاز و ہر شعبان سنہ
 صد و چہل و شش و نر و بعض بنام و شش ذات یافت در مصر در فتن گشت و ذکر الہیکر
 الشوشی قدس سرہ المد تعالیٰ و ذکر محطبرانی رحمۃ اللہ علیہ
 و رنھا است نام وی محمد بن ابراہیم الشوشی الصوفی ست بشام بودہ شہر نیکہ شیخ عمود
 احمد کو فانی ویرا دیدہ بود تو فی بدیشن فی سحاحیہ ست و ثمانین و ثلثمائے شیخ الاسلام
 کہ دے شہی گفت کہ مار کسی باید کہ خیرے بخواند لعلی بستند تیا فقہ شیخ ابوبکر بنیان
 طلب میکرد از بس کہ دے گفت کی گفت ای شیخ کس نے یاہم اما دین نزدیکی بزمی
 ست مطرب اگر باید تا یا ریم آنکس لطیف گفت شیخ گفت باید بروید و بسیار دید رفتند و اول
 اور دند خیرے خورہ بود ویرا بنشانند و دے بخواند کقوم افغان صدق بیہم
 مست من المودۃ لم یحل یہ سبب الابیات کاری برخواست از نیکوی و خوشی وقت ہمہ
 کس خوش گشت و شیخ و رشورید چون فارغ شدند از سماع مطرب راقص افتاد بر سجادہ شیخ فی
 کرد و گفت ہج گوید ہج منش بسجادہ و پیچید و پر کندہ شود و جامی دیگر خواب کینہ چون روز
 مطرب بہوش آو خود را در سجادہ و پیچید و دوصفہ قندیل اکیمتہ تخیر با نڈا بگ برآورد کہ از بہر خدای این
 چہ حالت من این چا چون تمام کی فرا آمد ویرا ز حال می خبر کرد کہ چہ بود و چہ رفت وی پر از شگفت
 و توبہ کرد و جامہ ویرد و مرقد در پوشید از جامہ ایما شد چون شیخ از وسای

شیخ الاسلام

۴۰
و دعات مطرب
شیخ حضرت عودت

بخت به پیری خانها که کسی اینها را ندانند و دیگران بگویند و محالست بگویند و زید بود شیخ الاسلام
 گفت می محمد بن طرانی بوده و من بسپرد و برادریده ام که بهر می آمد بخانقاها شیخ محمود
 بود و خت نظریف محمد طرانی پسر شده بود و شیخ نوبی می آمدند که ما را آن بیت بخوان
 و آن قصه باز گوئی شیخ محمود با چند کوفانی میگفت این چنان تمام یاد نداری گفت نه این
 بیت می یاد ندارد شیخ الاسلام گفت پس از آن کسی این مثنوی را تمام آورد و من خود
 و کتابی در باقیم آنرا به شیخ القوم اخوان صدق بنجم شمس بن الموده لم یعدیل شیخ
 تر آصفوا درة الصبایا بنجم و داود بن الرضیع الکلبی بنجم و لا یحفظون علی السکران و لا یقیم
 ولا بریک من آنرا قلم شیخ الاسلام گفت که در انون مصری و خوار و نوری و در
 همه درماع برفته اند و هم اند تقالی ستن از نشان سه روز بر بستند و غیر از نشان بوده اند
 این نشان و مردان که درماع برفته اند و درماع قران و چه درماع غیر آن شیخ الاسلام گفت
 که درماع که دربار آن آمد و بود و مرد را گوش باد و بود و دیده باد و بود و چه جاسی طاقت نبود
 صاحب کشف المحجوب گوید که من در ویشی را معاینه کردم که در جبال باور میجان رفت
 و بهای بنو اند ناگاه بهیقا و بر دهن ذکر ابوبکر الشوسی و قعه محمد طرانی از آن آورده بودم
 که همین محمد طرانی است شیخ ابوالعباس قصاب الاعلی باشد و صحبت با محمد جریو شده باشد از
 مراتب الامیر و خانواده الفعاریه بالا نوشته ام که شیخ الاسلام خواجده عبد الفعاری
 مرید و خلیفه خواجده ابوالحسن خرمانی بود و خواجده سبب از و حایت خواجده بایزید سبب است
 ظاهر ارات و خلافت از شیخ ابوالعباس قصاب و است وی از شیخ محمد بن عبد الله طری
 و وی از شیخ ابو محمد جریری و وی از جند بغدادی شیخ ابوالعباس القصاب الاعلی
 رحمة الله علیه و نقل است نام وی احمد بن محمد عبد الکرم است شیخ آمل و طرسان
 بود مرید این عبد الطبری است و وی مرید ابو محمد جریری صاحب کرامات و علم
 فراست نیز بود و قبل و غوث زمان خویش بود و بازنده بود و محالست وی بود و

شیخ الفعاریه

گفت این بار را ما آخر با حقانی مقدس از وی با حقانی اقا و دیگر گفتند که شیخ سلی
 طعناش کرد و شلخ را گفت نام من در آن بیان نیار و ده گفتند که گفت هیچ فکر دوی
 ای بوده اما کلام و نکته عالی داشت یکی از ائمه طبرستان گفته که از افضال خداست
 یکی آنست که کسی را بی تعلیم چنان گرداند که چون مارا و اصول دین و وقایع تو
 چیزی شکل شود از وی پرسم و من ابوالعباس نقصا است شیخ الاسلام گفت که وی
 در ایام من بوده است همواره با شیخ عمومی گفتم میجو اجم که سیر از زیارت کرم
 ابوالعباس ابا بل و شیخ ابوالفضل را بنشینا و پر شیخ ابوالعلی سیاه را بر دوش میبفت که من بسیار
 میجو اجم فیت ترا با خود ببرم او خود ببرد و روزی بنود لیکن پیوسته کسی آمدی از نزدیک
 وی بنما نطافه شیخ عمومی احوال وی و سخن وی و چگونگی احوال و سخن وی چنان
 معلوم فیت که مرا وی گفته که وقت کمی است شیخ احمد کو فانی گفت که همه شب فریاد میکرد
 و سخن بنکفته آخر می گفتی باگی شیخی ایس که عثله شیخی یعنی باقی شیخی اسلام
 گفت که ابوالفارس کرمانشاهی کس فرستاد شیخ ابوالعباس که اینجا حاضر است و عین
 شیخ همی آنجا فرستاد و باران آمد و قطره بر خاست شیخ الوسمیه ابوالخیر گوید قدس سر که
 ششمی نزد یک شیخ ابوالعباس در آمد و از وی طلب کرامات کرد شیخ ابوالعباس گفت
 منی نهی که چیست که آن نه از کرامات است بهر قصای بود از پدر قصای آمیخت خیر کا
 با و نمود و ویرا بر بود و به بغداد و ما خاند پیش شیلی و از بعد از بکبه و از مکه مدینه و
 از مدینه به بیت المقدس تاخت به بیت المقدس خضر ابا و نمود و شیخ ابوالعباس
 نماز بسیار کرد می وقتی نماز کرد و کی از درویشان در زمینی گری میکرد عابد مدینه و
 معانا تکلف سپید رخت هر زبانی که شیخ الاسلام نماز باز دای او را دیدی که هر روز
 که رست نیامده بود می باز میکرد می شیخ گفت است صنی است صنی یعنی توبت توبت نهی
 که آن را می پرستی فکر ابوالعقوب الشوسنی رحمه الله علیه و لفحات است حضرت

رسالت بنده صلی الله علیه و سلم پیر حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه وی پیر کبریا
 دوی پیر عبد الواحد بن زید دوی پیر ابو یعقوب الشوسی رحمه الله علیه نام دوی
 یوسف بن مهدی است او سنا و ابو یعقوب نصر جویری است از قدما می مشایخ
 عالم بود که صاحب نعمانیف در بصره می بوده و در آنکه که ششم است و چهارم سنی
 بصره و از بصره قدیمی تر و قبل تر ازین جهان الدنیا از دنیا برشته دمی گفته که علم بود
 گوید تکلف مشرکست شیخ الاسلام گفت هر که علم تقوی تکلف و در نه است و هر که
 سخن گوید و در هر وقت تواند گفت زبانت سخن بزرگان می باید گفت و آنوقت باید گفت
 که و سبکه است از خدا استعالی تیری سخن گناه خیانت نیست تحقیق آنرا ابله کند کلام این
 نه چون کلام دیگر نیست چون نه ندانی نباشد می برود تا بنده و راحت بابا که جوان تفرق
 باشی از جمیع و توحید گویی اما چون خود نباشی تفرق را با توحید کار خیر از گوید لا یصلح ندا
 العلم الا لیس بعینه عن تجرید و یطریق عن فیه و کذا ابو یعقوب نصر جویری قدس سره
 از طبقه رابعه است نام وی اسحق بن محمد از علماء مشایخ است با جید و عمر بن عثمان می
 صحبت داشته تا که ابو یعقوب شوسی است سالها در که مجاور بوده و آنجا برشته از دنیا
 و سینه نشین و نشانه شیخ الاسلام گفت که بن یک تن دیده ام که میگفت که من بر او دیده
 امام العین نشسته ابو یعقوب نصر جویری گوید که با بن کار زری بزرگ علم و عمل و خلق و کوی
 و محبت از علم و خبر بر گذری نه اندک دست باز واری و عمل از بجز ثواب نگیری یعنی او را نه سرا
 ثواب باشی و در جهاد و غنا باشی نه با عمل و ثواب آن ابراهیم ابن فایک گوید که یعقوب نصر جویری
 گوید که سنا بجز و الاخره سنا و الکرب التوسی و الناس علی سقر و انشد للشعر جویری
 العلم لی بیک و طالع عندک لی به حتی النقیث فلم تغدول ولم تم + اقام عکک فی فوج
 عندک لی + مقام شایع غافل غیر شجر و هم ابو یعقوب گوید که اعرف الناس ما به انشد شجر
 و هم وی گوید من اخذ التوحید بالتقلید فهو عن الطریق بعد ابو یعقوب نصر جویری پیر عبد

تلمذ از او و از کبریا

ابن عثمان و دوی پیر یعقوب طبری و دوی پیر ابوالقاسم بن رضوان و دوی پیر ابوالعباس
 و دوی پیر محمد بن داود المعروف بن جاورم الفقار و دوی پیر محمد بن مالک و دوی پیر محمد بن
 نصری مانند او که شیخ زکریا بن الدین علاء الدین سمنانی فی بعض مصنفاته ذکر شیخ اسمعیل نصری که دوی
 پیر نجم الدین کبری فردوسی انداخته اند تا نوشته می آید که ابوالعباس
 نساف و دوی رحمه الله و فیحاشی شیخ الاسلام و بر از طبقه سادس و شصت نام که
 احمد بن محمد بن الفضل است شاگرد جعفر خلدیست و پیر شیخ عماد ابوالعباس بنیاد
 و بر او عمود نام کرده بود و عمود سالار بود صاحب مرآة الاسرار می آید و جعفر خلدی
 جنبه بود و در بجای دیگر نوشته ویده ام که ابوالعباس بنیاد می سرید میشا و دیووری
 و میشا و از اصحاب خواجہ جنبه است بر و حال خواجہ جنبه می پیوندد و شیخ الاسلام
 که بنیاد می گفت آنان که خداوندان است اند اگر دست چپ ایشان از ایشان
 مشغول دارد و دست راست دست چپ خود را ببرند و اگر ابوالعباس احمد ابوالعباس
 احمد اسود و دیووری نام پدر ایشان و جنبه است و از اصحاب دیووری بودند و نیز مرید میشا و
 از میشا و دیگر مرید فضات و صحبت با بر داشتند اول از دیووری بنیاد می آید و دست
 جنبه و از آنجا قیام نمودند از آنجا تبریز و از تبریز سکنست و زیدند و اگر ابوالعباس
 بحق رسانیدند و عالم بودند و علوم ظاهر و باطن و از اهل دنیا متفرد و متقی و صاحب علم
 و هم در آنجا در سنده صد و چهل و بقولی شصت و هفت یا شش و هجرت حق پیوستند
 صاحب سلسله انوار فی سیر ابرار می آید و شیخ احمد اسود و دیووری رحمه الله علیه از اصحاب
 میشا و دیووری است رحمه الله علیه شیخ محمد عموی رحمه الله علیه از اصحاب میشا و
 اسود و دیووری است شیخ و حجه الدین ابو حفص رحمه الله علیه شصت ارادت بخجرت
 و اله بزرگ خود شیخ عموی رحمه الله علیه و خرقه از ویافته است و حضرت شیخ ابوالعباس
 عبدالقادر سمرودی خرقه از عمر خود شیخ و حجه الدین ابو حفص داشت و ذکر شیخ عموی

شیخ ابوالحسن

رحمة الله عليه ودفعت است کنت وی جمیل بود که نام وی کنان حمزه
 شیخ الاسلام گفت شیخ عماد خادوم خراسان بود وی پیر فرشتا و سن است یعنی اخواب و سواد
 صوفیان از وی آموخته ام و عمود میرید من بود با بریدی من ویرا و من هم کلمه وی بود
 و چون نمودی بر جامی وی من بودی و چون بسط بودی نامهای جمعی در ستادی نشانی
 همانند بود شیخ ابوالعباس نماندی و بر او لقب کرده بود چنانچه گیدشت شیخ ابوبکر
 قرآ را دیده بود و بنیسا پور و سفر اول و حج اسلام با شیخ احمد نضر طالقانی کرده بود
 شیخ ابوبکر فالیزمان را دیده بود و بنیسا پور و وی جلیل را و شیخ ابوبکر مفید را دیده بود و
 جلیل را با شیخ سمرقانی صحبت داشته بود و با جمعی شیخ حرم چون ابوالحسن جعفر محمدی
 و شیخ ابوالخیر حبشی و محمد ساخری و شیخ حوال کرده شیخ ابوالحسن و ابوالحسن بنهرکی و
 ابوالعباس نسائی و ابوالعباس قصاب غیر ایشان از شیخ وقت را دیده بود و وی را
 نواخته بودند و وی خود سخای نیکو کرده بود ایشان را و در حفظ رسانیده و شیخ ابوالحسن
 طبرسی را دیده بود و در حجب سنده احمدی و در نعین و در بخت برشت از دنیا و عمر
 بود و دو سال بوده و در خزینه الاسماست شیخ نمونه این عبد الله از اجله شیخ
 وقت بود و ارادت بخدمت شیخ احمد اسود و میوری داشت خلق با حق رسانید و رسید
 صد و هشتاد و نه یافت و شیخ و جمعه الدین سهروردی از اجله شیخ غلام
 نسبت طریقت ایشان را بدو طرف است یکی از شیخ جمعی و ویرا از شیخ احمد اسود و ویرا
 از شیخ مشاد و میوری و دیگر از اخای فرخ زنجانی و ویرا از شیخ ابوالحسن بنهاوندی و عمود
 میرید نماندی است بهر حال هر دو جانب شیخ جلیل بغدادی میرسد و برادر زاده
 ایشان شیخ شهاب الدین عمر فیض باطن از ذات ایشان یافته اند و رسیده با نصیر
 و شمس و شمس و فاطمه یافتند رحمة الله علیه فرخ زنجانی اخای در رسیده چهار صد و پنجاه
 و هفت و فاطمه یافت نوکر آن ترجمان سیرا و سر و فرزند مرده شیخ کبار را با هم

ابدال حضرت خواجه ابو احمد حشمتی رحمه الله علیه با انواع حالات و
 کمالات ارادت بود و در فناء احدیت گم گشته و هیچ سری از اسرار دوست برود
 نداده خرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه ابو اسحاق حشمتی قدس سره نپوشیده
 صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می آید خواجه ابو احمد حشمتی که ملقب بقدره
 الدارین است بهر سلطان فرسافه است که از شرفانی حشمت و امیران ولایت بود
 وی قدس سره صحیح و نسب از سادات حشمتی است و حسن منی میرسد بدین ترتیب حضرت
 خواجه ابو احمد حشمتی نویر الله مرقدہ ابن سلطان فرسافه بن سید ابراهیم بن سید محمد الی
 بن سید حسن بن سید محمد المصطفی بن سید ناصر الدین بن سید عبدالعزیز بن سید حسن
 بن امیر المومنین حضرت امام حسن رضی الله عنه ابن امیر المومنین علی مرتضی کرم الله
 وجهه صاحب مرآة الاسرار منوید که خواجه ابو احمد حشمتی حلقه مشایخ قدیم و
 خاندان کریم حشمت و بالاتفاق قطب ابدال بوده که بر تمام ریع سکون تصرف و
 و بطافت است که از هر حلقه بران حشمت خواجه ابو احمد ابدال گرفته تا این زمان خواجگان
 حشمت ما ابدال بوده اند و کرامات از ایشان بوجود می آید و رفیقا است سلطان
 را خواصی بود بغایت صالحه شیخ ابو اسحاق شامی حشمتی نجافه وی آمدی و طعام خوری
 روزی دیر گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که دیر زمانی عظیم بوده باشد میباید که
 حرم برادر خود کنی تا در ایام حمل خبری که حرمی و شعبی باشد بخورد آن ضعیفه صاحب
 فرموده شیخ ابو اسحق بدست خود و نسیمان ششمنی و بغرضی ما یخارج حرم برادر خود و همیاد
 تا در سنه ستمین یا نهمین که زمان معضم باشد بود خواجه ابو احمد متولد شد و همان سال
 خانه از حبه حلال پرورش میداد و گاه گاه که شیخ ابو اسحق نجافه وی آمدی و در او
 صبی خواجه احمد را دیدی گفتی که ازین کودک بوی می آید که از وی خاندانی بزرگ
 خواهد شد و احوال عجیبه و آثار غریبه بشاید افتد و قیله خواجه حسن است سالک

بود همراه پدر بقصد کتب جانب کوه رفت و و اینها اشعار از پدر خود جدا افتاد و در کوچه‌ی
 وید که چهل تن از رجال سید بزرگی ایستاده اند شیخ ابو اسحق شامی و ایشان است حال آنکه
 دیگر گشت و از اسب فرو داد و در یاسی شیخ ابو اسحق افتاد و هر چه داشت بگذاشت و نشسته
 در پوشید و با ایشان روان شد هر چند پدر و اتباع ویرا حبسند نیاقتند بعد از چند روز
 آمد که بابینج ابو اسحاق و رفلمان کوهها بوده است بدیش همی را و نسا و نسا ویرا و در نیه
 بنده و او ندوب نهادند ویرا از انچه در آن بود باز نتوانستند که روزی در خمخانه پدر روز
 و در آن را محکم بسته و خمخانه را شکستن گرفت بدیش را آگاه کردند پیام در آمد و
 غایت غضب بنگی بزرگ برداشت که از روزنه بالاسی بام شروی زنده روزنه فراموش
 و سنگ را بگرفت یا سنگ و بر هوا معلق باقیست و چون پدرش آن حال مشاهده کرد
 بر دست توبه کرد و از وی امثال این کرامات و خوارق عادت نه چندان ظاهر شده
 که تفصیل از توان نمود و هم صاحب قنبر اسالانوار از سیرالاطلاب همی آید و خواج
 ابوالاحمد ششی قدس سره سی سال خواب نکرد و هم سی سال روضه شمس سحر شمس انشست
 و گاهی آب سیر خوروی و مشرب بعد از نماز عاکروی آنی گنگها گرامت محمد مصطفی
 صلی الله علیه و سلم را بیا میرزا و از آمد که امی احمد و عامی توفیق کردیم و هزار گنگها
 است محمد علیه السلام به بخشیدیم و برابر تو در بخت و در آیم و سماع شش سال تمام داشت
 به هر وقت که در جماع بودی در آن بر هر که نظر کردی صاحب کرامت شدی و هر کاه
 سلطان ششی و به مراضی صحت یافتی و در حال سماع نور از جمیع بی تا آسمان رفتی و هم
 شمس نور معانی نموده می آمدند و سید الشهدا که امر و زواج سماع میشد و در بیعت
 سالگی بجا بود و حاجت حاضر بود و در عین سماع نظر آنحضرت بردی نقد فرمود و آتی در سماع
 ویرا اجنبه آتی رد داشت و علم لدنی بگشاد و چنانکه در ایام هفت سالگی چنان اسرار
 معلوم بیان میکرد که عکای آنوقت حیران میماندند و بسن سنزده سالگی مرید شد و علم

کردید و بزرگ شغل نمود و بجایده شاد و اختیار کرد و بعد هفت روز افطار کردی و در شب
 حواجان چشت جمعه مد علیهم زیاده از سه لقمه بخوردی و موافق بهمان آب خوردی
 و بعد از چهل روز احتیاج بوان غلط افتادی چیدنی می نمود بودی چراغ در خانه تنگ
 نشسته قرآن با عراب بوجه احسن بخواندی و لکن به وایت صحیح و درست سالی از پیش
 انقطاع نمود و جامه نو پوشیدی و بر این غنی نشستی و حافظ قرآن بودی و با خواهر بزرگ
 انقطاع کردی و در مجلس سماع می حاضر بودی و از بخت بد آن وقت مجلس بکسار
 میکرد و در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ششم نمودی و خوابه ابو هاشم بعد از تربیت
 می معاد و دست بجانب روم نمودی و در قصبه چشت مسند را نشاند و نشست و زمان
 خلافت معتمد بالله که خلیفه ششم از خلفای بنی عباس است توفی رحمت الله علیه
 سه هجری و شصت و ثمانه و تهم در قصبه چشت که سی کوهی از مرآت است مدون
 تا پنج وصال می قطب العلمین بوده عمر شریفه نو و پنج ساله بود و کران عا
 لیه را فی غوث وقت خواجه ابوالحسن خرقانی دی سمر حلقه خانواده
 نقش بندید و پیشوای شطاریه عشقیه الضاریه رحمه الله علیه و در آن
 نام دی علی بن جعفر بن سلیمان خرقانی قبله رفت که در درگاه دی رحلت بوی بود
 شیخ ابوالعباس قصاب گفته بود که این بار از ما بخت خرقانی افتد یعنی رحلت و زیارت
 از وفات وی بخرقانی گشت چنانکه گفته بود و انتم شیخ ابوالحسن و یعقوب سیلا
 العارفين شیخ یزید سلطانی قدس سره و تربیت ایشان در سلوک از رعایت شیخ ابوالحسن
 و در ادب شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ ابونور محمد قتی است روزی با اصحاب خود
 که چه خبر می بود گفتند شیخ ما هم تو بگو گفت ولی که در وی چه یاد کرد و او بود و از وی پرسیدند
 که صوفی کیست گفت صوفی برقع و سجاده صوفی نبود و صوفی پیغمبر عادت صوفی
 نبود و صوفی آن بود که نمود و تهم دی گفته که صوفی روزی بود که کلاهش حاجت

شیخ ابوالحسن خرقانی
 در قصبه چشت
 در سی کوهی از مرآت است

و شبی بود که ماه و ستاره اش حاجت بود و شبی است که بشتی اش حاجت نبود و از وی بر سر
 که مردی بجهت دانسته وی بیدار است گفت آنکه چون چنان بگوید که از فرق تا قدمش را بگذرد
 حق خیر و ثواب باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که در دل سخن
 یعنی آن گوید که در دلش بود و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق بکنی
 است و هر چه برای غیر حق بکنی ریاست و از وی پرسیدند که کرامت و فنا و تقاضای گفتن گفت
 که بیکه ما را بشنم از آسمان در آنچه باشد بادی بیاید که درختها و نباتها بیفکنند هم که مهابار
 و هم دریاها انباشته کند و در آنجا نگاه نتواند جنبانید و وی گفته که سرگز ناک صحت نداری
 که شما گویند که خدا او را گوید و دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب جهنم پدید آید که حق
 که غیب گان را دوست میدار و و هم وی گفته که اگر کسی سرور گوید که آن حق را بخوابد بهتر از آن
 بود که بزان خوابد که بدان حق را بخوابد و هم وی گفته که در ث رسول اکرم بود که بفعل صلوات
 الله علیه و سلم افتد آنگونه آن بود که روی کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آنرا
 که بخوابد و وی گفته که این هم خواستی است و هم گفته که امر و چهل سال است که تا و بگویم
 حق بدلم می نگردد و خیر خود را نمی بیند ما یقینی فی بغیر الله شیء و لا فی صدری بغیر الله
 و هم وی گفته که روشن ترین و لبا آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کار آن بود که
 در آن اندیشه مخلوق نبود و بهترین رفیق آن بود که زندگانیش سخن بود و گفتند
 شرف اینان را الله اعلم علی بن احمد غرقانی رحمه الله علیه از اجل مشایخ بود و مدوح همه
 اولیا بود و شیخ ابو سعید که بادی محاورات لطیف بود از هر فن دانه خزان چون باز میگفت
 که گفت من این احوالات بهمه خود برگزیده از حسن مروت شنیدم که وی خادم شیخ ابو سعید بود که چون
 بمحضت وی رسید هیچ سخن نگفت و مستمع بود و بجز جواب سخن می هیچ چیزی نمی گفت و من گفتم ای شیخ
 از برای چه چنین خاموش گشتی گفت از یکم کجبارت گفته پس بود و از وی می آید که گفت
 را خدا دوست یکی راه خلاص و دیگری راه هدایت نجات راه خلافت است از راه هدایت

بنجد او نزد آنچه راه هدایت است آنرا خداوند است به بنده پس مر که گوید بدو رسیدیم بر
 و آنکه گوید بدو رسیدیم بدانکه رسید از آنکه رسیدن زمان رسیدن بسته است و ما رسیدن در روز
 کار و رسیدن و ما رسیدن و رسیدن و ما رسیدن بسته است بلکه در رسیدن و ما رسیدن
 در ما رسیدن و ما رسیدن بسته است و الله اعلم بالصواب و بهم پیوسته و از استاد و
 قشری شنیدیم که من بولایت خرغان اندر آدم فصاحت بر سید و عبا رتم نماز از خشت
 پیر و پنجم که از ولایت خود مغرول شدم صاحب حرآت الا سحر را بدینوسیله که انساب خوا
 ابو الحسن در تصوف چهارم واسطه خواجه ابویزید میر سید محمد سرور بنظیر و وی از
 شیخ ابوالمظفر مولانا ترک الطوسی و وی از شیخ ابویزید العسقی و وی از شیخ محمد مغربی و
 ای سلطان العارفین بایزید بطنامی و وی از امام جعفر صادق الی آخره و تربیت او در کوه
 اندر و حلیت خواجه ابویزید واقع شد شیخ زید الدین عطار قدس سره که اولیا نقل می آرد که
 شیخ بایزید هر سال زیارت بهمان شد می که آنجا تشریف است و چون بر خرغان گذر کرد
 بایستادی و نفس کشیدی مرعیان از وی سوال کردند که شیخ ایچ بومی نمیشنیدیم انگشتی بر
 وید و زدن بومی مرد می میشنوم کیت و می بایز حسن و علی نام می داشته و چه از من
 بیش بود و باریال کشند و درخت نشاند و کشت بکنند هم از وی نقلت که شیخ در ابتدا در
 سال نماز خفتن مجامعت و خرغان گذاردی و روی زیارت شیخ بایزید بطنامی و چون
 فقی بایستادی باز نماز صبح و خرغان گذاردی بطنامی نماز خفتن و چون از زیارت او
 آمدی پشت بر خاک وی بنیکردی و بنشین روی بخاک او از پیل از بس می آمدی تا خرغان
 بعد از دوازده سال از تربیت بایزید آردی آمد که ای ابو الحسن گاه آن آمد که بنشین
 شیخ گفت ای بایزید منی میدار که ای نام آواز آمد که ای ابو الحسن آنچه مراد او انداز بر کا
 تو بود ابو الحسن گفت تو هستی و نه سال پیش از من بودی گفت علی ولیکن چون بختان گذر
 کردی نوری دیدی که از خرغان آسمان بر می شدی شیخ ابو الحسن گفت چون بختان

ایم بر بستانه و چهار روز مجله قرآن سیاه ششم در دایمی دیگر آنست که بایزید گفت فاحه آغا کون
 خجرفان رسیدیم قرآن ششم که دم نقلت که باغ داشت بیکبار میل فرمود و نقره برآمد و دم بارز
 سیوم بار جوهر و مروارید برآمد گفت خداوند ابو الحسن بدین فریفته نگردد من بدین دنیا از جو
 نو خداوندی بر نگردم نقلت که روزی مرتع پوشی از نمودار آمد و پیش شیخ پای بر زمین میزد
 و میگفت جفید و قتم شلی و قتم بایزید و قتم و نیز شیخ برخاست و پای بر زمین میزد و میگفت خدا
 و قتم مصطفی و قتم و معنی همانست که در اما الحق حسین منصور شرح داده ایم که او مجبور بود و گویند
 بر ادبیا خلاف سنت چنانکه فرمود علیه السلام اِنِّی لَاجِدُ نَفْسِ الرَّحْمٰنِ مِنْ خَلِیْلِیْ بِیْنَ نَفْسِیْ وَ نَفْسِ
 کَذَر و نه شنید که مان ای ابو الحسن خواهی که آنچه از تو میدانم با خلق بگویم تا سنگسار نکند
 شیخ گفت خداوند خواهی یا آنچه از دست تو میدانم با خلق بگویم یا بیکس دیگری را بگویم و بکنند
 او از می شنید که نه تو گویی و من کنم نقلت که شیخ هرگز سماع نکردی چون شیخ ابو سعید بزرگوار
 او آمد خجرفان بعد طعام خوردن شیخ را گفت دستور می هست که چیزی گویند شیخ گفت
 ما را پروای سماع نیست لیکن بر موافقت تو این بشنوم پس تو الان بدست ما نشنیدی
 شیخ در میگردیش ازین مکتوب سماع کرده بود پس شیخ ابو سعید گفت ای شیخ نقلت
 که بر چیزی شیخ برخاست و دست بر استین بچنانید و هفت بار قدم بر زمین برد و دوبار
 خانقاه بر موافقت او در پیش آمد شیخ ابو سعید گفت باش پس کن که بنا ما خراب شود
 گفت بعزت خسته که آسمان و زمین بر موافقت تو در رقص آیند شیخ گفت سماع کسی مسلم
 که بالائی وی تا عرش کشاوه بنید و از پر تاخت انبری پس اصحاب را گفت اگر شما را گویند
 که این رقص چه سودی کنید بگویند بر موافقت قوی که برخاسته اند و ایشان چنین شنید
 نقلت که وقتی جماعتی بسفر می شدند و بدو گفتند شیخ ما راه خوفست ما را دعای بیاید
 تا بلای دفع شود شیخ گفت چون بلای بدید آید از ابو الحسن بگویند قوم را از شیخ خجرفان
 شاید آخر چون برقتند و راه زمان پیش آید و مقصد ایشان گردد از ایشان شخصی

و حال از شیخ ابو الحسن یاد کرد و او از خیم ایشان نام برد بدین عیاران فرماید و در گفتند که ای
 مردی بود کجاست که او را نمی بینم و نه بار و نه سوار او را تا بدان سبب بدو و بقماش و بیج
 رسید و دیگران مال برده و برنده همانند چون شخص ابدی نند بسلامت تعجب همانند تا او
 گفت سبب چه بود چون پیش شیخ باز آمدند پرسیدند که ای الله تعالی بفرمائی که ستران حبیب
 که با همه خدا استعالی را خواندیم کار ما بر نیاید و این شخص ترا میخواند از خیم ایشان نام برد بدین شیخ گفت
 که حق تعالی را بخوانید بجز خوانید و ابو الحسن بحقیقت اما ابو الحسن را با و کنید ابو الحسن ای
 تا خدا تعالی را یاد کند که کار شما بر آید که اگر بجز او عادت خدا تعالی را بر بار بار کند شود
 و شیخ شب شنبه و هم عاشورا ششم و عشرين و اربعه از دنیا رفت و در زمان جوانی
 ذکر ابو عثمان المغربي رحمه الله علیه در نجات است و می از طبقه پنجم نام و می سید
 سلام عصر بی است شاگرد ابو الحسن صانع و میو است از ناحیه قبران مغرب بوده سالها
 که مجاورت کرده و اینجا سید الوقت و یگانه مشایخ بوده آنجا ویران قضیه افتاد و بسیار آمد و صحبت
 داشته با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج و ابو یعقوب نهر جوهری را دیده بود و صفات
 کرامات ظاهر بوده و راست نیز صاحب رشحات گوید که وی پر و صورت ظاهر بود الهام
 که کافی است و مراتب الاسرار است وی گفته که حقیقت اعتکاف نگاه داشتن جوارح است و تحت فرمان
 حق سبحانه و صورت اعتکاف و سجده و هم وی گوید که عاصی بهتر است از مدعی زیرا که عاصی
 تو به طایفه که این عبادت نفس است و مدعی همیشه و خیال و دعوی خود ضبط میکنند و در مقام شناخت
 است و این عین گناه بود و هم در نجات است شیخ الاسلام گفت که ابو حمیس کوشانی مرا گفت که ابو
 مغربی گفت که آن روز که من از دنیا بروم و در میان خاک باشند ابو حمیس گفت که چون می بر
 سر حاضر بودم و در دنیا بودی کس را نمیدید از بسیاری که در شیخ الاسلام گفت که وی سی سال در
 مکه بود و در حرم بول کرده بود و حرمت مردم را و هم وی گفته که صحبت تو بکران صحبت درو
 بر گزیده حضرت تعالی او را برگ دل مبل گرداند و در دنیا بود و رفت از دنیا در شصت و سه سال و در نجات

قبری در نیلورست پهلوی ابوعثمان میری و ابوعثمان نعیمی بر سر پهلوی یکدیگر
 رخت انداخته و گران خو کرده جمال محمدی آن برورده کمال حمدی بخاک
 او تاوان بمقبرین اخوان منزه آن طمطراق دشتی و از جمیع اوصاف
 دشتی پیشوائی قوم خواجه ابو محمد چشتی رحمته الله علیه با انواع کرامات
 و خوارق عادات مشهور و بدرجه شهادت فانی معروف و خرقه فقر و خلافت عارادت
 از دست پر خود خواجه ابو احمد چشتی پوشیده و لقب دمی نامحیدین بود صاحب سیرت
 میونسید که اغلب حال در عالم تحیر بودی و سالها پهلوی مبارک وی زمین سیرده بود
 و از غلبت مجاهده در غلبات شوق نماز سکوس گذاردی و زحانه لغویش چای دشت
 و آن چله خود را سرنگون آذینچه حقیقی را عبادت کردی و در نقیضت وی بعد از وفات
 پدر تا انتقام دمی بود و در پیج فرموده پدر با آنکه است و چهار ساله پیش نبود و تحصیل علوم دینی
 و معارف یحیی کرده بود و زهد و ورع تمام داشت و از دنیا و اهل آن بغایت مجتنب بود
 و همواره بر زهد و ترک دنیا تخریص نمود و میگفت چون اول و آخر ترک دنیا خود را از
 غرور و فریب دمی نگاه می باید داشت و قنیکه محمود و سبکنگین لغز و سوسنات رفته بود و چون
 راه واقع نمودند که بعد و کاری وی بیاید رفت و در سن بققا و سالگی مادریش چندین
 و چون آنجا رسید نفس مبارک خود و بمشترکان و عبده اصنام جفا کرد و روزی مشرکان
 غلبه کردند لشکر اسلام نیا به پیشه آوردند و نزدیک بود که شکست ایشانرا آید خواجه
 و در پشت سریدی بود استیابان محمد کالام خواجه آواز داد که کالو دریاب و رجال کالو
 را دید که اضطراب میکرد و محاربه نمود تا لشکر اسلام نصرت یافت و کافران کشت
 خور و در همانوقت محمد کالو را در پشت دیده بودند که بگلکه استیابان برداشته برور
 دیوار استیابان را از وی سبب پرسیده بودند چمن قصد رگفته بود و استیابان رحمته
 از وقعه سخنان خواب از سر بدان خواجه است و سالها کلخ استیابان و وضو و پیر استیابان

روزی که او را مراجعت طلب امر کرد بگریست و گفت من طاعت مغایرت شما کجا و آخر
 کرم نمود و گفت هر وقت که ترا آرزوی دیدار باشد حجابهای سمبانی و مسافعی کافی
 گردد و ما را هم از انجانبی بچنان بود ایما استناد میگفتی که من از سبجان چشت را می بینم
 که شیخ عماد الدین از زبان پر خود شیخ شهاب الدین صمدی روایت میکند که شیخ محمد بن زکریا
 و مجلس پر بر کواخود شیخ ابوالحسن حاشی حاضر بود و الا ان ابیات با نغمات آغار گردید شیخ ابوالحسن
 حاشی متوجه شد و آمد شیخ محمد حاشی به پیش افتاده بود چون بهشت روز شیخ محمد حاشی را می بیند
 که بشت حواجه ابوالحسن حاشی گویند کار خاموش ساخت تا محمد حاشی به پیش باز آید و درین
 شیخ محمد حاشی بنیم کشاده و سوئی آسمان کرده گفت که توتو توتو توتو حاضران مجلس
 می شنیدند که آواز آسمان بالسمان ترنمات و ابیات با نغمات پیدا آید که هرگز آنچنان
 اصوات متوکلغات شیرین پر لذت هیچگاه نمی شنیده بودند هر یکی در سماع درآمدند
 شهاب روزی دیگر سماع شنیدند و وقت نماز بهوشیار شدند و دعا را داد کردی فقط شیخ
 ابوالحسن قدس سره گفت اکنون عشق عاشقان از آغاز محبت و لیکن انجام محبت خوف نیست
 عاشقان تمام عمر اگر سماع شنوند هم سیر نگردند بعد از آن آواز آخانی آسمانی باز ماند شیخ محمد
 به پیش آمد به بر بانی شیخ ابوالحسن حاشی نهاد و گفت محو و مانع کار عشق و این نوع مشاهده
 که در حالت سماع حاصل میشود در چیزی دیگر هم هست فرمود ای محمد سماع تسکین اوست
 پروردگار پوشیده باید داشت اگر اظهار کنیم تمام حیا و متواضع شود و فرمود سماع وسیله
 و روشنی که صد سال مجاهدات در بهشتات فتح باب شود میان طریقه العبدین سماع حاصل آنچه
 یکی اگر در راه در آئی و بر در بهشت ما هر خواهم رسید و دیگر برافزاید تو محرم اسرار منی
 بر در نزدی که دیر خواهد شد میان هر دو فریق فرق بسیار است منقول است بس اهل سماع
 را باید که در مجلس سماع آید در حاضر شدن فرسند و اهل فنق را جمع نکنند همه اهل فنق
 مجاهدات باشند تا ذوق سماع یابد اگر بطریق ذلت امر دمی یا فاسقی حاضر آید سماع

و دست بپا شد اما حکم مرا عذر است اگر اهل فسق غالب اند و یا امار و اسگاه سماع و ادب
 نه و بیشتر است و نه در طریقت مگر آنوقت که اهل صلاح و تقوی غالب آیند و اهل نسبت که نسبت
 و امار و ادب غلبه نماید بقیست که چون شیخ محمد چینی بمقده سالگی رسید مردش را هم از
 روضه و از ده سال هجرت مشغول بود بعد از آنکه روز یک نماز اقامه کردی و در آن نظر
 خواجه درآمدی اگر چه او کلمه بودی در زبان سلمان شدی و تمارک و نباستی و در پیش
 کمال صاحب نعمت شدی و در عهد وی حضرت در آن و بارگاه فرمود و سرکافری که در
 جنت آمدی سلمان شدی و صحبت پاکش روشن ضمیر شدی و چون خواجه ابو
 جیستی و در اختلاف در ده رها کرد و آواز آمد قبول کردم محمد جیستی را در سر قوم در و
 کنم و آواز و سخن مانند سر که محمد جیستی را دوست دار و او را دوست بر من اقله که از
 روز بسم الله گفتن خواجه نماز با جماعت میگذازد و در مقدم سال غلت اختیار کرد
 نور و زبیر کلمه طیب تلاوت قرآن مشغول بودی و جمله خلق در ایام کودکی بر آن خواجه
 آورند و صاحب انقباس نعل می آورد از ادا صالحه خواجه ابو محمد که گفت ابو محمد چهار
 و ششم بود صورت کمره گوشتم اندامی با پیشش گفتم فرمود بشارت باو که فرزند سعادتمند و
 از این تو بوجود و آید روزی خواجه ابو احمد رو بسوی محل کرده گفت السلام علیکم ورحمة
 باری تعالی الله تعالی آوازی آمد از شکم که کسی مفهوم او نفقه و سم از سیر لا قطاب می آید
 که تولد ابو محمد جیستی شب عاشوره بود پدر وی خواجه ابو احمد همان لفظ پیغمبر صلی الله علیه
 و آله و سلم دید فرمود مبارک باد ای ابو احمد در خانه تو فرزند تولد شده است باید که او را
 بنام من بنویسم گروانی و سلام بدو سانی پس خواجه بیدار شد و دید که پسر تولد شد
 و صفت کرت کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله از زبان او آمده و مادر خواجه ابو محمد
 از آن مدت که ابو محمد متولد شده مدتی و نیم سال وقت هر صلوٰه خسته چنان خود را
 بسوی آسمان کردی و لا اله الا الله محمد رسول الله میگوید و گفتم و سم در وی می آید که خوا

کرده است که ویی است بر سر عقیده نزدیک بدشوق صاحب کشف المحجوب خود گوید که
 اقتدار من در طریقت با دست عالم بوده بعلم تفسیر و روایات میرد حصری بوده و حسب سرود
 از آن ابو عمر و قزوینی و ابو الحسن سالیه و شصت سال حکم عمرت بگوشتها بسبک و نیت
 خود و اندر میان خلق کم کرده بود و بیشتر بحمل بکام بودی عمری نیکو بایست و روایات و کرامت
 او بسیار است اما لباس و رسوم متعصوفه نداشتی و با اهل رسوم مشابه بود و من سرگزازی
 محیب تر مردم ندیدم از وی شنیدم که گفت الدنیا دیوم و ثلثا فیها صوم و دنیا بگذر است
 ما را و اینجا وظیفه روزه است وقتی من بر دست وی آب میرنجیم بخاطر من گذشت که چون
 کار ما بقدر شمت است چرا از او ان بندگی پیران کنند امید که راستی را گفت ای پسر از
 آنچه اندیشیدی سر حکمی ایسی است چون جفتعالی خواهد که عوان بچهره اناج مملکت
 و پیرانویه دهد و بخدمت دوستی مشغول کند تا این مت کرامت و پیرا سبب گردد و دوم قضا
 گوید که وقتی اولیائی حذر اجتماعی بود و را بدیه پیران ابو الحسن حصری مرزا خود برود و
 را دیدم که مرکب بچینی آمدند حصری ما ایشان التفات نگزیده ناجوانی دیدم می آمد بعلین
 کسسته و عمامه شکسته و باز کار شده سر بر مندا نام سوخته نجف و نزار گشته حصری بر لب
 و پیش وی باز رفت و پیرا بر وجه بلند نشاندم شجبم بعد از ان از شیخ پرسیدم که آن که
 گفت ولایت از اولیا اخذ استعالی که متابع ولایت نیست بلکه ولایت متابع وی است و کرامات
 التفات نمیناید یعنی بقدر ولایت نیست و بولایت فرد و نیامده که مطلوب و می نباشد بلکه
 ولایت بقدر با دست و جم صاحب کشف المحجوب گوید انشیخ المشایخ ابو القاسم که کانی
 پرسیدم که در ویش اکثرین چه چیز باید تا اسم فخر را سزاوار گرد و گفت سه چیز باید و کلمه
 سه چیز شاید یکی باید که پاره سه است بداندر وخت و دیگر سخن است بداندر گفت و شنود
 و دیگر بانی است بر زمین نواندزد و دگر بوی از دور و ایشان با بر ج حاضر بودند که این سخن
 بحجت چون بنزل خود باز آمدیم گفتیم بایند ما کسی در سخن خیری بگویم مرکب خیری

چون نوبت این آمد که غم پاره است و در غم آن بود که بقدر روز ندیده بر سر است
 بقدر و وزخی اگر ناراست و در می رست باشد سخن رست آن باشد که بحال بود
 نه بهدیت و بخت و در آن تصرف کند بهر آن که در زندگانی مر آنرا غم کند و بعضی
 رست بر زمین ندان آن باشد که بوجد بر زمین زنند بهر و این سخن را بعضی پیش
 بزرگوار نقل کرده اند گفت اصحاب علی خیره افتد و هم صاحب کشف المحجوب گوید که در آن
 افتاد طریق حل آن برین دشوار افتاد و تصدیق ابوالقاسم گرگانی کرد و در او سحر
 که در سحر ای وی بود و تنها بود و واقعه را بعینضا با ستونی میگفت من ناپرسیده جواب خود
 یا غم غم اتیا الشیخ این واقعه رست گفت ای سید این ستون را خدای عزوجل در بستان
 با من با طوق گردانید تا از من این سوال کرد و روزی شیخ ابوسعید شیخ ابوالقاسم در طوس با
 شعله بود و در بخت و جمعی در ویشان ایستاده برول درویش که داشت که ایام رست این
 شیخ ابوسعید روی بان رویش کرد و گفت هر که خواهد و با و شاه را هم بنید بخت گودر کرد
 درویش در مرد و بزرگ نکرست حقیقی حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ
 بدل وی کشف گشت و بزرگوار بی انشا از ابدید پس بدش گذشت آیا خدا تعالی را امروز
 زمین چه بنده هست بزرگتر ازین سر و عرض شیخ ابوسعید آید رویش گفت که مختصر مکی بود که در
 در آن ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم مقاد و مزار فرات رسید و مقاد هزار برسد ادیب کشید
 رحمان علیه وی از معاصران صاحب کشف المحجوب است گویند که سب سال بر پای ایستاده بود
 خبر بشیخ نماز نشستی از وی پرسیدند که چه ای نشستی گفت مراد چه آن نیست که اندر شاه
 حق بشنیم اتی سنه وفات شیخ ابوالقاسم بنظر نیامده است اما علیه صاحب مرات الاسرار
 صاحب کشف المحجوب میر شیخ ابوالفضل می مرید ابوالحسن چغیری بود که از طبقه خاصه
 نام وی علی بن ابراهیم البصری است اصل وی از بصره بود و در بغداد آمده مرید خواجگی
 و میر شیخ عراق گویند که توحید مخصوص بود و در آنوقت بحکس توحید و تفرید چون از سخن

و خوابی را جزوی شاکردی بنودی اگر چه سخن شنوا بسیار بودند اما ابو الحسن صریح
 شلی گرفته بود شلی باری گفتی که تو دیوانه شل من میان من تو انقی است ازلی و
 است ذاتی ابو الحسن صریح و عبد الله خفیف بنمای یکدیگر بوده اند و ابو عمر فروغی و ابو الحسن
 معاصر بودند شیخ ابو الفضل الکمال بسیار است و کران قطب مداری ابو اسماعیل
 ابی منصور محمد انصاری الله روی وی مشارخاخوانده انصاریه است انصاریه
 وی پیروان شیخ الاسلام است صریح که در فحاشات و مراث و درین کتاب مطلق شیخ الاسلام
 واقع شده است مراد وی است ارادت وی بپیار و اسطه که شیخ ابو الحسن طائی شیخ ابوالحسن
 انصاری شیخ محمد بن عبداللطیف و شیخ ابو محمد جریری اندلسی الطائفه حنبلیه بغدادی میر سید
 نعمت گوید وی از فرزندان ابونصور است انصاری است و وی پسر ابوایوب انصاری است
 که صاحب مجلس رسول الله صلی الله علیه و سلم در آنوقت که آنحضرت صلی الله علیه و سلم حجت از کربلا
 کردند خود را و منزل ابوایوب انصاری و او از دو وقت انصاری و در زمان خلافت امیرالمؤمنین
 عثمان رضی الله عنه همراه خفیف بن قیس رسال سی مکرمه بجهت بخراسان آمده بود و در وقت
 ساکن شد شیخ الاسلام گفته که پدر من ابونصور محمد بن علی الانصاری در مانج باشد یعنی خوا
 حمره عقیلی می بوده است وقتی زنی با شریف گفت که ابونصور را بگو که مرا سزای قبول کند
 پدر من گفته است که من سرگز آزار نخواهم داد از او کرده است شریف گفته است که آزار من نخوا
 و نرا پسری آید و چه پسری چون بجهت آمده است و زن خواست که پس من آمده ام
 شریف پیردم در مانج گفته است که ابونصور ما را بجهت پسری آمده است شل من چای
 مقامات شیخ الاسلام گوید که این کلمه آفرین است که همه شکیبای در ضمن است یعنی بنای
 صفت نتوان کرد شیخ الاسلام گفته است که من بقیه زاده ام و آنجا بزرگ شده ام و
 من در مدینه بود در وقت غروب آفتاب الثانی من شهبان سده است و شعیب بن قیس
 هتم وی گفته که ابو حاتم بر خوشیاوند منست من در کودکی بوسی شدی و هم وی گفته

که من سید صدر احمد بن بادوام با منی صدر از اسناد و هم می گفته که من بنده کبیر خیر بران شاکر
 خواجہ اما بجای عمارام من چارده ساله بودم که خواجہ بجای قندریان گفت که بعد از آن
 و از آنکه از وی بوی امامی می آید خواجہ بجای ابن عمار الشیبانی رحمه الله علیه
 دی عبده مد خفیف را دیده بود بشیر از دویر مجلس شناده بود شیخ الاسلام گفت که سید
 علم بهرات خواجہ بجای قندریان مجلس شنید و بن احمد با سنت موافق کردن بیست و یک تارکشت فاضلی
 ابسطامی بجات آمد و گفت از شرق تا غرب در بر و بجز کشتن من نزد تارکشت بجات با فقه فاضلی
 و امام و یکا نه جهان بوده شیخ الاسلام گفته که امام بجای عمار بیار شده بود چون بجات گفت بکسر
 بجهت آمد و گفت که چون مصطفی علیه السلام با پی و کشیدند خلفائی از شد بن بجاتی با پی نماند و
 من با پی و کشیدم عبد الله بجاتی بن شیبانی شیخ عمو مرا گفت آن عبد الله تو بودی فی سنه ثلثین و اربعه
 تو فی نام بجای عمار الشیبانی نهجستانی بنزل صراحت شیخ الاسلام گفته که دیدار شیخ بکسر نسبت
 مرا بطایفه را بدین مرتبه که این قوم را گویند که فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته
 شیخ را خفیت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشو و آزار باز نتوان یافت آزار اندازد که بنود آن
 همه همیشه نبود و عرفات همیشه بود و هم می گفته که شیخ من در حدیث و علم و شریع بسیار اندازد
 او را بکفر یعنی در تصوف و حقیقت شیخ ابوالحسن خرقانی است اگر سخن قان را ندید می حقیقت ندیدی
 همواره این با آن در می آمیخته یعنی نفس با حقیقت یعنی نفس با حقیقت بهم در می آمیخته و تیر
 تعبیر است کرد و گفت که دی پیر من است بیکسری که گفت اینک میجو زیاده و پند چتری دیگر است
 بوی این چنین پیری فغانه که علم حقیقت مرا دیده و دانسته شده و هم می گفته که غریب
 حج اسلام کردم و از منی برقم و فغانه در آن سال با من بود و در بازگشتن بجهت خرقانی پیرم
 بدید گفت در آتی ای من باشو که تو بجای معشوقه تو از دریا آمدی از دریا آمدی از دریا آمدی
 جزا الله تعالی کسی اند که آن چه بود که می گفته اند غیب شیخ الاسلام گفت مرا از آن
 دی آن تمام بود که مرا گفت از دریا آمدی و از علم آنکه گفت اینک میجو زیاده و پند چتری

دیگر است پس چون این شیخ بندهم خرقانی من بودیم وی مرا تعظیم فرمود و در میان سخن گفتن با من
 بناظره میکنی یعنی من خبر بپرس که تو عالمی دسی جالیم و می گوید که من هیچکس ندیدم و نشنیدم
 ازین و من بزرگ تر خرقانی بخرقان و طاقی و ریهات نمدان خرقانی پس گفتند که سی سال
 خدمت دی سیدانیم هرگز ندیدیم که کسی چنین مهربانی و تعظیم کرده شد چنانچه ترا شیخ الاسلام
 گفت زیرا که هر ابوی فرستاده بودند وقتی خدمت می عرض کردم که سوالی دارم فرمود
 بپرس سی من مانشو که تو از وی پنج سوال کردم سه نربان و دو بدل همه را جواب فرمود
 و هر دو دست من در آن خود گرفته بودند آن بجز دغره من و آب چون بی آب ز شیم وی شیر
 و با من سخن میگفت شیخ عبد السلام الطاقی نام وی محمد بن فضل بن محمد الطاقی است
 ابرویست مرید موسی ابن عمران خرقانی است عالم بوده معلوم ظاهر و علوم باطن شیخ
 الاسلام گفت که وی پیرست و استاد من را عقدا و خلیان که اگر من او را ندیدی عقدا و
 خلیان ندیستی و من و برانامینا دیده ام و هر گز هیچ بزرگ ندیده ام با هیبت ترا طاقی تو فی
 طاقی فی غره صفر سنه عشر و اربعه شیخ الاسلام گفت که مرا پیشیم و دل محمد قصاب بزرگ نمود اما
 خرقانی مرا بشناخت محمد قصاب مرا تعظیم تمام داشت یعنی قصاب را اجمالا شناسخ و خرقانی تفصیل در
 مراتب شیخ ابوالحسن شیری خبری شیخ الاسلام گفت وی از پیران پیران شیخ الاسلام گوید که من مقنا و
 دو عالم انواع علوم آنچشم و قوتم و ریج بروم و عقدا و آل نیمه از پدر خود آموخته بودم و پدر من
 من ستری داشت و در حق من خوابی دیده بود اما با من سنگفت اما اینقدر سنگفت که هر روز تغییر
 می کردم است ملی شیخ الاسلام گفت پیر من هیچ جا نور گشتی این مذموب است و وی ابدان بود
 شیخ الاسلام کا خود بخدمت خرقانی تمام کرد و مکالمات و خوارق عادات شیخ الاسلام شنید
 که درین مختصر گنجید وی از محققان خلیان و از محبوبان حق بود و فائش و رسنه احمد و ثمانین و اربعه
 در زمانه اهل اسلام سلجوقی واقع شد و در کاریزگاه حرارت مدفون گشت قبیل نهم رجب
 پنجم و موصی کا درگاه مدفون گشت و که آن مستغرق در سبای کن

فیکون معدود و وزیر مره مالا تعلمون قطب الاقطاب خواجہ ناصر الدین
 ابو یوسف چشتی بن محمد سمعان قدس سره از جمال معرفت و کمال حقیقت
 آراسته بود از غایت حضور در ریای احدیت غرق گشته و خرقه فقر را در او از خواجہ ابو محمد
 قدس سره پوشیده صاحب نفحات گویدی خواص را زاده خواجہ محمد بن ابی احمد چشتی است و میرزا
 تربیت از ان یافته بود خواجہ محمد شافعی پنج سال متاهل نشده بود مشیره داشت که خدمت
 وی کردی و خوردن و پوشیدن از وسعت رشتن او بودی و پس خواجہ ابو محمد چهل سال رسید
 بود و بسبب خدمت برادر و اشتغال بطاعت نه از عزوجل میل ترویج داشت شیخی از حقیقت
 پدر بزرگوار خواجہ ابو احمد را در خواب دید که گفت در ولایت شافعیان مردیست محمد نام
 نام تحصیل علوم کرده و روزگار بصلاح گذرانیده خواص خود را با وی عقد کن خواجہ را
 طلب کرد و مشیره با وی عقد کرد و وی هم در چشت متوطن شد و خواجہ ابو یوسف از ان
 متولد شد خواجہ محمد بعد از شافعی ساکنی متاهل شده بود اما ویرای پس پسر بزرگ سید سید بود
 خواجہ ابو یوسف بمنزل فرزند سید شافعی تربیت میکرد و تحصیل علوم و سلوک راه خدا و عزوجل
 ولایت نمود و بعد وفات وی قائم مقام وی شد خواجہ ابو یوسف بعد از پنجاه سالگی میل از خواجہ
 و بقطع شد خواجہ که نزدیک بزرگ حاجی بر یکی که بسیار بزرگ بوده و شیخ ابو اسحاق شامی زیار
 ایشان بسیار میکرد و چله خانه در زمین بکند با شرافت و تقی غیبی موعظی را که حال احوال خانه
 وی است اختیار کرد و چون میل دکنند آوردند زمین بعبایت محکم بود و چنانکه بچاکس آنرا نمیتوانست گفت
 خواجہ کلند بداشت و بیست صبار که خود از چاشنگاه تا غار پیشین اثر ابان تا قریه رسانیده و بعد
 و در ده سال در آنجا بسر برده و چند ان سکر و حیرت عالم فناء و نیست و دو کوه بروی نما
 شده بود که گاه بودی که چون خادم تب و حضور دست و بی بختی و زانجامی آن از خود بخاستند
 و یکدست که با بنشین و آن غیب بماندی و باز حاضر شدی و در صورت ابان نام رسانیدی
 در آنوقت که شیخ الاسلام عبداللہ و نصاری بمنزله چشت رسیده بود وادی ملاقات کردند

بعد از معاودت به هرات و مجلس محافل سخنان وی میگردید و در وقت رفتن سپهرین
 خواجه قطب الدین مودود را بتحصیل وصیت کرد و قائم مقام گردانید صاحب مراتب الاسرار
 از سیر لاولیا و صاحب قیاس الانوار می آرد که وقتی خواجه ابو یوسف در راهی میرفت دید که
 مسجدی عمارت میکنند و شش تیری بالای مسجد میزند و آن شش تیر از موازنه عمارت مسجد
 بقدر یک کرگم بود هر چند فکر کردند بر اینی آرد خواجه تماشای میکرد پس از شب فرو آمد بالای مسجد
 رفت و یکسری خوب شش تیر بدست مبارک خود گرفت و گفت بسم الله الرحمن الرحیم پس آن شش
 را بر عمارت مسجد گذاشت یک کرانچانی که خواجه گرفته بود از عمارت مسجد زیادت آمد تا زمان
 سلطان الشانخ مسجد در میان پشت و صریح بر پا بود و دهم وی از سیر لاولیا و صاحب قیاس
 از سیر قطب می آرد که خواجه یوسف المصطفی حفظ بنو دین بدین خط مبارکش متر و میماند شبی
 خود خواجه ابو محمد را در واقع دید فرمود که صد بار سوره فاتحه بخوان تا ازین تر و در حال
 شوی بخیر خواندن سوره مذکور تمام قرآن خواج را یاد شد چنانکه در عشر شبها روزی پنج
 قرآن میکرد دهم وی از سیر قطب می آرد که شبی خواجه با نقس شو گفت که شب اگر بایستی
 کنی در دو رکعت نماز قرآن کنم نقس شب موافقت کرد و الا آن دور رکعت خوب نشد این شب یک
 از آن شب که آب سیر خورده بود پس خواجه تابست سال بد و نداد و دهم صاحب قیاس الانوار
 می آرد وی هیچ النسب نیست و حسین بن رقیب خواجه ناصر الدین ابو یوسف بن محمد
 بن سید ابراهیم بن سید محمد بن سید عبد الله بن سید علی اکبر بن امام علی نقی بن محمد تقی
 بن امام علی نقی بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین
 العابدین بن ابی تراب بن امام حسن رضی الله عنه بن علی مرتضی کرم الله وجهه و خواجه
 باقر ابو خراجه صحبت داشت و دهم فخر بن سیدی و نقس بن ایشان کردی و گامی توجه بابل داشت
 محمودی عبد الواحد بن سید بن علی آرد که بصحبت خواجه یوسف سه روز بودی صاحب
 کشف کرامات شدی و از نظرش تا تحت النری نظری افتادی و چهار روز گشتی شیخ شریف

بلا تا خواجیه رسیدی صبردار که روی خواجیه بدیدی بسیار در آمدی پس بدیدی که چشمت که بدیدن روی
 خواجیه بسیار می آید گفت آنچه من در هیچ خواجیه می بینم اگر شما هم ببینید بی طاقت و پشیمان شوید و خواجیه علم
 کمال داشت شیخ محمد شتی گفت ای ناصر الدین علم حدیث است که عقل آنرا نتواند یافت مگر بتعلیم حدیث
 خواجیه ناصر الدین چهری رسید خواجیه محمد شتی حقیقت جو گفت خواجیه ناصر الدین گفت من بعد نخواهم که در سبک
 مریدان بخندم که در قبول فرمود و مرید کرد پس گفت ای ناصر الدین بهفت بار نام من بگو و سوسوی زهر نظر کن
 و بهفت بار نام من بگو و سوسوی آسمان نظر کن آنچه چنان کرد و نظرش تحت الثری و مافوق عرش رسید شیخ محمد
 اسم اعظم که از خواجیه خضر علیه السلام یافته بود خواجیه را آموخت بجز که او اسم اعظم یاد گرفت علم لدنی بگشود و در
 باید که فقر و فاقه اختیار کنی اسم صاحب مراتب سرزمین آرد و خوارق عاده و خوارق شریعت و قلم آید چون کمال
 قریب بدید پس بزرگ خود خواجیه بود و شتی را بتجسس علوم و صیفت که در مقام تمام خود کرد و در پرتو نور و فاعل خود
 جادوی اول سندش خمایل ابدان در زمان خلافت ابو جعفر عبدالعزیز بن قاسم بن قاضی بنی عباس که معاصر
 سلطان طغرل بیگ بن یکایل بن سلجوق بود و او شیخ و مدت عمر خواجیه ناصر الدین بقول لغات مستجاب
 سال بود و در وقت مدون گشت تاریخ و سالش بقول سیرالقطب عارف کامل بوده جمعه اتمه
 بود که آن پیشوای ارباب لایت و پدایت امام شیخ ابو علی فارمدی قدس سره
 نام وی فضل الدین محمد است شیخ الشیوخ خراسان بوده در وقت خود و سفر بوده بطریقت خاصه خود و
 تذکره و غیبتش گرد امام امام ابو القاسم شیرست را انتسابی در تصوف بدو فرست یکی شیخ ابو القاسم
 طوسی و دیگر شیخ ابو الحسن قالی که پیشوای شیخ و قطب مائش شیخ بوده شیخ ابو علی فارمدی گفته است
 که در ابتدا شیخانی نویشا و طلب علم شغول و هم شنیدم که شیخ ابوسعید ابوالخیر زنده است و مجلس بیگویند
 تا ویراییم چون چشم من بر جان ی افتاد و عاشق می شدم و محبت این طایفه در دل من بنشیند کرد
 بهریده بدر خانه خود نشسته بودم آرزوی دیدار شیخ در دل من برپا آمد وقت آن بود که شیخ
 آید خودم که صبر کنم بجزا شدم و بیرون آمدم چون بسیر چهار سویدم شیخ را دیدم با جمعی از
 من هم برابر ایشان رفتم و خوشنودن شیخ بجای در رفت و جمیع فقید من در شدم و در گرفتند من غایبم

شیخ ابوالقاسم بنی عباس

شیخ مرا شنید چون سبحان شغول شد شیخ را وقت خوش گشت و معجزی بدی ظاهر شد و جمله
 بچون فارغ شده از سبحان شیخ حاضریه بیرون کرد و پیش می باره میگردد و میرسد شیخ یک تنه این بزرگ
 سیم بعد اکثر دو بهما دو آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من جواب ندادم گفتم مرا نمی بینند
 کرد در میان شیخ کسی ابوعلی نام و از شیخ دیگر بار آواز داد جواب ندادم سیوم بار آواز داد و گفتند
 شیخ مگر نمی بیند بر حاضریه پیش شیخ اندم شیخ آن تریز و استین این داد و گفت تو مرا چون این
 استین تریزی آنجا که بستم و خدمت کردم و در حاضری غریز نهادم و پیوسته بخدمت شیخ آمدم
 و در او خدمت شیخ بر جای مانده در روز پدید آمد و حالها و روی نمود و چون شیخ از غایت
 من چیزی است که نام ابو القاسم شیرازی را در حدیث بود نام می عبد الکریم بن هوشان ای
 و صاحب سلسله تفسیر طائفه الاشارات و مرید ابوعلی و طاق است آدم و حالی که پیدایم آمد
 میگفتم و میگفت برو ای پسر ابوعلی آموختن شغول باش و هر روز آن روشنائی زیادت
 می بود و در سال دیگر تحصیل علم شغول بودم تا یکروز فراق مجرب کردیم سفید برآمدیم
 و پیش استاد فتم و حال یادی نگفتم و استاد امام گفت چون علم دست از تو برفت نوبت
 از وی بدار کار را باش و معاینه شغول گرد و رفتیم و رختها از بد رسه با خاتمه آوردیم
 سببیت امام شغول شد امام در گریه بود و تنهامن و نوحی چند آب گریه بگفتم چون استاد امام
 نماز بگذارد گفت من که بود که آب در گریه بخت من با خود و گفتم چیزی می کردم خاموش بودم
 باری گفت جواب ندادم چون بسیار گفت گفتم من بودم استاد و گفت که ای ابوعلی بر حدیث
 سینه و سال یاقت تو یک دل و آب یافتی پس مرا بیجا بدیش او ستایشستم کرد و حال من
 در آنکه در آن حالت گم شدم و آوازه با استاد امام گفتم گفت که ای ابوعلی روش من
 از بخا و از نیست هر چه این فراتر بود راه فرا آن نهادم من با خود اندیشه کردم مرا میری
 باستی که مرا از حقیق فراتر بروی و آن حالت زیاده بشدی و من نام شیخ ابو القاسم گرگانی شنیده
 بودم روی بطوس نهادم و جا نگاه می نمودم چون بشهر رسیدم حاجی می رسیدم نشان

و او پذیرفت با جماعتی از مردان خویش در مسجد شمسیه بودند و در وقت نجات مسجد بگذارد
 و پیش وی در آمد و می سر در پیش داشت سر بر آورد و گفت بیا ای ابوعلی تا چه
 مسکن لازم گفتم و نشستم و واقعا خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم گرگانی گفت آری ابتدا
 ربارک باد هنوز بدختر رسیدی اما تربیت با سنی بد بجه بزرگ رسی من با خود گفتم من
 پیش او مقام کردم و بعد از آنکه موافقتی در از با انواع ریاضت و مجاهده فرمود درین اقبال کرد عقد
 مجلس فرمود و فرزند خویش ابی بکر بن فرموده بود و بهم خواجه ابوعلی فارمی گوید که پیش از آنکه شیخ ابوالقاسم
 عقد فرساید شیخ ابوسعید از منته بطوس آمده بود و بخدمت وی فرستاد ای ابوعلی روزی باشد که
 طوطی ترا در سخن آید پس بنیاید که شیخ ابوالقاسم را عقد مجلس فرمود و سخن بر بگشاده گشت و چهارم
 بیع الاول سه چهار صد و شصت و هشت و طوطی گفت از دنیا و اینجا شوقم بر آن آورده که ذکر شیخ ابوسعید
 ابوالخیر پیشوای وی بکنم ابو جعفر **حدا و قدس سره** در نقاشی از طبقه اولی است
 نام وی عمر بن سلمه بود از دیهانی نیشابور است پادشاه شایخ بود و شیخ الامت و پیر ابو عثمان حضرت
 شاه شجاع کربانی نوی نسبت و است میکنند شیخ الاسلام گوید که وی نموده جهان بود یعنی انظار
 کمال و ولایت با حق تعالی میکرد و خود را در جهان نبود بصورت و معنی و در وقت خود
 حق تعالی دیدار نمود که مراجعین باید بود و ابو جعفر فخر احمد خضر و خواجه بانی است و شاکر است
 طریقت او خواجه عبدالعزیز مهدی با در وی آداب و صحت و شغل صائب کرة الاولیا است یکی از
 وی صفت خواست گفت ای اخوی ملازم میگرد باش همه در ما بتو بکشایند و ملازم کیستی بشناس
 ترا گردان نبیند و هم وی گفته هر که در صدوقی افعال و احوال خود را بنیان کند و بنشیند
 و خواطر خود را منتهی ندارد ویران خواهد شد و ان شریک و هم وی گفته **الانصاف ترک مطا**
الانصاف نوی فی سنده اربع و ستون و بیست و نین و فی تاریخ امام باقر خراسانی هم وی گفته که
 ظاهر عنوان آن باب باطن است مصطفی گوید علی علیه السلام شمس و شمس خورشید و
 خواجه عبدالعزیز بن محمد حشر قدس سره از طبقه رابعه است کتبت او ابو محمد علی پوری بود

از محمد بن ابی یوسف که شایع عراست و اندک ایشان معتبر است تصوف بود مقبول کابر و از اصحابی خوب
 ابو حفص جدا و است و با خواجہ حسین و خواجہ ابو عثمان و ابو بکر شبلی صحبت داشت و ابو حفص را حساس بود
 بود و هر سال هزار نسخ سفره میکرد و پائی بر بند و سر بر بند میگذاشت و هیچ شغری از ده روز زیاد نداشت
 و گاه سه روز میبود و میگویند که من و عثمان سپری بودم در نیشابور تا که جوانی در قریه میبود
 من شارت کرد و با خود گفت که این در جوشن شرم ندارد که سوال میکنند و ویرا جواب ندادم تا یکی من
 که از آن تبرسیدم پرسید گفت بنده میگفتم بجهت تعالی از آنچه در سر تو دارد و در جوشن تو خلیفه این شخص من نباشد
 چون بعد از مدت بخواب آمدم آن جوان زنده بود چون شب رسید بغایت عکسین خواب شدم علی مرتضی را
 کرم الله وجهه خواب دیدم و آن جوان نیربادی بود حضرت امیر بن شارت مینمود و سرش سبز میگفت
 الله یحبک یا نوح سائل چون بیدار شدم سر چه دستم تفرقه کردم و در می بینم آرد و تم این قول مرا
 الا سر بود و ما تبت کرمه الاله لیا که میبخشی از وی گفت که فلان کس آب میرود و بهیوای میرود
 آنکه او را خدا تعالی توفیق کرد که مخالفت او را خود کند بر گن از آن بود که در بهار و در براب و در
 گفت تصوف حسن خلق است و تصوف حالت است که غائب گرداند صاحب نرا از گفتگو می توانی فی
 سه شمان و عشرین و ثلثه و اربعون و ثلث و عشرین و ثلثه و اربعون و ثلثه و اربعون و ثلثه و اربعون و ثلثه و اربعون
 در اطراف الفقر گویند در فنون حکم کامل و در نجات صاحب کتاب لمع است و ویرا تعالی
 مبارک و سکون می طوس بوده است و قبر وی آنجا است و مریدانش بوده و سبطی و سبطی و سبطی
 دیده بود و وقتی شب نشان بود و در تهنید آن آتش مسوخت در معارف سخن میرفت شیخ را حالتی بدید
 روی تابنده آن نهاد و در میان آتش خدای سجده آورد و روی او را آتش آید و سید شیخ را از آن
 سوال کردند گفت کسی که بر درگاه او آید و می خود ریخته بود آتش روی می نماند سوخت از وی را
 که گفته هر جنانه که پیش خاک من گذرانند مغفور بود و حکم این بشارت اهل طوس را از آن
 خاک دی آورد و زمینی بدو شستند و انگار و زمینی شیخ ابو الفضل ابن الحسن السمرقانی
 قدس سره و نجات نام دی محمد بن حسن است و می مرید ابو نصر سر است و پیر شیخ ابو

ابو الخیر است و نیز صاحب نقیحات می رود که بجا آنکه شیخ العجوب بنبرکی را نام میرد
 و میگوید که بسخرش وی شنیدم که گفت کوهی بودم و مجلّتی رفته بودم بطلب برگ توت از برای سبکی
 و بردختی شده بودم برگامی و شاخهای انداختمیردم شیخ ابو الفضل در آن کوی گذشت مرا دید
 هیچ شک نکردم که از خود غائب بود و حکم انبساط سر بر او رو گفت باز خدا یا یکسان میشست که مراد
 نداده که دوی خود بر شام باستان چنین کنند گفت در حال همه اوراق و اغصان و اصول در خانه
 درین دیدم آنگاه گفت که عجیب کاری که کشا نش دل را با تو سخنی نتوان گفت و نقیحات هرگاه
 که شیخ ابو سعید را قبض بودی قصد خاک پیر ابو الفضل کردی خواهی بود طاهر فرزند شیخ
 ابو سعید گوید که روزی شیخ را با قبضی رسید و بسیار مجلس گریان شد و همه جمع نیز گریان شد گفت
 هرگاه ما را قبضی بودی روزی سومی خاک پیر ابو الفضل کردی میبیط بدل شدی ستور زین
 و ریت بر نشیست و جمله اصحاب با وی فتنه چون بصحرای سید نشین کشاده گشت وقت بیفت بدلت
 در میان عبور و فریاد برآمدند و شیخ را از صحنی بیفت چون بسخر سید از راه به خاک پیرن باز
 قوال بن بیت در جوت پیست سعدین شاد و بست این معدن جو دو کرم و قبیل مارونی یا قبیل
 هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و کرد آن خاک طواف میکرد و لغز میزد و رویشان میرفت
 برینه و خاک میلطسیدند چون آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تا اینجا سازند که بهتر است روز
 نبیند بعد از آن هر مردی را که اندیشه حج بودی شیخ ویرا سبب خاک پیر ابو الفضل فرستادی و گفتی
 آن خاک را زیارت کن بیفت بار گرد آن خاک طواف کن تا مقصود حاصل شود و هم صاحب نقیحات العجوب
 می آرد که روزی لقمان نزد یک ابو الفضل حس آمد و دید جزوی در دست گفت یا ابو الفضل اند
 این جزو چه میخواهی گفت همان که تواند ترک آئی گفت پس آن خلاف چیست گفت خلاف توئی
 که از من می پرسی که چه میخواهی از منی بشی و از من بشی می بیدار کرد تا خلاف بخیزد و بدانی که من تو
 چه طلبم شیخ ابو الفضل حس بر خسی رفتی از هوا آمد و در دختی نشست یکی آن بدید شیخ ابو الفضل
 چه می نگری این ترا می باید گفت از آن نیلانی که می باید یعنی که من بطلب کرده ام

شیخ لقمان سهری قدس سره وی باشد با مجاهده بسیار شست و سعاد با حقیقت و ناگاه
 کشفی افتادش که معاش رفت گفته لقمان آن چه بود و این صحبت گفت هر چند بندگی بش کر و م
 میش می بابت در اندم نعم آفری بادش تاثر چون بنده پیر شود از او ش بکنند تو بادش غریزی
 بندگی تو گنجیم از او کن گفت ندانستیم که ای لقمان از او کریم نشکن از او می آن که حق را
 برگرفت و می باز عقلای جهانین بوج و است شیخ ابو سعید بسیار گفته است که لقمان از او کرده خدا می
 سبحانه از سر و می شیخ ابو سعید گفته که شبی صحابی خفته بوده و در خانه خوابیده بود و با پیر و
 بر سر خفته نشسته بودیم بخنی میرفت و معارف سلسله مشکل شد لقمان را دیدیم که از بام خانه
 در پرید و در پیش ما نشست و آن سلسله را بگفت چنانکه اشکال برنجاست باز پیرید و بر بام سرون
 پیر ابو الفضل گفت ای ابو سعید مرتب این مری می گفتم می گفتم گفت اقتدار را نشاند که حرا
 گفت از آنکه علم از او شیخ ابو سعید گفته لقمان مجنون را بیماری دیدید که گفت پیر ابو الفضل را بگوید
 که لقمان سیر و پیر چون بشنید با جماعت آنجا شدند چون لقمان او را دید تبسمی کرد و پیر
 بالین نشست و می در پیری مگر نیست یکی از جمیع گفت لاله الله لعل تبسمی کرد و گفت آخر
 خویشتن ابایا دمی باید داد لقمان گفت ما را عید و سیف مائی بر درگاه حق پیر ابو الفضل خوش آمد
 شیخ ابو سعید ابو الحیر قدس سره در فحاشت نام وی فضل مدد بن ابو انیس
 که وی سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و شرف القلوب و در وقت وی همه شایخ و را
 سنج بود و پیر وی و طریقت ابو الفضل حسن حسن است شیخ ابو سعید گفته که مکر و زمی آندم
 یعنی بر در شهرستان بخش تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته بود و قصد و می کرد
 و بر آن بالا شدم و می پاره بر پوستین سید و خست و با وی می انگاریم و حضرت شیخ چنان ایستاده بود
 که سایه او بر پوستین لقمان افتاده بوده چون آن پاره بر پوستین و خست گفت یا ابو سعید تا
 باین پاره برین پوستین و ختم پس بر خاست و دست مگر گفت و خاتمه پیر ابو الفضل بر
 ویر آواز داد و می پیر و آن آمد گفت یا ابوالفضل این کار را که از شماست پیر را از دست مگر

و در خانه باده و در صفتیست جزوی گرفت و در آنجا نظر میکرد و باز چنانچه عادت داشتند این مطلبی
 میداد که در آن جزو حبسیت پیردشت گفت یا ابوسعید صدیق و است و چهار هزار پیغمبر که بخلق فرستادند
 گفتند با خلق مگوئید که آمد ایشان بندگان که این کار گفتند این که مستغرق شده شیخ گفت این
 است مراد خواب نگذاشت با دوش از آفتاب بر آمدن از پیردشت و می خواست خاسته و بدین
 پیش ابوعلی نقیبه آمدیم چون نشستیم خود ابوعلی اول درس این آیت بود قل الله قدوس صمد
 یلعبون در آن ساعت در می رسیدند با یکدیگر و ندیدیم این کلمه یعنی مگو خدا را بگذار و بگویند که با
 خود روید بیخنده ما را از ما فرستادند خود ابوعلی آن تغییر در ما میداد گفت دوش کجا بود و گفتیم نه پیر
 گفت خیز و با شما شو که حرام بود ترا از آن یعنی باین بیان ما نزد پیر ابو الفضل شدیم و آنکه تشریف این کلمه
 چون پیر ابو الفضل ما را دید گفت یا ابوسعید صدیق سنگ شده ای من دانی پس پیش من بگو که کنی توان
 ستر شد خویش گفتیم شیخ چه میفرماید گفت در آن پیش من این کلمه را باش که اسبگر با تو کار دارد و چون
 پیر ابو الفضل بر حجت حق پیوست ما را در مدت حیات پیر بهر حال که بود می بوی رجوع آید
 حال اشکان را می کشید پس بنود الاشیخ ابو العباس آن می بایستیم و یکسال پیش می بودیم و بنده شیخ
 ابو العباس را در جماعت خانه صفویان موضوعی بود که چهل و یکسال و در آنجا نشسته بود و
 هیچ که شب ویشی نماز او را می کردی گفتی ای پیر تو بخت که این پیر میرسد بکنید برای شما بکنید
 ویرایان میرسد کار نیست و بدین حاجتی ندارد و معرکه در آن یکسال شیخ ابوسعید را گفت که تو نیست یا نه
 چنانکه دیگر از او برادر بر خود نمالگی داده بودی که شیخ ابو العباس نموده بود و در گوش کشته
 بود شیخ ابوسعید خراسانی از او جدا بود و بیرون آید و دوست و می نشست و حاجت از وی باز کرد و حاجت
 پیش وی داشت شیخ در پیش پیر شیخ را بنیت و خانه می کرد و هم در شب خشک کرده و مالید و در نور و پیش
 شیخ آورد شیخ اشارت کرد که ترا در باید که شیخ ابوسعید در پیش چون با دشت جماعت حاضر آمد
 شیخ ابو العباس بگریه میزد چنانچه شیخ ابوسعید دیدند و شیخ ابو العباس حاجت شیخ ابو العباس را بگوید
 شیخ ابو العباس گفت آمی دوش نماز با وقت همه نصیب این جوان نمیشد آمد مبارکش با شیخ ابوسعید گفت است

روزی دو کس مشایخ ابو العباس را آمدند بنشیند گفتند ما را یکدیگر سخن فیهست یکی میگویی اندوه
 وادب تمامه و یکی میگویی اندوه از ان ابد تمامه شیخ چه میگویی شیخ دست بردی فرو آورد و گفت ای
 که منرا گاه بپرسه بپرسه نمانده است و نه شادی لیس غنم در گم صبح و لاسا آمده و شادی صفت
 است و در چه صفت میباشی او محدث را قدیم را غایت گفت بپرسه بپرسه به خدمت در ام
 و منی مری مصطفی صلی الله علیه و سلم و متابعت سنت اگر کسی دعوی راه جوان مری میکند
 گویش نیست چون آنرا در کس بران شدند پس دیدیم که آنرا دو کس بودند گفت یکی ابو الحسن ثانی یکی
 ابو عبد الله و ثانی است شیخ ابو سعید را پرسید معنی این حدیث که تفکر ساعتی خیرین عباد است
 شیخ گفت اندیشه یک ساعت در معنی خود بهتر از عبادت یک ساله در اندیشه هستی خود شیخ شب جمعه و
 نماز هفتاد و چهار شب بستاند ابو عیین را بعد از آن دنیا برت و عمر ایشان هزار ماه بوده است
 و ذکر آن سر حلقه مشایخ کبار آن مشوامی اولیا و نامداران موصوف بصفت
 حضرت وود و خواجہ قطب الدین مودود و چشتی بن ابو یوسف چشتی قدس الله سرهم
 ویراثانی عظیم و مقاماتی عالی بود و جمیع مشایخ وقت بحکالات علم صوری و معنوی او افزون
 و در تربیت میدان بنظر زمان بود وی خرقه زعفر و ارادت از دست پذیرد و خواجہ ناصر الدین ابو یوسف
 چشتی پوشیده بحکالات و خوارق عادات وی پنجه داشت که درین پنجه گنج اقبالی نظر الیها
 است و از کتب نقل است که وی حضرت در حالت سماع بر دو چشم میبوا داشت گاهی میگریست گاهی
 تبسم نمودی و روی سرخ شده ی پرسیدند که سرسبزیت فرمود که صوفی در سماع بشاید سراسر
 سرخ و میگرد و دوست گوید الفیلان من ترا چنین و چنان بادم اهل سماع بی قصد و تبسم اند و
 کلامی در حالت جمال بخوف جمال و ترس فراق خداوند و گریه شود و دیگر اسرار و ربان نیاید اگر
 ظاهر گردد و گویند که این را برده اگر کشند صاحب نعمات گوید وی در سنه هفت سالگی تمام قرآن
 بر وجه حسن حفظ کرده بود و تحصیل علم اشتغال میداشت چون بسنست و شش سالگی رسید و
 بر گزار و خواجہ یوسف از دنیا برت و میرا بجای نماند وی بحکمال حمیده موصوف بود

این حدیث از
 شیخ ابو سعید
 نقل شده است

و افعال پسندیده معروف مردم آن ولایت هم در مقام اعتقاد و محبت و اقیانوس واروت
 می بودند و توفیق شرف محبت و دولت تربیت شیخ الاسلام احمد الناصفی الحامی قدس
 سره نیز یافته بود و آنوقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام به راه تشریف آورده بودند
 خواص و عوام مشایخه کرامات و خوارق عادات که از ایشان ظاهر می نمود همه بر دوش معتقد و محبت
 و این قصه در اطراف و کنان آن ولایت انتشار یافت و از لواحق صحراة متوجهه فرار تشریف
 شد خبر آمد که خواجہ مود و جیشی مریدان بسیار جمع کرده است می آید شیخ الاسلام احمد را از ولایت
 بیرون بکنند اصحاب شیخ الاسلام احمد آنرا پوشیده میبندند و می خود از همه تیر میبندند چو در رجا
 با دعا و سفره در آورده گفت که ساعتی صبر کنید که جماعتی رسولان و راه اند چون ساعتی بر آید خواص
 و آمد که آن جماعت رسیدند ایشان را در آورده و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خورد و سفره برداشتند
 شیخ الاسلام گفت که شما میگوئید با ما بگوئیم که شما بچه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت بغیر ما نرسیده و بیکدیگر
 مود و دستاوه است که احمد را بگوئید که از ولایت ما بچه کار آمده است ملت باز گرد و گریه چنانکه باز آمدند
 تر باز گردانیم رسولان تصدیق کردند پس فرمود که مرا در ولایت این دیسهاست اینها که در میان است
 نه از آن دوست نه از آن من و اگر مرا در ولایت مردمانه انیان رعایا سنجند پس شیخ الشیوخ
 باشد و اگر مرا در ولایت آنست که من میدانم اولیا خدا عز و جل میدانند و در باب ایشان نایم
 کار ولایت چیست چون است این سخن گفت ابروی عظیم بر آید و شبان روزی بسیار بد و بیج منقطع شد
 روز دیگر با دعا و این شیخ فرمود که دستور آن ساخته کنند تا بر ویم اصحاب گفتند امکان ندارد و در
 دو هفته روز بعد از آنکه دیگر بنابر وسیع ملاحی از آب تواند گذشت شیخ گفت که سهل باشد که مرا
 ملاحی کند پس در آن شدند چون بصره بیرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد و دید که جمعی انبوه سوار
 بسته همراه ایشانند پرسید که اینان کیانند گفتند مریدان و صحبان شما هستند و اند که جماعتی بعد
 می آیند فرمود که اینها را باز گردانید که تیغ و تیر کار سحر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است
 شیخ الاسلام باینی چند روزی براه نهادند چون بکنار آب رسیدند آب بسیار کوشش فرمود که امروز

قرار داشت که ما طایفه کنیم سخن از عارف آغاز کرد و در چندان ذوق و بهار رسید که همه از او حیران
 پس فرمود که چندی بهار به هم رسید و بگویند بسم الله الرحمن الرحیم با یکدیگر کرد و هر کس که چشم زد و باز کرد
 پائی با قرار کرد و دیگر که در گوشه و خود را بر آن طرف آب یافت پائی از آن خشک چون رسولان آن شبانه
 کردند و تجلیل پیش خواجه بود و در وقت دعا ایستاد باز گفتند که تا و شد آمدند خواجه بود و با و حضرات و سلا
 بسته متوجه شدند و در راه شیخ رسیدند چون نظر شیخ بر روی اقا و از اسب پیاده شدند و به سبب پائی نیز
 داو شیخ دست پریشان می نمود و میگفت کار ولایت چون می بینی ندانست که ولایت مردان هم در طایفه
 بر دو سوار شو کوکی و بلندانی که چشمتی چون دمی در آمد شیخ الاسلام با اصحاب خود در محله فرو آمدند
 خواجه بود و در بام میدان و محله دیگر و دیگر میدان خواجه بود و گفتند که آمده بودیم تا شیخ احمد را از
 ولایت بیرون کنیم امر را با دیکر ده نشست درین معنی بهتر ازین اندیش باید کرد خواجه بود و وقت
 مرصوب آنست و چنان بنیادیکه با ما در غیر نیم و بخیر است و می رویم و احوال را خواهیم باز کردیم که کار می
 شد بقوت با دمی ماست میدان گفتند که ما به به شور و شکر در دما هم معصوم است که با سوسی بر کار
 کنیم که چون وقت قبیل که شیخ شود و پیش دی کسی نهات شیخ چند و چند است تو برویم و سماعی بنیاد
 و حالتی بر آید و در آن میان خبری بود می زنیم و اجده و و گفت این صواب نیست که هیچ
 ولایت و کار است اما مانده داشت چنان قبیل که نه است اما شیخ متصرف شد و خواست که جابه
 خواب بگردد و تا شیخ قبیل که نه فرمود که یک ساعت توقف کن که کاری در پیش است ناگاه کسی در گفت
 نهادم چون در کبش و خواجه بود و و یادید که با جمعی انبوه و آمدند و سلام گفتند و آغاز سماعی
 و نغمه زدن گرفتند شیخ الاسلام سر بر آورد و گفت بی هی صحت کمالی و این سبب آمد می شناسی
 از عقل و محاسن و صاحب کرامات و بهیچست در خدمت شیخ بود می هم در لحظه حاضر شد و با یکدیگر
 زد ایشان گفت و در می که که استند و دیگر گفتند بهیچ خواجه بود و و مانده عظیم محض بر بانی بر شتاب
 به با ستفقا سر بر نه که نه که است بهیچ که این فواید من باین رساندند هم شیخ گفت بهیچ
 میگوئی اما چرا با ایشان در آمدن موافقت کردی خواجه بود و و گفت بهیچ هم عفو فرمایند شیخ گفت

محفوکرم بر دامن قوم را باز گردان و دو خدمتگار نگاهدار و سه روز توقف کن چنانکه کرد و پس
 شیخ آمد و گفت چنانکه گفته بودی کردم و دیگر چه میفرمایند تا چنانکه کنم شیخ فرمود اهل مصلی را بیا
 نه و بر و علم آید که زاهدی علم سحر و سیلان یافت گفت بنوا کردم و دیگر چه میفرمایند و فرمود
 که چون از غریب میل علم فارغ شوی احباب خاندان بنویسند تا با و جدا شود و اگر بود و اندوخت
 که امانت خواهد بود و گفت چون با حبیبا خاندان میفرمایند چشم مبارک وجه تبرکات و من مرا احباب
 شیخ گفت بیشتر می بیشتر آید دست دی گرفت و در کنار چهار بالمش خود نوشتند و همه را تحت شتر
 عدم پس در آنجا بست شیخ بود و فرمود گرفت و نوازش می یافت و با گشت و بعد از آن با آنکه درستی
 بنحیصل علوم تکمیل معارف بجات پنج و پنج را شریف برودت چهار سال بقدر وسع و امکان
 در آنجا با احتیاط نمود و از صفائی باطن در جمیع علوم صوری معنوی کامل مکمل گشت چنانکه در آن
 در آنجا که شعله از آیت عزیزه و کرامات عجیبه که تفصیل آن بتعذیل می انجامد و با هر چه بعد از آنجا
 چیست و راجع به فرموده و تبرکات میران و مستفیدان مشغول شد و از اطراف طالبان روی آید
 بنحیله مستحق آورده و تعالیمات عالی سید یکبار از آنجا شایسته بنحیله اوق که نام می کنی اندکی مجرب و آید و از آنجا
 خواب بود و شرف صحبت خواجده را دریافت است و چند عورت در پشت آیات نموده گویند که در دست
 هرگز در پشت نقص طهارت کرده چون خواستی طهارت کنه سوار شدی و از پشت سیر زن آدمی و دور
 و طهارت رسانمی و مرا حجت آمدی و گفتمی که مرا ز پشت منزل مبارک مقام تبرک است و در آنجا
 که در طایلی او کی نموده و گویند بیشتر دیدم و خواجده بنحیله سنگت خواجده و در جوشن بر آید و از آنجا
 می چیده آن می نازید و مفاخات میکرد و فانی بنحیله در سینه مسیح و متعین مجسمه و آید و از آنجا
 اهل سال اول از سیر و مفاخات می آید که خواجده و در جوشن با فو و سکینان و در صحبت و در آنجا
 نو هرگز نبینید و در کشف قلوب و کشف ارواح بسیار حاضر اوقت بود و در آنجا
 هر کس یک یک گفت و علم بجان چنانش بود که باز نوده ساکنی که سراج العالین و بیان رفته
 و از آنجا که خلقت انسانی تصف کرد و در سینه است و چهار سالگی بعد در یکایمی می تمام شد

چون بخت بد به خود ارادت آورد و بیست سال در غلغله شست و زود کرد و بجای ده شایسته گرفت چنانچه
 بعد از پنج غرض و زرافطار کرد می و مدت سی سال شبح خواب نکرد چون پدرش خلافت داد و حکم پویشانید
 و نمود این حکم حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی مرتضی است ضعی الله عنه که این کسی بودند که
 صاحب بایست شایسته بود و درم پیش او یکسان بود و این اثر نیکوختی در تو بهید این اسم اعظم بیامید
 بهمان ساعت علم ظاهر و باطن بشنود گردید گویند از بیت المقدس تا نواحی حقیقت و بلخ ده هزار خلیفه و
 و مردانش احمدی نیست و هم می از سیر الاقطاب بدو رسید که چون خواجه بود و خوشی بعد بر بزرگوار
 درینست و چهار سالگی برجا و شست اینچهره شیخ احمد جام زنده نیل رسید قدس سره و بود خواجه بود و از آنجا
 بزرگ است و خود و سال مانده و آنجا باید رفت تا بر پیش نماید و بدست خود و برجا و شست نام از جام و شست
 چون به است رسید بعضی مردمان ناهنجار برای انگیزن عداوت میان هر دو بزرگ پیش خواجه بود و در
 که شیخ احمد جام بکل انداختن ولایت شما اینجا آمده است خواجه مراقبه کرد و فرمود که آنچه میگویی باطل است
 احمد از دلی محبت و تقوی می آید درین اثنا شیخ نزد یک رسید خواجه قصد استقبال نمود از درونان اینجا
 عرض کرد که سر می استقبال و هر دو بسیار بر روی خواجه حلق آنها گوش نکرد و با مردمان و صوفیان که
 قریب چهار هزار حاضر بودند و می شدند از آن گام خواجه را از نیست تا هرات و از و نه هزاره بود
 خلیفه از هر شهری و نواحی در رکاب عداوت همراه شدند چون بر روی تو تک ملین مانده آن و شایسته
 هر دو بزرگوار قریب رسیدند از آن روی آب شیخ احمد بر پشت شیر سوار شده آید اب تاره و این با
 خواجه بود و در که از پشت بر روی او سوار شده و شریف آورد و بود و دیوار و زن بر با و شست و بود
 با شیتا و باران شیخ احمد چون همراه خواجه بود و از بنوه بسیار و بخت است شیخ اظهار نمود و شیخ فرمود
 خدا الله نیست خواجه بود و برای ملاقات آمده است این بنوه مردمان و صوفیان می انداخته
 باران شیخ آواز داد که شما از آب بگذرید یا بایم خواجه فرمود شما از راه دور بخاطر آمده اید بپوشید که
 بخدمت شما میرسم الله الرحمن الرحیم خواند و از دیوار حیرت و لبان برق از دریا بگذشت و با هم ملاقات
 این شیخ را باران خود فرمود که ما غیر واقع خیال کرده بودم خواجه بود و از کلمان و روزگار است

الحمد لله انوار شرف شریف پس با هم نشستند و تا ویری حرف و حکایات و میان آوردند
 بعده جزا گفت شمال همین باید و بغیر بخانه قدم رنج بفرمایند و زیارت خواجگان شمانیز دریا بید
 گفت مقصود ملاقات شما بود که چون حسن میر آمد و زیارت خواجگان از اینجا میست از آنکه تصرف رود
 اولیا و اثر و لایب ایشان همه جاست پس شیخ بچشت روی کرد و زمین بس نمود و فاخته خواند و گشت
 و در خانه خواجه علی حکیم که معتقد شیخ بود و فرزند خواجه بود و در نیز تا اینجا همراه بود آن هر دو بر سر
 صاحب اسرار سه روز اینجا ماندند و مجلس سماع در آوردند و پیش ازین خلدوم شیخ احمد عرض نمود که
 خیرت خواب کجا بیند از من شیخ فرمود باش که همی در پیش است چون شب آمد هر دو بزرگ در سماع مشغول
 شدند آنروز مان نامنجا که قبل ازین بار با گفته آنها بجناب خواجه پیش نرفته بود و فرصت را غنیمت
 دانسته سراجی بسته بحدس را آمدند و دوستند که کاش شیخ به تیغ و خنجر تمام رسانند تا منت کشن بر خواجه بکنند که نا
 گناه شیخ برایشان افتاد و زهره بر اندام آنها مستولی شد درین اثنا هر دو بزرگ با اتفاق بسوی ایشان
 غضب نگاه کردند بکمر تپه بخود افتادند اما آنکه بعد از سماع بدیشان افتاد دست و او شیخ آنها را بدین نحو
 متوجه گردید و فرمود مان خواجه این چیست که دیده خواجه نامی حال را اول تا آخر بیان نمود و شیخ احمد جام
 گفت ایشان سزای خود را یافته حال را در گذر باید کرد و خواجه مود و گفت که ایشان گناه شکار کرده تا
 شما عفو نفرمایند فائده نمیکند شیخ گفت من از گناه ایشان در گذشتم شما نیز معاف نمایند خواجه گفت که
 چون شما خوشنود و شادید من خیر معاف کردم ایشان بجال خود آمدند و در پای شیخ ایستادند و توبه نمودند
 پس حضرت شیخ احمد جام فاخته خواند و بکتاب جام مراجعت نمود و خواجه مود و جوشی متوجه چشت گردید و شیخ
 احمد جام وقت خلعت خواجه برای تحصیل علم ناکید بسیار کرد و گفت در ویشی به علم چیزی نیست چیزی علم عمر
 بکمال داری ولیکن علم ظاهری نیز در کار است تا ظاهر و باطن یکی گردد و حضرت خواجه نصیر الدین
 قبول کرد و هم در آن سال تحصیل علم غریب ملج نمود و هم صاحب الانتساب الانوار بنیوب چون در غایت
 حضرت خواجه سلیمان است که در رقم در آمد بهر ذرت بعینه ثبت افتاده و اسرار علم با بصواب و هم دی از
 سیر الاقطاب می از خواجه عبدالخالق عجمی نقل میکند که در ایام عاشورا و جمعی حضرت خواجه

در صورت بیان این مآثر و جلالی اند که چون را بدان خورشید در بر می ده بر دوشی دانسته شود که به
نکته خواهر بر دوش خود می نشاند و گفت که گفت صلی الله علیه و سلم فرموده القوار
و است المومنین انهم یظفرون بالیدین من حبیب حبیب - هرگز نه به فرموده سرانجامی است
تا زمانه بنی و ایمان بود حدیث من جلی - علقه ای و ازین بنی گفت گفت و مانند مرزبان باشد
خادمی را انتارت نزد ما خرقه اندو کشید زاری بر آمدی تحمل گریه بکایت و دریا نه -
افتاد و نایبکست و گمان شد و تعب و سبیل سپید و زمانه افتاد و بهر دور و دوری سر سره زبانی
کایسته او گشته و بعد می غمی از اولیا اخذ گشتی بهرب الله پستی و وی نخصی اما در و غایت
سهرار محقق بزرگوار سر قوم مقربین را بر او بود و گفت که چهل خلق و لواحق داشت پیرایه ای
و خود را از جمله که شمرده می و غلام و کنیزک خود را اسلام کردی و قیام نمودی انهمی صاحب آله
از سیر لایعالمی زد که چون خواهر طلبت بن موه چشتی را رحمت فراموشی نه مری با بهشت
و حریر یا شنبه و دست خواهر موه و دوا خواهر مطهره و حریر باره را چشم نه و نه و جهان گشت
که و بعد از پنجه یکصدین خواهر که بنده که بر او بود و بسته نشد و در مخبر بود که آواز صیحه می شنید
نشد آفرین و همان غیب بیامد و نماز بنده که گذاردند بجهه هزاره که بعد از آن خواهر را با
دری طاعت نشد نماز گذاردند و بعد از خلق نماز و انمولین خود استند که جنبه بر دارند بنده خود
در پو اند و صفت ناموضع که خواهر قبول کرده بود و در آند ازین گراست خواهر بیند آن که از او
سلمان شدند که بهر شکر نیایند زنی از عزة شهر جب سه سنج و عشرین و شصت و در زمانه بنی الدین ج
در چند دفع گشت و مدت بیاتش بود و هفت سال بود و حجت آمد علی بن محمد سر و اولیا
نشد و در چشتی اش تمام کشته چیا باغ اسلام عمده خاندان چشتی مادی چشتی
سلطان علی آید و کوبجات آید و خواهر بنی علی بن اید و اولیا کبار چشتی
خواهر احمد بن محمد و در میان بود و سبب چشتی حجت آمد علیه رضاست می بسیار
او و بعد از این خواهر بود و چشتی مقام وی نشسته و مقبول همه طوائف بوده و مکرانه نام شفقی عام

تمام داشته است گویند شیخ انصاری صلی الله علیه و سلم را در واقعه دید که فرمودند که ای احمد
 نوشتن مانیستی یا مشاق نوایم چون مباد شد سه یا موافق اختیار کرد و مجبول و اجناس که می برآ
 بر یارب حرمین بر نفس او میا است تعالی تشریف تو که میا شود چون اقامت ارکان و شرف طبع کرد
 بحکم محترم دین و در خدمت شریفه مصطفویه علی زوار محف النحایا توجه نمود و مدت شش ماه مجاورت کرد
 گویند که مدامت و موافقت وی مجاورت آن حرم خادمان را گران آمد چون تنگید که ویرانجا نماند و
 آواز آن درخشانچه می حاضران شنیدند که ویرانجا نیک که از جمله مشاقان است و بعد از رحلت از مدینه تبعید
 و در خانقاه شیخ شهاب الدین صحروردی زود آمد شیخ ویران تقیم و احترام بسیار کرد و خلیفه بنیداد بنای خردی
 که دیده بود ویران طلب کرد و وظائف اکرام و احترام بسیار بجا آورد و وی خلیفه را انصاری بجا گیر
 دمو اعطی و پس گرفت و همه در محل قبول افتاد و فوجی آوردند بجهت استمال خاطر خلیفه محقری برد
 چون بیرون آمد فقر را قسمت کرد و بخرسان توجه نمود و ولادت وی سنین و سنه ۸۰۰ بوده است
 اسرار می آرد کلمات و خوارق عادات وی بسیار است و گویند که تمام در سجاده وی در شب
 سجالت خود است و هر طبقه یک دال معنی از فرزندان وی ظهور نماید و این معنی از کلمات خواجگان
 خشت و شایبان آنست که یک در تمام هندستان این الطهرین النفسان توفی فی سنه ۸۰۰ و سید جمعی
 زمان ابوالعباس احمد بن مستنیر رحمه الله علیه شیخ ابو بکر بن محمد بن عبد الله الطوسی فی الحسین حرمه علیه
 در فحاشی است وی از اصحاب شیخ ابوالقاسم کمالی است و با این بار و سبب و محبت و آینه است از وی
 پسیند که ویران مطلوب بجهت توان دید گفت بدیده صدق و آینه طلب می فرمود که تصویر آن بشکلی
 و فکر آتش گوی خشت و دعوی طلب مطلوب رسانده هم می گفته ای من موهم سوخته نشود و در
 دل بسوزن غیرت از غیر او دخته نشود و خانه جهان بشیخ تجلیات جهان او دخته نگردد و زبیر انجم
 و زمین کاشته نگارند و نقش بر کاغذ نوشته نگارند و گویند مجاورده وی بشایده نه انجا بود و نگاره
 بنالید بسرش نذا کرد و نه که اسی نساج بود و طلب تساعت کن ترا با یافت جیکار هم وی گفته
 توکل آنت که سنع و عطا جز از خدا است تعالی نه بینی عین القضاة مهدانی در صفات خود او

که احمد غزالی گفت می یعنی ابو بکر سلج در ساجات گفته آبی ما حکمتی فی خلقی خداوند را در این
 بر وجه حکمت است جواب آنکه آنکه فی خلقت رومی فی مرآة روحت محبتی فی قلبک گفت حکمت
 که جمال خود را در آئینه روح تو بینم و محبت خود را در دل تو آنگاه حجت الاسلام محمد بن غزالی الطوسی
 رحمه الله علیه است وی الواحد است و لقب می زمین الدین بنسب می در قصودنا شیخ ابو علی فارسی
 است غزالی می است از دیه نامی طوس کنون اثر آن باقی نیست و می گفته اند شیخ اباعلی الطوسی
 قدس الله تعالی روحه می گوید عن محمد ابی علی القاسم الکراکی قدس الله تعالی روحه أنه قال فی
 النسقة والتسعیین تصیرا وصفا للعبادة والتعب في الشكوك غير واصل یعنی شایدم از شیخ اباعلی
 که خبر داد از شیخ خود ابو القاسم نامی بود و نه گانه حق سبحانه و صدف بنده سالک میگردد و در
 خط خود را از آن میگردد حال آنکه بنده هنوز در سلوک است نهایت تیرگی زیرا که فنا سیه علی الله
 گردد و در فی اسرار نهایت لطیف باشد و می او اقل در طوس و نیشابور تحصیل علوم نمود و بعد نظام
 الملک ملاقات کرد قبول تمام نیت و بافاضل نظام الملک مناظره کرد و برایشان خیال شد
 در این نظام یعنی با در ابوی قنبره کرد و سه اربع و شمانین و اربعه با وقت بعد از نماز که در
 و طریق زهد و تقاطع کردند و صد حج کرد و دین ثمان و ثمانین و اربعه با حج گذارد و بنشام مراجعت نمود
 و مدتی آنجا بود و از آنجا به بیت المقدس رفت و از آنجا بمصر رفتی و در آنجا رسید و بعد بنشام
 معبذان البطل خود بازگشت و حال خود مشغول شد و خلق خلوت کرد و کتب بنده تصنیف کرد و در
 و نیشاپور برگشت و بعد از چند گاه ترک کرد و بطن بازگشت و برای صوفیه خاتمه و برای علم مدبر شد
 و اوقات خود را بظرافت خیر فریغ کرد و از ختم قرآن و صحبت ارباب ثلوث تدریس علم تا زمان که بخواهت
 بیست و در ریختن جمادی الاخری ششم و شصت حالات کمالات وی بسیار معروف و مشهور است
 مختصر مکتب رحمه الله علیه صاحب حجة الاسلام ازین سرای سه پنج چیات پنجه و چار و همت
 با قصد و شیخ احمد غزالی رحمه الله علیه در نقاشی است وی از اصحاب شیخ ابو بکر سلج
 است تصنیفات معتبره و رسائل بی نظیر دارد و یکی از ان سالها سوانح است که معات شیخ خاکی

عراقی بر سنس آن واقع است چنانکه در دیباچه املات میگوید اما بعد این کلمه چند در دیباچه مراتب عشق
سنس سواخ زبان وقت املاکرد و یکی از فصول سواخ نیست که معشوق بهر حال خود معشوق است
پس استغنا صفت اوست و عاشق بهر حال خود عاشق است پس استغنا صفت اوست عاشق را پیش
در باید پس استغنا همیشه صفت اوست و معشوق را هیچ چیز درونی نباید که خود را در او را لا جرم صفت او را
باشد و در حاشیه نفاخت یعنی ذات معشوق بیلا خطه و صف معشوقیت محتاج عاشقیت اما بیلا خطه
صفت معشوقی محتاج است به عشق و عاشق که خور ز دارد یعنی نفی غلبه است و بیلا درین ثبوت است
باجدی نیست بخلاف عاشق که در معشوق ثابت نیست روزی کسی از وی از حال برادرش
محمد السلام پرسید که وی کجاست گفت وی در خون است سائل دیر اطلب کرد و در سجده یافت آن
شیخ احقر تعجب نمود و قصه را با حجه الاسلام گفت گفت سبب گفت سن و مسئله از سائل مستغنیانند
میگردم یکی از اصوفیان از فرزندان بطوس پرسید به حجه الاسلام در آمد و دیر از حال برادر خود شیخ احقر پرسید
آنچه سبب است گفت او گفت با تو از کلام می هیچ نیست گفت آری جزوی داشت پیش از در و در آن
تا که دو گفت سبحان الله آنچه ما طلب کردیم احیایست در سنه سبع و عشره جسمانه از دنیا رفت و فرزند
و فرزندان است و ذکر آن محبت محقق صاحب اسماء را آن مقتدای عالی مقدار آن عالم
بعلم لدنی قطب فراد آنخواجہ حاجی شریف زندانی قدس الله سره
وی در ریاضات و مجاہدات و ترک و تجرید مدتی ثابت داشت و در کلمات حقائق و خوارق میان قوم
مخصوص بود و در نکات و اشارات و معانی توحید جمیع اهل تحقیق را نه توجه بدو داشتند و در صحبت
عظیم الشان بود و میرالدین لقب داشت بخوفه فقر و ارادت خواجہ قطب الدین بود و در حقیقت
ایشان فرمودند از سماع آلائش حسد و کینه و غل غش بکلی زایل میگردد و بسوی عرش و کونین
میل نموده اهل سماع از وی احترام کنند و اگر کنند صاحب مرآة از سیر الاولیای می آرد که خواجہ حاجی
شریف زندانی چهل سال از خلق غفلت گرفت و در باب اختیار کرد و در میان و میوه بکلی خود را
و از عالم مروت بجا نیت نفرت داشت اچنانکه اگر کسی خواستی که تجربه بدی رود و خادم گفتی نه از تو بگذرد

و حکایت آن بکنی که از سعادت زیارت محروم گردی روزی شخصی بخدمت خواجہ طوسی فرمود
 ما برین حاجت ندریم این محرم که می بینی از خزانه غیب مبر است چون آن شخص نظر بجزا کرد دید که چوئی از زیر
 و صحرادران شده است متحیر ماند و مقصود خواجہ آن بود که باز کسی فراموش احوال وی نشود و در تنهایی
 و تکریم جمعیت گرفته بود و صاحب سبیل میگردد خواجہ حاجی شریف زندنی مرید و خلیفه خواجہ بود و در
 چشتی حاجی شریف دائم در خلوت بودی بعد سه روز بسمه سبزی میبک افکار کردی پشور
 خواجہ هر که خوروی مجذوب گشتی نظر کنسیر لغت بود و او صد و شصت یا بست سال عمر داشت از تمام
 سالگی تا آخر عمر وضو و روی جز و قضاء حاجت باطل نشد می و در ایام در گریه بودی و با ناله و فریاد
 و آه گفتی و بیهوشی بی طاقت گشتی آب بر روی او میزدند و بیهوش می آمد پیر میزد که چندین گریه و بیهوشی
 از خصیت در نمود و هر بار که این آیه میزدند مرا دیدی آید که ما خلقت الخلق الا لیعبدوا من عبودیت
 دیگر که خداوند تعالی با این عبادت آفریده است تا شب روز او را بر ستیما بعد از زیاده شغول می نمود
 نماید که در اقیامت بیان درویشان شمرند و گردم و گویند حاجی شریف دوستی با خدا می داشت
 و با خلق هم مصلی داشت و اینوع دوستی در میان عشقان صادق و بیست است او را حلقه عاشقان
 میزدند و اینچنین کس شایان خرد نباشد خرد کسی پیر شده که در دل او بجز محبت خدا و رسول محبتی
 نبود و هم وی می آید که چون حاجی شریف زندنی سرکش شود و دوشد شیخ فرمود ای حاجی در خلوت
 از خدا می عذر صل خواستم که در مقام من نشینی خلق را دست بیعت دهمی و هر یک مریدان تو قسم
 در دستان پانصد برود خلوت نشین خواجہ عرضه کرد که پیر و سنگی در خلوت کسی نمیکند که مجموع باشد
 بنده لائق خلوت نیست خواجہ بود و اسم اعظم که از پیر خود یاد کند بود حاجی شریف را بیاخت
 بجز که او آن اسم را یاد گرفت علم لدنی بر او گشاد و گشاد بعد فرمود ای حاجی شریف کسی که در مقام محبت
 الله علیه و سلم در مقام پیران باشند او را هرگز جاہل نباشد حق تعالی بر او علم لدنی بگشاید و راه پیران
 نماید و بدان که اگر بنده خرد و کلیم حاجی شریف را پویشند و خلافت عطا فرمود و بجای خود نشاند
 باقی فرغانه و محبت باغبان و ساکنین آنچه راه دوری پیران است او را انقیاد کرد و هم وی گویند چون خواجہ

حاجی شریف خرده خلافت پوشید تا بق غایت از او که ای حاجی شریف پوشیدن خرده کیم مبارک
باشد تا ترا آموزیدیم و مقبول حضرت خود کردیم هر که با تو محبت گیرد و از این مقبول حضرت خود
گردد این صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می آرد که مرقد و قبر وی در شهر قنوج بر کنده دریا
تصل جانب شمال واقع است اگر چه شریف آوردن ایشان در هندوستان و در اینجا حجت نمود
مطلقا این کتب شاخ معلوم نیست ولیکن اندرون شهر و در بزرگان و در گذار شهرت تمام است
این فقیر کمر زاریت کرده و امید اعلم با لحد باب سوم ماه جیب سه دفاتش بنظر بنیاد بقولی در سه
ایرب و ثمانین و چهل و بقولی معاصر خواجه یوسف همدانی بود بقولی قبر شریف در ملک شام
قنوج است و بقولی در قریه زندنه که از قریات بخارست رحمة الله علیه

تذکره خواجه یوسف همدانی کنیت وی ابو یعقوب است قدس الله سره
در شجاعت حضرت خواجه محمد باقر قدس سره و کتاب فضل الخطایا و در آنکه قدمت مولانا
شرف الدین العسکری الانصاری البخاری روح الله روحه که از کبار علما اند و از خاندان خود اجماع
قدس الله اروا هم بخط شریف ایشان مکتوب است که شیخ یوسف همدانی هزاره ساله بوده اند بغداد
رفتند و از ابی اسحاق فقیه علم فدا آموختند و در علم نظر بدرجه کمال رسیدند و بر مذاهب امام
ابو حنیفه رحمة الله تعالی علیه بودند و در اصفهان بخار اتعلم کردند و عراق و خوارزم و خراسان
و ماورالنهر صاحب قبول بودند و مدتی در کوه زر ساکن شدند و خرده از دست شیخ عبد الله
جونی پوشیدند و بقولی انتساب شیخ عبد الله جونی شیخ سمنانی و شیخ ابو علی فارسی کردند
و ولادت وی در سنه اربعین و در همانجا بوده است و هم وی شنید و در تاریخ امام باقری مذکور است
که خواجه یوسف همدانی صاحب حوالی کرامات بوده و در بغداد و اصفهان و عراق و خراسان
و سمرقند و بخارا اماده نمود و حدیث و زید و موافق فرمود و خلق از وی متبع شدند و در هر
سره دل کردند و بی انجاساکن شدند و بعد به هرات رفت و چند وقت آنجا بود بعد به مازندران آمد
از فرصتی مابعد دیگر به هرات رفت بچند آنجا بود بعد به مازندران آمد و چون از هرات سیران آمد

صاحب ایات و کرامات حبیبیه و مقامات رفیعیه بوده اند و ایشان در طفلی منظره نظر بآب رسان شده اند که از آن
 مشایخ ترک بوده اند بآب رسانان بشارت شمس بر بشارت حضرت رسالت علیه السلام تبرکت و شمس که در وقت
 و خواجہ را در خدمت ایشان ترقی کلی واقع شده و بآب رسانان و قید حیات بوده اند خواجہ پیرسل و امام کلان
 و بی بیام نموده اند و بعد از وفات وی هم بشارت وی بخوار آید و اندک و مسکولان بشارت خواجہ را
 تمام شده و بدرجہ پیرسل و ارشاد رسیده اند و در رساله بعضی از شاخه برین بشارت اینچنان ذکر کرده است که بعد
 از وفات خواجہ عبدالمہدی و خواجہ حسن اندکی چون نوبت خلافت خواجہ احمد سیوسی رسید و دعوت قسطنطنیه
 مشغول شدند بعد از چند کاه که ایشان را بشارت یعنی بآب ترک آن عزیت افتاد و وقت یغین جمیع
 اصحاب الباعث خواجہ عبدالحق عجمی و امی و وصیت نمودند بعد از آن عیال سیوسی توجه نمود و در وقت
 ماند که خواجہ احمد سیوسی سمرقند مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک را در طریقت انساب بدیشان است و از
 خاندان ایشان کسی بزرگوار عزیزان بوده اند که در مجموع ایشان اعلیٰ حد کتابی بآید و بدانکه خواجہ
 را چنان خلیفه اند اول منصور اما دوم عبدالمسیوم سلیمان اما چهارم حکیم از بقولی نیز از انبیا
 صاحب ارشاد شدند و در سده پانصد شصت و دو در بخت از دنیا و در قصه سی و مدون گشت و در خواجہ
 عبدالحق عجمی و امی قدس الله تعالی سره ایشان خلیفه چهارم خواجہ ابو محمد
 اند و سر دفتر طبقه خواجگانند و در سلسله سلسله عمر بران در توحی است مولود و مدفن وی در عجمه است
 از ولایت بخارا و آن در پی است بزرگ شمع بر مانند بر شمس و رنگی از بخارا از نام پدر وی عبدالحق
 است بعد از امام معروف است از اولاد امام مالک بوده و والد دومی از اولاد مالک است و در سده
 نوزدهم عبدالحق امام صحبت و از خضر علیه السلام بوده و خطرا و ابو جود خواجہ بشارت داد و عبدالحق
 نام نهاد و بعد عبدالحق امام از ولایت دوم باریار و از انصاری ولایت بخارا آمده و عبدالحق نام نهاد
 و حضرت خواجہ آنجا متولد گشت و در عجمه در آن نشو و نما یافت و در عجمه و در عجمه و در عجمه
 متعلق است اندر لغات است و در ایشان در طریقت است و مقبول همه فرق اند و از امام

نسخه خطی
 کتابخانه
 مجلس شورای
 اسلامی

و مصداق متابعت شرح سنت مصطفی صلی الله علیه و سلم و مخالفت اهل بدعت و بهر گوشتی
 ارش با یک خود را از نظر اخبار پوشیده اند ایشان اسبق و کمر دل در جوانی از خضر علیه السلام بوده
 و بران حق مواظبت نموده اند و خواجسته ایشان را بفرزندی قبول کردند و فرمودند که در جوانی
 و آئینی و غوطه خور و بدل بگو لا اله الا الله محمد رسول الله چنان کردند و این سبق را گرفتند و کار
 شدند و کشتار و بایاقتند و اول حال تا آخر حال روزگار ایشان بنزدیک خلق مقبول و محمود بوده
 از آن شیخ الشیوخ عالم خواجیه یوسف همیانی بخارا آمدند خواجیه عبدالخالق صحبت ایشان دریا
 و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل بوده و صحبت ایشان می بودند تا مدتی که در بخارا بودند گفته
 که خواجیه پیر سبق ایشانند و خواجیه یوسف صحبت و خرقه و بعد از خواجیه یوسف خواجیه عبدالخالق را
 مشغول شدند و احوال خود را پوشیده میبندیدند و ولایت ایشان شد که در ری کت نماز کعبه
 و می آمد و هم در شجاعت شجیه فرموده اند که وصیت میکنم ترا ای پسر که من بعلوم و ادب تقوی
 جمیع احوال را بر تو باد که متبع آثار سلف کنی و نماز جماعت گذار شنبه طریقه امام و موزن ناشی
 خافه بنا کنی و در خفا نثار شین و سماع بسیار کنی که سماع بسیار نفاق پیدا کرد و در وقت بسیار
 سماع دل را میراند و بهر سماع انکار کنی سماع را اصحاب سماع بسیار اند که گوی و کم خورد که
 و از خلق گریز بجای که از شیر بگریزد و هم در نجات است در ویشی مشی خواجیه گفت شیطان را بر روزگار
 راه هیچ دست باشد خواجیه فرمودند که هر روز که بسوی حد فناء نفس رسیده باشد چون در ششم
 شود شیطان بر دست یابد اما آن روز که بهر حد فناء نفس رسیده باشد و بر ششم
 بود و ششم گریز بجای بود شیطان بگریزد و اینچنین صفت آنرا مسلم شود که روی بر آفتاب
 دارد و کتاب خدا را بخورد و صل بدست راست و دست رسول را بدست چپ گیرد و در میان
 این دو روستائی راه را سلوک کند و در دوازدهم رتبع الادل سنه خمس و سبعین هجری
 رفت از دنیا خواجیه عارف ربو گری می رحمة الله علیه در نجات است عیسی
 را شنبه بود است خواجیه احمد صدیق و خواجیه عارف ربو گری در خواجیه اولیا کلام

مستور بقصبت

و سلسله نسبت ارادت حضرت بیارالدین نقشبند رحمه الله علیه ازین جماعه خواجہ عارف میر
در شحات است ایشان خلیفه چهارم اند از خلفا و خواجہ عبدالنحاش قدس سره مولد و من
ایشان را یوکر و سست که موضح است بر شش فرسنگی از شهر بخارا اما بعد از آنکه یکی شری است خواجہ
عارف را ترقی بسیار در مدعی داد و سلسله وی شائع گشت و نسبت ارادت خواجہ بهما والدین را
بسیار و غیره سوال بنده چند و پانزده وفات یافت عمر طول داشت

مشاور نقشبند

خواجہ محمود انجیر نقیوی رحمه الله علیه در نقیاست وی از خلفا و خواجہ عارف است
در شحات است مولد ایشان انجیر نقیوی است و اعظم خلیفه خواجہ عارف است و غیر نقیوی موسی است
در ولایت بخارا از حضرات اکبری که دینی بزرگست و شمل برجسته و مرعیه فرستگار و شرف
خواجہ محمود را اکبری سکونت داشت قبر وی آنجا است و بخت و جلال کسب گلکاری می
و چون از خواجہ عارف اجازت و ارشاد یافته بود و دعوت خلق بحق مآذون و ماکوشت بنابر
مقتضای وقت و صلیت حال طالبان ذکر علانیه معمول گم و انید اول بار که مشغول
شده اند در مرض موت خواجہ عارف بوده است نزدیک بزمان تسلیم ایشان بر سر تل را یوکر
خواجہ عارف در محل فرموده است که این وقت آتوق است که ما اشارت کرده بودیم و بعد
از نقل ایشان خواجہ محمود و سجدی که بر دروازه اکبری است بذر علانیه مشغول نمید و مولانا
الدین از کبار علما وقت که جدا علما حضرت خواجہ محمد بارسا اند با اشارت استاد العلما
الحکوائی رحمه الله در بخارا از خواجہ محمود سوال کردند که جمعی گفته اند از ائمه علما زمان که
شما ذکر علانیه میکنند میگویند خواجہ فرمود ما خفته بیدار شو و غافل آگاه کرد و در وی راه
آرد باستقامت شریعت و طریقت و آید و حقیقت توبه و انابت که مستحاج همه خیرات و صلوات
سعادات است رغبت نماید مولانا حافظ الدین گفتند نیت شما صحیح است و نماز این شغل حلال است
آگاه از خواجہ محمود التماس نمودند که ذکر علانیه را احدی جایز نماید که بان حقیقت از بخارا
گردد و بیگانه از ایشان جدا شود خواجہ فرمودند که ذکر علانیه کسبی اسلام است که زمانه ادبک با از در

و نسبت مطلق او پاک باشد از حرام و نجس و دل او پاک باشد از با و سمع و معمر او پاک باشد از توبه و غیر حضرت
 بر بوبیت و ترمی خواجه علی باصحاب خواجه محمود و دوده را سینه کن بر مشغول بود و ندانگاه مرغی سفید بر
 از بالا سر سینه بریان گفت ای علی مردانه باش اصحاب از دیدن آن مرغ و شنیدن آن سخن کفایتی شده
 گشته اند بعد بخود آمده پرسید که اینچو بود که دیدیم شنیدیم خواجه علی را اینی فرمود که آنخواجه محمود
 بود و حق بجانب ایشان اگر راست و او به است که دائم در آن مقام که حق سبحانه و تعالی علیه السلام چندین هزار
 گفته است پرواز میکنند و بعد بهم بیع الاول از دنیا رفت خواجه علی را میقتی رحمت الله علیه
 در فحاشی است وی از خلفا خواجه محمود است و لقب ایشان درین سلسله حضرت غریب است ایشان را
 مقامات عالیه کرامات ظاهره بسیار بوده و بصفت بافتدگی مشغولی بوده اند و این فقیر از بعضی کاتب
 چنین استماع دارم که اشارت بایشان است آنچه مولانا جلال الدین دمی در غزلیات خود فرموده است
 مگر نه علم حال فوق قال بودی کی شد بهنده اعیان بخار خواجه ساج و تبر ایشان برخواستیم
 نیز از تبر که باز ایشان پرسیدند که ایماں چیست فرمودند که کندن و پوییدن و نیز ایشان پرسیدند که
 مسدوق بقضا و سبوت کی میتریزد فرمودند که پیش از عصر استجابت ایشان خلیفه دوم اند از خلفا خواجه
 مولانا شریف را میدانست که فقه است بزرگ در ولایت بخارا بود و فرستکی شهر رسیده بارها بسیار
 شتت شریعی اول حضرت شیخ رکن الدین علاء الدینیه منافی قدس الله تعالی روحه بایشان
 بوده اند و همان ایشان مرسلات واقع شده گویند که شیخ درویشی با محبت خواجه ساج
 و سلسله پرسید هر یکی را جواب شنید سلسله سویم آنکه مامی شنویم که شما ذکر چه میگویند این چونست
 جواب فرموده اند که نیز میشنوم شما ذکر خفیه میگویند پس ذکر شما نیز چه باشد شریعی دوم
 مولانا سیف الدین فقیه از اکابر علما و اشرافان بوده از حضرت غریبان سوال کرده که شما ذکر علانیه چه
 نیت میگویند ایشان فرموده اند که باجماع همه علما در نفس آخر بدین گفتن و تلقین کردن حکم حدیث
 نقلتو تا که بشما داده ان لا اله الا الله جانت است و در ایشان هر نفسی خیر است و رب است
 رمضان سصد خمس عشر و سبعمائه رفت از دنیا و بقولی احد عشرین

حواجر با یا مساسی رحمه الله علیه در اینجا است وی خلیفه حضرت عزیزی است
 و خدمت خواجیه با اولاد ایشان را نظر قبول بفرزندی از ایشان بوده است و ایشان که با یا
 هندوان میگفتند میفرمودند که از شما که می آید و زود باشد که نصیب من و ان نصیب من است
 نازد می از نسل امیر کلال که از خطای ایشان بطرف نصیبان میجویدند و فرمودند از ولادت حضرت
 خواجیه در روز گذشته بود که ایشان معامله بر صبیغه ایشان گذاشت و ببار نایم خدمت خواجیه که با یا بودند
 که فرزند ماست ما را قبول کردیم و لاجب با صبا کردند و گفتند این آمد دست که ما بوی دمی میدهد
 بودیم مقصدی روز یکشنبه بود و امیر کلال را فرمودند که در حق فرزند بها والدین تربیت و شفقت
 نداری و جای که بگویم که نصیبی امیر فرمودند و بعد از آن که در وصیت خواجیه نصیب کنیم در وصیت است
 ایشان انفسل از کمال اصحاب حضرت عزیزی اند و اولاد ایشان قریه عباس بوده است که از جلد دیده می
 است و یک شنبه می دوست از راستن از نجاشی شریعت و قبر ایشان بر نجاشی است و گفت که جو
 حضرت عزیزی آن روز که رسیدند به نجاشی بود و با یا از میان صبا اختیار کرده و امر خلافت و شایسته
 خود را با یا نصیب فرمودند و بعد از آنکه با یا بابت ایشان امر کرده اند در جمعی از امری حضرت شایسته
 به پنج رفت نامه بنام او که شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر السمری منشأ حال او در
 رحمه الله علیه عدم طاهر می و باطنی کمال بوده و مصنفات و مرفون بسیار دارد بقول نفی است و می بود
 و سلمه با ابو بکر صدیق رضی الله عنه رسید و بابت ارادت وی در طریقت شیخ احمد غزالی است و در تاریخ امام
 میگویی که از اصحاب شیخ ابو النجیب سمری رحمه الله علیه گفت روزی با شیخ در بازار بغداد میگذاشتم و دهان
 رسیدیم که سفندی آویخته بود شیخ بایستاد و گفت که این که سفند میگویی که مرده ام نکته قصاب بخیر مقصود
 چون بخود آمد صحبت قول شیخ او را کرد و تا شب صاحب راه الاسرا که میدوی از دست عم خود شیخ را
 ابو حفص بن خرقه خلافت پوشیده است و با شیخ حماد بن ابوسلم و با شیخ صحبت داشت چنانچه که بعد از وی
 نقل میکند شیخ ابو النجیب سمری در وی گفت که اول فتح کرد حقه عالی برین برکت صحبت شیخ حماد و با شیخ
 در بر کلمات عالی در سلوک و حقان بسیار است و این شوم هر حلقه اکثر اولاد او در کمال صوری و منوی

در اینجا
 است

منشأ حال او در
 نجاشی

میراج اهل الصلوة تنفق اند و رنگند از شیخ شهاب الدین سحروردی نقل میکنند که وی گفت وقتی نزد یک عمر خود
 شیخ ابو نجیب قمی سره بودم که مردی گویا که شیخ آورد و گفت یا سید می این دانه ز کرده لم و رفت چو آن
 که سال پیش شیخ آمد شیخ فرمود که این گویا که سال میگوید که من آن گویا که ام که برای شما ز کرده اند
 دیگر است و مرا برای شیخ علی بن ابی طالب ز کرده اند ساحتی که شد که آنرا و ما را ز کرده اند و در وقت
 و عرض نمود که این گویا که ز شما است و آن نزد شیخ بنی بود و در شبانه واقع شد و هم در مکمل شیخ شهاب الدین
 نقل میکند که مردی سحروردی سحروردی را و محفل حاضر شد شیخ الاسلام بر آنجا ایستاد و
 میراج فواید کبر و ندیش شیخ و در بین هر یکی از آنها لغت از لب بلفظ میگرد و منور لغت تمام فرود برده بود و در حال
 بر شش نفر ایستاد و در دگفته چون شیر و بطن ما سید جزوین اسلام سحروردی از او پاشی ماسجود
 ویرا چند آن که امانت و خوارق عداوت خواهد بود و که مثل شیخ شهاب الدین سحروردی مرید شرف که در کوفتی
 سجای خود خواهد آورد و دیگر شیخ عمار یا سحر قدس سره نیز از اصحاب شیخ ابو نجیب سحروردی
 و نقاشی و نگار و قصاص و تربیت مریدان کوفت و قلع اینان کمال و تمام شد و شیخ شهاب الدین
 کبری در کتاب فوائج البحال آورده است که چون خدمت شیخ عمار رسیدم و باذن می بخت و درآمد می
 گذشت که چون کتاب معلوم ظاهری کرده ام چون نتوحات غیبی دست و پا زار بر سر می منبر بطلان
 برسانم چون بیست بخت و درآمد تمام خلوت نیست و بر آن شیخ و من و اول نصیب نیست که بعد از آن خلوت
 بر تو و باطل این بر دل نشین گویا را و وقف کردم و جملها را بقدر آنچه میسر میگردید بپوشیده بودم و گفتم که این
 تبرست و این چه کفن من اسکان بر آن نیست و غم کردم که اگر داعیه بر آن غلبه شود آن جبار باره نام
 تا سحر حوت نماند و سحر مانع خروج شود و در نظر کرد و گفت در آئی که نیت دست ساحتی چو آن نام خلوت و
 من به شیخ ابی القحط برین بکشاید و دیگر شیخ نه و زبیا که سحروردی حلال زکات و ربح و امان سحروردی ده و زبیا
 شیخ ابو نجیب سحروردی است و اکثر اوقات در مقام استغراق می بود و شیخ نجم الدین کبری
 را بفرستاد و مقام کبیل سید و دامادی قبول کرد و وقتی کتاب تحفه البریه که بفرستاد
 شیخ محمد الدین بغدادی است میگوید سحروردی شیخ ابی القحط و زبیا و شیخ سحروردی و زبیا

میسید که در شهر بغداد مسجدی بنام مسجد سید العابدین بن العباس بن علی بن ابی طالب
 خواجهمان را در فی قدس سره حاصل کرد و در مجلس کبار بخدمت حاضر بود و میفرمود که این مرد
 فرمود که دو گانه نماز بکند از کجای که گفت استقبال فدیله بنشینستم فرمود و سوره البقره تمام بخوان بخوانم فرمود
 کلمه سبحان الله بگو گفت نگاه خود بایستاد و روی سوی آسمان کرد و دست من گرفت و گفت بخوانی یا نه میفرم
 که این گفت بدست مبارک مقراض بر سر این در ویش اندوخته بهر بنیاد و حکیم فاعطه الله انگاه گفتین
 چون بنشینم فرمود که هزار بار سوره اخلاص بخوان بخوانم فرمود که در خانواده ما همین کیش باز در محامده است
 امروز در شب زنده دارم این در ویش حکم استارت کیش باز در بطاعت گذرید چون دم در و بگذشت
 خواجهمان گفت پیش من که بنشینم گفت نظر مالا کن چون سوی آسمان نظر کرد و گفت تا کجای می گفتی
 تا عرض عظیم فرمود و درین سبک بریدم فرمود تا کجای می گفتی گفت تا پشت الشری باز فرمود و سوره اخلاص را بار
 بخوان چون بخوانم فرمود باز سوی آسمان نگریستم گفت تا کجای می گفتی گفت تا عجلت جبر فرمود
 پسند کن کردم باز فرمود باز که چون باز کردم در انگشت خود را نمود گفت چه می گفتی گفت پیوسته عالم
 می بینم همین که این گفتیم فرمود که کار تمام شد بعد از این پیش بود فرمود در کن بر کردم زبخت
 بکند باز بود فرمود و در ویش صدقه ده چون بداد که گفت چنانکه زبخت ما با این گفتیم زمان
 بالا سر است انگاه بعد از آنکه سیدم آباد است گرفته بخدا می سپرد و در زیر پا دادن
 خانه کوبه حاجات کرد و در باب این در ویش از آنکه سیدم این سخن را قبول کردیم چون از آنجا دید
 ادیم بر سر روضه خواجهمان محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم سلام گفتیم آواز آمد علیکم السلام
 قطب المشایخ همین که این آواز بود بر و بجا آمد سید می بعد از آن در شمع در بخشان ادیم بزرگی
 دریافتیم که این شب گاه خواجهمان بود و در صد و چهل سه بود و در خند غول ایلیکائی بنشینست
 از آنحال و آن کرد و در ویش و فی سوا منی غش استم که این صومعه برون آیم همین که با
 این صومعه بر آن بودم و از آن در ویش می بود فراموش کردی کار و موجود و شستم بیا
 را بیدم و بر ویش را ختم کرد و از چهل سال است که این مای را بیدم و در عالم تحریر مبتدا شده

ایندهم فردائی قیامت میان درویشان این دومی چه خواهم نمود از انجا و انجا را اندیم بر کان انجا را درین
 صحرای در عالم دیگر توجه داشته که وصف ایشان در قلم نیاید پس بخنجر ناده سال بعد رنج ابرهه را بود
 بعد از آن خوابه در بغداد آمد و معترف شد بعد چند گاهی باز سفر شده ناده سال دیگر بر توی جامه
 خوابه کرد که در برابر میر فتح حسین که بست سال سبب شد خوابه بازگشت و در بغداد و غزات گرفت این
 را فرمان شد که درین روز من بیرون نخواهم آمد اما شما را ایضا بد که هر دو وقت چاشت بیاید تا غریبه
 شما را بگویم بعد از آن یار گاری ماند پس این درویش بخنجر میکرد و هر روز خدمت خوابه در مقام
 سیرت و آنچه از زبان بیک خوابه می شنید از او می آید و چون که در انیل الارواح تمام موقوف
 خوابه عثمان ماروانی در شب دشت مجلس کرده و این مختصر کجانش آید و لیکن هرگاه که مجلس کتابت
 نوشت می آمد مجلس چهارم سخن در فضیلت نماز نافذاده بود فرمود که شیخ یوسف پشی رحمة الله علیه در
 رساله خود بنویسد که در وقت خفتن فائحه سه بار و اخلاص سه بار بخواند و رقیامت پس مغایرت
 پیش از وی کسی نیست نزد و در شب رفق بیسی باشد آنگاه فرمود شنیده ام از خوابه محمد
 مدعی رحمة الله علیه که در وقت خفتن یکبار الحمد سه بار خلاص بخواند چنان از کنگره ها پاک شود
 گوئی از ما و زاده است آنکه فرمود در صحیفه خوانده و انمول بهتری رحمة الله علیه دیده ام بر او
 این عمر رضی الله عنه هر که در وقت خفتن قل یا ایها الکافرون بخواند هزار مرتبه بدین خواص میشود
 در شب آنکه فرمود روزی با پیر خود مسافر بودم و در بستان نرگی دیدم خوابه محمد بدخشان
 از خدمت مشغول نشسته بودم که او فرمود هر که در وقت بر آمدن آفتاب در وقت نماز یا چهار رکعت
 نماز کند و ثواب حج و عمره و زامه اعمال و بنویسد و در حضرت هر که در وقت بر آمدن آفتاب دو
 نماز یا چهار رکعت نماز کند فاضله از آنست که خوان برادر دم صدقه کرده باشد همین که بخوابد فرمود
 تمام کرد مشغول شد دعا گوئی بازگشت مجلس است و یکم سخن در و اگر درن حاجات افتاد بود
 فرمود که خدا تعالی دوست دارد مومن را که حاجات روا کند مومنی را بهشت جانگاه او باشد
 هر که مومنی را اگر می کند خدای عز و جل همه کلماتش را بیا مرزد و آنکه بدان مقدار که بنده

راست گذاختن خایه را برادر دانا مومن آنکه خدا متعالی اورا میان صدیقان و شهیدان
 احمد مد رب العالمین چنین که خواجہ فوائد تمام کرد و شنوشت مجلس سیوم سخن ریا کردن است و فوائده بود
 انکسار و اصلاحی بعد عید و گفت که فاضل ترین اهل حجت اندرونیا یاد کرد و گفت که همیشه شنوشتی که خود را
 باید از مرغزار غنائی بهشت انگاه فرمود و هر که در یاد کردن انبیا صلوة فیرست خدا اشعالی گناہین ستم
 اگر چه گناہان او از دریا زیادت باشد و بهشت اندامش آتش و نفع حرام گرداند و در همسایگی انبیا و
 بهشت خانه آید و امد عسل همین که خواجہ ابن فوائد تمام کرد و شنوشت شد و هم خواجہ بزرگ در
 تمامی گناہی که بچل آخ فرمود و اینست که خواجہ عثمان مارونی قدس سره این فوائد تمام کرد و عصا
 پیش بود و این در پیش و در صلا و خرقة نیر طاف و بعد از آن فرمود که این یادگار خواجگان
 ماست این را بستان هر که را بعد از خود و رویا بی این در گردن آویزی و بدین چنین که خواجہ
 فوائد تمام کرد و روی بر زمین آورده باز گشتم صاحب سبیل می آرد که خواجہ عثمان مارونی بهشت
 و ه سال نفس اطعام نداد و بعد هفت روز پیرمونی و حسن آب استامیدی و گفتی آبی مارا از دست
 بران نفس من غالب می آید از من آب بخوابد بری دین او را آب سید هم و خواجہ عثمان مارونی در
 سماع بسیار گریستی و گاهی زرد شدی آیدید خشک شتی خود را اندام نمائید نوره بلند میزد و در
 رقص می آمد و هم می میونسید که خلیفه وقت مرید هم در دیان بود ویرا از سماع منع کرد و گفت
 اگر سماع نیک بودی جفیه تو بیک روی هر که از سماع باز نماند او را بر دار کنند و قول انما
 خواجہ عثمان قدس سره فرمود سماع ستر نی از اسرار میان نبده و مولی اگر از سماع توبه
 نیک کار شودیم نیک را نگه داشته بشود و از پیر روی بران باز مانیم ما توبه از سماع نخواهیم کرد و مجلس علما
 حاضر شویم قنیم که علما سماع را فایده دل کنند یا نکنند خلیفه گفت بیایید خواجہ تنخاره کرد و در آن
 شد که در مجلس علما حاضر آمد علما بیچ و دین روی خواجہ بهیت خوردند و علم و دانش کردند و
 در پای خواجہ افتادند و فریاد کردند و گفتند که سماع شربا سباح است خواجہ گفت و عصری که خواجہ
 توبه از سماع کرد و میگفت که سماع مرا این را حرام است آنوقت خواجہ ناصر الدین حجت بود و گفت که اگر

جعید در حشمت بودی یا ناصر الدین در بعد او بودی جعید توبه از سماع نکردی شما چه دانید سماع را اخوان
 شرط است توبه جعید بر حاجت نیست پس بر این مالتوبه نکردند صریحی سماع شنیدند همه علماء سربای خواب
 نهادند و خوابه بکریم و لطف بر آن علماء نظر کردند صریحی اهل علم شدند و ابواب علم لدنی بر ایشان گشوده
 ترک دنیا و اهل دنیا گرفتند و خلوت اختیار کردند و خلیفه گفت من خوابه را رضا دادم که سماع بشنود و بگوید
 زهر بود که سماع بشنود و خلیفه قول آنرا گفت اگر شما پیش کسی سرود بگوئید شما را برادر اگر چه صاحب مال و عاقل و متین
 که خوابه بزرگ از خدمت خوابه عثمان مراد فی حضرت گرفته روانه گشت بعد از چند روز خوابه عثمان را
 از وسط محبتی که داشت در طلب خوابه از مقام خود انتقال میزد اتفاقاً در مقامی رسید که آنجا سماع ساز بودند
 و یک آتشکده بود بالای آن گنبدی ساخته و صرور در قریب است از راه بیرون در آن میخیزند چون خوابه
 عثمان قریب سره آنجا رسید توبه در ترزیر و خشی کناره جوی فرو داد و فخر الدین نام خادم را فرمود تا
 پاره آرد و آتش از قصبه آورده نان و اطبا بسیار ساز و خادوم بزرگورفته آرد و خرید و بخت آتش بر آن آتشکده
 منان کرد و آتش نشسته بودند نگذاشتند که دست در آتش کنند خادم واقع حال آنحضرت خوابه گفت خوابه
 غیرت احدیت در کار شد برخاست و بر کنار آتش سپید آنجا منعی دید محبتاً نام بر خنجر جوشیده است
 و سپری هفت ساله در کنارش دارد و گوید پیش می دیگر مغال بسیار بطرف آتش متوجه شدند آنجا
 از وی پرسید که از پستیدن آتش چه نفع است که باندک آب معدوم میشود چرا تا در مطلق آب پیرستید
 تا شما را بکار آید آتش مخلوق است منعی جواب داد که درین آتش اوجودی عظیم است چرا
 پیرستیم خوابه فرمود چند سال است که این آتش پستی بیاوستی در و کن تا ترا آتش زد و خوابه گفت که با هم
 خاصیت او موضح است که ایاری آتشی که قریب وی شود پیش خوابه آن سپر را از کنار مع خود
 کشیده بادی متوجه آتشکده شد فریاد از منان برخاست خوابه بیامد الرحمن الرحیم گفت و آیت
 قلنا یا ابراهیم بر تو و اولاد ما علی ابراهیم خواند و در میان آتشکده درآمد و چهار ساعت کامل آنجا بود و هیچ
 اثری از آتش خوابه در آن پیرش نرسید بعد از آن سه سپر از آتشکده بیرون آمد منان از سپر پیر
 که آنجا چه دیدی گفت غیر از گل و گلزار چیزی دیگر منظر نیامده از اینجا معلوم شد که خوابه را دلالت

از اصحاب ابو الفرج در سلسله الانوار است یکی از اکابر ویرا گفت انت شیخ الاسلام گفت ایما
 نا شیخ فی الاسلام و خرج من اولاده و حقه جماعه نفعه مؤمنه الملوک و علفت مرزوق
 منهم فقراء و منهم امرأه یعنی شیخ امام در اسلام و بیرون آمد از اولاد من گرمی آن که
 به جویند نزد بادشاهان و برتر شود مرتبه ایشان بعضی از آنها علما اند و بعضی را امرای
 بفتح ما و تشدید کاف یعنی باغبان و در نفحات نوشته که چهل سنگار توابع موصول است
 و لاویس چهار صد نفر بود و بقولی بعد سه روز از لقمه طعام خوردی و دو ختم تران بعد از نماز
 تا نماز پنجگرمی و فائز محرم سه چهار صد نفر و بجزی است تا پنج وی لفظ فوت است و ذکر شیخ
 ابو سعید مبارک بن علی بن حسین مخزومی ایشان را در سلسله الانوار ابن محمد
 نوشته که از اصحاب ابوالحسن نقل است از غوث الثقلین که در ابتدا امی حال باشد
 کرده بود که مخورم تا بخوراند و بنام تا نیا شانس چون چهل روز گذشت شخصی قدری طعام
 بگذاشت و رفت نزدیک بود که نفس من از کرسکی بالائی طعام افتد گفتم و الله انعمدی که با
 کردم برگردم ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم الجوع الجوع شیخ ابو سعید مخزومی بر من بگذ
 آن آواز را شنید و گفت عبدالقادر این چیست گفتم اضطراب نفس است اما روح بر او خود است
 شایده خداوند خود گفت بخانه من بیا پس رفت من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت
 ناگاه خضر علیه السلام آمد و فرمود بر خیز پیش ابو سعید برو فتم دیدم که بر رستهاده انتظار
 میکشید گفت ای عبدالقادر گرفته من این بود که خضر را نیز بایستی گفت پس مرا بخانه برده
 طعام لقمه لقمه دست مبارک خود در دامن نهاد بعد مرا خرقه پوشید و فائز و محرم بنام
 بجزی ذکر آن غوث وقت محبوب جانی شیخ محی الدین عبدالقادر حبیبانی رحمه الله
 کنت ابو محمد لقب محی الدین نام نامی عبدالقادر بن ابی صالح موسی بن ابی عبدالعبد
 بن حمزه زاهد بن سیف الدین محمد بن داؤد بن موسی بن عبدالعبد بن موسی الجون بن عبدالعبد
 بن حسن المثنی بن امام حسن بن علی کرم الله وجهه و مادرش ام الحیره فاطمه بنت ابی عبد الله

صومعیت و مقصد اینی شایخ گیلان بود ازین نسبت و پر اگیلانی میونسید و لیکن سکن در قصبه جیلان
و این جیلان بغایت جامی فیض است و بواسطه رغایت اعتدال تحت کوه جودی واقع شده که شنبی
علیه السلام آنجا در گرفته بود و از بغداد هفت روزه راه است بآنست ویراجیلی و جیلانی میگویند و جیلان
در خریدار ایشانست و بغیرندان خود وقف ساخته و نسبت خرده تصوف بدو سته جانب داشت یکی از
جانب آبامی بزنگوار خود و دوم از شیخ ابوسعید الخرمی که پنج سطره سید الطائفة جنید بغدادی
چنانچه بالا مذکور شد و نیز همین قل صاحب نجاشست و یکطرفه از دست تاج العارفین شیخ ابوالوفاء بغداد
میشد بود و شیخ عبدالقادر در ابتدا حال از حضرت علیه السلام میرتبت یافته است و آنقدر ریاضات و
و مجاهدات که بقدم توکل تجرید شیخ عبدالقادر کرده است ممکن نیست که کسی بنظائر گفته کرده باشد و آنحضرت
و خوارق عادات که از وی ظاهر شد در هیچ یکی از مرقوم و آنوقت بوجود دنیا بند و می جمیع عقاید
غوثی و قطبی و قطبی تطبی ترقی کرده بمقام محبوبی رسیده بود که فوق مقام اولیاء است و اینجی الدین
از آن گویند که روز جمعه بغدادی آمد دید که مردی برهنه پانصد لیلون بدن افتاده است گفت ای
عبدالقادر مرا بزنش چون بشناخ حسدی تازه رنگ و صورتش ظاهر شد میگفت من این سال حقیقتا
مرا بزننده گروانید انت محی الدین از آنوقت هر طرف که میرفت ویرامحی الدین میخواندند شیخ
حماد و یاسر حجت المد علیة رفقا است وی از جمده شایخ شیخ محی الدین عبدالقادر است کان استا و شیخ
علی بن المصنف و الا سار صهار رده و الشایخ الکیا شیخ عبدالقادر جوان بود و صحبت حماد و یاسر
بلو تکام و صحبت وی نشسته بود چون بهجاست و بیرون رفت شیخ حماد گفت این عجبی را قید است که در
وسی برگردن همه اولیا خواهد بود و صراحتی ما می شود و با نکه گوید قدمی باده علی قیته کل ولی احمد ویرا
از آنکو بدو مهل و لیا گردن بزند و فی الشیخ حماد فی شهر رمضان سنه خمس عشرین هجریه و هم در نجاشست
از علما شام عبد الدیلم گفت که در بغداد من این سقا بودیم را آنوقت بغدادی هرگز که دو سکینه
خوش است و نیز میگفتند که صرفت که میخواند پیدا میشود و پنهان میشود و پس از این شیخ عبدالقادر
و کمین و جوان بود و زیارت غوث فرستاد و این سقا در راه گفت که از وی سکه بستم که جواب آن ندانم و من

که از وی سید برسم تا بنیم چه بگوید عبدالقادر گفت معاذ الله که از وی چیزی برسم من پیش می‌سهرودم و خطا
 برکات وی سهرم چون بروی در آیدیم و برابرجای خود ندیدیم یک ساعت بودیم و دیدیم که بر جای خود
 است پس از خشم و رابن سقا نگرست و گفت ای ابن سقا از من یک چیزی که جواب آن بدانم آن سکه
 نیست و جواب آن این می‌بینم که آتش کفر و توبه نماند بعد از آن من نگرست و گفت ای عبدالقادر
 از من یک چیزی که بدی می‌بینی که چه بگویم آن سکه نیست و جواب آن این صحرانیده که نزد گیر و ترا دنیا نام و گو
 اذ من بی ادبی کردی بعد از آن شیخ عبدالقادر نگرست و در بر او خود نزدیک بنشاند و گرامی داشت
 ای عبدالقادر خدای و رسول خدا را خوشنود ساختی با دبی که نگاه داشتی گو یا که می‌بینم ترا و بعد او
 بر من بر آمده و میگوئی قدمی نه علی رقبته کل لی الله و می‌بینم اولیا وقت ترا هم گردنهای خود را
 کرده اند اجلال اکرام ترا پس در همان ساعت غائب شد و بعد و بر او صحرانیدیم و هر چه نسبت شیخ عبدالقادر
 گفت واقعتا و ابن سقا خلیفه و برابروم و فرستاد و ملک روم علما نصرانی را با وی مناظره فرمود
 همه را رام کرد و نظر ملک بزرگ نمود ملک را و خضر بود بوی مفتون شد و می را خواستگار می گفت
 بنظر آنکه نصرانی شوی اجابت کرد پس ابن سقا غوث را یاد کرد و دانت که آنچه بسبب وی رسید
 من به مشق فتم و دنیا روی من بیا و سخن غوث در حق من است شد روزی شیخ عبدالقادر در بازار
 خود مجلس میگفت و عامه شاخ و قوت بچاه تن حاضر بودند از آنجمله شیخ همتی بود و شیخ بقا بن بطریق
 ابو سعید قیلوی و شیخ ابوالنجیب سهروردی و شیخ جاکیر و قیض البیان موصلی و شیخ ابوالسعود و غیره
 از شیخ ابوالنجیب سهروردی گفت قدمی نه علی رقبته کل ولی الله شیخ علی همتی سهروردی
 و قدم مبارک شیخ را گرفت و گردن خود نهاد و بنزد آن شیخ درآمد و سائر مشایخ گردنهای خود و من
 شیخ ابوسعید قیلوی گفته که چون شیخ گفت قدمی نه علی رقبته کل ولی الله حضرت حق بر دل من
 و رسول صلی الله علیه و سلم بر دست طائفه از ملائکه مقربین بحضرت اولیا و متقدمین و متاخرین که استخا
 حاضر بودند احیا با حجاب خود و اموات بار و اح خود خلعتی جزوی پوشانید و ملائکه در حال
 مجلس بود میان گرفته بودند و صفها و صفوف ایستاده و بر روی زمین هیچ دلی نماند مگر که گردن

خود را پست کرد و بعضی گفته اند که یک کس از عجم تو اضع که و از وی ستواری شد صاحب مراه از
 کنگه میگویی که شیخ عبدالقادر جیل ز پارت شیخ حماد آمد شیخ نظر سبوی او کرد گویا که بازی را بخند
 آورد و نظر شیخ حماد در و چنان اثر کرد که وصال شیخ عبدالقادر بیرون آمد بسبیل شجر و راه
 حق پیش گرفت و شیخ عبدالقادر قدس سره که قطب و لب بود از کبار اصحاب شیخ حماد بود و در حق
 کینت وی ابو محمدت علومی بود حسینی مادر وی گفته چون فرزند من عبدالقادر شود شد هرگز در
 روز رمضان شیر نخورد و یکبار هلال ماه رمضان بجهت ابر پوشیده ماند از مادر وی پرسید گفت
 امروز عبدالقادر شیر نخورد است آخر معلوم شد که آن روز رمضان بوده است ولادت وی در سه احد
 و اربعه بوده است و اخبار الاخیار شیخ عبدالحق محدث و دیوبندی یونعوث الثقلین ابو محمد عبدالقادر
 مدت کلام او بر مردم و ارشاد خلق چهل سال و عمر وی فوسان سال عمر وی پیرده بود که بغداد قدم
 سعادت لرزم از زانی داشتند و هم از وی نقلت که آنحضرت فرمود در زمانه حسین بن منصور
 حلج کسی نبود که او را دستگیری کند و از نقوشی که او را شده بود باز دارد و اگر من در زمانه بودم
 او را دستگیری میکردم تا کار او با بنجامی کشید و من دستگیری میکنم هر که از مردمان من است که بخود
 و از بنای و آید تکرار و قیامت و هم از وی نقلت از جماعه مشایخ قدس الله اسرارهم که فرمودند
 ضامن شده است شیخ عبدالقادر مردمان خود را تار و زیامت که میر و هیچ کس از دنیا گیر بود و در
 حصر گاه از خدا چهره خواهد بود پس شیخ امید ناخواستش شما با حاجت رسید و فرمود هر که استعانت کند
 من در کربتی کشف کرده شود آن کربت از او هر که منادی کند بنام من در شدتی کشاده شود
 آن شدت از او و هر که توسل کند من بسوی خدا و حاجتی قضا کرده شود آن حاجت مرا و او فرمود
 و در کتب نماز بخواند و هر کس بعد از آنکه سوره اخلاص بخواند و در روز قضا
 به پیغمبر صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعد از آن باز ده کام بجا
 علق رو و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاه خداوندی بخواند حق تعالی آن حاجت او قضا
 گرداند و کریمه اما کلام آنحضرت در بیست از علم نامتناهی الهی ممکن نیست احاطه عبارت

داشت بدان کجای و کمالات و خوارق عادات وی اظهر من الشمس و کرامات وی بیش از
 این مختصر گنجایش این نذر و وفاتش روز جمعه تاریخ یازدهم ربیع الآخر سنه احدى و عشرين و خمس مائه و در
 ابو ظفر یوسف بن یحیی واقعه شد و در بغداد مدفون گشت شیخ نجم الدین کبری مشایخ طائفه
 فرود میان رحمة الله علیه در نفاست کینت وی ابوالخجا است و نام وی احمد بن عمر
 الحنفی و لقب می کبری گفته اند که میرا از ان لقب کردند که در او ان جوانی که تحصیل علوم
 مشغول بود باینکه مناظره کردی بروی غالب آندی فلشبه بهذا السبب الطائفة الکبری ثم غلب علیه
 ذلک الملقب فخذوا الطائفة و لقبوه بالکبری ثم غلبوا ذلک و ذلک بهذا وجه تسمیة جماعته من اصحابه من فقه
 بهم و قال بعضهم هو مد و نفیتم الباطل الموهدة ای هو نجم الکبری جمع کثیر الکثیر الصبیح الاول که نامی
 القایخ امام الباقی و وزیر شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات و حد نظر مبارکین
 اقتادای بر تبه ولایت رسیدی روزی یازده گانی بر سیل تفرج بخانقاه شیخ درآمد شیخ خالتی نمودی و
 نظرش بران اقتاد و حال بر تبه ولایت رسید شیخ پرسید از کدام مملکتی گفت از فلان مملکت و
 اجازت ارشاد نمودت تا در مملکت خود خلعت را بحق ارشاد کند روزی شیخ با اصحاب بنیست بود و در میان
 در جو اصفه را دنبال کرده بود ناگاه نظر شیخ بر آن صغوه افتاد صغوه برگشت و باز اگر پیش
 فرود آورد و روزی تحقیق تقریر اصحاب کشف میرفت شیخ سعید الدین جمویرا رحمة الله علیه کمر
 از میدان شیخ بود و بخاطر گشت که ایادین آمده کسی باشد که صحبت وی و رنگ اثر نگین
 شیخ بنور فرست بدست برخاست و بدخانقاه رفت و بایستاد ناگاه سگی آجاسید و بایستاد و
 دنبال میچنانید شیخ را نظر بروی اقتاد و در حال بخشش یافت و تیر و تیر و شد و روی از شهر
 گردانید و بگویشان رفت و سر بر زمین می مالید تا آورده اند که عمر جا میاند و سیرت قریب پنجاه
 و شصت سگ گرداگرد او حلقه میکردند وی دوست پشیدست و آواز می داد که وندمی و
 پنج خود وندمی و سحرمت بایستادند می عاقبت بدان نزدیکی بر و شیخ فرمود تا و برافزین کرد و
 سر و روی عمارت ساختند شیخ در نهر نیل با یکی از شاگردان محی البینه که بنده عالی داشت کتاب

شرح السنه را میخواند چون با و آخر رسید روزی در حضور استاد جمعی از ائمه نشسته بود و سر
 السنه میخواند و روشنی در آمد که ویرانیشناخت اما از شنیده وی تغییر تمام شیخ راه یافت چنان
 بحال ترانش نماند پرسید که این چه کس است گفتند که این بابا فرج تبریزی است که از حجه مجذوبان
 و محبوبان حق است سبحانه شیخ آتش بقرار بود مبادا و ان بحدت استاد التماس کرد که جزیر
 که زیارت بابا فرج رویم استاد با اصحاب بر در خالقاه بابا فرج آمدند خادم رفت و اجازت خوا
 بابا فرج گفت گو در آئید شیخ گفت از نظر بابا سختش دانستم جامه بیرون آوردم و دست بپوشیدم
 استاد و اصحاب موافقت کردند پس پیش بابا فرج درآمدیم و نشستیم بعد از لحظه حال بابا شفیق
 و چون فرصت افتاد در شان گشت و جامه بیرون دی شکافته شد چون بحال خود آمد باز
 آمد برخاست و آنجامه را در من پوشانید و گفت ترا وقت و فقر خواندن نیست و نیست که
 سر و فقر چنان شوی حال بر من بغیر شد و باطن من بر چه غیر خدا بود و قطع گشت چون از آنجا بیرون
 آمنا و گفتم از شرح السنه اندکی مانده است بدو سه روز از آنجا خوان و دیگر تو دانی چون بیرون رفتیم بابا
 را دیدیم که در آمد و گفت تبر و زین را منزل از علم البقیین بگذاشتی امروز باز بر سر علم میری نمی کنی
 کردم و بر ریاضت و خلوت مشغول گشتم علوم که می خوانی و اب غیبی ندان گفتم حیف است که آنقدر شود
 از آنست که بابا فرج را دیدیم که از در آمد و گفت که شیطان ترا نشویش میدید این سخنان را شنیدی
 و قلم را بنیداختم و خاطر را از همه بیرون دادم و تمام در تفحاش است ایلیه قبول سبانی در کنای که در آنجا
 سخنان شیخ خود شیخ رکن الدین علاء الدین و قدس سره جمع کرده است از شیخ نقل میکنند که شیخ نجم الدین
 تبریزی آن وقت و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که در آنکندریه محمد بنی بزرگ است استاد عالی هاد آنجا
 میسکنند ریفت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در شبی رسول اصلی آمد علیه و سلم در خواب بود
 از آن حضرت و خواست کرد که مرا آیتی بخش رسول صلی الله علیه و سلم فرمود که ابو الجناح سید که ابو الجناح
 مخفی فرمودند که شده چون از واقعه باز آمد و معنی این بر او می نمود که از دنیا اجتناب می باید کرد
 و در حال بگریه کرد و طلب شد سادگشت و هر کس میپرسید اراوت در دست بگیرد سبب آنکه دانشمند بود و هرگز

کفر و دنی آید و چون ملک خوشستان رسید با آنجا بنحو شد و بجای او مقامی بنمیداد عاجز گشت از کسی برسد که
 درین شهر بزم مسلمانان بنا شد که بخورد و عریای جائی در آن مجلس اینجا خانقاهی است شیخی اگر آنجا رود می تواند
 گفت نام او چیست گفت شیخ اسمعیل نصیری شیخ محمد الدین بخاوندت او را عیای دادند و صندقی مقابل صفه در
 آنجا ساکن شد و رنجوری می دراز کشید و میگفت با این همه رنجوری چند آن شیخ میسرید که آنجا را
 ایشان که من سماع را ثبات منکر بودم و وقت نقل مقام کردن ندانم شیعی سماع میکردند شیخ اسمعیل از
 سماع با این سن آمد و گفت بخوابی که بخیزی گفت می دست من گرفت و مرا بکنا کشید بمیان سماع بر دوزخ
 نیک مرا بگردانید و بر روی دیوارم نگیزد و من گفتم که در حال خوابم افتاد چون بچو آمدم خود را انداختم و
 چنانکه هیچ سحری در خود نمیدیدم مرا ارادت حاصل شد روز دیگر بخدمت دخی رفتم و دست ارادت گفتم
 بسوخته شغول شد و مدتی آنجا بودم چون از حال باطن خبر شد و علم او رفتم مرا شیعی و خطاط آمد که از علم باطن
 خبر شدی و علم ظاهر تو از علم شیخ زیاد است باید او شیخ را طلب کرد و گفت بخیز و سفر کن که ترا بر عمارت شیخ
 من دانستم که شیخ بر آنجا ظاهر می شود و بعد از آن هیچ نگفتم و رفتم بخدمت شیخ عمار آنجا میرسد سلوک کردم و آنجا شیعی را
 نیز چنین سخط آمد باید او شیخ عمار فرستاد که بخدمت الدین ریض و مبرور بخدمت روز بمان که این شیعی با شیعی
 سلوک میرد و بر خاستم و بخدمت چون بخانه دخی رفتم شیخ آنجا بنمود و در میان او همه در ملاقه بودند
 بهیکس من را خست آنجا گفتمی بگریو و از وی پرسیدم که شیخ کد است گفت شیخ در بیست و هفتاد
 من بیرون رفتم و روز بهار را دیدم که دو آب نیک و صوفی ساخت مراد خطاط آمد که شیخ نمیدانند که در
 آب و صوفی از نیست چگونه شیخ باشد او و صوفی تمام ساخت و دست بر روی ایشان گذاشت و می بین
 و چون بنحوی سید شیخ بخانه در آمد من نیز در آمدم و شیخ بسوخته شغول شد من با منی بودم
 آن که شیخ خطاطم باز و چون او را سلام کنم همچنان بر مایه ای ایستاده غائب شدم دیدم که شیخ
 ایستاده است و در دوش طاقه گشته و مردمان را بگریزد و تابش اندازد و بنحوی گذشت و آنجا
 و شخصی بر سر آن نشسته است و هر که میگوید که من تعلق بوی دارم او را نمیکند و دیگر که
 و آنش می اندازد با گاه مرا گزینند و کشیدند چون آنجا رسیدم گفتم من تعلق بوی دارم مرا بگردانید

بنشیند بالا بنیم و دیدم که شیخ روزی بیان است پیش او رفتم و در بابی اقدام او وسیلی سخت بغضی من زو
 حینا که از قوت آن بر روی در اقدام و گفت پیش ازین بل حق را انکار کن چون میفرمودم از غیبت
 شیخ سلام نماز را داده بود پیش رفتم و در طای اقامه شیخ در شهادت نیز همچنان سلی بر قضا کرد
 همان لغت گفت آن بخوری از باطن من بخت بعد از آن امر کرد مرا که باز گرد و بخدمت شیخ عمار رو
 چون باز گشتم مکتوبی شیخ عمار بنیشت که هر چند من داری سیفست نماز خاص میکردم و باز بر تو
 سیفستم از آنجا بخدمت شیخ عمار رفتم و مدتی آنجا بودم چون سلوک تمام کردم مرا گفت بخوار
 رو دوی گفت آنجا مرغان عجب اند و این طریق را و مشاهده را و رقیاست نیز ننکرانده گفت
 و یکتار پس بخوارم آمد و این طریق منشر گردانید مرغان بسیار بر روی جمع آمدند و بعضی ایشان
 مشغول شد چون کفارتنا بخوارم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد و زیادت شصت نفر
 بود و سلطان محمد خوارم شاه گریخته بود و کفارتنا پنداشتند که دمی در خوارم دست بخوارم دارند
 شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را
 طلب داشت و گفت نزد بر خیزید و بیلا خود روید که آنشی از جانب شرق بر افروخت که تا نزدیک
 بفریب خواهد سوخت این فتنا ایست عظیم بعضی از اصحاب گفتند چه شود که شیخ دهائی
 شیخ و مود که این قضایست بمرم و عارض آن نمیتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که شیخ نیز با آنجا
 موافقت کند و در شهادت شیخ و مود که من اینجا شصت خواهم شد و مرا اذن نسبت که بیرون رود
 پس اصحاب منوجه خراسان شدند چون کفارتنا در آمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند و
 قود مواعلی اسم الله تعالی فی سبیل الله و حجه و آمد و خرقة خود را پوشید و میان حکم
 و آن خرقة آگشاده بود و بنل خود را از هر دو جانب پر سنگ کرد و نیزه به دست گرفت و ببرد
 چون کفارتنا عاید شد در روی ایشان شگومی انداخت تا آنکه هیچ سنگ نماند کفارتنا را
 تیر باران کردند یک تیر رسیدن مبارک دوی آمد بیرون کشید و عینداخت و بران برفت
 که جدا از وقت شهادت پرچم کاغذی را گرفته بود و بعد از شهادت ده کس توانستند که پرچم را

حجت بن الحسن و شمس بن محمد و وفات وی در سنه اثنین و ثلثین و ستمائة بوده در بغداد و نزد جمیع
 غره محرم و بقولی ایشان سماع نشنیده و میفرمود که هر کس که ممکن در شهر است بشماره اربعه اند
 الاذوق سماع و ذکر آن واقع ظلمات شرک خفی و جلی آن مرکز دایره پرگار و جود
 مهند طحائیات انوار شهود آن گوئی از همه برده در حق پرستی قطب
 وحدت حضرت خواجه معین الدین جشتی ابن غیاث الدین حسن بن خجری از کبرای
 ارباب تصوف و معرفت بود و در نکات حقائق و توحید مقامی عالی داشت و در فقر و فدا گمانه روزگار بود
 و در علم ظاهر و باطن نظم خود در آن وقت نداشت و میفرمود خلافت از دست خواجه عثمان مار و گوسفند
 است رحمة الله علیهما و ولادت وی در صفر سنه سبع و ثلثین و ستمائة قدس سره از سادات صالحین است
 به نظر بن خواجه معین الدین بن غیاث حسن بن خجری بن کمال الدین بن سید احمد بن بن سید طاهر بن
 سید عبدالعزیز بن ابراهیم بن امام علی ضراب موسی الکاظم علی آخره خواجه قطب الدین نجف
 اوشی کاکلی و در لیل العارفین میگوشید چون دولت پادشاه فلک و گاه حاصل گردید همان سال
 کلاه چارترکی آن کاه صغیا بر سر این ضعیف زینت یافت الحمد لله علی ذلک آنروز و بعد از آن
 امام ابواللیث سمرقندی شریف بعیت مشرف شدیم شیخ شهاب الدین سمح و روی و شیخ احمد کرا
 و شیخ برهان الدین جشتی و شیخ محمد اصفهانی بر همه حاضر بودند سخن در نماز افتاده بود و بر لفظ مبارک را نه
 که خردم در منظر نگاه فرستاد یک نشود دیگر از نماز زیرا که معراج مومنان همین نماز است چنانچه حدیث
 مسطور است قال علیه الصلوة والتحمیة الصلوة معراج المومنین بالاثار از جمله مقام همین است و پیش
 بحق همین نگاه گفت نماز از سبب برنده را که باید در کار خویش میگوید و نور ذکر گفتن کسی
 میاید که اولاد و ذریت و ذکر گفته نشود و دیگر در نماز آن حدیث مسطور است که المصلی یجابی
 بعضی نماز گفته را میگوید یا بعد از ذکر خویش بگوید این در می برد یا گوئی که هر که در آنچه محمد مت
 الاسلام سلطان المشایخ شیخ عثمان بن زکی خوارزمی مرقه سیم و اربعه اذویت حضرت شهاب
 و در دست حضرت شهاب از خدمت کردن ایشان بگذاشتن آن خود را میخواست و چنانچه در دست

هر جا که خدمت ایشان مسافر شد نزدی و عا گویر ایر بودی چون سبذگان خدمت کردی و جامه خواب
 و تو شنبه بر سر کردی و پنجشنبه چون خوابیده بودی این فقره دیدی نعمتی بمن روان کرد که آن نعمت عظمی نهایی بنود انگاه
 فرمود که یافتم از خدمت یار میرد کجی باید که دزد از فرمان پیرتجا ورنه کند و هر چه از نماز و اوراد و تسبیح
 و خزان میگوید گوش شویش بدان متعلق بود و آن را نیفاذ یافت رساند تا بمقام توان رسید
 که پیر نشاط مریمست زیرا که هر چه برید را نرغیب خواهد کرد و از برای کمالیت آن میخواست که گفت همچنان
 شیخ سها لیبین سپهر و در وقت قیام کرد بارگشت و خواججه شنبست انگاه فرمود که بگویم شیخ سها لیبین سپهر
 همین محاله بوده است که برابر سرغیش تو منته بر سر کردی و هیچ رفتی و باز آمد انگاه نعمت یافت که آن
 نعمت را حدی نیست نهایی بنود انگاه فرمود که در تنبیه الوالیهت سمرقندی که در شنبست فقیه امامانست
 و اینان میگویند که بر روز آسمان و در پنجمین فرمودی آیند یکی بر بام کعبه میایستد و بر آواز بلند ندا کند که
 ای ویسان پر یار بشنودید هر که فریضه خدا بر وجل مانگد از دوزخ مینهای خدا نیالی بیرون آید و
 فرشته دوم بنی رسول الصلی الله علیه وسلم بایستد و ندا کند که ای معشر آدمیان و پر یار بدین
 و بشنودید هر که منتهای نماز نگذارد و در سجایار و از شفاعت بی بهره میماند انگاه فرمود که در مسجد شکر
 بر ابرو لیا می تعبدا حاضر بودم حکایت در خلال انگشتان میرفت بوقت وضو میفرمودند که یکی از پیغمبر است
 است و در حدیث آمده است از رسول الله علیه وسلم که در غایت گرم صحابه را وضوان الله علیه همسفر
 در خلال انگشتان هر که سجا آرد آتش دوزخ بر وی حرام شود و از شفاعت من باشد انگاه فرمود من و
 خواججه ابل تجدید وضو میکردیم باشد که لبه خلال انگشتان فرمود شد آفت آواز داد که جل و دعوی
 دوستی محمد علیه وسلم میکنی و از است او باشی و سنت او ترک دهی بعد از آن خواججه ابل گفتند
 خور که ازان باز این آثار شنیدیم تا حد موت پیغمبر می رسید علیه وسلم ترک نکردم
 انگاه فرمود و هر وقتی که خواججه اهل شری را بدیدی از حد خاطر خراب و بدی پرسیم که با چرا
 چیست فرمود که ازان روز باز تا که از من خلال انگشتان فوت شده و حیرت که فرمای قیامت
 چگونه این خود را بدان خواججه کائنات خودم نمود انگاه فرمود که در صلوة مسعودی بطریق چنین

بروایت ابوهریره رضی الله عنه ذکر نموده است که هر یک اندامی را سه بار شستن است چنانچه
حدیث بسطوط است از رسول صلی الله علیه و سلم که سه بار شستن هر اندام است شستن دست و غیره
پیشین پیش از من بودند پس فرمود ازین بیاد که آن شستن باشد بعد از آن فرمود که وقتی خوا
فضیل عیاض رحمة الله علیه روقت و وضو شستن و بار فراموش کرد چون نماز بگذارد و
همان شب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم را در خواب دیدند گفت ای فضیل عیاض از تو
پاشند که در وضو ترک سنت من می در وضو و در وضو نقصان باشد خواه از هیبت آن سید
باز از سر تجدید وضو کرد و کفارت آن بر نفس خویش افاضی شود و با وضو کثرت نماز و طایفه کرد و انکسار
شام بگذارد انگاه فرمود چون این عشق نماز بگذارد و در جای نماز قرار گیرد آفتاب آید مقصود
انقباض در این است که در نظر دست قبول افتد از تحلی و مبدع میراث آن شجری کند و در سبزه سابل
که خواجه معین الحق والدین سخی علم بر کمال شرف تصانیف و در شهر خراسان بسیار است
مدت بمقادیر سال در شب خواب کرد و شب بر زمین نهاد مقدار سال وضو او در قضای حاجت
باطل نشود و چشمها بسته میشود وقت نماز نمیکشد و بر هر که فطر شیخ افتادی ولی الله شدی
خواجه فوتی در سماع شرف و سماع بسیار شنیدی هر که در صحبت پاک خواجه بودی او هم صفای
سماع شدی و این گشتی شیخ عبدالحق محدث و راخبار از اخبار دینوسید خواجه بزرگ معین الحق
والله والدین حسن حبیبی سخی قدس سره که در حلقه مشایخ کبار و اقدم سلسله چندی از بزرگان
و ایل عصر او خلفا و مریدان و غیر هم تعین پذیرفته بستان در خدمت خواجه عثمان یارونی
بود و بر سفر و حضر حاضر بود خواب خواجه نگاہ شستی انگاه بهجت خلافت مشرف گردید و در زمان
پشورارای پشور عثمان با جمیع آمد و عبادت مولی مشغول شد و مقبور انیر در آن زمان در جمیع
بود روزی پشور را مسلمان را از پوستان خواجه سببی از اسباب بخانید آن مسلمان التجا بخدمت
آورد خواجه شفاعت بر پشور را گفته فرستاد پشور را گفته شیخ را قبول نکرد و گفت این مرد را اینجا
غیب میگردد چنانچه این سخن خواجه رسید فرمود که پشور را رانده گرفتیم و دادیم سید را و این امام غزالی

شام از غنیمت حمید و بنور اقبال شکر اسلام بابتا و دست مغرورترین هم گشت
 باز و برین دیار اسلام شد هیچ کفر و کفر و مستاصل گشت و هم وی گوید آورده اند خواجیه ساو
 حبس نه نکت و ستائید و راجعیه که موضع اقامت او بود و در فون گشت اول مهر خواجیه از شریف و بعد
 صند و از سنگ بر بالای آن ساختند و در بهترین راس هم بحال خود گدشته اند و کسی که در تفرقه خود
 عمارت کرد و خواجیه بنیان گری بود و بعد از فوت شدن پیشانی خواجیه انقیاس پیدا کرد که جنب سد است
 فی حبس و انکلمات قدسی است است در دلیل العارفین که خواجیه قطب الدین نجفیاراوشی
 ملفوظات خواجیه بزرگ قدس فرجی کرده و مذکور است دل عاشق آتش ده صحبت است و در
 فرود آید آترا بسوزد و زیرا که هیچ آتشی با آلا ترا از آتش محبت نیست فرمود و از جوینا اب و ان و از وی
 چگونه آوازی برای پیچیدن که بر بیا رسید ساکت گشت فرمود که شنیدم از زبان خواجیه عثمانی
 تیر می که خدا تعالی را و ستانند که اگر زمانی در دنیا از وی محبوب باشد نابود گردد و فرمود شنیدم از زبان
 خواجیه عثمانی و فی در بر کس این خصصیت باشد تحقیق بدان که خدا تعالی او را دوست میدارد اول
 سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت آفتاب و تواضع چون زمین فرمود صحبت بیکجا
 به از کار نیک صحبت بدان به تر از کار بد فرمود که میرزا نابت در لویه آیتها باشد که نشسته است
 بسال هیچ گناهی بر دشمنی و شیخ عبدالحی محبت دلی میگوید که شیخ را که از تفرقه بنی
 نقل کرده اند و حقیقت معنی این چنانچه بعضی از مشایخ این جهانی صوفیه فرموده اند است که توفیق
 لازم حال بر دست و کتابت گناهان با وجود توبه و تضرع صورت نه بند و نه انکه صلا گناه از وی
 نیاید و لهذا وصیت کرده اند با التزام و در دوستانه از خود جواب بنشین تا کتابت گناهان و نه که بجز
 عادت حمت الهی تا این وقت متوقف مانده است بطوریکه فرمود از زبان خواجیه عثمانی و فی شنیدم
 که مرتضی قزقشکی شود و انگاه که از دو عالم فانی هیچ باقی نماند فرمود نشان محبت است که مطیع باشی و
 جبرسی نباید که دوست براند فرمود که عارفان امر به است چون جهان بر تبه بندگی عالم و آنچه در عالم
 سیان و انگشت خود به بیند فرمود و عادت است که هر چه خواست او آید و با هر که سخن جواب او شنود

فرمود که کمترین پایه و درجه عارف در محبت است که صفات حق در وی بود و کمال درجه عارف در محبت است که اگر
 بر وی دعوی آید از بقوت کرامت نرغم کرد و اندر فرمود سالها بدین کار مجاهد بودیم عاقبت خبر محبت نصیب
 فرمود گناه شمارا چندان ضرر ندارد که بجز مستی و خوار داشتن برادر سلطان فرمود عبادت اهل معرفت یا
 انقاس است فرمود علامت شقاوت آنست که معصیت کند و امید دارد که مقبول خواهم بود و در سیر
 است چون غیایت الدین بن والد خواجه بزرگ که بغایت بصلاح آراسته بود و ذات یافت حضرت خضر
 شیخ شجاعت را در پانزده سالگی گذاشت باغی و آشیایی در ملک خود و پشت بدان تفقد حال خود میبود
 ابراهیم قنبد زمی مجذوب در باغ خواجه گذر کرد و حضرت خواجه بدو چنان آب سدا چون ابراهیم آید
 بهر دوید و دست و پای او بوسید و با پای دشتی نشاند و خوشه انگور و نوا که دیگر پیش او نهاد و خود با
 نشست ابراهیم باره کجاره بدن او خود خائیده و در مهن خواجه نهاد و بجز خوردن کجاره فوری
 و رباطن می لایع گشت چنانچه دل می خواجه از اعلاک و خانه و باغ سرگشت آن همه فروخته
 بدو نشان داد و خود ساگر گشت می و سرگشته و بخارا ماند حفظ قرآن و علوم ظاهری تحصیل کرد
 از آنجا بعراق رفت چون بقصبة روان رسید حضرت خواجه عثمان مارونی را دریافت و مریدیت
 و مدت و نمیسال بخدمت می انواع ریاضات و مجاهدات نمود و از شیخ خرقه خلافت یافت و متوجه
 بغداد شد و در قصبة بجان رسید شیخ نجم الدین که بری را دریافت و دوا و در ملازمت ایشان گذر آید
 و از آنجا بقصبة جیل آمد شیخ علامه جیلانی را دریافت و بجهاد و صحبت ایشان مانده انواع فنی حاصل نمود
 و هم صاحب سیر العارفین میگردد الی الآن نیز مجرب خواجه در آنجا است مردان مرست میکنند و این و دشمن
 آنجا رسیده و گمانه نکرانه او نمود و حضرت خواجه بزرگ از آنجا بعباده آمد و شیخ ابو نجیب ضیاء الدین
 سمرقندی را دریافت و از بغداد آمد و همان آمد شیخ یوسف همدانی را دریافت و از آنجا به تبریز آمد شیخ
 ابو سعید تبریزی را دریافت و هم نقل میکنند از خواجه قطب الدین نجیب تاروشی که می خواجه بزرگ فضل
 بر کرد و او را در مسامحه می چنانچه بعد از هفت بلب نانی که از نجیب شال کمتر بودی اظهار فرمودی و بجز
 از شیخ نظام الدین اولیا که پوشش خواجه بزرگ جامه و دما می بود و هر جا که پاره شدی لباسی یک بار

عمومی که یافتی پیوند کردی آن باصفهان آمد شیخ محمود اصفهانی را دریافت در آن زمان خواجۀ قطب الدین را چون
 موسی دوشی میخواست که مرید شیخ محمود شود چون خواجۀ بزرگ را با همان دو تمانی دید سر در قدم ایشان
 سوده بعقیدت تمام مرید گشت حضرت خواجۀ بزرگ آنرا دمانی را بقطب الدین دوشی حجت فرمود
 و خواجۀ قطب الدین گفت حجت بگفت گنج گنجید من بعد از مریدم داد و وصیت فرمود که شیخ محمود را
 قاضی حمید الدین ناگوری سپارد بوی در آنوقت شیخ فرید الدین در آن شبی و رحمة الله علیه شیخ نظام الدین
 اولیا در فوار الفوار آورده که آنرا دمانی مرقع را من دیده ام شاید با خال امر ایشان رسیده باشد
 متفق است آنخواجۀ از اجمیر طواف خانه کعبه رفت و خلعتی که برای حج جمع میدادند و برادر طواف میدادند
 خانه میدادند که در خانه انداخته معلوم شد که هر شب در که نماز فجر با جماعت میکنند صاحب اقتبال انوار
 انبیا را لکن می آرد که حال حضرت خواجۀ بزرگ گاهی جمال میبود چون جمال سنبلا میبود
 چنان مستغرق بودی که هیچ خبر از نیعالم نداشتی چون وقت نماز رسیدی حضرت خواجۀ قطب دمانی
 حمید الدین ناگوری پیش می دست بست می ایستادند می و با و از بلند الصلوة الصلوة میگفتند
 خواجۀ را هیچ خبر نمیداد و دوم در گوش می الصلوة الصلوة میگفتندی هیچ آگاهی نمیشد بعد از
 مبارک را میبنا میزد آگاه چشم باز میکرد میگفت از شرح محمدی چاره نیست سبحان بعد از کجا کجا
 پس وضو میخفت و نماز میگذازد و چون حالت جلالتی بر روی مستولی شدی در حجه بیهوش کردی
 و مشغول میبودی حضرت خواجۀ دقاضی مقابل در حجه از سنگها پرده ساختی و عقب او میمان
 شدند می حاضر میبود و چون وقت نماز میشد بجز و سیر و آمدن از حجه نظر بر سنگهای قضا میزد
 خاکش پدید میآمد و خواجۀ دقاضی با قنداس میکرد و بعد از نماز میزد که خواجۀ خارج شود از آنجا که نیت نیاید
 و هم در دلیل العارفین حضرت خواجۀ قطب الدین بختیار دوشی میفرمود که هر چه هست اول خوف دوم
 سید محبت و درین خوف ترک گناه است نماز آتش کلمات یابی و درین جا بهشت است در منزل برستی
 و درجات یابی و درین محبت احتمال مکروهات است تا رضائی حق حاصل شود و عارف کسی است که هیچ چیز را
 دوست ندارد و اگر گرفت آنخواجۀ بفرموده سیئه شوم آید کرد و فرمود که سائر شیوه های که در این باب

میرویم هر کسی ادعای میگوید و دعاگوئی برابر خواجہ عبدالمطلب و الدین ادا میسر شود و در راه بودیم بعد از آن در اجیر رسیدیم و آنروز اجیر شدند و آن بود و پشور ازنده بود و سبلانی
 بنو چون قدم مبارک انجامید خندان سلام شد که آنرا حد و نهایت نبود و الحمد لله علی ذلک بحسب از خود
 بجا بود و در مسجد جامع اجیر دولت پانویس حاصل شد در ویشان و عزیزان اهل صفه و مریدانی که برآ
 بودند بخدمت حاضر شدند و سخن حکایت ملک الموت بود بر لفظ مبارک را ند که دنیا بی مرگ چه بنزد
 از چو گفت از اندر سیل صلی الله علیه و سلم فرمود است الموت جنس کریم و الی الحسب یعنی
 بی است چون مرگ آید دست را بدست بپسند انگاه فرمود که عارفان آفتاب صفت اند که بنگی عالم می
 که از نویشان همه عالم روشن است چون خواجہ این فوائد تمام کرد و برگشت و فرمود که اسی در ویش مرا
 آورده اند که نون طایفه خواهد بود میان چند روز می ماسفر خواهیم کرد و شیخ علی بن حجر را فرمود که نشا
 بنویس شیخ قطب الدین بختیار بدین رود و خلافت سجاد قطب الدین را دادیم که دلی مقام او
 بعد از آن مثال تمام شد بدست دعا گو داد و دعا گو روی بر زمین آورد و گفت نزد یک سائیک
 شدم و دستار و کلاه بر سر دعا گو نهاد و دعای شیخ عثمان فارونی داد و فرمود بر دعا گو کرد
 مصحف و بعد از غلین بداد و گفت این امانتی است از رسول صلی الله علیه و سلم که بخواجهگان باز
 بود من تراردان کردم چنانکه یا حق این بجای می آوریم باید که شما نیز حق این بجا آرید که فردا
 در میان خواجگان چشت شمرندگی بنیاید دست دعا گو گرفت روی سوی آسمان کرد و گفت
 سبحان الله تعالی سیریم و ترا بنده نگاه عزت - بنیدیم انگاه گفت که چنانچه چشت که گویند حضرت اول و شری
 توانگر نماید در هر گاه بنگی که سیر نماید سیرم اندوه گفتی که شما نماید چهارم مرد می اگر او با و شنی بود و
 نماید انگاه فرمود که مرتبه اهل محبت پیوست که اگر کرد و دلالت الموت گرد و تار ماند گانه اوقات و گانه از جا
 که اندایشان از دست گرد و چون خواجہ این فوائد تمام کرد و دعا گو خواست که سر قدم آورده روان
 شود ضمیر روشن که در شیخ بود بر نور روی سوی من کرد و گفت که بسیار خاستم سر قدم آورده فایده بخواند
 چرا که بر روی نیج باشی و بر حاکم باشی مرد باشی و سره باشی روی بر زمین آوردم و با گشتم و حضرت

و حضرت و بی سکوت کردم صاحب اقتدار سیرالایا می آرد وفات حضرت خواجه بزرگ روز دوشنبه
 ششم چوبه شش و پنجاه و نه واقع شد و بقولی ششم چوبه شصت و شش و پنجاه و نه و منقول القادر
 ست و پنجاه و نه و بقولی دیگر ثلث و پنجاه و نه و در زمان سلطنت شمس الدین القش واقع شد و در هجرت
 بود و هفت سال و بقولی یکصد و هفت سال بود و از آنجمله چهل سال را با حیر سکونت داشت بقولی مرآت حضرت
 خواجه بزرگ میرزا و خلیفه داشت خواجه قطب الدین بختیار و خواجه فخر الدین معین الدین و قاضی محمد الدین
 ناگوری و شیخ و حجه الدین سلطان التارکین و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برهان الدین عرفه شیخ احمد
 و شیخ محسن شیخ سلیمان غازی و شیخ شمس الدین و خواجه خلیفه و ارجایل جوگنی المعروف بعباسیه
 و شیخ اوجده الدین کرمانی و انیسر بعضی از خلفاء و آنخواجه بشمارند و حضرت خواجه قطب الدین در آخر عمر حضرت
 او و بی با حیرت است و دوز می بختلین می در مقام کوه حاضر بودند از حسن بختی شال نویساند ایشان را
 و بی حضرت کرد و خواجه مذکور شد صاحب اقتدار سیرالایا قطب ذکر تشریف آوردن خواجه بزرگ در
 هندوستان می آرد که چون خواجه بزرگ از خدمت پیروز و در پنجاه سالگی مخصر گشته بودند نیت چند
 گاه اقامت نمود و دوزی ندا آید از روضه سید کائنات علیه السلام که اندرون در آمی افروخته
 بجهال آنسر و مشرف گردید و فرمود و بندگان باید رفت و هیچ کفر از آن دیار بر انداخته اسلام بکار آید
 ساخت پس یک اندر دست خواجه داد و فرمود و دین نظر کن نظر کرد شهر حمیه نظر آمد پس متوجه
 هندوستان گردید چهل صوفی همراه خود گرفت الغرض بدین رسید قبل ازین پیروز باطلان بجهان بجا
 نوشته بود و اگر دوشین بدین قیافه در راه بگذرد و بجا سازند هر که خیال فاسد کردی بر زده و اندام
 دی افتادی کسی هیچ قدرت نیافت بدین رسید و دوزی کافری سیر کار دی زیر من گزیده نیست اگر
 در آنکه خواجه بفرست باطنی بابت فرمود اسی فلان چرا کار در کار نفرمانی من حاضر فرمود
 اندامش افتاد کار در انداخت و سلطان گشت آنروز یکبار خلق مشرف باسلام گشته بخدمت خواجه
 آمد و نام بسیار شد متوجه با حیر گشت و در آنزمان پیروز با حیر بود چون خواجه بزرگ آنجا رسید و بدو
 اقامت نمود و که بران پیروز با حیر نامی نشسته ساربابی گفت که در پنجاه شتران را چه می نشیند اینجا می

نیست خواهر از آنجا برخاست و گفت ما خبرم اما شتران شما نشسته بودند و روانه شدند و بر سر حوض اناسگر
 آمد نشست چون شتران آنجا آمدند نشستند باز برخاستن ننوشتند ساربانان این ماجرا پیش را چه گفتند
 را چه گفت پیش آن درویش الحاح نمایند غیر از این علاجی نیست چنان کردند خواهر عجز نشان بدید و سوار علیا
 برخاست اندر را چه و حیرت ماند و اندیشه ناک شد المقصود خواهر یک گاو خرید و هیچ کردند و بر اناسگر
 خوردند ملکفار از نو اعدا گاه شده آتش غضب میوه خفتند به بعضی شده مسلح گشته گرو خواهر حلقه نمود و در
 قصد کردند که آسمانی نمایند خواهر در غار بود و خبر رسانیدند خواهر از نماز فارغ شده بنیاد شنی خاک
 انداخت آنجا که بر هر که افتاد و تن او خشک گشت چون کافران باب مقاومت میلودند پیش رویی که
 در آن بختانه بود فریاد بردند و تمام ماجرا بیان کردند و خواش و اندیشه گشت این درویش صاحب
 آنحال است با و میسر نبود انیم آمدن مگر سیم چنان کردند پس آن یو ایستادند عقب آن بنیاد گرفته سحر آقا
 کردند و میزدی خواهر را خبر داد خواهر فرمود که سحر اینجا عهد بنا اثر نخواهد کرد و بوالیشان خواهد آمد این گفت
 و در نماز شد تا کفار قریب رسیدند نظر آنکه خواهر اقرار زبان انگشتار و پائی از رفتار باز ماند و همانجا بود
 ایستاده ماند خواهر از نماز فارغ شد و رویی بجانب کفار کرد و دیو چون خواهر با و میامان آورد و کفار
 آن یو را پند کردند و سو و مند نشد و دیو شقیقت و سنگ چوب سحر کفار نیز خواهر او را شادی نام نهاد
 چون خبر برادر رسید جوگی اچیل که پیر را چه بود با قصد جدید داشت تمام ماجرا را به او بیان کرد و
 چون شنید همه چیزهای خود را جمع نموده نزد خواهر رسیدند خواهر و ضو کامل نموده برخاست و بر
 گرو خود و خطی کشید چون کفار نزدیک رسیدند و ساحری آغاز کردند خواهر روی بسوی آن
 کرد و فرمود که چرا از ما پیچیدید اما میخواهید که به نیست و نابود گردید گفتند که شمار از اناسگر غسل و وضو کرد
 راسخ سازیم غرض آنست که شما بطوع و رغبت خود بروید چون خواهر این شنید بغضب و آشوبی
 دیو را قهقح بدست داد و فرمود این قهر را انداز تا اناسگر بگوید که تمام آب اناسگر در آفتاب آمد
 اچیل از معاینه آنحال سوخت و گفت که اینقدر جاندار آبی از بی آبی به هلاکت رسیدند این که اناسگر
 خواهر فرمود اگر میتوانی از این کاسه آب را بردار و در آن نم نمیزد اچیل کاسه را به بنامیدن سوخت

شهزاده خواهرش بدست خود گرفت و آیت در آن حوض انداخت حوض خیا که تودر آب گشت چون گفت
 ای حال بدید چه دویسار کرد که از کوهها صده هزاران بار بجان شاه اجده رسیدند و آن بار تا بخت
 و اثره خصما رسیدند در سر بر خط داره نهاده میانند خواجده پیران فرمود که این بار ای اگر گفته
 بر کوچه پیران بنمایند چنان کردند که کفار آتش از هر طرف بارانیدند انگری در دایره میقتاد
 که کفار عا جرات انداخته آخر الامر خیال شرمند گشته گفت احوال ترا کار بمن افتاده است اگر میتوانی
 بر خیز خود را در ملا میگویند الان می بینی که همین یل بر آسمان افتد چندان بلا بر سرست گم که از
 بدست آن صاحب آتی خواجده ششم فرمود گفت ای کارگر که راه همان مثال است که کار در این کوه است
 که با آسمان شیر پرداختی ای حال از من سخن میگویند گشته پوست آمو را بر مو ابرو تاب کرده و بر آن پوشیده
 و بجان آسمان پرواز کنان رفت تا که از نظر مردمان غائب شد پس خواجده کشته مائی خود را گفت که
 بروید و این کار را چندان زیند که بر زمین سید و رجال کشته مائی خواهند و بر سر اجبال
 گاه بر سر نگاه بر روی دی طاق میزدند و زود و زود و آواز دادند و آواز دادند اجبال را از سر گرفته
 بر زمین فرو دادند چون اجبال از کوه خود پشیمان شد و بصدق دل سلمان رفته رسید
 و گریه آن طایفه بر موائی لا مکانی آن سار و در عیای سبحانی آن فرج خیز
 خدا و تسلیم القوی من آتی الله تعالی بنوعی که در میان مرتبه باکی خواجده کشته مائی را در پیش تو خسته
 خلیفه بزرگ خواجده حسین است از اکابر اولیاد اجداد اصفیاست قبولی عظیم داشت و بعبادت
 ترک و تجرید و فقر و فاقه موصوف بود و نهایت استعراق داشت در بار موائی و در مشاهده ذات
 مستغرق بود از وجود خود و غیر خود و خبر داشت چون کسی بزیر آفتاب او آمدی زمانی بایستی تا بخوابد
 آمدی آنگاه آنگاه مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آئنده چیزی می گفتندی بعد گفتی من
 معذور دارم و باز بحق مشغول شدی اگر یکی از اولاد او بمرومی و او را خبر نشدی بعد از آن بر ملا
 هم شرفش قطب الدین و القابش بختیار کاکی او را میخواستند نام کردند و از حضرت حق مخاطب
 بخطاب قطب الدین گشت و بعضی گویند که خواجده بزرگ از راه مهربانی اکثر قطب الدین بختیار کاکی

از آنوقت اورا بختیار لقب شد صاحب خیار الاخیار نقل می آرد که خواجه را بقای بود و همسایه در او
را دو فام کردی و او را گفتی که دوام از سعید و درم نوبه و نهی چون فتوح رسیدی ادا کردی بعد
چشم که و بعد ازین ام تخم بعد از فضل خدا بی غرض و میل بکثیرین زیر مصالحتی او پیدا شد می که هرگاه
را بسیار بودی بقال شرف الدین نام داشت که شیخ از من ناخوش است که دوام نیست اندر منجا خود را بکشت
تقصیل حال بر حرم شیخ و ستاد حرم شیخ حال را بر وی کشف کرد بعد از قصید او نشد از شیخ نظام الدین
اولیا و هم وی نقل می آرد که میفرمود شیخ حسین الدین تا با فضل درم طلب الدین را بفرمان داده بود که
توفیق کند چون کار بکمال رسید از آن خبر دست برداشت صاحب اقتباس بنویسید بقولت حضرت آقا
در ایام قحط و در غلبه آمدند و رخا نه کاک نه فرووری اختیار کرد چندین آرد ملک زاده سعید الدین
بکاک نه آید کاک نه آید کاک نه کاک را در دوزخ انداخت و در خواب رفته جمله و غنیمت سر بنگار حکم کاک
زاده آقا ذلت و شدت کشیدند خواجه گفت این را بگذاردید من کاکهای شهادت کرده سعید
خواجه همه را در دوزخ انداخت چون با کشید جمله سعید و خوب شدند ملک زاده و مردمان را خبر شد خوا
از کاکان گریخت و در خانه قاضی حمید الدین ناگویی رفت ملک زاده میرید شد یکی از اولیا
گشت قاضی خوشحال شد و گفت که از چند روز مشاق لغامی تو بودم و هم وی ارسیر الاقطاب
آرد که قاضی شمس الدین شمس التماس طعام غیب کرد و آخو را به بر دو استمین پاشند کاکهای گرم نوشته
سلطان بلند تمام تناول کرد و هم وی میگویی که یکی از نظام الدین اولیا پس خواجه را کاکای بچشم
گفت روزی حضرت خواجه بر کنار حوض شمس اصحابی نشستند بود یکی از آن میان گفت خوب
باشد که درین موامی سرد کاک گرم هم رسد حضرت خواجه دست در حوض کرد و کاک
گرم آورده پیش اصحاب انداخت همه اینها سیر خوردند از آن روز بکاکای مخاطب گشت چنان
اقتباس از سیر الاقطاب می آرد پیر شمس کمال الدین احمد بن موسی اوشی از سادات آرد
همه و اوش مقصود است در دیار فرغانه یا در ماوراءالنهر بهشت شمس با امام تقی بن موسی رضا
رضی الله عنهما الی آخره میرسد صاحب جبه ضایل می آرد نمیشی بود که خواجه متولد

را به طاعت نمود و بر آن حضرت خواجہ بزرگ شجاع بن بدوستان آمد و بدین سبب در اکثر کتاب این سلسلہ ذکر افتاده
 کہ خواجہ قطب میرزا بدو کہ شریف از ادب و اخلاق خواجہ بزرگ را بدو نسبت سالگی مردان صادق است و تریب کجاست
 صاحب اختیار الاخیار می آید و نقلست کہ وی در اول عهد بعد علی بن خواجه دمی بختی و در آخر عمر آنهم به سید
 بدل شمس و شیخ محمد بن شمس بن سید الدین بن احمد بن دہ بہت بختی را داشت و یکی از من الاربعا الساکلین المتراصفین
 الحیاء بن الخلق و العزیز و قدیر الطعام علیہ السلام الکلام و الذکر الدوام فی العبدات و لدہ فی احوال البیاض
 شش کعبہ از این کاتبین ہم نقلست کہ او حضرت صفار را برد و گفتی انکاح بختی کردی مردان ایام زنی را نکاح
 بود و در شب این و دزدانوت شد مردی احمد بن شمس نام غیر اعلیٰ علیہ السلام و در خواب دید کہ میرزا سید شمس
 کالی را اسلام رسان و گوشت شب نخفت کہ برین میفرستادی شش کعبہ است کہ سید بہت و از اینجا صاحب اقتباس را
 می آید و چون آنرا خواب پیدا شد بیجا بنام علی بن احمد بن سید شمس را بخواجہ بنام حضرت خواجہ بہان بن ابی سعید
 ہاشمی علیہ السلام و گوشت بعد از آن تو جہ کجاست بند و شش کعبہ چون بہمان سید شیخ بہا الدین کہ بہ شیخ
 جلال الدین تبریزی کہ در آن ایام بہمان بود بیان برسد بزرگ صحبت کرد و واقعتہ و ہم وی از سیر الاقطار
 می رود وی از سلطان المشائخ نقل میکند کہ خواجہ قطب الدین شیخ بہا الدین شیخ جلال الدین بہم در میان
 بودند کہ گفتار زیر پای صاحب بہان سید بنام جلال بن دفع کفایت این برسد بزرگان و چون حضرت
 خواجہ قطب تبریزی بہت قبا جہ او فرمود این شریک را بجا کفایت بنام از اینچنان کرد و چون در شد محکم از کفار نامانندہ
 شیخ زین العابدین اول بود و بستان بخت خواجہ جہرہ سنگشت است قدس اندہ اسرار ہم شیخ فرید الدین گنج شکر علیہ
 السلام و فوائد الساکلین کہ بالغی دمی بہت می نویسند بنام شیخ روز جمعہ و رمضان المبارک سنہ اربع و ثمان
 ہجری و عاگویی فقیر حقیرندہ و درین ملک خادم ایشان ضعیف العباد و فرید اجود و ہنی چون است باہو
 حاصل شد همانہ روز کلاہ چہار ترکے میرد عاگو نہاد و شفقت بسیار ازانی فرمود و روز من و قاضی حمید الدین ناگوری
 و مولانا علاء الدین کہ مانی و شیخ نور الدین مبارک و شیخ نظام الدین ابوالموید و مولانا شمس الدین شیخ کہ خواجہ
 سوزہ و زور عمر بنان بیکر حاضر بودند خواجہ قطب السلام ادامہ علیہ السلام و لفظ مبارک را ند کہ شیخ را افتد و تو
 ذات و شیخ خاطر می باید کہ چون یکی بودی باید برائی بہت آورد و واجب است کہ بقوت نظر باطن کجاست سیدہ انگلیس

و وی از مصاحبان خواجه قطب است و میرد خلیفه شهاب الدین سحر در دست و الله اعلم الکرم
 او وجه و سماع غالب و موعول بود بسیار محکم و در زمان او اینقدر توکل و سماع نهشت که او در
 علمای بر سر و محضر ساخته بودند و سلطان النعمان ناصر الدین جلوانی و خواجه میرد شیخ سعد الدین
 و شیخ محمود بهاری و مولانا می محمد جعفری و سلطان ناصر الدین غازی و شیخ محمد و مولانا میر
 الدین جلوانی و شیخ احمد قاضی و شیخ بنی شیخ حسین و شیخ فیروز و شیخ پدر الدین مولانا شاه فیض
 قلندر و شیخ نجم الدین نوری و خلیفه بودند و خلیفه بودند و سلطان النعمان ناصر الدین غازی و سلطان
 این است ضعیف است و کرم سید کرال قدس سره و در حیات است ایشان افضل همه خلفای
 خواجه محمد بابا ساسی بوده و شهرت سیادت داشت و مولود رفتی و در سوختار است و بدانش گشت
 بتعالی رسیدند اندر زبان کار کمال داشت که اگر گویند در مقامات ایشان مذکور است که والدیه
 مرزومه اندر کمال میر کمال در پوست و ششم هر که که تلمذ شریفه اتفاق افتاد و می مراد و حکم عظیم عمرتی و جوان
 شهاب و یک کشتی گرفته اند و در می خواجه محمد بابا از کتا معرکه کشتی امیر توقف کرده اند اصحاب را با طهر
 گذشته جهت است خواجه فرمود درین معرکه میر دست کسی می روان صحبت می بدرجه کمال خواستند
 نظر را بر دست میخواستیم که دیر امید کم و بخیل نظر این کجا بل ایشان افتاد امی طبات شده و از عقب
 رفت منزل خواجه سید بن خواجه و در آنفرزند می قبل کرد بعد که کسی امیر را در آن معرکه کشتی ندیدند
 سال چو هسته در خدمت خواجه بابا بوده اند و هر هفته دو بار در شعبه و پنجشنبه از سوختاری بسیار
 ملازمت خواجه و بازی آمد و سافت میان سوختار و ساسی شیخ شریعت و در آمدت بطرف
 خواجگان شغال میبود که میگوید اطلاع نمود و تا تکمیل ارشاد رسید در فحاشی و خدمت خواجه
 بهاد الدین و ذکر یا را نسبت صحبت و تعلیم او ابسوک طریقت و عقین ذکر از ایشان است و در
 مجلس عظیم بود خدمت امیر خواجه را طلبید و در وی با ایشان کردند و گفتند فرزند پیا و الدین
 نصر خواجه محمد بابا ساسی را قدس سره در حق شایسته نمی آید و دم گفته بودند که آنچه از تربیت در حق
 تو آید و دم در حق فرزند بهاد الدین بجا آرد و در این فحاشی جان کردم و شایسته سید خود بود

شیخ ابوالقاسم

و گفتند بسیار برای شما خشک کردیم و مرغ و حیوانات شمار بیخیزد بفرست برودن آمد اما مرغ نمیدانست
 بلند و در آفتاب و بهشت اکنون اجازت است هر جا که بوی شما می رسد از ترک تازی و طبعی و طلبکاری بفرست
 خود و تعبیر کنید یا از هم جدا می شود و بعضی است و بفرست خودی الا ولی نه بشنید و بعضی است و بفرست از دنیا
 ذکر آن تشنه نفس در ضایع بوی آن عارف فرسجان الهی سری
 شیخ فرید الحق و المله و الدین بخش و معاصران میدان ایشان
 معروف شده که شیخ فرید الدین خود در سر و علیقه خواجیه الدین است و از خواجیه ترک نیز نعمت یافته از ایشان
 اولیا و از اکابر ایشان است بقایات یافت مجاهده و فقر و تجرد و دشت و کشت و کرامت آیتی بود و ذوق
 و محبت علامتی همیشه در سر و افتخار میگویند و خود را از چشم خلق ملبوس میدادند شهرت شهرت میگوشت
 عاقبت در مقام اجدادین که مردم می داشت خوی و طاهر برست و منکر در ایشان بودند آنکه گفت
 این محل بود و این است آنجا سکونت کرد و هرگز آنجا کسی از حال ایشان پرسید بگردان قصد داشت که
 بودند یکدخت بود و انبوه زیر آندخت باقی مشغول بودی بیشتر احوال و مسیحی جمیع مشغول بودی آنجا
 او را فرزند این شدند فاقه باشند و مختبایا و شدت بپاییدند آخر چون بران قومی دشت پوشیدند
 بقول اقتباس که صاحب المیزان میگوید که مرید سلطان الشیخ است نسبت وی بفرز حاکم شاه کابل میبایند
 با میر المومنین عمر رسانی بدین میرساند و میگوید که مادر وی دختر مولانا و حبیب الدین بخش بود
 و هم وی از سیرالقطاب فی آروام و میگوید شیخ فرید الدین عطار نام خود بودی عنایت کرد
 و بر دایمی بقدر الدین از حبیب است که چنانکه گنجشک حبیب اخبار الاخیار نقل می آرد که وقتی جامه او
 بسیار پاره و در تنگین بود و مردی پیرمیش پیش آورد و از او پرسید و در حال از تن بر کشید و شیخ نجیب الدین
 مشغول را داد و فرمود من خود تیکه در انجامه دوشتم درین تیا فقم و هم از وی گفتست که بیشتر فطار
 او بفرست بود قیامی از شربت بیا و در دمی قدری میوز دران کردندی از ان شربت مقدار نصف بلکه
 و شربت بر حاضران منت کشید که دمی شربت خود بخار بردی و از بقیه آنهم دیگر یکرا و او بعد و نان چرب بپاوردندی
 پیرانان خودی باقی ابحاضران دایمی چهره مانده پیشش آوردندی و در آن از هر لون طعام بودی مردم بخوردند

و بخوردی که بوقت افطار روز دیگر و روز استراحت گویی که بران روز نشستی همانرا بستر میساخت چنانکه
 گفتم تا بپایان رسید و بیم از وی نقل است که وقتی برای شیخ خادم یکد انگ انگه آمد که چون بوقت افطار
 طعام شیخ و بهنور باطن یافت و فرمود درین طعام بوی نصرفیدی آید روا نباشد که این طعام بخورم و بیم
 بقیست که وقتی خادمی بخدمت و گفت اینخواه امروزه این سبب گریست که عرض ملاک رسید و شیخ فرمود
 مسوئله خد کند اگر تقدیر حق در آنکه از جهان بفر کند رستی در بای او نبندید و بیرون انگشید و
 بیم از وی نقل است که چون دمی خواست که بجا بدید میش کرد در نیاب بدست خواج طب عرض کرد و خواه
 فرمود که ملی کنی ملی کرد تا سه روز بخورد و سوم روز شخصی چند نان پیش آورد و دست که از غیبت ابران افطار
 کرد بعد از ساعتی در دره شیخ بچو شد تمام بیرون انداخت اجمعی بخدمت بیرون کرد و فرمود که ای سعید
 سه روز از طعام بخاری افطار کردی اما غایت باری در باب تو کارگر شد اما طعام در بنده تو خاشی
 حالانکه در روز دیگر ملی کنی از آنچه از غیب رسید بدان افطار کن روز سه دیگر ملی کرد چون وقت افطار شیخ
 طعامی پدید آمد تا بیکای رسید گفت نصف غایت نفس از حرارت برضت گرفت دست بر زمین نهاد که
 چند سگ بر نه بر دست و در میان انداخت آن سگ بر نه شکر گشت چون اینحال مشاهده کرد ایچو گفت
 شاید که از سگ باشد و در میان این غایت با دستشون خورند تا بیک شکر غایت پدید چند سگ بر نه
 از زمین برداشته آن سگ بر نه بچو شد تا بیک سگ از این کرامت مشاهده نمود و تحقیق دانست که این معنی از حق است
 و روز بعد دست خواج طبقت فرمود که شکو کردی که بدان افطار کردی که از غیب بود و بچو شکر شکر
 خواجی بود او را از آن روز شکر خواند و پس قول الله تعالی است و هم صد حاجت بخار سگوید و اگر شکر است که
 نمود اگر می شکوید که در وقت خواج از وی طلبید و اگر گفت این شکر است این شکر است خواج گفت که
 سوداگر چون بار بکش او به شک بر آمد پیش شیخ آمد و عرض خواجی بود عرض کرد که دعا کنید که این شکر
 گزد و فرمود که شکو کرد و در خانه فغان محمدی در آنکه در آنکه گشت کان ملک جهان شکر شیخ بچو شد و آن
 ملک که از آن شکو شد با معی کان ملک گشت شکر شد که گشت شکر کان ملک که در دید به در کان ملک
 گشت شکر شد شکر از این کنی کشید و بعد از آن در خانه مسجد جامع حاج که در

ابرهست چله سکه که شبتا چهل روز هر شنب در آن چاه بخت که بران جا بود می آویختند و چون روز
 میرفت می آردند از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که دانشمندی بود ضیاء الدین نام
 در زیرستان در گنجی از وی شنیدم که وقتی بنده مشیخ فزید الدین قتم و من غیر علم حلاجی می نمود
 و بندهم در طهر من گذشت که اگر شیخ ملازم علمی پرسد که من نمیدانم چه جواب گویم این اندیشه در آن
 بود ناگاه از من پرسید که متعجب مناسطه با تو متعجب مناسطه است از مسائل علم غلام من غرض شدیم دور
 بیان آن شروع کرد و من نفی و اثباتیکه در آن منی است برادر گفتیم و هم از نقل است که شب نیمه رحمت
 بود می خالید نماز ختن بجماعت بگذار و بعد از آن بشوئ گشت ساعتی شد که بهوش آمد پرسید و گفت
 گزارده گفتند آری می گفت یکبار دیگر گزاریم که دانه چه شود دوم کرت نماز گزار و باز بهوش شد
 این بار بهوشی شیر بود باز بهوش آمد و گفت که نماز ختن گزارده ام گفتند دوبار بگذار و دانه
 یکبار دیگر گزاریم که دانه چه شود سوم کرت هم گزار و بعد از آن فرمود یا حی یا قیوم جان سحی تسلیم کرد
 و هم می گوید و بعضی از لغو ظلمات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند مکتوب کرد و فرمود
 چهار چیز از مقصد پر طبقات سوال کرد و همه یک جواب فرمودند من عمل الناس تبارک الله شب
 و من کس الناس الذی لا یغیر شیء من غنی الناس القانع و من فقر الناس را که القانع فرمود الله
 یستغنی عن العبدان یزنی الیه و یزنی بها خابین فرمود اگر هست غم نیست اگر نیست غم نیست فرمود و زمانا
 شب معراج مرد است و فرمود کار گرم خود را بمن بر سر دمان نباید گذشت و فرمود شیخ الاسلام علیه السلام
 نور الهدی مرقد و گفته است در سکه الطوبی ان اول الکلام و آخره ان کان الله و کلامه و الا فامسکت فرمود
 چون فقیر عابد به پندار و که گفتن میشد فرمود آن نمائیکه باشی رنه باز نماندیت فرمود جذب من جذب بار
 الحق خیر من عباده و التعلین فرمود قال علیه الصلوة و السلام طوبی لمن شکر عیبه عن غیوب الناس فرمود
 القصد فی یصفو به کل شیء و لا یکدره شیء فرمود و او را و تم بلوغ در جبهه الکبار علیکم بعد التقات
 الی انبار الملوک فرمود و دوشین شهم دل خریم گرفت و دانه شیه یار نماز نیمه گرفت
 گفتیم بسر و دیده در دم بر در توبه اشک آمد و ستینم گرفت و هم از وی نقلست که در پیش او در بار

اباحت و حرمت سماع که در آن اختلاف علامت گفتند فرمود سبحان مهدی که خاکستر شد و دیگری هنوز
 در جهنم است فرمود و الآفات فی التبریر و السلامة فی التسليم فرمود العلماء شرف الناس و الفقراء شرف
 الاشراف فرمود و الفقير بين العلماء كالمدبر بين كواكب السماء فرمود و از دل الناس من شغل بال اكمل و
 الايسر فهم از وی نقلست که هر که بخدمت شیخ بدرالدین بیست سهره غرض داشت کرد که بجا بیست سلطان
 خدایت الدین بلبین سفارش نامه برای من قلم آرید شیخ نوشت زحمت قضیه الی الله ثم الیک فان
 عطیته شیئا فاما تعطی بر شد و انت لشکوک و ان لم تعطه شیئا فاما لا مانع هو لهد و انت المند و شیخ نظام
 الدین اولیا و در رحمت القلوب آرد روز چهارشنبه پانزدهم ماه رجب بنویسند و تحسین و تاته و عاگوری
 شرف ستاد قدس سید العابدین حاصل کرد همان خطبه گاه که بر فرق مبارک نوشت بر سر اند عاگوری
 نهاد و خرجه خاص از کمال شفقت و رحمت و تعلیم چوین عطاشد الحمد لله علی ذلک این خبر فرمود که ما
 میخواستیم ولایت هند و سیان گیریم بهم انما در راه بودید و سراندا کردید که بد از نظام بدادید
 این ولایت اوست با و در آن گاه عاگوری خدمت هر چه از زبان مبارک شیخ الاسلام بشنوم و علم هم
 هنوز نیکو در خاطر عاگوری نگذاشته بود که فرمود نهی ستاد آنمزد که هر چه از زبان پیر بشنود و پیشکش
 بران متعلق بود و باز ریاضه در آثار اولیا آمد و هست چون دید از زبان پیر سخن بشنود و آثار بنویسد بر
 حریفه که اولم آمد و نوا طاعت هر رساله در نامه اعمال او بنویسد بعد من حاجی او در طبعین با آن گاه هم
 مدین محل این سخن هم فرمود و مردم را همه وقت بچنین میباید بود و ریاضه هیچ خطبه و نغمه نیست که در دل
 این حس نه امیکند که زنده آن دل است که در محبت و شتیاق با بیشتر است آن گاه سخن در روشی
 افتاد و بزبان مبارک راند که روشی پرده روشی و خرجه پوشیدن حق اوست که عیب با و سلبان غیر
 ذلک بشود رسول سلی علیه السلام از علی سید رضی الله عنه که آن خرجه را بتو چه چکنی گفت یا رسول الله اگر
 آن خرجه بمن می پرده روشی کفتم و عیب بندگان خلاصی الی ابوشمسه رسول الله صلی الله علیه و آله فرمود
 که فرمان بود و هر که این جواب بدان خرجه را بد و در هر چه چنانچه ذکر آن مفصل لا گفته است آن گاه
 شیخ الاسلام چشم بر آب کرد و دای نامی گریست و میوشن شد زانی شد که از به روشی باز آمد بلفظ مبارک زنده

معلوم شد که در ویستی بر وجه پوششی است فرمود شیخ شهاب الدین صحروردی قدس الله سره تا چهل سال
 برکت سوالی کرد و نگذاشت فرمود و انصبب آن تا عیب مردمان برانیه بنیم و اگر ناگاه دیده شود پیش
 بعد از آن شیخ الاسلام روی سومی دعا گو می کرد و گفت که چون در رویش چنین شود بعد از آن
 هر چه بگویم و بخوانم همان شود شیخ بدر الدین غزنوی نزدیک شیخ الاسلام نشست شیخ در جمیع اوقات
 هر کس بی بی می گفت چنانچه شیخ جمال دانشوی فرمود که سماع راحت و بهیاست چنین است
 محبت و سحر شتانی شایان می کنند شیخ الاسلام فرمود که آری هم ایشان است چون نام شایان شنید
 شتانی بخانید بعد از آن شیخ بدر الدین غزنوی عرض کرد که بیوشی اهل سماع از این شیخ الاسلام بر لفظ
 رانده اند و رانده اند از ایشان انداخته اند بگویم که شیخ غزنوی شنیدند این بیوشی تا غایت و ایشان هر
 پس این ایشان نام دوست می شنیدند بیوشی در ایشان نشکر می گفتند و می دانند و هم از دست شیخ الاسلام
 بر لفظ مبارک رانده اند که راه طریقت می پیمایند اگر نیغ بر کوه تو بنهند یا حتی باغی و از اشعار
 است از شیخ نظام الدین افغانست که میفرمود که شیخ فرید الدین قدس سره بیشتر نام زبیل بود
 البته وقت افکار یکدیگر که کالان زبیل پیش بود می از شیخ نقیر الدین محمود افغانست سالیان
 سجدت شیخ فرید الدین زبیل گردانیده اند و خدمت شیخ نظام الدین باره فرمودی که در
 که دید با گل کرد و زحمت شیخ سیر بخوردیم مارا در غنید بودی و آن را گمان بودی یا می تعجبید
 آن روز هم بخورد و عاتاق چون وقت و میله دگر بر بودی زبیل میگردد و انیدند بعد فرمود که در خدمت
 شیخ نظام الدین هم سالیان زبیل گردانید و بعد فرمود و این چنین خورده اند ناگاه بجای سجدت
 و سیرا عارفین است که وقتی ایشان بسعادت و سعادت مشرب شدند هر سه ساله بود
 که در غفلت پیش مولانا بنعلج الدین ترمذی کتاب نافع که در وقت سحر خوانند و بعد از آن
 مانده و حفظ کلام مجید کرده بودند هر سه ساله یک ختم خیر شدی ناگاه روزی حضرت خواهر
 تعجب بدین در آن سحر شریف آورده و گاه تحیت بجا آوردند چون چشم ایشان بر چهره حضرت
 خواهر قطب الدین افتاد بادی ناگاه دل ایشان داد و بر سر قدم نهاد و قطب لها شفیق دیدند

که جوانی خوشنویس بکفر روی کتاب پرست دارد پس بداند که بخت عزیزان چه کتاب است
عرض کرد که نافع فرمود که انشاء الله تعالی ترا این کتاب نافع مسکود و باز عرض کرد که انشاء
تعالی در خدمت شما نافع خواهد شد همان خط مشرف ارادت مستعد گشت چون حضرت خواجده
بر می آمدند تا سه تیرل همراه بود از آنجا حواجر فرمود که بابا زید الدین بنی بطل در ترک و تحویل
علوم ظاهر و شغول مباهل از این در دلی می بیند که انشاء الله تعالی مرا آنجا خواهد یافت از آنکه
بگشت و از آنجا قصد فرستید بحال تحصیل علم نمود و چون ای مبارک او بیایم علم لدنی کنونی آنجا متوجه
خدمت حضرت خواجده شد و خواجده طلب آمدن دینی خوشدل شدند و نزد یک روانه غرضی در پی
حجره اشاره فرمود که آنجا بشنوی ان شاء الله بعد از دو هفته ملاقات پیرمی آمد بخلاف در دستان
و دیگر که پیچیده حاضر می بودند چون در دلی شهره ایشان بسیار شد و خلق مزاحم اوقات عیش و نشاط
خواجده بطلب ناسی آمده اقامت نمود و صاحب قناس از سیرالایامی آرد که خدمت سلطان
پرسیدند که شما در وقت نقل کجایم حاضر بودید فرمودند مراد ماه شوال بدلی روانه کرد و در محکم
نقل واقع شد لیکن وقت رحلت مراد فرمود و گفته فلان در دلی است من خبر دلت
قطب الاقطاب حاضر شد و در دلی بودم من خرقه خلافت حواله شیخ برادر الدین سبحان نمود که
این است ابو الاندلس نظام الدین در اونی خواجی رسانید بعد نماز خفتن باجی یا قیام کرد
چنان مشاهده حق تسلیم کرد و در سینه ثمان و ستمین و ستمانه و بقولی شمع و ستمین و ستمین
و بر دایمی ستمین و ستمانه و در زبان غیاث الدین طبرستان واقعه و عمر شریفش و در محکم
و بر دایمی نو و در محکم ستمین و ستمین بعد از وفات حضرت قطب الاقطاب در قیامات
در باب ستمین در قیامات و در کتابش در بین کتابهای مذکورده پیش از پیش
در بین محکم ستمین و ستمین و ستمین و ستمین و ستمین و ستمین و ستمین و ستمین
و شیخ الاسلام علامه الدین ابو محمد زکریا التلمیسی القزینی الاسدی حنفی حنفی
خلیفه شیخ الشیوخ طریاب الدین سهروردیست رحمه الله علیه ما در سینه یافته و شفقت

کتاب

در کتب که در میان تو گذشتند و در بعضی کتب که در دست تو است و پنج کتب که در سال اخیر
 در کتب که از اکابر اولیا هستند که امانت ظاهره و مقامات باطنیه دارد و محتاج اخبار
 می که در بعضی سادات و صاحبان از مدار و روح فرخنده الدین عراقی صاحب لمعات بکار
 آوریده اند و ترتیب یافته و هم از دست که در وقتی که از بغداد بکشان آمد اکابر و بزرگان
 حسنی بدید آمد بطریق کتبات کاتبه بر از شیر کرده بخدمت او فرستاد و در عرض این شیخ گنجی شکر
 شیخ انبغی او را یافته کلی بر کاتبه بر او پیش آنجا که فرستاد و مقصود آنکه جامی ماورین شیخ ابطو که کل شیخ
 استاده است خواهد بود اکابر از حسن لطافت این او این را میزند و مقادیر امانت گذشتند و وی از انظار
 است و فرمودی که دنیا تمام ساجه قدر دار و دل مشاع الدینا قلیل معلوم است که از انچه قدر پیش ما باشد و
 کامی فرمودی که صحبت ما کسی حاضر نکند که افسوس آن بر آید و فرمود که غایت این رخساره حال است او در
 که میان او و شیخ فرید الدین قدس سرهما بودی عظیم بود و سالها با هم بودند و دیگر گویند که در آنجا
 از خدمت او شیخ فرید الدین شکر سخن رسانیده بودند که موافق مجلس شیخ فرید الدین بود و در خدمت
 شیخ بنیاد الدین شیخ فرید الدین بقدر نوشت و کجاست این بود که میان او و شیخ بنیاد الدین
 شیخ فرید الدین نوشت که میان ما و شما عشق است با زنی تعلقت از شیخ نظام الدین اولیا که فرمود
 فرید الدین اظهار کردی اگر چه تبار آدمی با قصد کردی و شیخ بنیاد الدین که بارها صوم کسر کردی
 و از آنکه کتب نظام الدین و اعلیٰ اصالی و فرمود او از آنها بود که این آیت در حق او درست آید
 صاحب اخبار الاخیار می آید شیخ رکن الدین فردوسی مرید تاجیه بدر الدین سمرقندی است و در این بود
 نجیب الدین فردوسی مرید شیخ رکن الدین فردوسی است و تبار او طلب شرفی حوض شمس بصفه عالی بود که
 سولامان الدین نجفی است شیخ شرف الدین احمدی میری که آداب الدین شرحی دارد و می
 شیخ نجیب الدین فردوسی است گویند شیخ شرف الدین بنیاد الدین شیخ نظام الدین اولیا که در این
 را بدین آنکه او می بود شیخ نظام الدین بر این رضوان فرامیده بود شیخ نجیب الدین فردوسی در آنجا
 بر او چون ملازمت آورید و فرمود و در این سالهاست که منتظر تو هستی ام آمانی دادم که بمویش

میباشند و همچنین که برای آنها و بود بگرفت بولط اصل خود و جمع کرد و هم صاحب اخبار الاخیار
 میگوید که از خلفه طایفه شیخ شرف الدین میری معلوم میشود که شیخ عبدالدین سمرقندی هرگز
 نجم الدین کبری است انتمی و در سیر الاولیا نوشته است که وی خلیفه شیخ سیف الدین باختری
 شیخ نجم الدین در یافته بود و در انیر نوشتن اختلاف در اینجا ضرورتا صاحب سیر العارفین بنویسد
 که حضرت شیخ نجیب الدین محمد فردوسی پیر شیخ شرف الدین بن کجی میری است که در بیمار میبوده
 و پیر ایشان حضرت شیخ عبدالدین سمرقند که خلیفه حضرت شیخ سیف الدین باختری است و در سال
 چهارده خانوادہ نوشته است شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی شیخ ضیاء
 الواحید سمرودی هر سه بزرگ نمیداشت شیخ و حید الدین ابو جعفر عمر بن عمرو آمدند شیخ و حید الدین
 مدنی شیخ ضیاء الدین شیخ علاء الدین اختلاف داد و داد کرد و شیخ نجم الدین را بشیخ الواحید
 کرد و گفت این ارجو و گیرید بعد از بیست ماه شیخ الواحید شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما شایسته
 فردوسی را از روز فردوسی پدید آمدند بقول نقیض شیخ سیف الدین باختری خلیفه شیخ نجم الدین
 خیرالدین علمیه که آن شیر بیشه محو و فنا آن غنچه با وید الا حصی آن مصداق مخلوق
 خلاق بعد آن مشرفی حضرت شرف الدین شیخ علاء الدین علی احمد صاحب رحمة الله علیه
 در قبایل القار است وی محبوب ترین جلفای و خواهرزاده شیخ فرد الدین بن کجی فردوسی در اوقات آن
 باران اعلی سابق بود و از اکمل یگان افراد و رؤسای عباد و در طریق صوفیه عالی منصب قومی داشت
 و از علمیه استغراق ذات مطلق هرگز رو بدینا و بعضی نمی آورد و هم وی از سیر الملاحه علی آمد و وی حضرت کجی
 بسیار کرده چنانچه از عایت مهربانی در باب می فرمود که علم ظاهر و باطن من نیز شیخ نظام الدین باوکی است
 و علم ظاهری و باطنی نیز شیخ علاء الدین علی احمد صاحب برودنی میفرمود که علم سینه من بکلمات شیخ
 نظام الدین ادنی و علم دل من در ذات شیخ علاء الدین علی احمد صاحب برکت کرده صاحب اخبار
 الاخیار از سیر الاولیا می آید که در پیشی بود ثابت قدم و صاحبیت مرشد شیخ فرد الدین است شیخ
 فرد الدین بن کجی که با اجازه بیت می کرد و فرمود صاحب برکت کانی خوش است که در این اخبار

شیخ سیف الدین باختری

از زنده بود بعیش خوش میگذاشتند و او مردی خوش باش و کناده میثاقی بود غالباً این
صاحب را شیخ علی احمد صاحب دایم شیخ فریدالدین و خلیفه او بود و قهراد در قصه کلمه است
در سلسله شیخ عبدالقادر بن عیسی میبود و ذکر او در سیرالاولیا آمده و آنچه کرده
این شیخ صابر را ذکر کرده بر آن نمی که در عنوان مذکور شد و ترک ذکر او خالی از غایت نیست
تواند که مراد از شیخ صابر همین شیخ علی احمد صابر باشد و بعد اعلم صاحب القبا نیز سیرالاولیا
می آید و در اوایل حال دوی شصت و شش فقره نام دارد و از ده سال مقرر بود و خود صائم مانده و خود
حضرت گنجشکر گفت یافته رسید که با با علما و اولادین شما گفت می کنید و خود میجوید یا نه
سیده مانی اجازت بفرموده حال است که می آید از آن کور و فرمود که شیخ علاءالدین علی احمد
صاحب است از آن روز خطاب صابر مخاطب گفت دهم می از سیرالاقطاب می نویسد که چون
دوی از خدمت حضرت گنجشکر سال اجازت نامه گرفته شیخ جمال فاشی آمد و برابر آورده است
شیخ جمال داد و حقیقت حال اظهار کرده رخصت دلی و خواست نمود و در آنوقت تاریکی
شب نمایان گشت و چراغ حاضر نبود و ایشان نخستی ایستاد و واقع شد بعد از چراغ آوردند و
گفتا و بادی چرخ را گفت حضرت مخدوم و مرد چراغ روشن گفت حضرت شیخ جمال سال
عرفت و باره حاجت و گفت تاب نفس شما دلی بجا آر و که یک فرزدن تمام دلی را از شما
حاجت حضرت مخدوم گفت سلسله زبانه کرده شیخ جمال گفت از اول یا آخر گفت از اول
پس رخاست و در وقت مخدوم پرسید که آمد و کیفیت حال باز گفت و حضرت شیخ پرسید
چون شیخ جمال مثال زبانه ساخت و توجه گفتی گفت از زبانم همین سخن آنکه که چون
مرایاره کردی من سلسله زبانه که گفت از اول یا آخر گفتم اول حضرت گنجشکر فرمودند
به هدف رسید اما بجز گذشت که اول گفتی و آخر سلامت مانده از مردمان تو شخصی
بود شیخ جمال الدین مانی بی حرکت دعا و می سلسله شیخ جمال جویان خواهد بود و رفت
صاحب دایم صابر و دیگران از بزرگان این سلسله نقل می توان نمود که حضرت گنجشکر

خواست حضرت مخدوم مثال بی عطا نموده فرمود که اول شیخ جمال را انعامی بده بعد بی رویه چون
 وی در انسی رسید و مثال سبب تطب جمال داد و تحمیل کرد و شیخ جمال گفت صاحب ولایت بی رویه
 ای باید و شما طاعت یک ساعت نداشتید اینکار چه طوری شود و شیخ جمال مثال را بپایه کرد و بر زمین
 گذشت که سلسله ترا بر دم که هرگز از تو سلسله شایع نمیشود آخر چنانچه شد چنانچه در کتب غیر شایع
 گشتن چون شیخ علی احمد صاحب زمانه گشته بود شیخ گنجشکر رفته و اقامه آن نمود و حضرت شیخ رگت می
 خوش نیاید در حق مخدوم علی همواره بهر بابی بسیار فرمود و گفت که ترا بازان نوشته سید هم و ننگ میشود
 مثال به خط خود نوشته عنایت فرمود و بجانب کبر حضرت کرد و صاحب ولایت آنجا گردانید که در آنوقت
 بنایت آباد و هوایی آن نهایت بر اعتدال بود و هم صاحب ولایت بسیار لایق بود و چون موقوفات حضرت
 گنجشکر ذکر مخدوم علی صابرکم واقع شده و احوال وی بواقعی ثبت نگشته است بکلیشه معلوم میشود که
 سببی آنست که موقوفات گنجشکر با اتفاق شیخ جمال قدس سره جمع گشته اند و هر که نوشته است ویرا خاطر
 داشت شیخ موصوف لازم بود و عبارات را طریقه بخود روشن است بنا بر آن ذکر مخدوم واقع شد
 و جهت حمایت و ولایت وی قدس سره از وجود مردمان و خلفاء سلسله اش از طرفین الشیست الهی
 چون حضرت مخدوم از خدمت گنجشکر حضرت گرفته در کبر رسید و سکونت اختیار کرد و علمای ظاهر
 و بعضی شایخ آنجا بنکار پیش آمدند و وی قلند و شرب و ابدال و شش میگردانید و در باطن مشغول بود و در
 ظاهر بی التفات نداشت چون مخدوم نشو و نمایافت و مردم اطراف وی بوی آوردند علماء
 و شایخ واحد پیدا شدند و حق حضرت مخدوم با صاحب برائی نماز جمعه و در مسجد جامع قریب به شش آنجا بنایت
 پیش آمدند و گفتند که از اینجا خبر بده و جایی دیگر بنشینید اصحاب مخدوم متوافع گردیدند و حاجی عالی نشین شدند
 انما زیاده و شریقی آغاز کردند که اینجا بنشینستن با و اجداد ما است شمارا هرگز اینجا ننگیداریم چون آنجا رسیدیم
 بنشیند حضرت شیخ سری اختیار بر آورده فرمود که صاحب ولایت این را بمنزله بنشینستن با چنین جایست و از
 اجتماع کجا غلظ کرده گفتند از کجا معلوم شد که صاحب ولایت شما مستقیم بران نیاید پس حضرت از مسجد بیست
 و گفت که در منزل نیست که شما بر ویستایید و بجز گفتن اینکله مسجد و افتاد و چندین هزار که در آن

ملک شد بدین شرح و فغان افتاد باقیما ندان بعجز و پیش آمدند فرمود و سو و منند نیست من از خفتن علی خواستم احسان
 شد بکلی این سالک این قصه بپند نه مانند باز برگزید آباد نشود که نزد یک من برانی اینجا آبادانی است پس از زمان
 بعد از آن سال باقی افتاد و تمامی اهل آندمار را نیست و نابود ساخت بعد از ویرانی حضرت مخدوم بدوقی خاطر
 بر یافت و مجاهد به تنهال میوزید و وحوش و طيور با وی انس گرفته بودند و شیر زردش جاب و کبشی بنمید و
 که بهر شب جمعه شیر می آید و جبین ساسمیکر از پنجه کایات شهاب نباید کرد چنانچه پدر را قلم الحروف و میاد نصاب
 و شاه جیو عبدالشاه که از مردیان شاه غلام حسن خلیفه اخون نقیر صاحب بودند حکایت میکردند که در وقت
 کمال شاه نام ساکن آباد و نسبت ارادت بهما جزاده غلام حسن بن اخون نقیر صاحب است در ویش مذکور
 براسی زیارت مخدوم علی احمد صاحب رفته بود وقت شب و سجده شریف مخدوم غلاف کشیده است و حشر میکند
 ناگاه ماه و شیر میبید که در میان و سجده آمده است سجده اش غلاف در ویش کشیده و پیش از پنجه و پیش از
 کشیده و پچاش غلاف در ویش کشیده باز نزد خودش کشیده چند بار چپش شد بعد ایستاد و رفت گفته اند در
 حال چپک بر مرقه شریفش برگزین نمیدانست چون حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس قدس سره بقصد زیارت
 مخدوم روانه شدند مرقه شریفش یک گروه مانده بود برقی در رسید حضرت ایشان بعجز و پیش عرض نمود که
 عبدالقدوس از این شامت و اشتیاق زیارت میدارد برقی ناپید اگشت سداب چپین و چپان شد چون حضرت
 قطب العالم عجز و نیاز و اشتیاق بسیار اظهار ساخته نزدیک مرقه مخدوم رسیدند بحکم ز قبر آمدند و ایشان را در کف
 گرفتند و لطف نمودند و فرمودند که تو بواسطه طریق ما و برجا رسیدی و الا که یکری را طاعت و دخول بمقام
 حضرت قطب العالم عرض کرد که یکریسان میخواهند که از زیارت شما مشرف شوند اگر برقی جلالت او غلاف کشند و
 از بکیت تربت شریف بهره یابند فرمودند که بخاطر تو این برقی را مسطور ساختم از آن زمان همه خاص و عام در آن
 بارگاه عایبها میروند و فیض میرسد و ذات حضرت شیخ علاءالدین علی احمد صاحب قدس سره سیر و نیم
 الاول سنه تسعین و شصت و برداتی اربع و شصت و در زمان جلالت الدین خلجی واقع شد و وی قدس سره
 معاصر حضرت سلطان المشیخ نظام الاولیه بودند و حضرت سلطان المشیخ محمد بنی داشتند و چند
 سال پیش از سلطان المشیخ وفات یافتند و آنچه جان گفتند و فعلی در حالت سماع برفت از دنیا

ذکران سلطان الشیخ نظام الحق والدین محمد بد او فی قدس سره
 در اخبار الانبیا است نام او محمد بن احمد بن علی البخاریست و لقب و سلطان المشایخ و نظام اولیاست
 و از محبوبان و مرقبان درگاه الهی است و یار و یارستان مملو است از آثار و برکات او جدا و خواص و محاسن
 و صفا و درمی او خواص عرب هر دو از بخارا آمدند و مدتی در راه بود و بعد از آن در بلاد آن سکونت
 ساختند و پدر او خواجه احمد و صغیر سن از سر او رفت و هم در سواد و بد او آن در نیت و تقوی
 نسبت بشان بخالد بن ولید رضی الله عنه میرسد و تولد ایشان در سنه ثمانین رستم است بوده و
 چون قدری بزرگ شد والده او را در مکتب انداخت کلام الله بخواند و کتابها خواندن گرفت و هم
 در عمر و دوازده سالگی کتاب لغت بخواند و یکبار او را ابو بکر ثمالی گفتندی حکایت کرد که من پیش
 بها و والدین می گفتم که سماع گفته ام و این قول میگفتم لغت گفتندی حقه الهی می گفتمی مصرع دوم با و آید
 شیخ با و او بعد از مناقب شیخ بها و الدین گفتندی گرفت ایمنی و در دل او نشیست بعد از حکایت کرد
 که از بخارا و احوال او و این آدم شاهی دیدم چنین و چنان سماع اینکلمات در دل او محتجبی و ارا و فی سید
 که از خود رفت و محبت شیخ فرید الدین در سینه او نشیست روز بروز و زحیفه تربیت بیافت و نشست و
 ریاضت و خواب خورد که شیخ فرید قدس سره میکرد بعد از آن تقصید تعلم بیابی آمد و تحصیل علم
 و تعلمات حریر و پیش شمس المکاب که صدر ولایت بود ماند کرد و یاد گرفت و علم حدیث خواند و
 او را و طالع بلبلان نظام الدین شجاعت گفتندی بعد از آن بشوق ارادت شیخ فرید الدین با
 رفت و وی در آن زمان سبب ساری بودش بسیاره و آن پیش شیخ فرید الدین تجوید کرد و شش باب از
 حروف می رسند کرد و تهدید او بشکو رسلی و بعضی کتابهای دیگر نیز پیش شیخ خواند و بولی روز چهارشنبه در
 پانزدهم رجب سنه ح ستمانه مرید شدند و هم از وی نقل است که وی فرمود چون سعادت یافت
 شیخ فرید الدین حاصل کردیم تحسین بخنی که از شیخ شنیدیم این بود که خواند بیت اسی اقلی فرات
 و اما کتاب کرده سیلاب شتیافت جانها خراب کرده بعد از آن خواستم که شرح اشتیاق
 ایشان با بنیامیم و شست حضور غلبه کرد همین قدر گفته ام که اشتیاق با بنیامیم عظیم غالب بود چون

اوشت وین شاهده کرد فرمود لکن داخل دینش نه همدین روز بخدمت شیخ بیت کردم عرض نمود که در وقت
 آنکه تعلیم کنم و با او در و نوافل مشغول شوم فرمود ما کسی از تعلیم منع نکنیم آنهم کن این هم کن غالب آید و در وقت
 علم باید بیدار با نیت خلوت مشغول شود و بعد از آنکه در تماشای در قید حیات بود سه بار بخدمت او رفت اما در
 خدمت شیخ حاضر نمودم چنانکه شیخ فریدالدین در وقت حلت خواجہ قطب الدین و خواجہ در وقت سفر
 خواجہ بزرگ قدس بعد از مراسم حاضر نمودند بعد از آن در مجلسی با شارت غیبی در غیبت بود که ای
 خانقاه او را اینجا است سکونت کرد و هم از وی نقلست که وی فرمود مراد در واقعہ کنانی دادند در
 مسکو بود تا توانی راحت مانی که دل معش محمل ظهور ربوبیت است و میفرمود که در بازار قیامت چه کالای
 را اینجا بیاورد و این خواجہ بود که دریافت دلدار او هم از نقلست که در گفت وقتی با شیخ خود در گفتنی
 همراه بودم شیخ مرا پیش طلبید فرمود بیاضی بگویم چون بدلی بروی و در مجاهده باشی بکار
 بودن بیخیت روزه داشتن نمی راه است و اعمال دیگر چون نماز و حج نمی راه و تنی دیگر فرمود من از
 خدا خواسته ام که هر چه بخواهد خداوند تعالی بخواهی بی وقت و بکر فرمود از برای تو قدری دنیا نیز خواسته
 در وقت خلوت فرمود مجاهده باید کرد و بیایستی معتد راه وقت و بکر و حجه سر بر نه کرده و بیشتر بکار
 سیر شده میگفت و این رباعی میگفت رباعی خواهم که همیشه در رضائی تویم و خلایک شوم و نیز
 یای تویم و مقصود من از کونین یعنی از بهر تویم و برای تویم چون بیت تمام کرد و بسیر به
 چند کرت شل این دیدم و در حجه و در نیم سر و قدم شیخ نهادم فرمود و بخواه چه بخواهی من چیزی دینی خواهم
 شیخ مرا بخشید بعد ایشان شدند که چو بخواستم که در سطح بهر صاحب بر العارفین میگود که در نوافل الفوا
 از ایشان نقلست که گفت چون در این اوقات بگویم که شکر گشتم در آن ایام بخواه وی عسرتی تمام
 اکثر در ایشان متعلقان ایشان در مضرت و دست فاقه روی میداد و از بکرت صحبت ایشان بگویند اتفاقاً
 بنوی مولانا میرالدین سنی میرم آورد وی و شیخ جمال بنسوی از جنگل دلی آوردی که بری از در
 که است و اکثر مردم آنرا در سر که انداخته اچاری مبارزه مولانا محاسن الدین علی آب می آورد و در کباب
 و شیخ شمس آن دیلما را بهی بختم در کاسها انداخته برای افطار حضرت ایشان در و ایشان میردم

بعد مدت بسیار و بکلیه خدمت حضرت محمد علی احمد صابر به قدس سره مجروح مشاهده جمال شریف محمد علی
که حجاب او شده بودند فراموش کرد و بی اختیار سر در قدم حضرت محمد علی آورده و غشبت بعبادت
کردید و بعضی گاه ارادت فانی گشت و بعد از آن ساعت حضرت محمد علی فرمود که ای شمس الدین
تو قرار زندگی از خدا خواسته ام که سلسله ما از تو جاری شود و عرض حضرت شمس الدین که بعد از او
و خدمت محمد علی مشغول شد و روزی در سلوک می رفتی میگفتند که تا آنکه خیر سلوک تمام کرد و بعد از تکمیل و ارشاد
رسید چنانکه بزرگواران مشغول گشت و اکثر احوالات و خوارق حالات از وی ظاهر شدن گرفت
امادی از غایت بلند پروازی بدین چیزها التفات نداشت آخر الامر حضرت محمد علی احمد صابر در ستم
حیات خود وی را پیش خوانده خرقه خلافت و نعمتنامه از خدمت حضرت خلیفه زید الله بن الحسن بن علی بن ابی طالب
بود بوی عطا فرمود و اجازت نامه بدست خود نوشته و حضرت فرمود و هم اعظم که نصیبه شنبه از پیران
رسیده بود و بقیه فرمود بعد از آن و صحبت کرد که چون من بپرده شوم و انفسه در ریاضه اینجا نخواهی ماند
بجای آنده تعالی ترا صاحب لایق و یار دانی بنگردانیده است آنجا رومی بود و صحبت با بیست سکونت اختیار
کنی و هم گفتگان آنرا یار را بدایت نمائی و من همه جامه و معاون تو خواهم بود پس التماس نمود که در آن
شما حضرت حاضر است اراده آنست که ماقبل خود جبار و بکشتی ستانده حضرت فرمود که خلافت از آن
که در بانی است بروم آنجا شیخ شرف الدین ابو علی قلندر میباشند بار بار وی چه طور صحبت بر آید فرمود
باک در آنکه وی تا آخر سیده است بخود رفتن تو از قصبه مذکور ببردان آید و بعد از چند روز از حال عالم فانی
تعلیم نماید و هم صاحب اقتباس الانوار از سیر الانطاب می آید که شیخ شمس الدین بن علی که قدس سره بعد از
خلاف از محمد علی احمد صابر رخصت گرفته چند مدت تو کمر می سلطان غیاث الدین بلبن اختیار
کردند و کمال خود را در لباس اغنیاء پوشیده میداشتند و قتی سلطان غیاث الدین بلبن بر یک قلعه
لشکر کشید و قلعه را محاصره کرد و قتی بگشت و آن قلعه فتح نمیشد تا شبی بموائی تند و ریزه بادان
بارید چنانکه جنبه سائی لشکریان را ابتداء در شری صعب و قتی بمواد آتش در میج جانماد و در خواست سلطان
هم شمع روشن نمادند بود و مقلد آقا به سلطان حبست و جوی آتش میگردانید و دستور سلطان آن بود که

ناکاه از در به در که دو یک نیمه چراغ روشن است چون نزدیک آن میخیزد که درونش نماوت و آن
 بیکند پیش رفت لیکن از پیشش آن شخص است و این آنحضرت ^{صلی الله علیه و آله} میبرد است و گفت
 میخواستی بر سر سقا چونی روشن کرده بکار خانه خویش باید ما و مرا ازین در انده قرار بود وقت صبح شکست
 بسوی نیمه می روان شد چون نزدیک شد و برادر آنجا ندید برگشت و بر تالابی که بزودن لشکر بود رفت و
 که همان درونش نه میبکند او گوشه ایستادی حضرت وضو کرد و نماز ادا نمود و بسوی نیمه خود مشوخت
 چون آن سقا شکایت از آب پر کرده آب را چنان گرم یافت گویا که از آتش گرم ساخته اند و او بدست که از نیمه ترک است
 در پیش او نشسته بر سقا پیش از رسیدن درونش بر آن تالابیت لطلب آب آب را دریافت مثل نیم شب سوم
 آنجا پنهان نشست تا وی حضرت بیاید وضو کرد و نماز ادا کرد و نیمه خود فتنه بدهد چون آن سقا
 آب را باید گرم یافت شکایت از آن آب پر کرده پیش سلطان آمد و آنچه عیده بود و حمدش سلطان
 اظهار نمود و سلطان بخار را همراه گرفته بر سر آن آب پنهان شد تا وقت صبح وی حضرت بر سر آن آب نشسته
 ساخت نماز گذارد و فتنه سلطان آب را بدید که گرم است تحمیر جانده پیش آن میروید بود و بعد از آن حضرت
 نمود و دید که در نیمه خود ولادت توان میکند سلطان مستبند بایستاد چون وی از قلاوت فارغ شد سردار
 سلطان را بگریختن کرد و سلطان گفت که زهی سعادت من گشت شام و دست خدا و زمان من موجود است
 و این قلع چراغ نمیشود و چند وی حضرت در آن سیکر و لکون سو و منده نشد و لاچار است و عابر وقت و نا
 غوازی گفت پس ساعت سواد می کشند انشاء الله تعالی فتح شود و سلطان همچنان که در قلع مفتوح
 سلطان در دیگر بلا زنت اراده کرده وی حضرت بنور باطن در بافت سلسله سباب احوالی را چهار کجا
 نگذاشت و بخدمت پیر خود پروردگار و چندگاه آنجا ماند و بعد از وفات مخدوم علی احمد مبارک روز پنجشنبه
 بعد موافق حدیثش متوجه بانی بت گشت و هیچ حاجتی و کانی معین نکرد و لاچار در سانه دیوار نشسته و دم
 صاحب اقتدار میگوید از کانی بی خیال معلوم گشته که چون حضرت شمس الدین ترک در بانی بت سید بهنگو
 آنجا نگر در روزی خادم وی حضرت شیخ بوعلی قلندر را بصورت شیر سینه وید ظاهر آنجا عیده بود
 آنحضرت وی حضرت باز گفت وی حضرت فرمود که وایس که در و بر آنجا شکل نمی سلام من بر

کرد و همه صاحب اخبار را بخیار میگردید که نقد است که مدوژی معصی از مردان شیخ نظام الدین بولیا رفت نان سرد
 نیند و شیخ نصیر الدین مجتبی بود بجاست و گفت خلاف است گفتند از سماع منکر شدی و از شیخ
 پیر گشتی گفت بخت نشو و دیال از کتاب حدیث میاید بعضی منیجی بخدمت شیخ میایند که شیخ محمود بن سبک
 شیخ را صدق محاطه معلوم بود فرمود در میگوید چنانست که وی میگوید و هم وی گوید در جوامع الکلم
 که مدوژی مندی شیخ نصیر الدین محمود را در خانقاه برین بیت خودی کمال گرفت بیت جفا بر عاقلان
 گفتی نخواهم کرد هم که وی قلم برید لایق گفتی نخواهم راندم رازی مولانا شاعر ساجد است و در کمال حسن
 در آن سال که در هجری که این بیت هیچ حقیقت نیتوان با اگر جو رجاست بخداوند عزوجل نسبت کرد که کفر لازم
 و شایسته چند کلمه که در مولانا سلیمان بن بر دوانسته برگرفت پس شیخ فرستاد و شیخ آزاد و مولانا
 سلیمان بن بخود طلبید این ساله است او داد و هیچ گفت و دراع پوشانید باز گردانید روز دیگر سماع
 بندگی خواجہ برین بیت بسیار تصدیقه اقطراب میکرد با سعی ماطل معانه و دوش بیابان دیم +
 عالی علمش بر سر فلک زدیم + از صحرای بیخه بخواره + صد بار کلاه توبه بر خاک زدیم + بعد از نظر اسرار
 بالایی یافت نشست و نمود غیث را بطلبید لایق است از دست رفت و پیش آید و کرد و گفت
 مولانا بنویس این چنان بود و این سخن مولانا گفت با که ای مولانا در خانقاه نیامد و زود نوشت و هم وی گوید
 آورده اند که سلطان تخلق شیخ محمود را ایداناکروی و در همراه خود گردانید می گویند که وقتی او را
 جامه دار خود گردانیده بود و این همه ابو حبیبت پیر خود تحمل کردی و دم نزدی وقتی تعلق بر
 وی طعام و ستاد در آوند نامی زرد و نقره و باعث این جزایا نبود یعنی اگر طعام من بخورد همین آمده
 این اسامی و اگر بخورد گویم در کاسه زرین خوروی نامشروع کردی شیخ تجنی از کاسه زرین بر آورد
 نهاد و بر زبان نهاد و بخورد و اندیش خائب خاستند و سیر العارفین آن گزیده حضرت معبود عجلو
 نصیر الدین محمود در مثل شیخ کما ممتاز بود و جد نرگوارش عبداللطیف نزدی و پدر ناوارش سحی نام داشت
 که تولد اولاهو بود و در شیخ محمود و لقبی نام پراشتن خواجہ فیوسف بن سحی بن عبداللطیف
 بر روی است و پدر او در سیاحت گذارشت والده او در تحصیل علوم ظاهر میستی طبع نمود و در آید

حال پیش مولانا عبدالحکیم شیرازی پایه و بنیادی تحصیل نمود و بعد حلت آنحضرت بخداست
 الدین محمد گیلانی از هر علمی نصیبی کامل در گرفت و دست و پنجه انگلی ترک و تخرید نمود و بحاجه نفوس
 حاجه نفوس اشتغال داشت و هشتاد و نه سال از دنیا بیک دور و دریش میگشت و نماز با جماعت
 فوت نشده بود اکثر افطار را به برگ سبزه بودی و در چهل و سه سالگی از آنجا به بلخ آمده مرید حضرت
 شیخ نظام الدین محمد بداولی شد و مدتی در خدمت وی حضرت سبزه و چنانکه همه درویشان آن
 محوطه گنیم میگفتند او بحسب قلوب ساج بود و قوله یاران حق کسوت نگاه دارد تا در اقامت شریفه
 خداستعالی و رسول صلی الله علیه و سلم بنشیند چنانکه در خاکشید ناگنیم نهاد و فروش نداشت و روزی بعد
 نماز ظهر از جماعتی نه بجزه خاص بگرفت و نه بجزه ایشا بزرگ برگزید و در میان خود و خادم ایشان خواهرزاده مولانا
 زین الدین علی بود و او نیز در آنجا حاضر بودی و گاهی بودی و بزمی نشنوی قلندری بیباک نرانی نام و در آن
 ایشان آمد از کار دایره فخریه بود سبزه بزرگ ایشان در حضرت و ایشان از آنجا فرستاده
 حجه و دادان بود و خون بزرگ ایشان از دادان آمد بعضی بدان چون بحال بودند اندرون میدیدند
 که قلندری ناپاک خنجرهای گارد میداد حضرت ایشان و نمیزند مردان خواستند که آن بدبخت را انداختند
 حضرت شنجنگذاشت فرمود که هیچکس مزاح نشود قاضی عبدالقادر بنابیرسی که از مردان خاص حضرت ایشان بود
 و شیخ عبداللطیف را در حضرت غم زین الدین علی را بحضور خود خوانده سوگند داد تا کسی آن قلندر را از آنجا
 رست که قلندر را انعام فرمودند که سبزه و او در وقت کار و زدن بدست تو از آرمی رسیده باشی جان احمد و عالم
 ندیدم صاحب بهشتند بعد از آن تا سال و قید حیات بودند در میریم ماه رمضان شب جمعه و در این شب
 کل رشت حاصل میخواستند که طاهر روح پاک را از قفس قالب بردارند و دهند مولانا زین الدین علی عرض کرد
 که بخندم اکثر مریدان صاحب اهل کمال اندکی را اشارت شود که بجای شما بنشینند تا این
 گشته نگر و فرمودند برو نام درویشان که بر ایشان حسن ظن داشتند نوشته بیا تا ملا خطه نمایم مولانا
 رفت سه دفعه تذکره ایشان موعوم نموده اعلی و اوسط و ادنی بنظر گذارد بعد مطالع فرمود که مولانا
 غم دین خود بخورند چه جامی آنکه با دیگران در اندام از این صحبت فرمودند که در وقت غم و غم حضرت

شیخ فاضل

شیخ فاضل

اگر عاشق سجد و زیاده دل عاشق همیشه در نماز است + ذکر شیخ صدر الدین حکیم از اجداد خلفانی
 شیخ نصیر الدین محمود است و نظیر شیخ نظام الدین شیده گوید که پدری سوداگر بود و در اصفهان است
 بنسب شیخ و متین شین بر معارف و حقائق و ادراکات و طبع و کمال است که یکبارگی او را بر این بوده بود
 تا برای یکی از ایشان که بیمار بود علاجی بکنند چون علاج از موافق افتاد و بیمار ایشان صحت یافت او را
 خطی نوشته دادند تا بسگی که در فلان کوچه پنهان شده میباید و خطر آرد و بسگی که نشان داده بود
 بنزد و چون بگفت آن خطر را بدید و آن دیر زمین نیست با بسط و زمین به کاف و گنجی که در زیر آن
 بودند نشان او را آنجا که عویمت مرد نشانست و را بدان گنجیم القفاست نیفتاد و قبر او قطعه دلی علامتی است
 ذکر شیخ کمال الدین علامه صاحب کتاب المحبوبین از بحر الاولیاء و اولیاء الطالین بحال حسن و مرآت ضعیفی
 ذکر سیران مولانا خیر الدین بنویسد شیخ کمال الدین بن عبد الرحمن سپهر برادر عمزاده و خواهرزاده و در بدو
 شیخ نصیر الدین شیخ اعظمی بود و در خلافت از حضرت شیخ نظام الدین اولیاء هم میشدند بعد یافتن خیر و علم
 در احمد آباد و گجرات متفق شد و در حلقه را در خود در آورد و در این زمان مردی آمده تارست به تهنیت مظلوم
 بودند ایشان با امام حسن رضی الله عنده میرد لقب ایشان کثرت علم علاقه کثرت و در سیر العارفین است که حضرت
 نصیر الدین محمود در خطبه او و خواهری بود و ایشان بزرگ او نیز را بعد عصر بوده او را در سپهر و در یکی
 مولانا زین الدین علی در دوم مولانا کمال الدین خادم شیخ شریف الیه گاه گاهی از حضرت شیخ خود را
 بجا خطبه آورده برای مرست خاطر بنیفر میگردید خود می آمدی و از بنده می پیچید و در دلی می آمدند انشی مولانا
 شیخ کمال الدین شادی می کردند حضرت شیخ نصیر الدین محمود خال ایشان گفت که خدا شود تا نسل جدا از
 باقیماند بعد از آن فرموده شیخ خود که خدا شدند و سه سپهر از صاحب ایشان پیدا شدند اول ایشان شیخ نظام الدین
 و ثانی شیخ نصیر الدین و ثالث شیخ کمال الدین و اولاد او در کبر است و قبر و هم در آنجا است مقام پدر خود بود و در شیخ
 کمال الدین در است و مقیم زمی تقدیر است و همین سجاده و ثبات یافتند و قبر ایشان در و بی کسبند
 فرخا خود شیخ نصیر الدین شیخ اعظمی است و در اخبار و اخبار است شیخ زین الدین شیخ اعظمی خود
 شیخ نصیر الدین شیخ اعظمی است و در اخبار و اخبار است شیخ زین الدین شیخ اعظمی خود

هر دو است تبرع او در اول جنابان کرده است و تبرع او در گنبد است که بایان گنبد شیخ نصیر الدین محمود بن
 حنفی واقع است انشی و بقول قریب گنبد فواتر شیخ کمال الدین است و گردش کمره سنگ سرخ است
 و لا در خواست ایشان در احمد آباد مذکور است که در گنبد گیسو از سید محمد بن یوسف
 اله بلوی خطبه بر این شیخ نصیر الدین محمود بن حنفی است جامع میان است و علم و ولایت ثنائی و رفیع
 رتبی منبع و کلام عالی دارد و او را میان شیخ حجت مشرفی خاقل در بیان اهل تحقیق طریقی مخصوص در او
 حال بر این شریفه داشت و بعد از رحلت شیخ دیار دکن رفت و بولی عظیم یافت اهل اندیا برین طبع او گشتند و بعد از
 دیار از دنیا انتقال فرمود و در ایسیدو در آن گویید و در شهرت او با این لقب برانچه شنیده است که در زری او
 با جنبدی دیگر از مردان مالکی شیخ نصیر الدین محمود بن حنفی بود و در وقت بر داشتن گیسوی سید سبک می کرد و
 در مالکی بنده شد و او سبک است ادب استغراق عشق و محبت بهر درون گیسو بنده شد و هم بر آن وضعی که در
 سند سبک بنده قطع کرد بعد از آنکه شیخ را بر زمین اطلاق افتاد و خوشحال شد و بعد از تقیدت حسنیت او از دنیا
 و هم حال این بیت فرموده هر کوه میرسد گیسو در آن شد و او اندک خلاف نیست که او شوق باز شد خدمت میر
 موقوفات است سسی بخیر المکرم که بعضی از مردان او که او نیز محب نام دارد و جمع کرده در آنجا بنده شد و فرمودند که
 آفتی دارد عشق را و آفت است علی آیت او دوم آت انما آت ابدا آت که چندان برود عشق و غم طلب
 مستحق بر وی طاری نشود که او را محبط گردد و در وقتی بر این آید تا او و او آن لذت کامل رسد و بهر چه
 و صواب محراب بر وی گنبد بر اندک هزار در و غم نقدی دیگر نیست بهر آن با ند بعد مرور ایام در و غم تعلیم است
 او شود رعایت کیر و ذوق در نماز و دولت و صواب بیشتر و ذوق الم از خیرین ضایع شود و در و ذوق
 خود بماند و از وی بی نماز عاقبت او خبر سران جهان را یاد خود با بدین آت انما آت که چون آن صواب
 به مشغول لذت وصال گردد و حرق و فراق الم بهر آن از وی برود و بعد مرور ایام وصال عاقبت و
 اگر در و ذوق وصال بهر برود و مطلوب از حالتین خبر ذوق و حسی و راحت محبوب نیست و حال بنده
 و ذوق صلیت الم او به کار آمد و سر مشو و بهر از وی با وی نماز عشق برود و محروم اند و حال محراب
 اگر در و ذوق با بدین اگر چه وصال شد ذوق کجا بدان را گیرد و وصال کجا را یاد اما عشق بر خود دار است

که حالت ابتدا مستعمل غلبت ذوق و لذت بر آن است و در ابتدا چندی که در حال دریا بوده و در
 او برتر نشود و طلب زیاده کرد و در دریا و دریا و ذوق و لذت را غلبه میباشند و این که غلبت او بر عشق
 برزخ و در خط کامل گرفت اگر چه عارفان این نقصان گویند اما ذوق اینجا است بی آنکه نظر بر کمال و یا بر
 کنی و زمو و در عارفان میگوید که کامل را ذوق سماع بآه این کاملی است که آت انشائی عشق برزخ
 او را از بر سر علوت بر وصول گرفت بعد اعتیاد ذوق زنت و سر و شد انشائی محدود که آفت برزخ
 باشد آت که درین بیت اشارت میکند به عجبیت که گفته شود طالع دست + عجبیت که درین
 و بر سر انهم به فرموده حالت محدود و سماع نیست که از خود نشو و با خود باشد و بگوید و یا بگوید
 او را فرد و گرفته باشد که از ان حرکات و سکنا که در آت از وی صادر میشود و اما در آت او در خفا
 مرد غصه و حالت غضب سماع وقتی بهوشی هم آرد لیکن آن حالت محدود به مقصود در سماع جمیع هم و توجه
 یکی چیز نیست و خالی کردن از هر چه نه آن که بهر آت آن حالت بخودی سماع بغیر این باشد آت محدود و محدود
 درین دنیا و سر و شد و سماع پنج رتبه از دنیا و ذکر شیخ علاء الدین بن سید ابوالجوری بکلی خلیف
 شیخ ابوالعین است و ابتدا احوال از اعتیاد و اکابر وقت بود لغایت مؤلف و آخر یک مردان شیخ نظام
 فقر و از دنیا اختیار فرمود گویند که چون شیخ اخراج یافت و خلافت از پیش شیخ نظام الدین یافته و خوا
 که بجا بطل اصل میوه شود و بخدمت شی الفاس که در که در آنجا شیخ علاء الدین مردی فهمند و عالیجا
 با وی چگونگی آید فرمودم محوره که وی خادم تو خواهد بود و بگویند که شیخ فرموده بود شیخ را خرج فرما و او را بیا
 استقامی در شت و در باغ که از بزرگان ایشان که حاصل آن شت هزار تنه نقره بود کسی گرفت شیخ و دست
 بر زبان نیاورد و بکن بخشش ما می اندازد و میگفت که عشر عشر بر میخیزم و دست در از خرج خواهم برآورد
 است و فایده او در نهانمانه ذکر شیخ فتح الله و پی خلیفه شیخ صد الدین حکیم است و او اهل حال از علمای
 و سالیان و سالیان علی که با من بنیاد میس است برسد و در آنجا و در آخر مرد شیخ صد الدین حکیم
 شد و بسو که این طریقه مشغول گشت گویند که وی را صفت بسیار کشیده بود و دیگر نفع از ان حاصل نشد
 حال او رسیده بود و شکایت این شیخ بر فرمود که ترک ریس کن و کتابا از انک خود بر کن و بچین

شیخ
 نظام الدین

شیخ
 نظام الدین

و اگر کسی بگوید که نسبت نفاس و لطافت موسوم بود از زیر خود که است هنوز فتح باب معرفت در توقف بود
 تا آنکه بگوید رانیز از خود جدا کرد و او را دیدند که بلب آبی نشسته از جرات می نشست ایا در چشم او بیفت تا با صغیر غرض از نقش
 پاک شد و در بدل آن علم باطن شایسته یافت معرفت قطب عالم و بکنونی بنویسید ایشان سه روز سپریست در سماع بودند
 نماز پنج وقت او اسبک و نه بعد سه روز چون فرو داشت شد یاران عرض کردند که سه روز گذشته پس بیدار ما را و او
 گفت که اگر بگفت بعد شمع محمد عیسی را که خلیفه ایشان بودند سپیده زشتا دندانهای نماز جا ترست بانی شمع محمد
 جواب نوشتند که نماز همان نماز است که حضرت محمد دم گذاردند اما جهت رعایت شرع باز باید که در این شمع نماز
 او عیسی دلبوی از مردمان اوست ملازمی با دال الی الی جمیع اعدایا در وی بنویسید در و نشان
 و بیست و نه و عصا و مقراض و سوزن و آبرق و کاسه و نمکدان و طشت و آفتاب و نقش و نگار که بر بدن
 و یاران سپید بند بر کمری دلالت بر معنی دارد و مصلح و دلالت بر مقام طاعت میکند و تسبیح و دلالت میکند بر
 یعنی خواطر ایشان که فراموش وقت او بود و جمیع و ملزوم و مخطره گشت چنانچه دانستی متفرق جمع
 است نشان نشان خیر است یعنی شر از دفع شود و عصا دلالت میکند بر آنکه تکیه بر این یکی باید کرد
 تحقیق است و مقراض دلالت میکند بر طبع علائق و بر قصر آمال و سوزن دلالت میکند بر پیوند صورت
 و معنی اما سوزنی را بی شسته نهند سه سوزن در شسته از پی شوند و آن بدو این بدو است حاجت
 و آبرق و کاسه دلالت میکند بر رعایت فقر و همایان آبی و نانی و نمکدان و طشت و آفتاب
 دلالت میکند بر کندروی یعنی کندروی پیران حواله او شد و نقش و نگار دلالت میکند بر ثبات قدم
 و اگر شانه بکشد و در حجاب یا کاهدی پوشیده و نه کلمات متفاوت است و چون کار و کسب میهند باید که در
 کرده بدهند و خیزه یا گوشته همراه او کند و سوز و آبرق و مثل آن آب پر کرده و نه و چون شانه شانه او
 کنند جانب آنها را یک در و شانه و آن کنند که در کار جدایی موسی ابلغ است یعنی چون سبب تفریق و جدایی
 و در تر باشد بهتر است و گوشه سراج الدین که ایشان قانع تمام برید و خلیفه بر برزگوار خود و کمال الدین علی
 و کز او بودند و خلاف از شمع نصیر الدین محمود و جراح و علی نیز بنویسند عالم بودند و بعد از ظاهر و باطن که مولانا خواجه
 با گوشتی شاکر و ایشان بودند و شعر می گفتند چنانچه این شعر ایشان است شعر بار دیگر می گویم بعد سراج و قبل

شیخ

را هفتاد است صاحب مقامات علیه احوال سینه سریش فتح الله و سیدی والد او شیخ احمد عینی از اکابر دینی
در آن زمان که از آمدن امیر تیمور به بلخ می آمد و اکثر اکابر حیات خود را در آنجا گذرانیدند و او نیز در آنجا بود و شیخ محمد عینی از
هفتاد ساله بود و هم در عصر آن قبضی سعادت ازلی و همت او جلی بر شیخ فتح الله شده و وجود آن بشارت بر
ملک العلماء قاضی شهاب الدین ملکه که در شرح اصول خودی که قاضی دارد و تقریب نوشته است و بعد از آن
از تحصیل علم ظاهر و در دست شیخ بقعینه باطن مشغول شد و شغل باطن بر وی بغایت سهیلا یافت بعد که میگویند
که بر در حجره که او خجی بود سالها گذشت که شیخ را از آن خبر نمودند و روزی برگه ای آوردند بر جای نشست و او را
بود پرسید که این برگه از کجاست آنجا می بینم که در اینجا درختی بود و آن برگه که سر در آن نهاده بودند
سهره کردن او را بر آورده بود و در آنجا آن سینه رسیده و روضه او در چوبون است و که شیخ علیه السلام
ایشان مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ سراج الدین بودند و هم از سید محمد کبیر از اخوانت سید شمس الدین
ششم صفر و چهارشنبه سنه تسع و ثمانمائة بقولی سنه احمد و وفات یافتند و در گنبد برادر بزرگوار خود
در کون شمس الدین گنبد در پیش در کون است که بلده قدیمه ولایت گجرات است بسیار کبار در آنجا مدفون اند
سفر من از آن شهر خیر و محبت اکین است انوار برکت و ولایت از دیر اینها می آید و بنیاد که در شمس الدین طاهر
سیدی بزرگ بود و در ولایت زینت نور علی و اکبر بود عمر او بعد از پنجاه رسیده بود و مرید شیخ نور قطب عالم
نخا به خواجہ سید علی بن حبیبی اعتقاد و محبت داشت بدین از می عمر یکچهاره در کوچه ای از حصار آب منی دکان
نمیداخت چه لول غایب و شهر طهارت نه در آمد می و در دروازه شهر سکوت کردی و اگر در شهر درآمد
طهارت کامل کردی چون وضع گران شدی زود بدر رفتی تا بسا و انقض و ضو شود و رحمه الله علیه ذکر
حسام الدین ماکپوری مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم از اعیان شاخ وقت خود بود و عالم بود و علم ستر
و طریقت او را فقه و طاعت سیمی رفیق العارفین بعضی از مریدان او جمع کرده است و در آنجا سید نومان شد
مریدان نسبت به پیران عقیده پیوند از عبادت یکس می رسد صاوتی حقیقی که در گفته پیر در مثل پیوند سید است
بجای که کثرت سق عبادت شده و هم سفید گرد و چنان که هر نفسی که به پیر رسد بر او هم رسد و هم به خود
گیرد و کسی که گفته پیر زود مرید می است او می جویند سیاه است بجای سفید اگر فیض بر او هم رسد

شیخ محمد عینی

شیخ سراج الدین

شیخ نور قطب عالم

اما او را چندان نفع نباشد و بزور داری که بود زمان سلاکت زوکر عاشق گردد و از مکر عارف فریاد
 بیض آبی نگاه میدارد لیکن بر دل آگاه رسیده پس لک نظر میباید ماند برده غیب چکش از زمان شیخ فراق گجا
 یادست با نوا دوست با پرتو نوا دوست فرمان شنید در دیشی بر روی سید درون خانه برده آگاه از بر دیش
 امد صاحبخانه آشنی بر روی زن خود کشید برده کوزن او را از سر لیکار پرسید گفت در آن زمان که او آمد
 بود بیکانه بود خبر از خود داشت چون لک گفت بیکانه شد با خود باز آمد رحمة الله علیه که شنبه را اید
 جو جو بری از شاه پیر شایخ آند بار است مر شیخ محمد عیسی است در ترک و بخوبی صدق و در عیسی داری
 گویند که بگردی صاحب شنبه شمسین نام از دلقه کجوات شوق دریافت صحبت شیخ محمد عیسی بخوبی رسیده بود
 شیخ بهاء الدین آن ایام طالب علم صالح و قابل بود بصحبت او افتاد و این شیخ حسین علم کیما سید است
 شیخ سید الدین بود که جوانی غیر شایسته روزی دل او بر روی بسوخت گفت ترا بخواهم با بصورتی باید
 بصورت دیکمیا علی اهل آورد و می بداد که حرف با محتاج خود بکن تا اگر باز احتیاج شود با ما بگوئی که برای تو
 دیگر کیست شیخ بهاء الدین عرض داشت نموده که بنده را از شما امید کیما دیگر است این کیما بکار رسیده شیخ را بر
 دل خوش و در تربیت باطل اویزد و تا وقتیکه مدت ملاقات شیخ حسین با شیخ محمد عیسی را بنرسید و با نصیحت
 و خرقه تبرک از شیخ بابت بجا ماند و دلقه مرخص شد شیخ بهاء الدین دست در امان شیخ آورد و الدین اودت بدار
 نمود و گفت پیروز شیخ است و از ما تا همین مقدمه صحبت نصیب بود بعد از مدتی شیخ بهاء الدین را دل بخوا
 شیخ محمد عیسی شعیبه عملاق ازلی سابقه و مستقدان او در آمد و مرید شدند و نعمت یافت و هنوز بعینت
 خلافت مشرف نشده بود که وقت رحلت شیخ در رسید و مرید بهاء الدین خرقه خلافت تو بر سر
 است که از ما که پیر شریف خواهد آورد و زمانی که موعود بود راجی سید حاج محمد بنور سید شیخ
 بهاء الدین نیز با استقبال او بر آمد هم دلقه باولی خرقه پوشانید و خلیفه شد و ذات شیخ بهاء الدین
 و بنده ذکر شیخ محمود حاج ابی انان مولانا مرید و خلیفه پدر بزرگوار خود شیخ علم الدین بودند و خرقه
 خلافت سهروردیه و شطاریه از دست شیخ فاذل پوشیدند و خرقه پیغمبری از دست محمد عیسی
 و شیخ ابو الفتح شعیبه شدند و نیز از دست شیخ غزالی شد و کل از کن الدین کان شکر خلیفه را نام

شیخ شعیبه

شیخ

در نظر ارباب برادر ذکر ایشان آورده اند و در فراویس فرخ شاهی است که ششم محمد ابو صالح المصطفی
 بن شیخ احمد الشهری بن شیخ نصیر الدین ثانی در عمر دوازده سالگی مریدم فرائض خود و شیخ جمال الدین
 حسن شد و کار کرد و خلافت یافت و هم در شش سالگی از پدر خود شیخ احمد با جازت و خلافت مشرف
 در عمر شانزده سالگی تحصیل علم ظاهر می کردند و ولادت ایشان در سنه پنجاه و هشت و سه عمر یوسف بن
 وینال بوده و وفات ایشان قبل از پدر است و ششم ذبیح الدین یکده ارشاد و یکده بقوی بن همدان و در
 و در بلده مولد خود احمد آباد گجرات محل شاه پور قریب قبر واله شافعه خود و نون گشت و ایشان
 فوت شیخ حسین بن هسار بوده و بعد فوت شیخ خود نود و یک سال و بعد انتقال پدر خود چهار
 و در حیات والد خود بیست و هفت سال میبندد ارشاد و ارشاد پدر شیخ ان نزد ذکر شیخ محمد نام
 ایشان شمس الدین است و لقب ایشان محمد و قطب مرید و خلیفه پدر و گوار خود حسن محمد بود و ولادت ایشان
 در بلده احمد آباد گجرات در سنه پنجاه و شش واقع شده و در روز یکشنبه بیست و نهم ربیع الاول سنه یک
 و چهل و یک وفات یافتند و در بلده مذکوره مدفون گشته و چهار ریس در عقب گذاشته اول شیخ سر
 الدین و دوم شیخ عزیز الدین و سوم شیخ حسن محمد و چهارم شیخ محمود تاریخ بود چندی محمد اکبر انصاری
 حق محمد چندی و خلفا بسیار داشته و از آنجا که مشهور تر بنیره ایشان شیخ عیسی مدنی بن شیخ محمود
 ذکر شیخ عیسی مدنی ایشان مرید و خلیفه پدر گوار شیخ محمد بودند نام نامی ایشان محی الدین و لقب
 شریف عیسی مدنی گویند ابی یوسف است عالم بودند و علم شریعت و طریقت چنانچه تفسیر حسنی و چهل و دو
 که در آن چهل و دو کتاب است از تصنیفات ایشان است و از اهل مجدد سماع بودند ولادت ایشان در احمد آباد
 گجرات تاریخ نهم ماه رمضان در پنجشنبه سنه یک هزار و ده واقع شد قطعه سلطان ابوالایت شیخ عیسی
 که بر روی از خدا صد آخرین داده و تولد یافت در تاریخ مسعود و سعادت و ات پاکش را ازین باب و غیر
 جو سال سپیده بود و از آخر چهارده سال مدینه منوره گذرانیده بود و هم در مدینه طهر و شرف است و هم
 منوره گذرانیده بود و در وقت سفر میبندد و زیر قبة حضرت عثمان غنی رضی الله عنه مدفون گشته و در
 منقاج الکرامات که انصاف مرید محمد فاضل بن فخر و از ایشانست مدفون است و احوال ایشان بنوم است و

شیخ محمد

شیخ محمد

محتاج الولا سنی علاج العبدت بیان احوال ایشان مفصل است و از اکابر خلفای ایشان حکیم عبد جبار آل اویسی
 بودند که ذکرش خواهد آمد و که راجی حادثه در پیش حسام الدین با یکپوست بزرگ بود و صاحب نسبت درست
 حال صحیح و صفاتی باطنی فصل است که در زمان پیش از شمس الدین شهباز لدین که از اجداد او است از سادات
 که درین دینی قدم آورده بودند بزرگان ایشان مخبر و مکرم بودند و در زمان پدر و مادر ایشان اسم راجی عا
 و او نیز در او اهل حال و لباس سپیدان بود در آخر صحبت شیخ حسام الدین رسید و ریافت نشاء که شیخ صفای
 باطن حضور در وقت نصیحت کردیدی از علم ظاهر بقدر حاجت گفت کرد و بود و لیکن دانشمندان این
 ابدات او بودند و برادر با یکپوست شیخ حسن ظاهر مرید راجی حادثه است و از پسر میری راجی سید نور
 نیز خلافت یافته و الداد شیخ طاهر از عثمان بطلب علم مابین یاران او مدتی در بده بیمار سکونت کرد و پیش
 حقانی تحصیل علم نمود و هم در بهار شیخ حسن از عدم رجوع و او هم در انشاء تحصیل علم و در طلب اس گریح
 او شد و صحبت درویشان افتاد و چون آوازه شیخ و بزرگی راجی حادثه در میان خاص عام افتاد و شیخ
 مدبرین سید بطریق امتحان رفت و هم در قضیه اولی در سلسله او آمد و اول سیکه از علماء و حلقه را در سید و آمد
 بودی که از شیخ جوینوست و او را راسا اهل است در طریق سلوک علم توحید چون سلطان سکندرتقداد شده بود
 او را بجانب القاهره فرود و در سابقه شتیاق بزیارت مشایخ دینی داشت طلبید سکندر موکداً بخیال شد و اول از
 آمدن فی در آنجا بود و بعد از آن در بی سید و در کوشک بخی شند که برج حصار سلطان محمد تغلق است با اهل
 عیال سکونت کرد و در آنجا وفات یافت و قبر او و اکثر اولاد او هم در آنجا است و ذکر او در اخبار الاخبار
 مسطور است و ذکر نسب ایشان محمد حسن خانی بعد ذکر شاه قطب که فرارش در مراد آباد است ضمناً خواهد آمد و قاضی
 درت چهارم ربیع الاول سنه تسع و تسعمایه ذکر آنکه او شاه خاوند و لشکرش با او
 نقشند حمید العبد که شجاست ولادت ایشان در محرم سنه ثمان و عشر و سعمایه بوده و در عهد غریز از حج اجماعی
 بنا بر آن قول فاق حضرت غریزان در شهر سوره احدی و عشرین و سعمایه بوده باشد حمید العبد علیه السلام و در
 ایشان قصه عارفانست که در بیست و یک روزگی شیخ بخارا را طاعتی آید و لایه و ریافت او بشهر مبارک ایشان
 بود و در وقت آنست نام ایشان محمد بن محمد بن النجار است ایشان را نظر قول بفرزند می آید خدمت خواجهمحمد با

شیخ

شیخ

مشایخ خاوندان

است و تعلیم آداب طریقت بحسب رت از امیر کمال چنانکه گذشت آنحضرت ایشان اویسی بوده اند و در
از روحانیت خواجہ عبدالخالق عجمی وانی یافته اند چنانچه میفرمودند که شعی و غلبات جذبات و شبهه فرار است
از مزارات بخارا رسیدیم به مزار چراغی دیدیم اوزخته و در چراغان و عن و قنبله تمام اما فقیده اندک حرکت
میایست داد ما از بر دهن و آن تنگنگی برافروزد و در مزار آخرین متوجه قبله نشستم و در آن وجهی غیبی
شاهد کردم که دیوار قبله شش شد و شعی بزرگ پیدا شد و پیرده بند و مشی می کشیده و گرد گردان
جماعتی خواجہ محمد باسناسی را و میان ایشان شناختم از اجتماع کی مرگفت بخت خواجہ عبدالخالق
عجمی دانی اند و جماعت خلفاء ایشان انگاه آنجماعت گفتند گوشت را که خواجہ بزرگ سخنان خوانند فرمود
از آنجماعت در خواجہ سلام کنم و خیال شرف شوم برده برگزینم بری دیدیم نورانی سلام کرد
جواب دادند انگاه سخنانی که بنیدای می سلوک و وسط و نهایت تعلیم از ما پس در میان میفرمودند گفتند
آنحضرت با تو فو و ندایان و رنات است و ما استعداد قیامت این راه اما فقیده استعداد
حرکت میاید آور و تار و تن شود و اسرار ظهور کند و دیگر فرمودند و مبالغه نمودند که در احوال
برجاده آمرنی و عمل لغزیت و سنت بجا آر می و از خفته ها و بدعتها دور باشی و دانا احادیث
مصطفی را اصلی اند علیه سلم پیشوای خود سازی و تسبیح اخبار و آثار رسول الله صلی الله علیه
و سلم و صحابه که ام اوفی الله عنه باشی و گفتند بعد از آن متوجه بسف شوی بخدمت
امیر کمال چون ملوچ فرمود و میفرمود بخدمت امیر کمال رسیدیم خدمت امیر الطاف نمودند
و مرا تلقین فرمود و بطریق نفی و اثبات بطریق خفی مشغول ساختند و چون در واقع
بودم بعمل لغزیت ذکر علانیه عمل نکردم کسی از ایشان متوجه آنکه در ویشی شمار امور و است
ایشان فرمودند که حکم جذبت من جذبات الحق تواری عمل الثقلین باین سعادت مشرف
ما از ایشان پرسیدیم که طریقه شما ذکر چه خلوت و سماع می باشد فرمودند که منی باشد گفت بیا طریقه
شما چیست فرمودند خلوت در انجمن نظام هر با خلق و مباحطن با حق سبحانه و تعالی میفرمودند و در این
نظام اینک است که در هر طریقه القینی نفی این و جو و طبعی میباشد انجا

مشهور و تحقیقی میباشد و پیغمبر و در بعضی حدیث میفرماید این باب است در حدیث
 و حدیث امیر کمال علیه الرحمة و در بعضی از خود اصحاب متابعت خواججه نقشبند شریعت فرموده اند و در
 اصحاب از خدمت امیر سوال کردند که خواججه با والدین در ذکر علایق متابعت شما نکردند امیر فرمودند
 چنینی که بر ایشان میگردد زنده بقاء حکمت الهی است و تحقیقات ایشان در میان است یعنی خلطه و خواجگان اگر ترا
 بی تویر در آن آورده اند سرس اگر بگویند و بیزن آمده تیر زفات ایشان در شب مشغله میسر است
 الاول سده احدی و پنجاه و دو واقع شد رحمت الله علیه و ذکر خواججه علی و والدین علی بن علی بن علی
 سر و در نقیضات نام دی محمد بن محمد النجاشی است از کبار اصحاب خواججه با والدین بوده است و حضرت
 در ایام حیات خود حواله تربیت بسیاری از طالبان باب ایشان میکرد و اندر میفرموده اند که علایق
 بجای بار بر ماسک کرده است تا جرم ولایت و آثار آن علی وجه الامام الاکمل از ایشان ظهور یافته است
 در محبت حسن تربیت ایشان بسیار است و از اینگاه بعد بقصان به پیشگاه قرب و کمال رسید
 در تکیه کمال یافتند و میگوید مدینه را از قطره خون از دل چکید و نشان قطره زان باقیم و از
 مشایخ کبار زیارت کشنده به مقتدر انقیض نمایند که صفت آن بزرگ و شایسته است و با
 صفت توجه بوده و در آن نقیض در آمده اگر چه قرب صوری را در زیارت مشاهده مقدسه آنها بسیار است
 اما در حقیقت توجه با روح مقدسه را بعد صوری مانع نیست و حدیث بنوی که مکتوب علی بن عثمان
 میان و بر ایشان این سخن است وفاته دی بعد از نماز خفتن شب چهارشنبه سیم حجب سینه ایشان
 تمام شده بوده است رحمة الله علیه و ذکر خواججه محمد با برادرش امیر عالی همراه در شجاعت ایشان
 خلیفه دوم حضرت خواججه بزرگ با والدین اندر مبادی احوال خواججه محمد با برادرش امیر عالی حضرت خواججه
 رزمی در انشائی میجاءات بهر خانه خواججه آمده بودند و میران و قنطاریا و اناقا تانیر کی از خطا و
 خواججه از بیرون در آمده حضرت خواججه از وی پرسید که بر بیرون چیست ای گفت جوانی پرسید که در
 ایستاده خواججه بیرون آمده فرمودند شما با برادر خود آید از از زبایق مشهور شده اند و نه است
 نام نینان محمد بن محمد بن محمود الحافظی نقل است ایشان از کبار اصحاب خواججه بزرگ اند و حضرت

تشیخ

تشیخ

خواهد در حق ایشان فرموده اند و بحضور اصحاب خود بایشان خطاب کرده که حق داناتی که از خلیفه ائمه اند
 خواجگان قیس العباس را هم باین ضعیف رسید دست و آنچه درین راه کسب کرده است آن است بشما سپرد
 چنانکه برادر دینی مولانا عارف سپرد قبول میباید کرد و آن است آنچه حق سبحانه و تعالی میباید بسیار از ایشان آفریده
 و قبول کرده اند و در مرض خبر و غیبت ایشان در حضور اصحاب در حق ایشان فرموده اند مفضل از راه رسا و جو
 اوست و او را به دو طریق خندید و بگوید که ایست کرده ام اگر مشغول نشود جهانی از دین و زیاده و در محلی دیگر
 شریعت نظر و محبت و برادر است بخشدند تا هر چه گوید آن شود و در محلی دیگر فرمودند هر چه او میگوید حق تعالی
 آنیکند بحکم حدیث صحیح ازین عباد الله من لو ائتم علی الله لکبره میگویم که میگوید او نیز که در محلی
 دیگر و در انقیادش که حق فرموده او را اجازت و او بدین عمل بر موجب آنچه دانند و تعلق و حقائق او را بپای
 و تعلیم آن الی غیر ذلک من التعلیمات التي لا تعد ولا تحصى چون در محرم سنه اشین و عشرین شانهامان به
 بیت المحرم و زیارت بیت علی العبد و اسلم از بخارا بیرون آمدند و از راه سلف به سنجاقان رسیدند
 و بعد از مرآت بقصد دریافت مرآت تبرک روان شدند چون در کشف محبت و عافیت و سلامت در قیامت
 بیکدیگر محرم رسیده اند و از کلاں حرم تمام گذارده اند ایشانرا مرضی عارض شده است چنانکه طواف در آن
 عمارتی کرده اند و از آنجا متوجه مدینه شدند و راه اصحاب اطلبین شد و اعلا فرموده که در این راه هر کس که
 جاء فی سید الطائفة الحبی قدس الله تعالی شریقه فی صفة یوم السبت التاسع عشرین ذی الحجة سنه
 و عشرین و ثمانیة عنده فاعلم انک انما الاله تعالی تکریم و برکات و رحمتش بر من است
 و انما بین النوم و البقیة تعالی فی الله عنه فی زیارت و شانهامان بقصد بقصد حفظ نزدیکی که در
 سیرت بیاتم استیغاثت من الحاکم الواقعه بین النوم و البقیة الله علیه علی ذلک و در زیارت
 است و سیرم به مدینه رسیده اند و از حضور علی بن ابی طالب علیه السلام بشارت یافته و آنسوده الامار الطلیع اندامان
 زیادت گفته چون مطالعه کرده اند فرموده اند که من به است و زیادت تر نشد اند و چه شنبه اربعه است
 اند مولانا شمس الدین فارسی رومی و اهل بیت و فاعله بریشان نماز کرده و شب جمعه را بکمال مبارک
 فرمودند و در چهارم به شریفه امیر المومنین عباس رضی الله عنه و فی کشته اند و شنبه زیارت الدین

در این محلی
 در این محلی
 در این محلی

الخوانق رحمۃ اللہ تعالیٰ از حدیث سنی سفید تر شنبه آورده و لوح قبر ایشان ساخته و بان از سائر قبور ممتاز
 و حضرت خواجه مارا سوال الیک طریقت کجہ توان یافت فرمودند بشرح و دیگر بعد الحیا فطه علی الاموال
 فی الطعام لا توفی الشبع ولا الحجج الموقوت و در تعلیل المنام علی طریق اعتدال المراح کوشیدن علی الجنب
 احیا و بین العناین قبل الصبح بحیث لا یطلع علیہ احد بتوجه در خود نین ذکر خواجه علاء الدین عجمی
 رحمۃ اللہ تعالیٰ و از نعمات خدمت آن عظیم یاد آمد فرموده اند که خواجه علاء الدین عجمی وانی از اصحاب
 خواجه بزرگ بوده و خدمت خواجه ویرا بعضی خواجه محمد یار سا فرموده بودند و استغراق تمام داشتند و تمام
 شیرین سخن بود و گاه بودی که در میان سخن خود غایب شدی و فنی که خواجه یار سا سفیر سارک
 اند ویرا میبردند اندکی اکابر میفرمودند گفته اند خدمت خواجه درخواست کردم خواجه علاء الدین سببا
 بر وضیف شده است از وی سنی آید اگر ویرا ازین سفر معذور دارند و در نیمایه خواجه فرمودند که
 با وی هیچ کار نداریم چرا که چون بیانی تمام از نسبت عزیزان با وی آید از شجاعت مولد ایشان عجمی و ان
 مبارک ایشان چنین است که هر چه وی است قریب عید گاه بخارا و دیگر ابائی تل مدنون است و کران غرق
 بحر وصال آن سپردن از قیام جمال منوره از عوارض کشف آن نظر جمال در
 بهر حکم آن جلسین حق الیقین ب العالم حضرت جلالت الحق الدین مسره از عجمان محبوبان بظان
 شان عظیم لطف عظیم حالت مستقیم داشت و آنقدر ریاضات و مجاہدات بر خود نهاده بود که از غایت
 جوع نفس اماره بصورت موجود محسوس شده از بدن مبارکش جدا افتاده و در آن قامت او هیچ فتوری راه نداشت
 و وحی کشف کرامات بنظر وقت بود و در تربیت مریدان دستی قوی داشت و بیک نظر معیان را و
 با سوت را بشماره جهروت و لا هوت مشفق میساخت و بهال پیرنگ تشنه میگردانید و خلیفه جانشین حضرت
 شمس الدین ترک است و هم شرفش خواجه محمد بود و لقب می جلالت الدین نام پدر بزرگوارش شیخ محمود بود و
 اشرف وی حضرت ایل المومنین عثمان ضی الدین عجمی بودند و وی حضرت ولی مادر زاد بود و از ایام طفلی
 و جذب الی گریبان گیر وقت وی بود اکثر بصره بصره اندامی و شوخ اندامی و آخر حال چند استغفار
 در ذات مطلق بود که هرگز از غیر خدا نشاء مگر در اوقات نماز نموده بدان خبر و با صحت و سماع اکثر می شنید

اعراض شایع کرام میبود و در مجلس علمی جماع خلایق و علما و مشایخ آن عصر سیاحت و ییگی مردم زمانه و علمی
 سر روی توجه و اعتقاد بودی میشدند و بیکس انکار و سماع دی نمیکرد و در اقصای هست مسمی بزاوالا برآوردی
 حقائق و معارف روی طرح کرده و وی چهل سال مسافرت کرد و مکرر حج مریدین و ائمه و از بسیار
 کرام و اولیا عظام نعمت یاد و کمالات دی ازینجا قیاس باید کرد که مثل مجدوم شیخ احمد عبدالحی که جمیع شیخ
 و پی و آند یار را و یافت بود و دست تصرف هیچ یکی بر وی نداشتند و آخر آن مکنت شیخ جلال الدین و الدین
 در تبریز بود و بیافت و راخبار را لاخیا نقل است که شیخ احمد عبدالحی مرید شیخ جلال الدین پانی پشی
 مریدی از مریدان شیخ مهمانی کرد و شیخ احمد را نیز طلبید و از آنجا بعضی از مخطورات شیخ نیز حاضر بود و شیخ
 با خیال اسما نه کردنی الحال تبریزی کرد و بعد از آن ساعت طایفه که از شیخ جلال یافت بود باز گردانیده
 و او در سربادیه نهاد و راه گم کرد و در آنجا درختی بود و بالاسی آن درخت برآمد و کس اوید که بجانب
 سی آیند از درخت فرود آمد و بجانب آند و کس رفت و پرسید که راه کدام است ایشان گفتند که را برد
 شیخ جلال الدین گم کردی گفت بچنین است گفتند بچنین است دانست که ایشان سولان حق اند باز گردید
 و از آن عرض که کرده بود توجه کرد و از سمرقانت آورد صاحب اقتباس الازوار می آرد گویند بدین
 جلال الدین بغایت مردی عالیشان و صاحب دولت بود و در قصبه پانی پت سکونت داشت و شیخ
 جلال الدین آن حال داشت و از دولت پادشاهان و لیا و مباح و غیره میکرد و عیش بی و غدا میل نمیداشت
 بی انداز میبود می آمد که وی منظور نظر شیخ ابوعلی قلندر قدس سره بود حضرت شرف الدین
 ایام طفلی در اینجا بود دست میداشت و سخنان دی برای دیدنش هر روز میرفت هم دی از سیرالقطار
 می آرد که روزی حضرت شاه شرف بر سر برایشه بود که حضرت شیخ جلال سوار از پیش گشت
 حضرت شرف چون برآمد بیکت زهی اسپ زهی سوار از شیخ جلال گشت از سپ فرود
 که بیابان پاک کرده و در بعضی نهاد و معنی سیاحت گذرانید و جمیع اقتباس میگوید که منقوست از شیخ عبد
 و شنید معنی پانی پتی که در می حضرت جلال نشسته بود که بر زنی ضعیف کوزه خالی گرفته برای است
 نیست چون نظر دی حضرت بر وی افتاد و گفت که بیکس از می که آب آورده به دی و می عرض کرد اگر

پیرو دایم لطافت بودی که اجوره کنی و وجه آب طلبیدن استیجی چرا این محنت بر تو داخته کردی و بی حضرت
 کوزه از دست او گرفت و بر سر چاه ریخته و کوزه از آب پر کرده و بر دوش خود نهاد و بگفت که از این سینه بدعا
 کرد که حقیقتی درین آب برکت کن پس از آن روز چندان سیرال آب از آن کوزه خرج میکرد مطلقا کم نشد
 تا نیست باز محتاج مادرین آب نکرد و بنفوس روزی یکبار می بخدت می از فرزندان وی آمد چون فرود
 فاقه ایشان بدید گفت که کیا ازین بیاموزم خودم را و حقیقت حال بخدت حضرت باز گفت وی حضرت
 تف بدید و آنچه انداخت پس تمام حجه از طلا بنظر در آمد حضرت رو بفرزند کرده گفت دیدی این کیمیا بی
 سعادت بیاموز و هم وی از سیرال آفتاب می آرد که وی حضرت برای نماز جمعه بکه میرفت و با پیوستگی
 علیه السلام نماز میگزارد و روزی بخاطر گذشت اگر اجازت فرمایند گاهی در پانی پت و گاهی در کعبه بگذرانم
 فراغ نماز آنحضرت علیه الصلوة فرمود که شیخ حلال ما نماز فرزند من سید محمود و نماز ما نماز میگذارد
 با من بعد از آن می حضرت روز جمعه بایرمنه بر دهنه سید محمود میرفت نماز جمعه او امینود و سنه وفات وی
 حضرت پنجم و قیام من سید حسین و حمانه است و بقول مرآة السیر در هم ربع الاول قیامند و سن وفاتش
 بنظر نیامده و لیکن متعاسر سلطان محمود بن محمد بن فیروز شاه بود و سلطان محمود مدت بست سال و دو
 سلطنت دلی کرده بنابر شیخ پنجم و قیام سنه خمس عشر و ثمانیة در گذشت و عمر شریف شیخ حلال بن
 والدین از کعبه و یا بمقام سال متجاوز بود شیخ شبل بن شیخ حلال الدین بانی سبی خفیه پدر بزرگوار خود
 است عالم بود معلوم ثبوت و طریقت حقیقت و در فقر و تجرید و تفرید شانی عظیم داشت و از دنیا و اهل
 محضر میگویند هر دو پایی وی بر ضی لنگ بود اما از غایت شوق و ذوق در وقت نشیندن سحر و در خفا
 و تواجد بودی روزی مانند سکرستان در عین سماع برخاسته و حمد میکرد و درین اثنا شیخ ادریس
 عمر وی هر دو دست گرفته فرمود که شبل از رخاستن تو و خیال خلق میگوید که شبل الهی اگر گشت گنه
 وی با شماع ابعثی منبثست باز تا حیات خود که تا تواجد بر خاست نعلت و زمی با فغانان که مرید
 وی بودند فرمود که از خیال خدای خواسته ام که تیر شکارهای خطا بر تو روزی شخصی از انسانان تیر
 با آسمان بزیات کرد و بگفت که با آسمان چه چیز بد تیر ناخواسته چون تیر بر زمین آمد دید که بیکان

تراز بر گزیده است حیران مانند دوش که راست اولیا حق و سینه شهنشاه و دوش
 شیخ بهرام ختی مرید و خلیفه صاحب حال شیخ جمال الدین بانی پی است در عهد جوانی بعد عطا
 و خلافت و قصید زیاد باقی چون در بای جن فرب نقیب میدلی آب ساکنان قصید نو که هر
 شیخ از دخیال خرابی قصید از طغیانی دریا استغفار بخدمت شیخ دو آورند حضرت شیخ بهرام شیخ
 را نوشت که احیای خود میدلی باش و در بار از خرابی قصید باز او شیخ بهرام در میدلی است
 و کلاه در بار اگر گرفته و عصار بر زمین زد و باز در بار از اینجا صلح و دوستی در افتاد شیخ
 بازده بود در اینجا بود و قدیمی بهر اینجا است بعد عمر که صد است و پنج و سینه شهنشاه و چهار دوش
 اوست و مشهور است سر مرینی که در روضه دی می آید شفا یابد و کر مولانا یعقوب چرخ می
 در شجاست ایشان از کبار اصحاب خواجه بزرگ خواجه میاؤالدین اند و عالم بوده اند و علوم
 و باطنی و در اصل از چرخ اند که وی است در ولایت غرضین و قبر ایشان در مکه است که یکی از زیه
 های حصا است ایشان فرمودند که پیش از آنکه ملازمت خواجه پیوندم ما ایشان محبت تمام داشتیم و بعد
 از آنکه کار علمای بخارا احداث فتو اگر فتم غریب آن کردم که وطن اصلی مراجعت تمام روزی مرا
 بخواجه بزرگ ملاقاته افتاد و توضیح بسیار کردم گوشه خاطری من فرمود که این مان که غریب
 ترو ما آنکه گفتیم و دست از دستم فرمود که از جهت گفتیم از آن جهت که بزرگید و فرمود که دلیل منبر آن
 میباشد شاید که این قبول شیطان باشد گفتیم حدیث صحیح است که هرگاه حق سبحانه بنده را بر روی گیرد
 دوستی او را در دلهای بندگان خود اندازد ایشان مسلم کرده اند و هم حضرت مولانا یعقوب چرخ می
 سر و بعضی از مسلمات خود نوشته اند که بنسایت حق داعیه طلب بغیر پیدا شد فضل آملی بهجت خواجه
 کشید بخارا ملازمت ایشان بیکروم و بکرم عظیم ایشان التفات میافتم بغیر حاصل شد که ایشان در محبت
 اولیا اند بعد از واقعات کثیره تفأل بکلام الله کردم این آیت بر آنکه که اولیات الدین آدمی اند و بعد از
 آیه و در آخر روز و فتح آباد که مسکن این فقر بود و متوجه بزار شیخ سیف الدین الباقی زمی نشسته بودم
 که ناگاه بغیر اومی در باطن پیدا شد قصد حضرت خواجه کردم چون بغیر علان رسیدم حضرت خوا

شیخ

سلمه بر راه منظر دیدیم یعنی با حسان بود بعد از نماز صبح دستند و بیت چنان سبلی شده بود و بحال
 مطلق نمانده درین استازم و ندکه در اخبار است العلم علما علم علم فذلک علم نافع علم الانبیا و
 والمرسلین و علم اللسان فذلک حجة الله علی بن آدم است که از علم نصیبی بود و فرمودند که نصیب
 اذ احاطت به اهل الصدق نجای شویم با البصیر فانه هم حسی القلوب نیک کردن فی قلوبکم و منظر و فی
 بیت سگرم ما موریم خود کسی را قبول نمیکند منت که اشارت میشود اگر ترا قبول کنند یا قبول کنیم
 و منت چنان بر من صعب گذشته که بجز خود و خدایان نگذرانیده بودم که در نظر آن بودم که این صفت
 کشته اند یار و کنند چون نماز بابد و ابایشان کردم فرمودند مبارک باد که قبول کردند و فرمودند
 که درین مغرولانا ج الدین و منت که لکی ادیانی که ای اولیا العبد بخاطر آمد بطن خود و سیر
 بلخ کجا و منت که لک کجا بعد از متوجه بلخ شدم اتفاقاً ضرورتی پیش آمد که از بلخ و منت که لک کجا
 اشارت خواجہ مراد آمد و صحبت مولانا را در یافتیم و بعد از دریافت مولانا را الله بحبت من خواجہ
 قوتی که وقت بلخ بخارا ملازمت خواجہ مراجعت کردم و بخاطر افتاد که دست ارادت خواجہ دهم
 و بخارا مجد دی بود که دوی عقیقه دهم بر سر راه نشسته بود باو می گفتم و دم گفتم زود برو در پیش خود
 خطوط بسیار بر من کشید با خود گفتم این خطوط را شمار کنم اگر فرو باشد و میل بر حق است که آن الله
 فر و حجب الفرو چون شمار کردم فردو و یقین تمام خواجہ فتم و ارادت گفتم و مرا توقف عدوی بر
 کردند و فرمودند تا توانی عدد فرد را رعایت کن و اشارت بآن خطوط فرد کردند در تقاضا و
 از اصحاب خواجہ علاء الدین عطار است بلکه از اصحاب خواجہ بزرگ اند و خواجہ علاء الدین
 دست تان و مرید خواجہ بزرگ اند و بعد از وفات خواجہ بزرگ صحبت خواجہ علاء الدین رسید
 آنوقت از وی آید که میفرمودند که اول بار صحبت خواجہ بزرگ رسیدم فرمودند اما تو صحبت خواجہ
 علاء الدین خواهی بود بعد از آن بنی ولایت بخشان افتاد و خواجہ علاء الدین بعد از وفات خواجہ
 بزرگ بصفتان آمدند و آنجا سوطن شدند پس کسی پیش من فرستاد که خواجہ بزرگ فرموده بود
 که تو صحبت ما خواهی بود پیش ایشان فرستم و با هم در خیانت ایشان در صحبت ایشان بودم و خواجہ

ما را درین عهد نصیحت ایشان رسیده اند فرمودند مرا و اعیه خدمت مولانا یعقوب جرجی بیدار
 شود ولایت صنعایان شدیم و شبقت بسیار رسیدم چون نصیحت ایشان شنیدم سر روی ایشان اندک
 سیاهی که موجب نفرت طبیعت میباش بود با من در لباس رشت گوی می ظاهر شدند و وقت گفتند
 که نزدیک بود که باطن من از ایشان منقطع شود مرا ایستادم حاصل ششم شدیم و بار دیگر مجلس
 بر من مجبوری ظاهر کردند و لطف بسیار نمودند و در وقت که خواجه شیخ میفرمودند نظر این نصیر صفت عزیز
 را ندیدم که مرا رابط را اوت و محبت تمام نسبت دی بود و چند گاه بود که از دنیا رفته بود و فی الحال
 انصاف کردند مرا تصور آتش که شاید آنصورت بهمین در خیال من بوده باشد بعد از آن از بعضی
 شنیدیم که وی هم آنرا مشاهده کرده بودند و عقیده این فقر است که آن خلیف و بصورت بشعور
 و اختیار ایشان بود و اثبات این معنی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کرده اند مولانا یعقوب
 میفرمودند که طالب که صحبت غریبی می آید چون خواجه عبید الله میباید چنانچه میباید ساخته و در
 وقت که آمده کرده همین کوکری بآن میباید داشت رحمه الله علیه در محرم صفر حجت حق است
 و گمان محو جذبات جلال آن بطوره نفحات جمال تخرشید و لایقش بنقاب آن ماه
 هدایتش سحای آنفرین و رشود ذات مطلق قطب ابدال محدوم شیخ احمد عبید الحق قدس سره در خیال
 است مرید شیخ جلال المانی است در ویش صاحب تصرف و نظر خوارق عادات و کرامات صاحب شوق
 و ذوق و سر و حال فقر و مجرب و شوق و نظر و تصرف و غلبه و مقام ردولی است و مرقد او نیز در آنجا
 صاحب اخبار الاخیاء و اقبال الزوار از انوار العیون نقل می آید و قطب العالم شیخ عبد القدر گیلانی در سال ۸۰۰
 و مقالات ایشان نویسنده که شیخ العالم هفت ساله بود چون با و را و برای نماز تجدد خاستی وی نیز
 برخاستی بطریق که ما در اخبار نمودیم و زراویه خانه نماز مشغول شدیم چون مادر را خبر شد سبب
 مهربانی که داشت معشکرم وی محبت حق غایت و ما خود گفت که ما در زمین است که مرا از عبادت
 باز میدارد و سر در عالم بنهاد و در طلب حق در آمد و گویند که اندر آنجا وی سفر مروی آمد و از
 ساله بود و برادر وی بود شیخ نقی الدین نام و در علم مکتوبت و شوق داشت و خدمت او آمد و قصد

نعلم که شیخ نقی الدین بر اخیاری از علم ظاهر می آمد و دست و پایی نخواست و می گفت که مرا علم نیست حق تا بپوزید مرا با
 هر که شناسی آنوزید کاویت برادر او را در پیش کشند و بی برو گفت این سجد را میسر بیاورد سجد بر او علم آنوزید در آن
 می آموزم در وی نه سجد و نه شهادت و نه بیهوشی که کند ایشان نیز که ب صرف پیش آورد و در وی
 در این کانیست مرا علم خدا میاورد که من جز او دوست ندارم بود و حال و حیران بود و بعد از آن صحبت برادر
 دیگر خود مشغول شد و هم در سال دیگر که برادر او شیخ نقی الدین فوت کرد که او را ترویج کند چون این قصه گاه
 شنید پیش آنجا رفت و گفت که من عنینم مرا و خردمید و تو که که بنده خدا را از جهت نیکی سپرد و از بلا و او که بیزا
 بنده خود به بنده خدا و هم در سال دیگر که نکو گفت که اندر آنچه وی طلب حق میگفت به ملاوت شیخ نور علی با علم
 با خود چیزی نداشت برگه گاهی بود و پیش شیخ نور بنهاد و گفت بابا صفاست شیخ نور فرمودند بابا بچراست
 ساعی با وی ملاقات نمیشد و بی آنکه بیکدیگر نکل و افسه شود برگشت و نام شیخ نور شیخ نور الحق است که در کمال
 بالاکه است هم صاحب اخبار سیکو شیخ عبدالقادر و من انوار الدین بنویسد که در پیش چون صفا یا بیکدیگر نبود
 در وی بود پس غیر نماند و وی از شیخ نور بنیخیز ازین مرتبه بود و شیخ در جوانی عزت فرمود که در منزل نزد
 از است پس می خبر سطلو به شیخ نیافت و برگشت انشی که از آنجا در شهر بیاید در آنجا دو دیوانه بود
 یکی را شیخ علاء الدین میگفتند و وی سر برهنه میند و دیگری را بنی نگونی که اندر پیش داشت و جانب می
 بودی از ایشان بی میشتان می مقصود راه یافت و از آنکه در گی که از بی نشانی مقصود راه یافته بود در
 و تار و در و در طلب میزد و از آنجا در شهر آمده و به شیخ نکل و در ملاقات کرد و طریق شیخ طریق این
 بود و مشرب وی عشق و محبت بر نیاید با خود گفت احمد از زنگان خبر مقصود نیافتمی باری و محبت
 مردگان باش اگر بوی اندان علم بیاید چند سال در قاهره بیا بیا آن شهر یا موی یا موی گویان میگفتند
 گفت اکنون میردم در زندگی در قبر وانی قبری هست خود کا وید و در آمد و دست بختش نه در آن شهر
 شد و هم در سال دیگر که نکو گفت که شیخ العالم قدس الله سر و اندران آنچه تجارت عطش ملال طلب کرد
 که کبریت آنست و کسینا و بجا آخر است چنانچه گفت شهر میره کبریت آنست که کبریت آنست که کبریت آنست
 است و از حق و از کمال و از ان که عالم میگردد و نشان آشیانه نمیدانند که کا و تعلم با بی تا بپوزید

جلال الحق والدين جاسل شد قطب الاوليا حضرت شيخ جلال الدين شيخ العالم الامامون حضرت صديقت بخت
حضرت احدت قبول فرمود در طاقچه از سر خود کشیده بر شيخ العالم نهادند و فرمودند که علم زمان او چندان کرم
که در حجر کعبه و در غیر بنیاد بعد شيخ العالم را بعضی میران شيخ جلال معانی کردند و بعضی محطورات هم آوردند
شيخ العالم را چون قطب محطورات افتاد و حال صبری نمودند و بعد از وقت طاعت که شيخ جلال بافته بود باز
گرفتند و در آن شدند و بسیار دنیا بودند و راه که کردند و در آنجا بروختی فتنه و کس او چند بجایان فتنه
پرسیدند که راه که است گفتند که راه بر شيخ جلال الحق والدين گم کردی پسیدند که چنين است گفتند چنين
تا سه گيت سوال جواب شد و غایت شدند و دانستند که ایشان رسولان خدا اند و بخود فرمودند که ای
مقصود تو خبر بر شيخ جلال نیست ما گشتند و توبه کردند و زیر پای شيخ خدا دانستند ایشان را که گناه خود کرد
و فرمودند که ای عبد الحق امروز تو بهمان من باشی شيخ العالم سر برین میرند شيخ جلال خادم را فرمود که میر
چهره طعام که ممکن باشد از چهره محطورات که مستعمل موجود و کعبه چون طعام موجود شيخ العالم را
و خادم فرمودند که آنچه موجود کرده بیا از عرض از چهره طعام که موجود بود آوردند و بعضی محطورات هم آوردند
و شيخ جلال الحق والدين از مطلع مقصود شد و مشهور شد و مشیر الی امد و مبر فی احد قه است شيخ العالم را فرمودند
که ای عبد الحق هر روز می راکه از حضرت احدت از جدا و اتی بر آن آوردند دست من از روی اعتبار
شيخ العالم را بعد از این راه نظر جلال احدت حق افتاد و در رای ایشان حق الابرار و الاضرار اخلاص
الکلی التماس عبرت و در افواج کلی نه توبه و الاضرار دل شيخ العالم را تا صحن آورده تا شيخ العالم را
بخود شدند و در عالم عبرت افتادند و مدتی در زوایا خائفاه شيخ جلال نشسته شب روز که سینده و احلام
ما سوسه بیزار بودند بعد شيخ جلال بر سر وقت شيخ العالم آمدند و فرمودند ای عبد الحق خبری غمناک
بهوش از شیخ العالم از کمال در و عطش باطن از دل سر و نیست و بیج اختیار بی افتاد و میفرمودند تا غلام
بندیدم که چویدم از کجا و کجا می رود و دیگر روی آرام و از که آخر انس کنم و فاروق پاک نام پاک چون شوم چون
شيخ جلال کلمات و مرآت میفرمودند شيخ العالم عرض دند که قدری نان شایخ باشد بنده بخور شيخ جلال
ان بخت شایخ شيخ العالم را بخور انبند میفرمودند ای عبد الحق خدا می یاک است و پاک پاک سازد و از

یاک یاک را همیشه پاک دارد منی متوکل در صومعه حضرت پاک باشد و خود را و حال و کار خود را از انبیا پاک
 پاک در انبیا پاک هیچ ندارد و نگاه برانی و بهیمنی که در دجیان خیر حضرت پاک نیست و هرگز نباشد نگاه شیخ
 العالم را نسکین طین آمد احمد سعد علی و کلبی مرید از سلسله مریدان شیخ برالدین و زکریا ایشان کتب
 تصنیف نموده اند آن می نویسد که شیخ برالدین خلیفه حضرت شیخ فیض الدین محمود قریب موت خود شیخ احمد عبدالحق
 رودی امانت سپرد و فرمود که فرزدم شیخ فیض الدین خود رسالت و فتنه مستحق و قابل بن امانت گرد و مرا
 امانت سپردم تا سبب گم شدن آن اثر گنایم نشان کتاب مصنف معلوم کرد و بعد فوت پدر خود بمقام را بری
 انچه مراده و حکام طالب علم بر وصول آن امانت مامول بود که نگاه در ویشی کسوت قلند زینه و لباس
 مجربانه و چرمینه در بر و کلاه بر سر نهاده بد خانقاه ایستاده و همراهش گنجی و دم بخدا ز نام دست بسته نمود
 و محمد مراده و عین سبق بود چون اندر ویش را برین منت دید از نور باطن فصحید که انچه او در ویش
 زود بر نهاده و دید و موجب تعظیم بجا آورده پسند عزم نهاده و شباخت و نظر تحصیل امانت انداخت
 چون است و ایشان را متوجه بجا بماند و در ویش را خیر فهمید که بخیر و بعد از فراغ با سماع کلمات
 ناسخ پر از دیدن تعجب مراعات جانبی که شیده یعنی ظاهر و سببی سبق اشتغال و سلطان
 التفات نظر مبسوطی انچه او در اثر گماشت سخن کوشتش تعلیم انچه برین ویش را در ششم آورد و عصبه
 چند به جلالت بر که شیخ احمد عبدالحق نظر تفرقه را میسر آن استاد از اذاعت هم در لحظه معنائی خود ساخت
 آن استاد فی الحال بر زمین افتاد این خیر مراده بر ضد و نیت امانت سپرد و پدر خود بقیس گشت و قلند
 پسید کار امید اندر ویشا نیت پر تو فیض و داعیاد و درید ایشان گفتند آری میثنا سیم که شمشیر
 عبدالحق ساکن و دولی هستی بجهت نسیم امانت ترش بر پیاورده ایست حضرت خوش گشتند و ششم را زود
 بعد محمد مراده از برای امانت او شد و التماس آنکار و شیخ احمد مشرک آب بر روی آورد و آمو لا مافی الحال
 بهوش آمد و برخواست بر کرامت او لیا عقیقه محکم ششم و بنیان بر نهشتی امانت که مودع بود محمد مراده
 زود و پدر را بر دامن چپ رزد و در بره را بری بخانقاه انچه مراده امانت کرده آنچه و داعی امانت
 بتدبیر نفوذ بعض خود و بعد بر وطن خود مراد عفت فرمود و نقلست چون شیخ احمد عبدالحق حق بقدر بر

و دانشمند با طهره العین زبانش بر دلفی که گرامت و بدیه عظمت شیخ احمد در اقواله عوام جمیع اقصاد
 خلق بود را بر می و نوح آن بزرگوار شیخ محمد دم در ایستاد و افغانان و تاجیکان نیز بدین شرف شتند
 و نو جوانان نقشبند که حاکم انعام بودند که اینجامه امر بدین شیخ احمد گنازا و چندین بار
 کرده گفت سو و مکر و بغور آن برادر زادگان را با طبع قیامی برادر زیاده دیگرند و نیاز پیش از محمد دم
 بر و دلها را اعتقاد و محروص نمودند و فرمودند که بنی سیدین نعمت اینفرزند رسیده ام من برای ترا
 خوشه بریده ام شمارا نشاید که از پیران آماجی ابداد خود در وی گردانید پس اینجامه امر خود پیش شیخ
 نصیر الدین بر و نگاه و مقرر اض آن سپرد و اشارت کرد که بر سر اینها مقرر اض ایند و انما فرمود که شما خود
 را زیاده قدم محمد و مزاده انگلیس بچنان کردند و محمد و مزاده آنها را میدهند و شیخ احمد بطن خود و سوجه شدند
 و نقل است در سال که در گوشه الشیخ شیخ بدر الدین که خلیفه شیخ صدر الدین حکیم بودند و با شیخ داود در بیجا
 و شیخ بدر الدین که سجاده ایشان را و لاد و مقام برزاده بود و حالاد و مقام را بر میست و وصل و قریبی
 خبر می بود و محبت مودت تمام بود و شیخ داود اکثر اوقات آنجایی بود و انقض شیخ بدر الدین و
 سفر آخر پیرو شیخ نصیر الدین که صغیر بود و جامه اجازت دادند و از جهت امانت باطنی حواله شیخ
 کردند و فرمودند که در پیش از ایند و ستان او را سپید نام او شیخ احمد است نعمت باطنی ترا نصیب از و خواست
 این محبت کردند و حلت فرمودند بعد از شیخ نصیر الدین بر سجاده پدر خود نشستند بعد از آن سبب غوغای مغلا
 در را بر می نرفتند و در آنجا از دانشمندی که علمی پایان داشت علم تحصیل کردند و شیخ نصیر الدین هم در آن
 شده بود و انقض و زوی شیخ العالم فرمودند که ای بختیار تکیه بند روان شو به بیم بازندان شیخ بدر
 چه بکنند شیخ العالم در را بر می شیخ نصیر الدین رسید و ملاقات کردند و میگید که نشستند و با شیخ نصیر الدین
 در خواندن کتب مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم فرمودند ای شیخ نصیر الدین بر می تو مکر
 چه می یاندی و هم بدین علم مشغول می شود شیخ نصیر الدین سخن بر پدر شیخ بدر الدین یاد آور و در و کجا
 خود گفتند شاید این جهان در ویش باشد که پدر حققت حلت ملا احوالت او کرده بودند و شیخ نصیر الدین
 تعلیم تمام کرده پیش شیخ العالم با و تمام نشستند و ب فرمودند که شک شده بود و نگید و ذکر می نویسی آن دانشمند و در جهان

بالا که است چون آنست که میفرمود آنست که گویند اختر و در شیخ العالم انوار گفت شیخ امر در آنچه از شما میگویم
 هیچکدامی از آنچه میگویم و در شیخ کمالی مقصود ندیدم چنین عمر و تقصیل علم و شغل بسیاری صرف کردیم تا در این
 مقصود حقیقی راه نیافتم که امر در از دولت شما میسر شدیم چون آنست که از این حال شد شود در تمام شهر افتاد
 که در شیخ کمالی اصل سر رسید به بیت بعد از شیخ العالم چه پادشاهی طلبید و در آنوقت شیخ نصیر الدین فیلسوفی و شایسته بود
 چه پادشاهی غلطی و با تعدد چشم از این نظر برگشتند و بعد از شیخ العالم خواستند قطب خان کمالی مقام معتمد شود
 تا از دولت آورد با شیخ جهانرود قطب خان خانان شیخ نصیر الدین علم اندوه پیش آمد بخدا بخدمت شیخ العالم عرض کرد که
 پیوسته در خانه شیخ نصیر الدین میمانم و هر چه که قطب خان میخواهد میسر میگردد و این تمام در او نشاء که جوانی
 میر شیخ احمد چوایه را که خواهر پسر حضرت شیخ العالم فرمودند این بختیاریشان مگر فراموش انور قطب خان بعد از آن شیخ
 میر شد آن وقت به فتوح آمد شیخ العالم فرمود علی الصلاح خواهی آمد و بختیار را فرمودند به پیوسته در آن
 کار برسان بختیار چنان کرد بار علی الصلاح چون قطب خان آن حضرت شیخ العالم فرمودند ای قطب خان آنچه میگویم
 قبول خواهی کرد عرض کرد هر چه حکم شود چنان است و از آنوقت شیخ نصیر الدین پیش می حضرت بودند و
 معتمدان بود شیخ العالم فرمودند ای قطب خان میر شیخ نصیر الدین میگوید ای سرنگون شد شیخ العالم
 فرمودند ای قطب خان کلاه شیخ نصیر الدین کلاه این فقیر است فی الحال کلاه شیخ نصیر الدین بر سر شیخ نصیر الدین
 و او را میر شیخ نصیر الدین کردند و فتوحی دیگر که او آورده بود شیخ نصیر الدین شیخ العالم او را بدین سبب بخت
 ظاهر شد شیخ نصیر الدین که چون شیخ نصیر الدین شیخ العالم اجازت داد و کلاه ایشان را کلاه خود
 انگاه شیخ نصیر الدین بر بانه فائده ولایت برآمد و مقصود حقیقی رسید و هم دنیا و دین احوالت کردند
 میمانند در خانه شیخ نصیر الدین میگویم که کسی سید است دولت دنیای بسیار است و سید است که ما انوار عالم
 خواهد بود و نقلت که شیخ العالم بیشتر اوقات این سخن میفرمودند که خیر شاه می بود قطب خان را امر این چه
 بیک اکثر مردان ایشان عشاق صفت سست و حدت می باشند و عاشقان اهل وحدت شامان و جهان
 و غیره بودند که کوثر مایه شود و دانسته علم که مراد آنچه که مریدان یا با اعتقاد و صدق مغرور و دیگر
 ما و زود هم در دله نگویند که تو این سخن بگو و طاعت نیاورد و اسرار سیردن زود بعضی میگویند که مریدان و

میفرمود و نمی آید و میفرمود که نظامی شاعر ناقص بود که گفت سه صحبت بیکان نه جهان در گشت
 خوان چهل خانه زین گشت * زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه و سلم چنانچه صحابه ابو و محبان را
 و محبان را بحال را اکنون هست حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوهری در کتب خود و از همه میگوید
 شیخ احمد عبدالحق را این محبت در فرب کمال بود و او بود لیا و نماز حضرت محمد و ما این نظام بود کمال
 نظام چنانکه می آید حضرت محمد و فرب چنانچه سال رسیده جامع جمعه کد را در جوار بر دست میدادند و هر
 می رسیدند مسجد جامع که ام طرست و چون در راه میقتند یکی پیش میشد و با او از بلند اسم حق میگفت و باران
 میزد میگفتند یا بسمت آواز و محبت یاس ساز میقتند و هم صاحب جناب الاخیار می آید که وی میگفت دست
 پاک حق بی نام و بی نشان است اما اگر اسمی از اسمان ذات پاک را اطلاق کنی بهتر و بزرگتر از اسم حق نمائند که
 معنی اسم حق تسبیح و از همه کلمات و ثابت بذات است و اطلاق اسم حق بر ذات پاک را اطلاق بر وجه کمال
 باشد و حضرت شیخ عبدالقدوس رساله انوار العیون در توحید این فعل بعضی سخنان این اصطلاح است
 گفته است و چنین گویند که اکثر مردمان او همین کلمات اوده اند و در خالقه از غیب می آید و می شنوند
 شیخ جمال گرجی می آید می بود در آوده با شیخ احمد عبدالحق مصاحب است شیخ احمد گفته است
 که گزیند و مسافرت کردم با شیخ سلمانی ملاقات نمودم و او را ده یک سحر را دیدم و نامش را شیخ
 جمال گویند و او هم گفته است که در آن ایام که شیخ در آوده بود سگ ماده همراه داشت و می بویید و می بویید
 و لذت او کرد و همه اعیان و اکابر امر او شهر را بجهان ساخت روز دیگر جمال گویند که گفت که
 شما تمام شهر را طلبیدید و ما را طلبیدید گفت جمال لدین بنزانی سگ بود سگانه را طلبیدیم که آید
 و حیفه و طلبا کلاک تو از جمله آید میانی ترا چون طلبیم و هم از صاحب خیا نقل است که در خانه او سبزی
 بود عزیز نام و در وقتیکه شول شد که حق بر زبان را اند بطوریکه همه حاضران آنکه که را از وی شنیدند
 و خوارق عادات بسیار از وی ظاهر میشد و در می از وی خوارق ظاهر شده بود و مردم غوغا
 فرمود که چه غوغاست و حضرت با غوغا می آید این گفت و میروان در گورستان فست و کمال اعتبار
 گفت اینجا قبر عزیز باشد عزیز العبدان مرضی حادث شده و در و سه روز از اینجا گذشت

بختیار مرثیه شیخ احمد عبدالحی نیت و محرم سرار و حال او در سفر و حضر راوی یکی بود و از مردان او
 کم کسی بود که در غایت و توفیق و شجاعت او بود وی غلام سوادگری بود هر صبح در خدمت شیخ
 آمدی و بامیتا وی بقدش ماه نظر غایت بحال او افتاد مست و خجسته و دلان بخود می گنج
 در آمد که احمد این چنین نیت و آرزوندگان خدا را محروم میگرداری و می راندی آب نوشانند
 و از سستی بهوشیاری آورد و فرمود بختیار بر مولی خود برو مولی چون حال دید او آزار داد و
 بختیار را آتش عشق و محبت چنان تابید که یکدم قدم از خدمت گویند که شیخ شرف الدین پانی تی و عالم اهر
 بشیخ احمد عبدالحی سفارش بختیار کرد و گفت احمد ترا هیچکس عالم چنانکه تویی نمی شناسد که چرا بختیار
 از خان بان دل برگرفت و از جزیر برود آمد و در خدمت شیخ مشغول شد و هر طریقه کند و ملت و خلوت
 محبت بود و بجا آورد و دهم از خیار نقل است که روزی شیخ احمد پسرخود را شیخ عارف بطلبیدن بختیار
 بفرستاد شیخ عارف برود و اورفت و او از او وی میخواست که باز من و جماعت کند و نشانی آن بود
 که دخول کنونی الحال زن را بگذشت و بخدمت پیر نیافت گویند که بختیار را شهرت جماع با کمال بود
 و در قضاء آن بی طاقت شاید که این طلب از جهت امتحان او بود تا در وقت مطاوعت کند بانه و
 روزی پیش شیخ آمد و گفت که قصد تجارت دارم چه فرما میشود و فرمود برو اما ما در می یامر تو باید
 ولایت این فقیر است گویند که وی هیچ خوانده بود اما بکرت صحبت شیخ بعلوم عالم بود هر چه گفتی از
 کتاب الله و سنت رسول الله برین گفتی همه اهد نقاد و قیاس است سلسله نسبت حضرت شیخ احمد عبدالحی بخیر
 و خطبه بایر المؤمنین عمر رضی الله عنه منتهی میشود و بعد و شیخ و او قوس سره یکی از فرزندان عمر فاروق
 خطاب رضی الله عنه با بعد و چند از مردم قبله خود در حادثه با کوفان ولایت بلخ هستند و سید علار
 خلیجی اوشاه و ملی خواه اور البصیر اوده نموده بنا بر این قصبه بود و سکونت اختیار کرد شیخ و او ب
 ارشد و بشیخ نصیل الدین محمود چنان علمی داشت و تربیت از وی افتاد بود اما شیخ داوود جل خود اکتسابی صورت
 بنیان میداد و هم صاحب قیاس الانوار از انوار العیون میوید می حضرت شیخ احمد منیر نور که در دهر
 من گنه رکنند آتش و در پی حرام باندیک صوفیه مراد از داره مشرب این طائفه است و مراد از

نخستین

آتش و فز شکر و فراغت یعنی هر که در طبقه آراستن آید شش درخ که مراد از شکر فراغت ازان
 نجات یابد پس یقین که در صلاحت حق را آتش شکر و فزاق حرام است کما لا یصلح فسادات و فی السع
 تعالی هراره از احاطه تحریر برین است چون درین مختصر گفتایش آن بیستم بان علم راسا که گردنیم
 و فزاقش پانزدهم جلدی الثانی سنه سبع و ثمان و ثمان آیه در میان سلطان ابراهیم شری و افق و بعد علم حجت
 الله تعالی علیه ذکر خواججه عبداللہ امام احمد تقابکات و وجود و مفارقت اهل البیت در شمس است
 خواججه محمد الانا جلد علی در حضرت ایشان بوده و در واصل از بغداد و بعد بعضی گویند از خوارزم و شیخ عمر
 باغستانی از ده غستان بوده که از کوه پامپای تنگدست و شیخ محمد علی باوری حضرت ایشان
 و نسبت شیخ نشانزده سله بعد شد بن عربین خطاب سید رضی الله تعالی عنهما و از کبار صوفیانی است
 حسن بلخاری بمرده اند و لا حضرت ایشان در سال رمضان سنه ثمان و ثمان بوده است بعضی غزوان
 و امام حضرت ایشان میفرمودند که بعد از لا حضرت ایشان و الله ایشان از نفاس پاک شده اند
 و غسل کرده ایشان بستان می نگرفته اند و چهل روز شیر می نمکیده حضرت ایشان میفرمودند که کیسا له بود
 ام منجوستند که سر مرا می کشند سوخته بود اند که ما گاه فوت است میموزانند و مردم برهنه شده اند
 چنانچه ششها که می چخته اند فرصت نشد است که آنرا بخورند گها خالی کرده اند و کجوه برآمده و دران
 ایام آب و کر اخم حضرت ایشان باغستان بوده اند حضرت ایشان و از سه چهار سالگی باز نسبت گاه می باب
 حق سبحانه حاصل بوده است میفرمودند که در طفولیت بکتاب شد میگردم من قلم و سحر و سحر و سحر
 و آگاه میبود و دران وقت مرا عقیده چنان بود که همه مردم عالم خود و بزرگ برین وجه اند میفرمودند که تا
 من سجد بوی شرعی رسیدم نهستم که مرگم را غفلتی بیاشد رسیده روزی حضرت ایشان منی آیت
 انما یظنک الکفر میفرمودند که در تفسیر این آیت چنین گفته اند که و او میموزد که کوثر یعنی شهوات
 در کثرت پس یکبار ایشان به مقام اوست هر آینه هر ذره از ذرات کائنات اما بدین است که در حال
 و جبر باقی مشابه میکند باین کیفیت ملاقات حضرت خواججه الانا یعقوب چرخ حضرت ایشان میفرمودند که او
 که بر هر می قدم مجل و فخران سیدم باز گمانی بر دریا نشسته بودم که درم که بطریق خواجگان قدس السلام و جهم

شنوخت سپیدم که این طریقه از کدام عزیز شما رسیده است گفت عزیز است و در بعضی که فرستاد مولا را
 چون میگویند بعد از آن ملازمت مولا نشاءتم چون بولایت جهانبان رسیدیم بعضی در راه می خجاست
 غیبت مولا که در سبب نیندختن پیش ایشان بود و بگوید ملاقات بود و اوقع آخر الامر خود گفتیم
 سافت قطع کردی نیک نباشد که ملاقات کنی چون قسم و ایشان دادیم بسیار التفات نمودند و چون
 روز دیگر رسیدیم بسیار غیبت بخشود پیش آمدند بخاطر هم آمد که سبب استماع آن غیبت است بعد از استماع
 باطفت پیش آمدند و عنایت بسیار نمودند و دست دراز کردند که بیامیعت کن طبیعت برگرفت و ایشان
 اقبال نکرد و از آن جهت که پیشانی ایشان باطنی بود و شاید مرضی که موجب نفرت طبیعت میشد ایشان را
 طبیعت مراد یافتند و دست خود را بتجمل کشیدند و بطریق خلع و کسب عمل صورت خود نمودند و
 ظاهر شد که اختیار از دست من برفت و یک شدم که بخود انداختند دست مولا را چسبیدم باز ایشان دست خود
 را دراز کردند و فرمودند که خواجہ بہاؤ الدین دست من بود و فرمودند که دست تو دست ما است
 دست تو گرفت دست ما گرفت دست خواجہ بہاؤ الدین میگردد بر موقوف دست مولا تا قیامت
 گرفتیم بعد از آن طریقه خواجگان بر وجه انبی و اشبات که از اوتون حدی می گویند مولا را فرمودند که بخج
 از حضرت خواجہ بزرگ ما رسید است آنست که شما بطریق حنا بدلا لال از تربیت کنید و طبیب شما را از
 از انتخاب مولا پرسیدند که طالبی ای را می دانم طریقه گفتن چگونه بود فرمودند اختیار شماست اگر
 بحدی تربیت کنید مولا را فرمودند که طالب اینچنین بیاید که پیش مرشد آید مجموع امور میا کرده بود
 موافق اجازت بود و ادوات هر چه گویند است و ہم صاحب شجاعت میگردد حضرت ایشان میفرمود
 که مولا انصاف میدادند میفرمودند طریقی که از خواجہ بزرگ ما رسید است آنست که اگر کسی بطریق
 حدی بمیواند تربیت کردن بسیار خوب است میاید کرد حضرت ایشان میفرمودند که چون از مولا ناچای
 خودم طریقی می خواجگان قدم الدار و احتم میای میان کردند و چون بطریق رابطہ رسیدیم بود
 گفتن طریقه درشت کنی و مستعد این بسائی را میفرمودند که معنی لاله الاله پیش بعضی آمدند
 چنانست می آن تواند بود که لاله نیست لاله که عبارت از مرتبه الوهیت است یعنی ذات مع انصاف الاله

فرزات بخت صحرای اکل انجمنی را بر از خود دور نمی باید دست زیر که در زمان خلوت دل را غبار
 خیزات مقدمین نیست و این نسبت مبتدیان خواججه عبدالحق قدس سر میسرت قدم من هم با
 دروگرم اگر در کسب است و در پیکر من میفرمودند که مبتدیان طریق خواججه باو الدین اقدس سر در
 اول قدم جاشنی از غیبت بود حاصل است شش در نموده و در کوچه میگردید کار می گفتند که
 از شما نفی گیر و هر وجه که توانید خود را بگم کنید و سعی نمائید که نشود احدیت در کثرت حاصل شود
 کتاب شجاعت با کمالات و کلمات حضرت ایشان بسیار است حاجت به بیان نیست ثور که تحقیق کنید
 عبارت عن تجلیه سبحانه لیلایه بذاته فی عین العبدین اسم المسکون و در حقیقت فرموده اند اگر پسند که
 چیست بگو خلیص دل و تجرید او از انگاه می نویسد حق سبحانه اگر پسند و حدت جمیعت بگو خلاصی دل از
 از علم و شعور و وجود و نبیند سبحانه اگر پسند از حقیقت بگو استغراق در هستی حق سبحانه اگر پسند
 وصل جمیعت بگو نسیان نشود و نور وجود حق سبحانه اگر پسند و فصل جمیعت بگو جدا کردن از غیر
 حق سبحانه اگر پسند سکری جمیعت بگو ظاهر شدنی حالی بر دل که نتواند که پوشیده دارد و چیز را که
 پوشیده از آن چیز پیش از این حال جمیعت فاش در سنه خمس سبعین ثمان مائه واقع شد و ذکر آن مشبه
 وصل و مشهور آن فارغ از دفتر تحقیق نمود آن لسان حق در جهان معارف قطب در این شجاعت الشیخ
 حضرت محمد و شیخ عارف قدس سره در اخبار الاخیار است شیخ عارف پسر شیخ احمد عبدالحق است
 و صاحب محاده او موانع چهل سال عمریات با بر طایفه سمری داشت و همگی از دراضی بودند و نام
 از وی نقلست که هر سهری که شیخ احمد را حبس و قیامت روزی منگو و شیخ شهادت کرد که زنها یک
 نصیب یافته هر سهری که می آید حق گوید آن آرد و عقرب حرمت حق میبندد و شیخ گفت که که فرزند
 بر من است تو بنوا هم و او اما میورنجه شده است و میفرمودم در این گزافتم بعد از آن بگویم کنم
 بشرط آنکه او را هیچ گویی و در رضای او بشی عجز از چند گاه پسری متولد شد شیخ عارف نام نهاد
 شیخ عارف را پسری است شیخ محمد نام شیخ عبد القدر و من بدایین هم محبت رحمة الله علیه هم صبا
 انبیا سال انوار میگویند حضرت قطب عالم شیخ عبد القدر و من لنگر بی انوار العیون میبایستد هر که از این طایفه کند

شیخ عارف

حضرت شیخ عارف قدس سره می آمدید انست که وی در مشرب ماست و هر کسی که در مدت عمر مبارک
ملاقات بوی حضرت کرده بود و یک گفت چنانچه حضرت شیخ عارف با من محبت میداد و شفقت نمیداد و بر سر من
و هم دی گوید حضرت قطب عالم در انوار العیون میفرمایند که حضرت شیخ احمد عبدالحق باطنی گفت که ای شیخ
بدرگاه حق بسیار گستاخی کرده چند مرتبه رسولان حق بخت من آمده اند و من هر بار این جواب دادم که ما
کار خیر میسر خود فارغ نمیشوم منی آیم اجماع و رهبری بنشینا باش و گوش کن شیخ عارف از غایت
کهوری میگفتند پس وزی وی حضرت شیخ نورالدین که خلیفه سید میری بود و بخدمت ایشان نیز
احضار من است گفت که دختر خود را در عقد نکاح پسر من آوری وی قبول کرد وی حضرت با جمعی میر
بهره شیخ نورالدین جانب خانه وی روان شدند تا امر درازنیکار فارغ شود و چون در شیخ نورالدین تر
نشستند وی اندر خانه رفت و تمام کیفیت باطنی خود بازگفت می نیز قبول کرد چون آنچیز بقاصم
شمس میر شیخ نورالدین رسید وی مرد و سگانه بدایین امر قبول نکرد و گفت ما را باد و سیاحتی نیست
خفیه چنانچه در شبی که در یک کلبه آتش دار و در یک کلبه آب وی حضرت بغیر است و در یک کلبه آتش این امر
قبول نمیکند و حاضر نشود و غیرتی در باطن حضرت ایشان راه یافت و بر بختاب وی انزوت و جانب
قاضی انون از شکم جابجی میرایش حضرت آوردند و بات رعد و عا خون از شکم وی استبد الفوض شیخ با
مشور کرد نسبت دختر خود و بابیه حضرت مقرر کرد و در تفکر بود که چند روز مهلت بمیاید تا اسباب با فیر دختر
کرده صیت کند بنا بر آن چند دختر از پیش وی حضرت آورد و گفت که من خودم با این دختران میباشم
تا من و بخواهم خوشی کنیم وی حضرت از اشتهفت شش ماه مهلت داده بخانه او خویش متوجه است چون
از کار خیر شیخ عارف فراغ گفت قاضی شمس از بانهان مرض خود کرد و باز بخدمت حضرت آورد و در موعود بپای
بعد از چند روز قاضی وفات یافت و از حضرت شیخ عارف دو دختر و یک پسر محمد نام بود و بود و آمدن بقول
الاسرار شیخ عارف بعد از نقل بدین بزرگوار خود پنجاه سال حق سجاده گری نگاه داشته و امانت پیران
مختلف خود شیخ محمد سید در پیشگاه امامان فاضل نظر نمایده و در ردی عارفان مقدم صفر معمول
شیخ بیاره از خلفای ایشان و در پیش قریب فقه وی او که مولانا محمد را بدخشی حرمه اندک بر آینه

تقدیر می آوری

این حقیر کرامات خواجگان نقش بند به جسم اندیش است که از احوال مولانا محمد زاهد و درویش محمد زاهد
 خواجگی امکنی این کتاب به اخالی نباید گذشت و این قول مولف زبده المقامات که میگوید که حقیر این احوال
 این اکابر و خلفای آنها در کتاب سمات القدس بحدوث آنها تفصیل مرقوم کرده و برابر آن آورده که نشان
 کتاب مذکور نمایم بعضی جستجوی آن کمر سفر بسته و قلم نشانی بنیانم بجز آنکه نمایا است و پس از آنم بنگاه
 بحدوث بعد نقالی عزیزی چند اوراق کهنه حاضر آورده و او الحی بعد مینهد و کمره مصنف هر دو کتاب
 مذکورین خواجده محمد ششم است و در کتاب سمات قدس مینویسد بدولت خلوص شریعی آمد که احوال
 اکابر بنام خیرین این سلسله شریفه را که بعد از روزگار صاحب شجاعت الی یومینا بنام خیرین طالبان حق
 اند از کتب رسائل فراموش آورده که کتابی مرتب گردانده فرزندان شیخ بابا ستر ضامی و الدعلایی مقدر
 حقیر این مقامات حضرت ایقان امیر مومنان و ذبیحانیت الله سبحانه آن کتاب ختم نام پذیرفته اگر چه
 احوال حضرت ایقان که بعد از امت تمام این کتاب در دست بعضی افرام پذیرفته و مقامات تفصیل
 رقم یافته بود و اما این کتاب نیز از حال آن خالی نگذاشت و هر گز از کلمات شریفه
 که درین کتاب رقم یافته بود و آنرا بنیمه تعبیر نمود و این کتاب از بنو جنات القدس من جملة اولاد ناسر کرد
 چه هر گز روح افرا که از نفاش نفس یمن بنده و لای سجد شمسیت از سمات قدس که برافض و یارین
 انس زبده و روح الله سبحانه ارواح الطالبین است آغاز ذکر مولانا محمد زاهد خوشی و خوش
 است از مضامین مملکت حصار آنرا و خوشتر خوانند بعضی اصحاب فرزندان حضرت مولانا زاهد
 خواجگی امکنی قدس سره شنودم که مولانا محمد زاهد از اقوامی حضرت مولانا معظم یعقوب چرخ حجت الله
 سبحانه بوده اند و تلقین او کار و تسلیم اطوار اکابرین سلسله علییه بعضی اصحاب کار کرده حضرت مولانا زاهد
 که در آن حدود بودند گرفته وقت را بصفای معصوم سپری داشته اند چون آوازه تربیت و دانش حضرت خواجده
 آویزه گوش روزگار شده مولانا محمد زاهد و لای غلت و قناعت را از کمر سپیده متوجه تاج حضرت خواجده زاهد
 بیت زاهدیت و خلوت و امن بگشاید چون از بهار و صبح ریشسته بود که از وحدت فی سائل بعضی جسم
 تعالی گویند حضرت خواجده که معنی است قریب شهر سمرقند و از بهار بخوده اند بر خاطر این به تمام است این

شریفان و جد و ابهت مولانا یعقوب علیه الرحمۃ می آید زیرا که شیوه ضعیف طایفه علییه است که حسب
 بنیادیت بزرگی برسد بجای آنکه این نسبت از بزرگات صحبت و خدمت ایشان یافته اند بیشتر از
 و همچنین بفرزندان آنها بلایانها که یک کوزه انسانی ایشانرا با جماعه بود که فی الجمله صحیح است
 آخر محبوبان و باطنیه و باطنیه است آنکه حضرت ایشان با قدس سره تقریبی نگارش فرموده اند
 پس در آنکه عالم را کسی عین او سبحانه داند و ازین راه دال و گرفتار عالم بود آنقدر محبت کافیه است که از
 و مخلوق و تعالی شناسد و بجز و این انشای را دوست دارد و بعیت بجهان خرم از دست
 خوشدل از همه عالم که همه عالم از دست باطنیه مولانا دریافت خدمت آنحضرت هم آغوش سعادت و
 کمالات گردیده و فائز سالقه و معاملات حاصله را به شرح شریف رسانیده و بر داند و این
 و فائز سیرلی اسد و فی السجاده و ممتاز گردیده اند پس از رومی چند حضرت مراجعت یافته و طوبی
 شافیه با تحفه و هبتار تمام گذرانیده اند انشای از حضرت خواجہ را بعد و می چند از طلبان
 و فکر از نظریه فرموده تربیت نموده اند و در همان مبدی سفر آخرت گردیده تربت ایشان نیز انجام است
 این فقیر از مولانا محمد سعید که ذکر احوال و تحریف آید انشای از سجا به شنیدم که گفت آنحضرت مولانا
 خود جماع دارم که فرموده اند که سلطان محمود والی بدخشان و حصار بخارا به برادر بزرگتر خویش
 سقندر میشد و حضرت خواجہ احرار قدس سره در سن از آن کار زار با و نامه نوشته بودند و او پذیرفته
 رفته بود خدمت مولانا محمد زاهد رحمه الله العالی که دست تصرف حضرت خواجہ
 سلطان محمود را بر شکست نیاگاه و کران واقع مولانا را بر زبان آورده تمامی آنرا بحاکم خوش که از مولانا
 خوانان سلطان محمود بوده برسانیده آنجا که انواع خشونت مولانا نموده کتابتی مبنی بر شکست آنجا
 سلطان فرستاده و آمدن حاکم آنجا میسر نکرد همان بوده و بر آمدن سلطان از آن مبدی مهربانان آنجا
 از ایشان عذر خواست و مرید شده بقوی و غره ریح الاول سده نصد و سی و شش فوات یافت و می
 آنحضرت خواجہ یعقوب چرخ بود و در جلد اول حضرات القدر کرمی مفصل مذکور است و ذکر آن پیشوا
 حیدر علی کمال آنسیراب از رتحات ذوق و وصال آن گم گشته و بجز فوات حضرت شیخ محمد قدس سره

بوی طایفه استین و سجادین بر سر گوار خود شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق محمدی و سید جمال
 الاسلام و دی و حلقه باوه نوشتان جام در جسد و سر و فر و نشان تجرید و فقر و خداوند شاهد و
 طایفه خفایا و شهادت و اعتبار است که حضرت شیخ در کل این زمین شیخ عبد القدوس گنگو بی در لطافت و
 میفرماید که ارادت پدر بزرگوار من چنان بود و میخواستند که بجای دیگر بیت کند چون که حضرت شیخ محمد
 بود و بود و لهذا التماس بودی بود و پدر بزرگوار خود می فرمودی در روح حضرت شیخ احمد عبدالحق خان کشتی و
 با پدرم میفرمودی که تو از آن بانی هیچ جام و پدرم سکوت میکردی آخر چون اینها را بر تنی یافت پدرم
 گفت که از آن ایشانستم اما بحسب طایفه میباید کرد چون بخیره غالب شد روح حضرت شیخ محمد طایفه
 و گفت که هنوز ترش به بقیست نایم رده و در رسیدن هیچ جامی مر که از آن می آید خطره بعیت طایفه
 بنیزه من محمد بیت کن بعد از آن پدرم مرید حضرت شیخ محمد شدی تعلیم و احترام پدرم را بسیار
 و پدرم و در لطافت قدسی میفرماید که پدرم را بقید عقبال شدن اراده بود حضرت شیخ محمد بجهت تمام
 کمال پدرم با همیشگی خود دست مادر حضرت شیخ محمد در خاطر داشت که دختر دوم خود را شخصی را که حضرت
 شیخ احمد سجادیه اشاره نماید بعد چند گاه پدرم را در خواب دید که بچال سماع پایش شکسته شده و حضرت
 شیخ احمد میفرماید که ای ام کلثوم این فرزند را در کنار خود انداز و پرورش کن چون میدار شد بمیر خوا
 پس آن که دپای شکسته از آنست که برجا و نشیند و بر در غیر حق نرود و در پیش کافلی گردد و مراد از
 پرورش آنست که دختر خود بوی تسلیم کند و پدرم در آن ایام جامهای تمام خانه حضرت پیر و سنگ
 خود را در روز جمعه میشست و هر فرزند که پیدا میشد با کمال خوشش می میگفت چون حکایت ترنگ
 در میان آمد پدرم عرض نمود ما کفایت دست شما چشم خواهد شکستید خواه بارید حضرت شیخ محمد فرمود که
 ارادت حق تعالی نزد شیخ شایسته باشد چنین مکن کجا یابید که بخوره خواهر من است و دختر شیخ عارف شیخ
 است پس والدین سکوت کردند چون بنشیند ازل بود شب کاخیر آمد پدرم در خانه بخندست جاری و ب زنی را
 کسی مشغول بود و مردمان از اینجا گرفته بودند جامهای نوشنی پوشانید و زمان سراسیمه آن غار نمودند
 پدرم را حال و وجه غالب جامهای نوشنی داشت و گفت بعیت ملائیم که با غیر خدا اجفت نکردیم

بهر آنکه اسلحه می آید - مردم مصیبت اوقات و اذیان سخت نمکولی بوده اند و بمصیبت
 کرامت فاروق عظیم رضی الله عنه و استغفر الله عنکم و عن اولادکم و عن اهلکم و عن اعدائکم و عن
 آزار خود و دیگران در مقام مولانا خواجگی از غایت انکسار و به تصور حال فرموده اندیدران با
 همه مردم سکین و فاضل بودند چون نوبت به رسید فضیلت ناز و شکست یکی از اجداد خود پیش
 حکایت کرده اند که عالم بوده متوجه محل بوده و فرزند پسر بود که در دانشی چنین اندون و تخم نشاند
 بدین طلب علوم می بردند و تخم نواد بر زمین ایشان می انداختند صبیحه فرزند و عقد بزرگ زاده بود
 که غایت جانب تقوی می نمود هرگز آنفریزه بخانه آن شریفی و از شرک طعام او تناول نمود می زدند
 که آن بزرگ زاده در گذشت آنرا در بخانه او بنام زبانه حاضر گشت حاشیه گیم اگر داند بهر خاک جنب
 و گفت ای فلان غفر الله لک معاف گردی که توان در کنار گیم نشست بعد از روزی خدمت صبیحه
 نمود لباسی پیرا و گفت غسل سار و این لباس پوشیده بخانه ابیاترت مولانا در شهر است که فریده است
 از تو این کیش بقولی روز نوزدهم محرم سنه تسعم و شصت و در شهر از سفر آخرت کردند خواجده میرک
 الشیخ سبیری رحمه الله از احاد و خیر الدین برال بهو کار و دو مان ساریت است حمد الله و از
 خلفای بزرگ خدمت مولانا پیش محمد صبره و دل و حیرت و انکسار و شکیست تمام شد و در کعبه
 میگویند که فریاد از برای تابینه معانی و حصارشاد و باجها از دنیا بابت و مدخلش آتجاسته هزار و پانصد
 خواجده محمد صاحب از انصاری صاحب لانا و پیش محمد بود و بخانه ابیات صوری نیز داشت
 سالهای بسیار مولانا بسر برده بود رحمه الله سبحانه مولانا شمس محمد از انصاری مولانا در پیش از انصار
 اندیم بود و صاحب حوال عظیم شیخ صلیونی او را صلواتی از ان گفتندی که وی روزی جمعه
 بانه را و دو گانه رفتند مردم از ان و اعلام صلوة کردی او نیز از انصاری صاحب مولانا و پیش محمد بود
 صاحب بی شکستگی تمام و در فرزند سکونت داشت چون مولانا خواجگی می رفتند اندیشتر احوال انصار
 فرد می آمدند در اسنم مردم از انبار جهان شهر بود که شیخ صلیونی صاحب و از خضر علیه السلام می بود
 اینست آنکه عزیزی از مردان منظور شیخ فاسم فالینی علیه الرحمه باقی میگفت که روزی در حضور شیخ خرد

امام حسین علیه السلام
در کربلا

از پیش مسجد مصطفی میگذاشتیم شیخ فضلوتی را با هم مسجد بود و چون شیخ را از مسجد بیاوریم کرد و گفت حضرت
خضر شباهت اسلام نمایند و هم اندک جان و ذکر آن بساطی سخنان را سرشار باده
بی غمار آنرا لایحه ای الوهیت آن بسیار هوای هویت آن شناسا می بود معراج آن طلب عالم
عبد القدوس و ماعیل الحنفی صفی لنگوی خواجہ محمد باقر در کتاب جبهه المقامات که در احوال جزو کل
حضرت شیخ احمد محمد الف ثانی تالیف کرده است می نویسد قدس سره شیخ عبد القدوس قدس سره
شیخ مشهور و مستان است و از کبار ایشان از فرزندان شیخ صفی الدین است که در ماصول فروغ
علوم از فحول تحقیق بود صاحب تصانیف مفیده مشهوره و سکرتشور قدس سره است و در حد و صلاح
کثیر بود و کثرت جذبات و توفیق غلات در اتباع مستندین بعبایت متقی بود و در الترام غرام امور
و معینه نیست مگر از المصابیست مسی با نوار العیدین مرعیت علی سبع فنون که در هر فن یک دارد و الا بر
صحائف اعلام آورده در فن نخستین نگاشته که هر چند از اوت مرعیت و هم شیخ محمد است لیکن شیخ
قدوس از باطن جید او شیخ احمد قدس سره جادو است ایشان و در آن فن بسیار فرموده و نیز از تجارب و در بیان
قاسم او همی که از بزرگان سلسله سهروردیست است اجازت خلافت شریعت و جلال کتاب نگاشته
رسائل و مکاتیب نیز هست در غایت زیبایی و دلربایی حضرت ایشان یعنی حضرت محمد و قدس سره
العالی از اواخر حال شیخ حکایت میکند که ساعت بساعت غمخیز خودی بر آنجا بنویسند و
غلبه و آبی در آن حال از دست آن پرسید فرمود دل اندک بسیار کوفتم اکنون سلطان ذکر زمان
برین غمخیز منماید و مرا از منی بر بیاورد از فرزند شیخ احمد که ثالث بود می آرد که می گفته و برین است
بست که سخت فرزندان را بحالات صوری از دستم غارتند و آنگاه بیاد است در ایامات از دستم بیاد است
و مانند از زبان فرزندان حضرت ایشان قدس سره شنودم که در آن ایام که فرزندان در دلی گرم تحصیل نمود
اگر ایشان از اشتیاق دیدار پدر بزرگوار غمخیز می نمودند و می گفتند که اگر امر عالی در و دیوار
تحصیل شماست مستعد کردیم شیخ آملی ایشان بود ما موجب استولف و تعلیل تحصیل علوم ما را
نموده ایم باید شد و با آنکه بزرگوارانی خود بدلی آید می و نیز را میسر بود که هر یک در حال

پیش برود و اینها حضرت ایشان قدس سره از والد ماجد خود روایت کردند فرمود که چون بنام محمد
 قدس سره از وطن خود به بی آمدی و خبر با کار بخار سیدی بدیده او شدند می گذاشتند که الان مطهر
 نیز او را استقبال نمودند می و شیخ کثیر السماع بود و سماعش در غایت شگفتی و کمد و فطن سماع سخن
 ستاد از وی سر میزد و وقتی در و بی و محفل عظیم که علمای آن حاضر بودند بتوجه برخواست در میان
 صفی و نادانان کشیدند چون استیلا بکرات در قفس بر زبان راند یکی از فحول علمای حاضر بی آرام
 شده نام یکی از اعظم علمای آنوقت را بپوشه گفت چون انجمن است بر نادان تو آن گفت که چون
 در میان ایشان بوشیج بجهان بشویش گفت من جایزه ایگویم من جایزه ایگویم با آن عالم گفت شیخ چون
 او بی نادان تو آن گفت که چون با عالم خبر رسید که از قطرات خون منصف نقش ناما حق ظاهر شد
 آن بزرگ و دوات خود را بر زمین زد و گفت اگر حق این صیبت سیاهی که از دوات تحت نقش این ظاهر
 گشت شیخ باز گرم باز پیش بپوشید و گفت که زهی نادان که حسین حق و جادوی ظاهر شود و در آن
 و هم حضرت ایشان قدس سره العزیز بقرب فرمود و یکبار شیخ به بی آمده بود شیخ حاجی عبد الوهاب
 بخاری که از اولاد سید جمال الدین بخاری بود صاحب علم و حال تفسیری نوشته بود و شیخ در
 شیخ کشا و آیه تطهیر این بیت سهر در کائنات علیه علیه الصلوة و التحیات برآمد که شیخ عبد الوهاب
 در مقام نوشتن بود و اولاد بنی محمد مامول انجمنه اند و عاقبت شایع علی البقیس بالخیر شیخ عبد
 که این نوشت که در اختلاف مذاهب اهل السنة و الجماعة و کتابها باز فرستاد و بنشین روزی میان علمای
 آن ظاهر کرات بوقوع بیعت بالاخره قرآن شد که شیخ عبد القدر گفت قدس سره انتمی شیخ
 عبد الحق محدث دهلوی در اخبار الاخبار می نویسد شیخ عبد القدر در قم من آمد سره صاحب علم
 و علم و وق و حالات و خلاوت و وجد و سماع می اگر چه بظاهر بیعت از شیخ محکم گرفته است
 و می معتقد و عاشق شیخ احمد عبد الحق است و بر و حانیت او شغف و اورا کتابت می نماید
 مرتب بیعت فرس اول سابق شیخ احمد بن و اظهار اعتقاد و بندگی بادی بسیار نموده و شیخ
 عبد القدر و احمدیان و خلفا بسیار اند و از جمله مدبران شیخ می رود و در این حال حضرت

رنگه نیز می شغل بود و راو آخر او را چند بابی بود که گفت و مسلمان شد و بر سر شیخ عبد القدر گذشت و او را
 در پیشانی بقصصی فطرت ذاتی در وی پیدا شد و از جمله خلفاء وی شیخ عبد القدر را غلامی بود
 بزرگ بود و صاحب افعات و کرامات گویند و در خواب حضرت صلی الله علیه و سلم بر وی تلقین نمود ان الله
 علی محمد و آله بعد کما ملک الحسنی حمته الله علیه شیخ عبد القدر من وصاله فدیسه مدعی گرسنگی میگویی
 بدان الهما الله تعالی که گرسنگی بر دو نوع است سفلی و علوی سفلی جمیع حیوانات است
 که چون فرج حیوانی باطبیاع اینجهانی متفرج می شود و به پیگرد وجود در مرتبه مرکبات که عبارت از کلمات
 استافت سفلی است وجود در مقام نمود و حرارت و رطوبت و در باطن او فطر و پخت و محتاج غذا گشت و توان
 آش گرسنگی خوانی و غذائی او آب طعام و خاشاک و انی از طعام سفلی عروج نیابد که از خلیا و طعام
 و مقام صد شریف بهائیم و علوی امام جلیل حاضر عالم است که چون بخور بخورد و از محض غلبه مقام فلان
 از عالم جنبش بی جنبش و جنبید میوت حق ظهور یافت و در میدان حضرت احدیت تجلی یافت
 عبارت از الله احد است و تجلی بسیار و انوار بسیار بر شمار همه صفات کمالات از جمال و جلال
 کریمی و جیمی و ستاری و جباری و قهاری و رزاقی و خلاق و در شمایست در بویست خوار و عزرا اینجاست
 بر اوج ز و در حسب عقد او مطهر که لون الما و لون انما یذوق الله روح اضافی و منی الله
 و بیرون الله و ولی الله اینهمه اما اوست بظواهر مختلف خویش که حکما گویند الله هو الله و الله هو الله
 از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم جبر و است و این مقام قرب او عالم ملکوت است
 و این مقام اگر چه تجلی است اما از سطوات مقام حواری فائده تمام غنیافت باز در مقام تجلی شتافت عالم
 عقول پیدا آمد و آن عالم ملکوت است و مقام روح نفسانی است و در مقام اگر چه فائده ظهور
 که نفس معرفت ظهور می یابد اما مقام تقدس و میدان است و دلیل است و این نشان پیدا بود
 و این مقام متعلق به عشق و اظهار ذریکست و فائده کمال معرفت که مقام عرفی است
 بر و است ظهور نه نیست باز در مقام تجلی شتافت عالم حساب پیدا می آید اینها ظهور مقام احدی
 و عالم عشق من و بر اوج و در جهان که در مرتبه است اما الله و اینها اول و آخر و ظاهر است

طریقت را با دست و پا و جرج فلان الی الله العلی که بحر محض وجود صرف بوده است بسبب آن سبب
 خوش سوز عشق مقام فانیست که در کرم ذات شجر صفات و در مرتبه محض وجود با خود و دست بر آن
 از دست معلومات را بعلم بر دو علم را با معلومات در مرتبه ذات که بحر صفات است بر دو ذات را با محض صفات
 و دست و صفات را کسوت ذات ساخت وحدت در کثرت گردانید و کثرت را کسوت وحدت بود
 وحدت در کثرت و کثرت در وحدت و غلط و صحت و صحت و غلط و غایت بر حاضر و حاضر در غایت
 انما احسن فی شمع هر دو ندیم و صحرای وجود بر آست او الحقن کل العرش استوفا علم را و دست
 قریق فی الکلیه و قریق فی الشعیبه پیش مشیت مابدان سبب تا الله لک الحمد الله تعالی علی اکامه
 خوش بر آورد و شور و فغان در کون و مکان انداخت و مار از دیار عاشقان بر خاست تا هر کی
 بر سجد او منظر از نوعیت امر ذلک الکینا که کیم فی جنان جنان ناخت و جنگ با من بگو
 و مطلوب خود زد نیست معنی آن گر سنگی که در معدنه بشنود و بنیاد افتاده است و آن نیز تر
 و گرمتر از آتش و زنج است که گر سنگی کشیف ابلغیف سازند و مقید را مطلق نشاند انسانیست
 و حیانت بر آید که اگر گر سنگی مردم بخدا تعالی تواند رسید و این خاصیت در جودان دیگر ندارد
 اگر چه گر سنگی دارد که از مجرد و سفلیات اند طایفه دارد و اح اگر چه از علویات اند اما آتش گر سنگی اند
 لا حرم از مقام خود و تجاوز نموند کرد این کار آتش است باز و در محبت و عشق است اکنون بداند
 گر سنگی بسته مقام است مقام اول را آتش گر سنگی خواهند که غذائی آن آب و طعام است مقام دوم
 را آتش در محبت و عشق خواهند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیر است و مقام سوم را
 محبوب و معشوق خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است آن انجیل و حبیب
 ای جمال بیت عاشق حسن و دست آن بی نظیر حسن خود را خود تماشای میکند و انتی در کتب
 میبیند که یکی از مردمان او را از خواطر فاسده پر سیده و در جواب نوشته بهات پسریده بودند از طایفه
 سخت و ابتلائی عالم که هیچ ولی و نبی نبوده که مبتلا بدان بنوده از آنجا که مشرب بودند و گندیدن
 جگر مجازی و شهند اما فرق آنست که یکی را گاه گاه بطریق استیلا و امتحان بشمارد و او بر آن

وقتی گفتی ای لست کاحدکم وقتی دیگر خود را بشهر خواندی و اینها اما بشهر شکر گفتی و بصورت
 خلق با خلق مانند می و کسانی که مصطفی را صلی الله علیه وسلم بصورت ندیدند یعنی نمیدیدند و شکایت
 بر حال ایشان نیست و تفرقه نمیکردند و ایضا و کلمه که میگوید و آنرا که مصطفی را صلی الله علیه وسلم
 همان بشهر دیدند و همان بشهر گفتند فقالوا البشیر کفیل و نفاق کفر و الا کفر جم چون بروی
 مانند و از کونین در گذر چنانچه جلالت خدا همیشه باشد اما در دیش در سپیدار بود اکنون این
 نینداری و چون آمدید و یقین دیدید و گوشت که وجود جهان حی نیست و غیر عدم مطلق من الشجره ان
 یا محمدی ای الله ایجا دم زند ز غم مریم زند فاما المعنی انما تم الفقر فی الفقیر فوالله تعالی
 لیسن الفقیر بل هو الغنی بالغنی هو الله فاما المعنی الفقیر انما تم فقره بالعدم فاما المعنی بالخلق باخلق الله
 و لیسن هو الله و لیسن هو الله و لا یسواه بخدا نمی چون من ز سرید و بسیار ز سرید
 شما را ز صراف ابد البقیه و حکم ز کبر و اولیائی و ثنات نبائی لا یغیرکم غیری اولیا را خدا داند
 شما را بدید دیگری نداند کاراجائی رساند که ملک مقرب در روح مظهر و حیرت الله الانسان بی
 صفتی اینجا معلوم شود که حبیبیت هم حضرت قطب عالم شیخ عبد القدوس
 درین مکتوب مینویسد که این فکر خوب فکرم و درویشیت بلکه نجیب خود را در
 هر حق بود از روح که در ویش هر چه هست تجلی خود داد از عرش بر سرست ز کرسی اراج
 درون مقام مجرب و کبریا فیه شجره کعبه از ان نصف نامور و درویش غوطه خورده بدیاف و فرو
 در کشت فانی از خود در ویش بر او ده و نا بوده وی دل در حضور و انهم مرکبان جیشیه ترو در
 و عبادت دائم بر او درویشیت آنکه نجیب خود جو در گشتولی میفرمایند آنکه بنده
 تا چیز محض بود و نه آنکه شده خدا شود و لیکن در صفا و خود و خود جامی رسد که از می خودی بر
 و سب و دلی با وی نیامیزد و مکتوب بود و هم بجانب فاضل عبد الرحمن سبط مرشد که معنی آیت و حق
 کجاست من بینه و اجزای الله در سوره قمریه که الله فقطه وقع اجرا علی الله باین
 سوره را و هر که از خانه نیست مهاجرت سوسی شعر احذین کند و تان حضرت صمدت گرد و نوز در

را بدید که پیران شان را به هرگاه بود که هر چند فدا قدم پیش می آید و از مالوفات دست
 بردن می آید و سومی دوست حیران و سرگردان می رود و شطرنج جمال حبیب بگیرد و اگر
 مقصود رسید و بشا ه خدا و رسول شرف گشت فقد وصل حبیب الی الحبیب و در او زد
 دولت ابدی تحت سرمدی ایا اولیاء الله که خوف علیهم و لا یخافون ایشانند
 تا اگر درین مهاجرت پیش از وصول کعبه صعد از جهان رحلت نمود و گفته و تم اجره علی الله
 ای تحقیق ظهور الله علیه علی ما هو مراد و مکتوبات حضرت قطب عالم اسرار و نکات بسیار دیده
 انحصار گنجایش آن ندارد که تحریر گردد و صاحب امه الاسرار میگوید که حضرت قطب عالم باشد و حضرت شیخ
 احمد عبدالحق سیرسلوک تمام نموده به مرتبه کمال و ارشاد رسیده حضرت شیخ احمد دیراد عالم روحانیت
 فرمود ترا ولایت بالادست و ادم حسین حضرت قطب عالم بعد از چند روز در سن و ستعین شان مایه
 در استادی زبان کند و بن سلطان سلوک لودهی بموجب و خواست عمر خان کاشی که یکی از
 سلطان کسندر بود و بخدمت ایشان اعتقاد داشت بعد از ندان از ردولی نقل کرده در قصبه شاه آباد که
 بنواهی دلی بود سکونت نمود و شصت بسیار یافت و فوت علی خند پاشا تا ایام سلطنت سکندر
 و سلطان ابراهیم لودهی در شاه آباد اقامت داشت چون در سن نه صد و شصتی و در شهر الدین محمد
 مبارک شاه از توران در بند و گمان درآمد و تمام مهندستان را در تصرف خود آورد و بسبب
 اثر سکونت قوم افغان قصبه شاه آباد و ایران و خراب ساخت در آنوقت حضرت قطب عالم عالم
 و فعال در قصبه گنجه شولک گشت صاحب اقتباس میگردد حضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت قطب عالم
 در اطفال قدسی سیف میاید که چون الد بزرگ در شاه آباد آمدند برادر گمان شیخ حمید الدین ده یا
 نازده سال بود و بعد از کسالی در قصبه شاه آباد و خیم جاوی الاول در سنه سبع و شصت و ثمان تا نه فقیر
 رکن الدین تولد شد و به برادران من بزرگ شیخ حمید الدین در قصبه مذکور متولد شد و شیخ حمید الدین در دلی
 شد و هم دلی بنویسد که وی حضرت میرزا غریق غلامان که کرامات بسیار داشت اما بچگاه با اختیار خود خانی ظاهر

و گاهی بجهت شوق بعضی مخلصان چهره می ظاهر میکرد و هم وحشی میبویسید که مولانا چندین کدو
 باغ فقیر بودند و در حضرت قطب عالم بودند برای شستن جامها طرف آب کنده می رفت نگاه
 عورتی صاحب جمال در نظر آمد قدم مولانا بلغزید خطره فاسد چنان شد که محل خلوتست با عورتی
 پشتمو و نگاه حضرت والد را عصا در دست گرفته در عین بیا، بالای آب پاشیده و پدر مولانا ستر
 و شرمزده گردیدند چون مولانا پیش آمد حضرت تبسم کرد و فرمود باک نیست پیران محافظت از شما
 نرات میبویسید که حضرت قطب عالم زندگانی در زیارت از وقت سلطنت بهلول بودی تا زمان
 سلطنت نغیر الدین محمد هالیون برسید ارشاد میفرمود در سلطنت آنوقت بخدمت پدری اخلاص تمام
 داشتند چنانکه مکتوبات با اسم محمد مبارک و شاه و محمد هالیون نوشته بود و در سوره آخر هر حرف گو
 دیدیم در چند نصیحت نوشته اند و غرض خود بیخ خود بیان نیاورده اند حضرت شیخ کریم الدین لطافت قدر
 میفرمود در سنه اربع و اربعین شصت و نوزدهم خواجهی الا خور و زاده و ششده عمر حضرت شیخ احمد عبدالحی
 بود و همزمان بود حضرت قطب عالم زیارت کرد و پسر شد و در حقیقتی حاصل شد نماز جمعه او نمود
 بعد از نماز وقت شرع شد چهار روز دیگر باز زیارت پدر در پشتمو وقت چاشت تبایح بست بیوم ماه نو
 شسته مطهر جان بشا و ده و بیست و سه و لفظ شیخ اجل بخبر از سال زیارت حضرت او است و بقول صاحب
 اخبار لا خیار و مرثیه **حسن بن العین** و شهادت بدست عمر دمی رحمه الله تعالی شهادت و چها
 سال بود از آنجمله سی و پنج سال در بدو لی کسب کمالات نمود و سی و پنج سال در شاه آباد اقامت داشت
 و چهار ده سال در مقام مرگ نگه داشت و در پرده شده منقولست که در مرض منتهی به سجده افتاد
 در عبادت ظاهر است با آنکه محویت بر کمالی و در سی و نه سال از بقا و کرات سجده و صکر کرده و سجده نمود
 کرد و آخر کلمات ای رضوا اشبارت فرمود و تحمید و گمانه بست و رکوع و سجده و اشبارت کرد و
 ساعت جان بحق تسلیم کرد و فرزند شیخ کریم الدین میگوید که بعد از غسل کفن پوشانیده و بپوشید
 برینه نهاد حرکت از جریان ذکر یافت چنانکه در حیات بود و هم دی گوید پدر بزرگ من اولیا
 بود و تلاوت قرآن و طیفه شسته و مساکل شرعی همیشه مطالعه میکرد و نماز اشراق و حیات

زنی از رحمت پیچیده فوت نموده اندی و وقت در حضور سخن دنیا نیکی گفتند تمام می نماز فرض سبقت دلوا
 الایمن نمودند و صاحب شغل باطنی کشف بودند که امارات و کمالات و خوارق عادات حضرت قطب
 العالم در کتاب مرآة الاسرار و اقتباس الانوار و لطائف قدسی و غیره شرح اند و درین مختصر کمال
 شرح و بیان آن نیست و علم و فضل از تصانیف دمی حضرت مثل انوار العیون و رساله قدسیه و
 کلمات و غیره ظاهرست و ذکر حضرت مولانا خواجگی امکانی قبل از مدینه حضرت مولانا
 خواجگی امکانی رحمه الله اقتباس نور کمال فروغ اکمال از بیضای باطن افکامی و الدما جبر
 مولانا و در پیش محمد بود و جمال این نسبت از بسیاری مقدار و هدایت و ارشاد و از رب فری
 دیگر یافت از هدایت حصیل کمال تا مدت سی سال شیوه مجتهد و الدنیر گوار در نشر احوال
 میگوشت با چون حضرت حق سبحانه همه تربیت طالبان خویش میخواست که او را از زاویه اولیای
 حرکت با محسن اولیای پی عیشیت آورد و از آخر مامور بارشاد خلق شد مردمان از امر او فقرا و ثروا
 ویرانیده بکارتش شتافتند و ازین صحبت او بسیار خفته دلان از خواب غفلت بیدار شدند و سواد
 این تجارت یوسف محبتش را خریدار آمدند و بسیار فضلا در رتبه ارادتش رساندند از جمله آن
 فضلاست مولانا و در پیش محمد علیه الرحمة که از منظران حضرت مولانا بود و صاحب تقوی و
 و از اعظم ملازمه مولانا محمود کیانی زیاده از چهل سال ربطه معظمه علیهم السلام علوم عقلی
 و نقلی در کتب مستبره تعریف تالیف نمود و در حد و هزار بیت و پنج با چار از چنان در گذشت حضرت
 مولانا خواجگی بر بار جاده عرفیت قدسی پس تبار بود و از ایشان حضرت برکنار و از آخر سجد خاتمه
 از عایت یکمین در مجلس در تصنیع و خردش اراده نمود و قتی یکی از مجتهدان التماس نمود که چه باشد اگر
 فتوی مولوی رومی قدس ه ند که در مجلس عالی میگردد باشد فرمود هر روز از مشکو حنی
 ند که در مجلس نشود و شک نیست که ذکر احادیث بنویس علی قائمها الصلوٰۃ و التجهیه با از حدیث دیگر
 که گفته که سوره از ادای صلوٰۃ خمسین بار در مجلس لایف مؤذنه و بنیاید فرمود چه لازم است
 از مؤذنه گردد که خواهد بطور خویش سترانچو اند و به فقور احوال و نفاقی بود که روزی

یکی معروف شد که راه سنجایی دارد و از کبریا نشانی از ضعف نباشد و نیست اگر نماز عظم و مغرب
عشاء را بیک آمدن گذارد و منزل شریف بر ندانست بنیامید که در آمدن و رفتن بقدر است و در وقت
و پنجاه می که میگذازم به آن در رفتن است چیزی دیگر مفوم نشود و نور این نسبت علیه سیمای
و قنای حیه اطوار ایشان موبد بود و نور شکفتگی و تواضع بر بهر سالمان از بوستان کردار ایشان
پیدا اگر ممانی بمنزل شریف ایشان رسید می با وجود کبر سرخ و نفس نفس بکلمات او سرور
و با آنکه از سخافت و سخای مبارک می لرزد و خود نیز و میمان غرق آورده بیند خنده می بسیار بود
که از حال مرکب خدمت سیمان نیز خود خبر میگرفتند با لجه صاحب خلق عظیم بود و در جاده
طریق خاصه حضرت خواجه بزرگ و خلفای ایشان مستقیم عمر شریف را بدین آئین سجد و
تسبیح رسانیدند تا در شهر و سال برابر شب بهشت بهشت خرامیدند پیش از انتقال از این
تالان بانگ ایام گوی حضرت خواجه با قدس سره نوشته بودند بعد از آنکه از این دنیا
بسیار پس و بیت در آن مندرج بود بیت زمان تا زمان مرکب یادیم ندانم کنون یا پیشین
جدائی مبادا ملأ از خدا و اگر هر چه پیش آید می شایدم بقولی درست و دوم شعبان چیست حق
پیوست قسم حضرت خواجه با قدس سره و یکی از نکات شریفه بقریب قافیه منزل وجود
عدم و وجود فنا گذارش فرموده اند خباب شادمانی محمد و می قبل گاهی مولانا خواجگی ند
اصد سره در اشارت بقنای اتم این بیت میخوانند بیت ح و ذمت گرفتار و نت میکنند
نگری باشد که اوست میکند و میفرمودند تا شریح و ذم باید که آن توجه و شکر که خباب
حق سبحانه است فراحم نشود و قنای اتم گویند بعد از نقل اسکیلام حضرت خواجه با قدس
نوشته اند که از اینجا معنی آنجن که از خواجه بزرگ قدس سره مرویست که وجود عدم بوجه بهتر
خود کند اما وجود فنا بگریه و خود نموده میشود و ششم در حضرت خواجه قدس سره و یکی از رجال
خویش تقریری از خدمت مولانا می خود نقل فرموده اند که از خباب از والد شریف خود و نیز بیک
برسطه از مولانا اسمعیل رحمت بعد نقل کردند که در ذوات بحجت تجلی نیست من خواهر قدیمی از

حضرت بنده که در پیش جلیل راجدان محلی بنیت چون مخدوم این بنده ملاحظه کبر سن شیخ
 و گفت نرسیم که چون بر این اتمام علوم مدین عقبه علیه السلام این گرامی صحبت را در نیام
 شیخ فرمود چون مرا بنیادی بفرزندم کن الدین شو و از و بخواه میجویی حساب الامر بر تحصیل علم
 مراجعت فرمود قضا را پیش از تمامی تحصیل مخدوم عمر گرامی شیخ او خست تمامی کشید حضرت
 مخدوم بعد از فراغ علوم از منقول مفهوم و پس از مراجعت سیر بعضی ملا و حکم آن اشارت بنابر
 حکمی نزد شیخ رکن الدین شد او با اشارت والد خویش ملاحظه علوم سعاد و طالب فاکیش طریق
 غایت سپرد و نظرات تربیت در باره انتخاب نگار بر و چون از نواده خویش بهره در گرفت و اندیشه
 خلافت پوشانید از قادیان به حقیقت و یقین تربیت طلاب امر فرمود و اجازت نامه بغایت عالی
 در طاعت معانی و فصاحت الفاظ بنوشت و آن نامه گرامی که نگارش نموده اند در کتابت کورسطه
 آغاخان مستب که گذاریم میادید الله الرحمن الرحیم بشری لقد انجز الیقین ما وعد الله و کون
 الحیدر من آتین العلی صعدا قطعه بشری که اگر دولت انبیا و نوح و انجازه و عده کرد نقایح
 در میان حضرت شمس برآمده و نوری از ان سافته اند جهان بود الحمد لله العلی خلق آدم علی صورته و
 کریمه لافقه حاجتی تک السنته بین انبیاء و اولیا کلمه فی سینه تسع سنین سعاد و فاته مخدوم در
 سبع صد لاف الهجری واقعه عمر شریفش معاد و غایت بود و که شیخ رکن الدین در کتاب
 مذکور است فرزند دوم خلیفه اول حضرت شیخ عبدالقدوس است که بعد از در سجاده ارشاد داده
 و از عید بر اسم الامیر جمی القادری نیز طریقه قادیان را اخذ نموده خرقه و خلافت یافت شیخ رکن الدین
 صاحب حال و اطوار علی بود و نصایف شائسته داره از انجمله است مرجع البحرین مجتبی بر اسم
 دینی یقینی و نیز در اکتوبات کثیره الیرکاست و یکی از حکایات و محله شریف حضرت مخدوم که یکی از
 بحرمان راز نوشته و تمام معجزات و کرامات که در و دیده و عبادت و عبادت خود خدا بعد از
 خرافات و غیره و در محبت و در باطنی کشیده است و از دریا به انی سکنه غیر سرخی
 که آنی سکنه شیخ رکن الدین در محل بعضی کلمات سکره و الدخولش تحقیقات است و بعد از انجمله

بنده
 صاحب
 قادیان

آنکه والد ماجدش اردو می در انشائی سماع بر زبان رفته بود که خدا می داند ما کجا می ریم
 اگر گوی خدا می داند شاید شیخ رکن الدین بنویسد مراد از علم الهی تعین علیست اجمالی یا تفصیلی
 که بوحثت و واحدیت مبعوض سیر شیخ مادر آنوقت فوق تعین علمی بوده عزیز می این سلیله و طفل
 سجد و مذکور ساخت و نمود و اخیل از شیخ رکن الدین خالی از تکلفی نیست زیرا که شیخ ابن عربی و نابغان
 از جمله علم سیر فوق تعین علمی غایب و شیخ عبد القدوس رحمہ اللہ از نابغان شیخ عربی بودند و غیر نشان
 فوق تعین نیست که سکر از حال فال بر بخیر و شیخ رکن الدین سنه ثلث و ثمانین و عاشره از حجاب است و بهیچ
 سبب متصحیح او و سایر اخوان و جنبه الد بر بزرگوار است الا شیخ احمد بر شیخ عبد الدینی شهید صاحب کتاب
 سین الہدیہ رحمہ اللہ کہ در مکتب آباد آسوده انتقال شیخ احمد سوره انبی و سبعین تسبیح بود و یا
 عبارت زبده المقامات است صاحب اخبار الاخبار می آرد شیخ عبد القدوس را اولاد بسیار شد و سیر
 مہر عالم و متعدد سلسلہ سماع و اویان ایشان شیخ رکن الدین مروی منبرک بود و بیشتر فقر و محنت بود
 بر قدم والد خود و در مہماند و ذکر آفر و رسیدن ان مجاہد وافی امد آفتاب صمام شکر و افروز
 سبیل امد بر مقام ذوق و تہجد و حضرت شیخ جمال الدین ابن محمود قدس سرہ صاحب زبده المقامات میگویند
 چون حضرت محمد دوم شیخ عبد اللہ احمد انحضرت شیخ فانی فی العصر شیخ جمال بنہان میری رحمہ اللہ بچہ
 ہم سرگی محتاجی شایسته کمال شکر و رومی داده محلی از احوال ابن بزرگ نیز لازم است شیخ جمال
 بنہان میری از احاطہ علم حقایق حضرت شیخ عبد القدوس رحمہ اللہ و از علم ظاہر و باطن و تمام دست و پا
 و سہواک تمام تا گویند بسیار بود کہ برای انافس جہد اقامی نماز مرتب آن آمدہ با و از طبع حق تعالی
 شکی نیست کہ از سکر محو می آمد حضرت ایشان از والد ماجد خود نقل کردند کہ میفرمودند امام احمد
 حضرت شیخ جمال ابن بزرگ کشید از اطلالت اضطراب و شورش عظیم از حقایق بخواست کہ چند خون
 شاد و زنده کرد و از کمال جوش کہ از احاطہ علم حقایق او بود و از احوال شکر کند کہ گفت خود را از
 مہانت شیخ از کمال جوش و در مقام این بیت میخواندند تو می آرد خود را در پیش منی و در هر وقت
 در مقامی حضرت ایشان از کمال جوش و در مقام این بیت میخواندند تو می آرد خود را در پیش منی و در هر وقت

بیت حضرت شیخ

در این روز بیست و یکم شهر فروردین حضرت شیخ جلال ارباب سفید تهر کاتبیک شهر ارباب
 استخوان الطالین الکفایه در سن هجری سیصد و پنجاه و یک کشف کرامات توقف روانه ابر
 و از این مرقی شوند و مقید می گردند بر بره و ریزه از هر چنان باز و جهان باز باشند و آن است
 ایشان از عبادت و بر بند و تقوی و ریاضت اخرا کنند و اینها را چه در دهنده یک جان کنند و خون
 و کم شوند و پیش از مرگ بهر دو سخن است اینها که از عبادان این مکتوب که جهان صوفیه اه خطا کرد و گمرا
 نشسته العباد و بعد من لک و سی علی السیف ضی الدین جمیع اینها جمیع الی حصول التضرع الی الله
 و الی حصول رعایه الشیخ و الطریقه و آنچه گفته اند ملاذ القرائن و الاستعجال بالعلوم الشریعیه
 و الی الطلوع بکمال آخر نیست بر او اول گفته اند که کار طالب حتی بعد از ادای فرائض و حسن و
 منحصراً بطن است نه بکثرت زوایل و اعتنا جواج استی ایضا حضرت ایشان پس بهر هر حکما
 گردید و از آنکه فرمودند یکبار شیخ جلال در این روز که این کلام صاحب تعرف را که جان
 اندیش مشایقه او سبحانه درین نشاء چه چشم سر چه زلفان مجرّه بدار و در میان نهاد
 شیخ جلال گفت ای شیخ منی بر سر است این شیخ که در این را خاطر نشین حضرت است
 و بعد از آنکه من از حضرت والد بریدم آخر شاد شیخ زکریا الدین از آنجا که توفیق و لایم فرمود و سلامی که
 بخاطر طریقه اما آنچه الحال بر دل می آید است که در مقام اتحاد و یگانگی و در این جهان هر کس که
 بهر خود نیست بطلبند مشایره معیار نمی آید و شیخ جلال علیه از یافت بعد از خود و خاللی در
 شیخ و نامن تسامیه آخرت شایسته و در طریقه خود مضبوط صاحب اخبار الاخیار و شیخ جلال علیه
 شایسته الکامی بر طریقه شیخ عبدالقدوس است از شایسته شیخ و وقت بود عالم بود و عامل بهر
 طریقی از اول عمر تا آخر بطاعت و عبادت و درین عطر زکر و سماع و ذوق و حالت گفته است
 طریقی باشد بود و حفظ ادا و زوایلی و رعایت ارباب و ایات تا آخر نهایت مستقیم نقل کرده
 بهر عبادت کرده بود و آنچه گاه که در و بهیبت او و شست سماع و نماز در و در و الی
 و در هر یک نباشد اگر شایسته شیخ عبدالقدوس تمام است و او را نیز گفته است بر طریقی

پیرایه رحمانه فی رابع عشر ذی الحجه سنه تسع وثمانین تسع مائه و هجده و خمس و تسعين سنه هجره
 الهی علیه اقتباس الا نوار است حضرت شیخ جلال محبوب ترین خلفا حضرت قطب العالم بود و در
 از پنج بود و در سکن بی نهایت است و سلسله نسبت پدری و مادر وی بحضرت عمر فاروق منتهی میشود
 رضی الله عنه و نام پدرش قاضی محمود بود و در سنه هفت سالگی قرآن حفظ کرده و در مفسده سالکی
 اکثر علوم با تحصیل کرده فتوی میداد و سبب آن وی بخدمت حضرت قطب العالم از پیران ^{منقول}
 مشوا اترچان بقول است که حاکمان قصبه بنیانگیر حضرت قطب عالم بودند چون وی حضرت
 بطریق سیر و قصبه که در شریف بودند خبر آمدنش شیخ جلال سید و آوالت وی بدرس علوم ظاهر
 شتغال بحال است و از سماع و سرود و غیره نفرتی تمام روزی از جا کمان که مرید حضرت بود
 رسید که ما شنیده ام که پیش آمده است در بعضی سماع مشغول است ما میخواهیم که بوسی ملاشی
 در طبع کتاب این امور منتهی پریم اکنون آن پیر قاضی اسلام ما بگوئید آنها سلا مش بخدمت حضرت
 رسانیدند وی حضرت فرمود که شما سلام ما نیز برسانید و بگوئید که آن پیر قاضی و مقصد
 دیگر از امر قصاصند روزی وی حضرت مشغول اطن مشغول بود ما تقی غیب آورد که جلال آن
 بنشیند م او را در حلقه خویش در آید و بحال آشنا گردان حضرت قطب عالم در حال برخواست
 شیخ جلال بر آمد سلام کرد و گوشه نشست و دید که طالبان علم گرد او حلقه زده نشسته اند چون شیخ جلال
 از تدریس فارغ شد و طالبان حضرت شدند پیش شیخ جلال عجایب حضرت قطب عالم توجه کرده رسید
 میان فقیر شما از کجا سید وی حضرت گفت که من این فقیر قاضی ام و نظری من بسوی شما انداخته بخود
 کتابی تمامی کتب علم ظاهری و نقوش غریب را از باطن او بسوخت بر نور حال شیخ جلال
 بخت و دست بسته ایستاده و عرض نمود که این کتب نفیس حیف باشد که بسوزند وی حضرت فرمود
 که از شرارات کتب علم صفات باقی نخواهد ماند و تو هنوز با من حرف سیاه بعلق داری باز بقرص
 بر دل شیخ جلال کرد در حال وحدت حقیقی و برار و مانگشت و ظلمت کثرت از آئینه دل او برگشت و
 حق را در ذات وی حضرت آشکارا دید و اختیار است در و اس می شد و صبح محکم زد و لوازم صبح می

و معنوی بجا آوردی حضرت کلاه چهار ترکی از سر مبارک خویش فرو آورده بر سرش نهاده و
از تعلقات فارغ ساخت و شغل نفی و اثبات تلقین کرده بخواند و مجاهده اشارت کرد و بدست دراز
رفته او را در روزه و بیوشی و تمام اندامش که مقدّمه ظهور الیامات و آیات و صفات اندامش را نمود بعد
از این یکی پنجوی هم کشید و حقیقت حال را بخدمت پیر و سنگی سر و ضد است انسی میگویم و چند کعبه
مثل اینچنین واردات و و انعامات و حالات بخدمت حضرت شیخ قدس الله تعالی علیه السلام سر و ضد شده
حضرت شیخ قبل از آنکه از استماع این خبر بمی فرحت انشراح و حال نفی و مضطرب گشته جوابات با جواب نوشته
در از اسرار شریعت و طریقت و حقیقت و بر اجاسی اشارت را باز اجاسی صراحتا دانف گردانید و خواجه
در جواب در او بالا میسند که در مشرب من بارانند میان دوسه سال این وقت عظمی فائز میگشتند
و کشید آری مرچید و سیرت آید بچکاش سیرت و یک مردان ریخته می شود و خوش و خرم باد و خوف و انجود
زاده نمهند و لا و در باشد و رجاسی میسند محبت در کار است و حامی گویند مبارک باد و نیز در جواب
حلال میسند مسطور بود که و تفسیر اذ از انزلت الارض نزلها و اخر جبال الارض تقالها و
قال لا تسکان ما لها میسر اما تقیید بنگرد که وقت بومین خلقت اخبارها کان بالک و حی الها
مست یا نیست مقرر با چون وقت بر دایم است خلقت اخبارها کان بالک و حی الها سطح
بر چند پوشیده است جو شیده است عشق پوشیده نماند و یک جو شیده نماند کف از دین بنگر عاقل با
و نیز در کار باشد و سهر اربابش و محرم کردگار باشد سه صحر و دولت نبود بر سر می با بر سنج
هر خری الخ و هم صاحب اقتباس گوید شیخ حلال حقیقت حال را بخدمت حضرت قطب عالم نوشته بود
و می حضرت نوشت از خلوت بیرون آید و خود را از و ما رساند که کار تو تمام شد چون شرف تیر سوس
حاصل کرد و هجرت امانت پیران و خرفه و خلافت حواله کرد و نائب مطلق و خلیفه بر حق خویش گردانید
چون حلال الدین محمد اکبر پادشاه روز دوشنبه دریم محرم سنه نهصد و سی و چهار هجری بخت دفعه فیه مرزا محمد حکیم برادر
اشک خجانه صوبه خجانب کشید و منزل و تباخیر و تفسیر بجا نفاه و می حضرت رفته ملازمت نمود و در وقت
او و اوقات و کمالات و می چند است که درین مختصر گفته ذکر حضرت خواجہ محمد الباقی با بعد قدس السلام

سره العزیز صاحب دة المعانی میگوید والد بزرگوار خواجه محمد باقری خاصه علیه السلام که از ابواب
 فضل و صفای بود و از نرمی آن همواره مصداق فلینکوا کثیرا از ادوات حضرت خواجه در جمله کامل و باریک
 فی حد و دهنه اندی داشتی و سبعین و معات در روزگار صاحبی بزرگی از جبهه اطوار ایشان پیدا بود
 گاه در آن ایام تمام روز در گوشه مخیده سرگردان خوشی میکشیده اند و تحصیل علوم و بی شاکر دی
 علوم مولانا صاوق جلوانی که از علمای آن ایام بود اختیار نموده به طاقت مولانا اگر کامل و در انحصار
 شده اند و باینکه روزگار از سحر طرقت بدست آن علامه ایشان را بمن الا توان چنانی بریدار آمده و از
 فضائل بهره تمام روزی گشته اگر چه تحصیل علوم صوری بقیه مانده بود که سبک کردن راه یافته اند لیکن از
 و کما فی نظر ایشان باینکه دشته چنانکه یکی صبا و فی القول گفت روزی حضرت خواجه در دست
 ترک تحصیل علوم رسیده آغاز هجوم جذبات آئینه مجفل یکی از افاضل در آمدند تقریبی آنفاضل گفت اگر
 خواجه روزی چند دیگر بر مطالعه علوم بودندی تا مولویت ایشان بکمال رسیدی چه زیاده بودی
 خواجه فرمودند مراد از کمال مولویت چیست که گفت مبتدا اوله مشککه را چنانکه حق آن باشد توان مطالعه
 افاده نمود و دعوی گفته می آید که هر کس بی که قتل آن خدیو البصره اند و میان آنرا رسیدگی
 حاصل آید الغرض حضرت خواجه را هم در اوقات تحصیل علوم که روزگار بر نائی بود و جوش مناسبت این
 کایه بصیحت باریان مکان مجفل فی مع الله میرساند تا آنکه در بلاد ما در الهم که معدن بیاطافه عزیز الوجود
 بسیاری از کباب و مشایخ آئینه را در یافته اند و بعضی بعروس توبه و انابت تیرم آغوش گردیدند و کما سببی
 بیانه منقولاً عن علامه الشریف مهاد آفوت در زمان گذار ایشان به بند و ستان اوقات و بعضی اوقات
 ایشان که در آنجا صاحب بود و در خیر خواهی صوری بر آن دشت که ایشان نیز در زمره ارباب عسکر
 اما آنجا که روزی ایشان دولت دین و تو گزری متابع یقین بود و سعی آنان بجای نرسید سلطان جذبات
 الدیو رکف خلعت خویش بگرفت تا بر دیکه ببرد و چون جلوه تقدیم نمخواست که نخست دل ایشان بیکلی از
 دلبان صوری گرفتاری نداشتن آمد و پس از روزی چند بیان ایشان در آن خوب ایشان دوری ضروری
 بوقوع پیوسته عکال خیال بخردانه این دام نبوده و هم معارن آن اوقات آلام مفارقت بعضی کتب ارباب

حضرت و نورت نظر ایشان در آمد بنامید آن لشکر الهی مشوق حصول احوال طلب علم گشتان لایزال ایشان
 بگفت صاحب کتاب که گوید در پیشی باین دریش گفت از زبان درانشان ایشان فرمودند بر سر مطالعه
 کتابی اگر کتاب بودیم که بر ما تجلی نموند و ما را زار بار بودند گفت شمار دعایت حضرت خواجه بیاد الدین
 سر متعلقین ذکر و القاء جذبات بنواخت سستی بر پیشانی شمر و آنان طلب نموده بگی و سرع ارباب
 دانند با محمد حضرت خواجه باو حجت و جوئی سالکان و محمد و بان حیدر با ظهور نمایند و بسا پاک و لا ترا و
 بلا و یافته بهر گزینند و سیاحت بصورت یکی از عظام و شایخ سلسله رسیده خسته اند که اندر طریقت و سی
 و تقصیل سلوک فرمایند استخاره نموده اند حضرت خواجه محمد با بر ملا تیس سر و الغیر ظاهر شده و فرمودند
 حاصل سلوک تفصیل آنست که تندی بخلق حاصل گرد و چون آیند و ت حیرت تفصیل سلوک نمودن
 حاصلست و حضرت قدس سره خود از برای حال خویش چنین برگزیده اند که ابتدای توبه از معاصی و طهارت
 خواجه عظیم کرده شد بار دیگر توبه در ملازمت شیخ که در ترقی شریفه و اکابر خانواده حضرت خواجه
 میوه می بودند کرده شد بار دیگر بیضی و اختیار نظر در بندگی حضرت امیر عبدالمطلبی مد ظله العالی توبه رسید
 مقدون بصلح محمد آن یعنی بود غیر توبه امید که برکات انوار الی یوم القیام جانبا القصد و خواب شیرین
 خواجه بیاد الدین قدس سره صورت توبه منعقد شد و میل طریق اهل مد بطور رسید بحکم الفرقین متعلق بکل حشمت
 دستی می انداخت عاقبت بعضی از مخدوم فرمودند که گری که متعین بآن حضرت رسالت میرسد پیغمبر است
 قطعی آن است که از همان غیر طریق ذکر و مراقبه اند که ده شصت و دو سال در آن ذکر و مراقبه و اوراد
 آن عزیز مدامت نمودند شنیده شده بود که در یک کثرتی قریب بچهل سال میدان لایزاله قطع کند ببالا
 تحواید رسیده سازه و حیصا بر آن میشد که هر روز باران و ذکر غنیمت شمار و بهای بعبادت تعلق نمایند
 بچند که در میان اشارات غیبیه و سلوک طریقه دیگر ظهور میکرد و قدم سوار را از جا بر میداشت و در زمین کرم
 و آن بطنقه شخم و نیچا ماشینی لایق میکاشت انشاء الله العزیز عاقبت دست کرم آن شخم را از جو سار بالا
 عین آت و لا از آن جمع سیراب گردانند بالا و بخت پیبرده شد و بهار است حضرت شیخ بابائی دالی تبارک
 سر العالمی اتفاق افتاد از برکات نظر شریع مندر شده الحمد لله و الحمد لله که آن نظرات تیر تیر بآب

قبول می چون حضرت شیخ از سلسله نقشبندیه نیز مجاز بودند و معتقد ادعای طلب تو حجتستان آن
 بزرگوار سخنان ربانیه از دریچه بیان جانان داده اقبال فرمودند بعد از انتقال آنحضرت به ابرار القرائین
 سه فرقه حضرت خواجهاجره گرشید دار و احاطه ایشان در شش ماه منور گشته و مقدمات فقه
 و سیرت و عقاید آن نسبت را توفیق پیدا شد و وائره غایت صنعتی پیدا کرده راه روشن شد و در
 جمیع دست داد و آنکه بجهت عنایت ایشان بخدمت مجددی حضرت مولانا خواجگی آنکه
 قدس سره رسیده شد بطریق و غایت خود و مصافحه دست آورد و بطریق آنحضرت دار و احاطه
 نقشبندیه خلفاء ایشان در مسلک نیازمندان ایندزگاه درآمد شد انتمی کلاما شریفه قبول
 کتاب کورست از فحوائی این منقده و نشان از ایشان به ابیت احوال که با آنکه ایشان یک
 چنان متفاد گردیده که حضرت خواجهاجره و می بودند و تربیت از روحانیت حضرت سیال
 علیه السلام و حضرت خواجهاجره و الحق و الدین و خلفای ایشان حضری اندک هم یافته و نظرات عنایت
 آن بزرگواران کار را باجماع رسانیده بعد از حصول تمکال چون از سیر طایفه جباریت با ویران
 رفته از خدمت مولانا خواجگی مجاز گشته اند و نیز قبول مناصب کتاب مذکور است یکی از صاحبان
 القول که آنوقت حاضر بوده باین چهار حکایت کرد که من نیز از این مقدمات مخصوص آنوقت ای ناگاه
 بودم روزی در میان نماز دیدم که حضرت خواجهاجره را چنانکه در مرسوم قبله است همچنین بر روی
 مانده و برامی نگرند از مشاهده این حالت بر من عیشه افتاد و تا بگذشت تمام نماز را با خرسانیدم و
 دیده بودم بعد از صد شتم تسبیح و از افشای آن منع فرمودند با وجود خصوصیات و
 کمالات و رجوع طلب باستانه ایشان حضرت خواجهاجره از من محبت عالی و تفرید و الابرار شریف
 نقل طریقت نیامند و بسیار در لایحه و بلخ و بخارا شنیده تا غیر از آنکه از این سلسله بزرگ و کوچک
 در آندای پسندار شاه بودند در بافته و برزاد نواد مسقیض گردیده و تصحیح احوال حاصل فرمایند
 مصیبت مولانا آنکه شریعتی قدس سره نیز رسیده بعضی از اخلاص حاصله را پس ایشان
 از مولانا تحسینا دیده اند و از آنجا توجه به مقصد شده نماز راه عبودی بعضی نشان نه دست

کهنه ای بر کلاه انداخته آن در کلمات ایشان بطور است و اولش این بیت است تعییت من محبت
 محبت تبتان میبیدیم که استخوان عزیزان بساجل افتاد است * در استخوانی آنکه شوجه بدی
 از بلا و دوا و انصر بوده اند مولانا عظم خواجگی المکنکی و بر واقع برایشان ظاهر شده فرموده
 انفریز چشمم براه شماست حضرت خواجہ را وقت بغایت بخش گشته و این بیت بزرگان اند
 سیگد شتم زغم آسوده که ناگه کین * عالم آشوب بگاہی سرورم گرفت * چه مولانا
 تبرک بزرگوار در آنوقت و دیار از کبار بشاخی این سلسله علیقه شینید و فرمودند و معطر
 خاصه خواجہ بزرگ چون کوه مستقیم و نسبت ایشان بدو و سلسله حضرت خواجہ احرار
 و جبار اوت ایشان بوالد ماجد ایشان مولانا درویش محمد المکنکی بوده و ایشان را ارادت
 بجمال و والا احوال خود مولانا محمد زاهد و خوشامی داشت زیرا حضرت قطب الاخیار خواجہ
 رحمہ اللہ و ہم صاحب کتاب مذکور میگویی و چون امید است که غریب احوال این کبار و خلقا
 ابتدا در کتاب نجات القدس بعون الله تعالی تفصیل مرقوم گردد و اینجا بهین مقدار کفا
 نموده آمد با الحمد چون حضرت خواجہ فاضل سره بخدمت مولانا می آمدند و رسیده اند نبات
 عنایات و دیده اند حضرت مولانا بعد از شماع احوال این ایشان به شبانه و زلیله و دنیا
 و خلوت با ایشان صحبت داشته اند بعضی فرمودند فوائدا طالع داده فرموده اند که کار شما لغایت
 سجاده و تبریت روحانیت اکابر این سلسله علیقه انجام رسیده شما را باید باز بیندستان شود
 این سلسله علیقه استخار شمار و نفی تمام بیدار آید مستفیدان عالم مقدار اینجا ازین بیت ما
 بر روی گرد آید خواجہ ما هر چند از راه انکسار و دید قصود احوال عذر ما در میان نهاده
 حضرت مولانا از الحاح ما باز نموده اند و راه استخاره نیز موافق فرموده مولانا که شونده غریز
 از مای مولانا که از حاضران آنوقت بوده گفت چون بعضی از این مای حضرت صاحب النسب حضرت
 مولانا شد که حضرت مولانا خواجہ را درین چند روز صحبت خلافت و اجازت کامله داده
 کشور و دستان فرمودند از غیرت بسوزیدند و چون خبر شورش آنان حضرت مولانا رسید فرمود

که یاران سید آمد که کار این بزرگوار تمام کرده نزد ما رشتند و خبر این بود که خود را تصحیح حال
 نموده لا جرم بهر که چنان آمد چند روزی در پیش حضرت خواجه مارالال سابقا لیسنگان بنامین و چند
 متوجه آن گشاده بوستان گردیدند و زمانه زبان حال مضمون این مقال است که گشت و گذار
 شوند و همه طولیان بنده و زمیندارسی که بیک کمال میرود و چون بنده و نشان رسیدند سالی در بیده اما
 سمانند در بسا علماء آن بنده شفیقه محبت ایشان بنده لیکر از آنجا که شمر علی لفعه است دارالادب
 بیت الفقرا از آنجا آمده در قلعہ خیر و زمینی که ستر منزلت بقایه و ملکات و مشرف بر دریا و شل و سحر
 در دنیا بیت عظمت و برکت و عفا سکونت اختیار نمودند و زمانه از حال زمین مارالال سجای و دیگر
 احتمالی نفی نمودند صاحب بده القامات کرامات و کمالات و کمالات حضرت ما خواجه الباقی از مردم
 نکات که آنها خود از حضرت خواجه دیده بودند و گوش خود شنیده و بر نگاشته اند چنانست که در محضر
 سید را از آنجمله است آنکه شیخ تاج الدین چکایت کرد که روزی در جماعت نماز در جلو ایشان بودم
 و میان نماز آنگاه که ایشان احساس نمودم بعد از نماز گریان و حشره فتنه من نیز حشره در آیدم و چنان
 گریان یافتم بعد از ساعتی پرسیدم که سبب این گریه چه باشد گفتند ازین بگذر و ما را بدین بگذر
 پس کساح نمودم و نمود و در عین نماز که معراج موسی است روح من در طلب طلب بر او ایستاد
 نمود و در جستجوی آن چند آنکه مقدم و درشت این مرغ پر بال زرد و سفید سیخ نیامد و چای چایان و
 خود را و قفص قلابنداخت و در سینه پیر و دوازده بر در شنبه بست و نیم جادی الشانی
 از روز نیکو را مانده بود که چهارم از اسم ذات مشغول شده اند و همچنان آمد گویان و چنان
 ساگی جان بجان آفرین سپرده رضی الله تعالی عنه و فکر خواجه محمد عبداللہ که خواجه
 کلان شمار دارند و در شجاعت و فرزندی جنت حضرت خواجه عبید اللہ احرار بودند و اسرار
 با انواع اوصاف علوم ظاہری و باطنی و دشمنند و شجر بودند و در علوم نقلی و عقلی و در حکمت
 و شنبه در حقائق علوم کمالات و سنت هر دو یکی و دقیق النظر و حدیث البصر بودند که هیچ و نیت از
 حقیقت بین ایشان پوشیده نماند و شجر و وجود و شجر و علوم ظاہری از نسبت باطنی حضرت

در محضر
 خواجه عبداللہ

ایشان بجايت شيرمند بودند و بعضي مخاويم که بر ملازمت ايشان مدامت کرده بودند از شرف
 در خواندن عبادت ايشان حکايت مي فرمودند حضرت ايشان خدمت خواجه کلان را تعظيم بيايگر فرموده
 از آن که نسبت فرمودن بجا آنقدر شريف تر است خواجه کلان پييده بود و ايشان در لکھو شايگان
 از سر قند بجانب هند بجان بزار نمودند و فتنه و آشجار حلت بدار القار فرمودند بعد از فوت خواجه کلان
 به شکسته آوردند و در جوار مرار شيخ ابو بکر فعال شافعي در زير پاي والده خود مدفون پيديد
 نمايد که حضرت خواجه کلان از اصبه پيدي نقی الدین محمد کرمانی است سرود و صبيحه بودند پس آن خواجه نظام
 الدين عبد الهادي و خواجه خاند محمد و خواجه عبد الحق و حضرت خواجه کلان از اصبه حضرت
 سنيقي ديگر بصبيحه خواجه محمد پسر خواجه نظام الدين بود و خواجه عصام الدين که او از اولاد صاحب
 پايه بوده اند و فتنه بود از صبيحه سي نير سه پسر و دو صبيحه داشتند پس آن خواجه عبد العليم و خواجه
 عبد الشريد و خواجه ابو الفيز و نيز حضرت خواجه از ترکيه خاضع یک پسر و ديگر بود و خواجه محمد
 حجة الله عليهم خواجه کلان در نهند صد و يازده زفات يافت ذکر خواجه عبد الحق صاحب
 سلال نوار ميگويد خواجه عبد الحق بن خواجه عبد مقرب خواجه کلان ابن خواجه عبيد الله
 قدس سره صاحب حالات مقامات بوده و خرقة از پدر و جبه خود داشته و زيارت حرمين شريفين
 توفيق يافته و بهند سخنان در عهد نيايون باو شاه آمدن از اکامران حريد او بودند از وی حضرت
 که بکفيت که چون بکجه رسيدم بغرم طواف حرم شريفه که مي فرستم از خدا مان انتخابي ادبيامش
 ميشد بخاطرم خايه که از اهل اين مکان نه اينچنين خوشتر روزي طواف بقدر صلاه بديستد نگاه
 بگوش آواز رسيد که اينچاه خان ز اوان درگاه ماندا حله ز بهر از اعراض ايشان شهو راند
 محي الدين اخراصي در نهند صد و پنجاه و نند و ميترند و فات يافتند صاحب مالت القدر و نند
 سولانا خواجگي کاشاني حکم شوق و شورش فرادان اقتصاد وقت و زمان و ستمه ادب
 طالبان بعضي اموري که بخدمت متعلق است باين سلسله نقشبنديه الحاق نمود چنانکه استغفار که
 پس از خصيه بعد از نماز عصر لازم محاسبه بود مي اين طريقه است آنرا بجهر آورد و بزر و سوز و نياز و گاه

تمام با مکه کلام او از بکشد می اصحاب می سر بر نه کرده و ایستاده در خوانده نه در کنار تخته
از انفراد بجاعت قرار دادند از بس تلویح و شورش چه و سماع ماکه که از این طریق به بلا خطه
غریب از آن در می جسته بودند بخیر و فعل بر آن بخشا و چون یکی از فرزندان خواجه محمد عبد الله
که روایت سوره خواجه عبد الله بنی باشد با پنج باب کتاب این نصیحتها مشاخره نمود مولانا روح الله
روحه خیر کمالا مودعه در لب بکشد و نیز مستی تمام گفت طریقه خواجه گمان با طریقت جامع بود سکر و
سکون و اضطراب جبر و سر و خست غریب همه در دست هم هر خواجه علی را یعنی و امیر کمال وارد و هم
خفیه خواجه بهاد الدین خواجه حار بعضی گویند بشویش تمام بخند و فراده گفت میخواستیم در گوشه نشین
جانی داشت باشیم که خلقی از او گرم باشند ایضا منقولست که میفرموده اخفانست بهیچ می نشین
استقامت بمنتهی اظهار است لاجرم تمام در منتسبان از بهر این طریقه می اند حضرت مولانا کمال
ایشان بخند و اعظم نامور اند و ذکر خواجه محمد یحیی بن ابی الفیض بن خواجه کمال بن کور
از عمر خود خواجه عبد الله بنی داشته خدا و خدا اخلاق رحمانیه و صفات ربانیه بوده در مصباح الاول
است محمد یحیی بن ابی الفیض صاحب کمال و عارف کامل بودند و در اخبار و الاصفیاء احوالش سطور
مفصل بود از دهم ربع الاول در سنه تسع و تسعین شصت فوت کردند و بکناره دریا می حسن سر
بلوه اکبر آباد مدفون گشتند و ذکر امیر عبد الله احمد احراری نقلت خود بودند و در میان خود
محمد یحیی بن ابی الفیض احراری بظاهر وضع ذکر می اختیار نموده در زمان اکبر شاه منصب بالید
بودند و منصب حکومت دینی داشتند در آخر عمر بظلمت و صوبه داری بر ما غور ممتاز بودند و
بهت دیم و قیقه در داد و قبر ایشان قبر پیر می خواجه محمد یحیی که کناره شرقی دریا می حسن
مقابل راج گهاش شهر اکبر آباد قیامت را نم نیرات ایشان فته بود و دیدم که در تربت رقی خواجه محمد
یحیی بوده اند و در تربت غریب خواجه امیر عبد الله سر خود را مقابل سینه پیر خود نهاد و چشمها را
در تربت میوم نیرابین طریقت حال آنکه غریب است این طریقه در فن مسنون است چنانچه در روضه منوره
آنحضرت صلی الله علیه و سلم حضرت شیخین رضی الله عنهما مدفون هستند و ذکر امیر ابو العالی

تاریخ

تاریخ

بنوانند این بیت بیت فیض روح القدس را باز مد و فرماید و دیگران هم کمیند آنچه میسجی کرده و باز
 کشف و کرامات ایشان که در کتاب حجه العارفین تصنیف حیات امده اجزای مسطور اند طرفه ترکیب است
 که در فقهی امیر ابو العلی با یارانش بسته بودند که نگاه جوگی با نفس شاکر دارد و شد زمودند که نفس از جوگی
 بیرونند باریان میخان کردند آنحضرت وضو ساخته و دو گانه وضو داد کرده قطره چنبد آب وضو بر آن
 نفس زدند بجز و آنشاکر از نفس بر آمده بر فی زیبا و عجایب متشکل گردید چون استفسار حالش کرد و دیگر
 معلوم شد که در حرکت میندومی بود و این جوگی بر او مبتلا شده بقوت سحر او را شاکر ساخته با خود
 و در شب از او را به حالت اصلی آورده خط نفسانی خود مینمود آنحضرت زن از مودند اگر ترا میسجی
 رفتن خانما چون پیشه رسالت خود را گفت مقدسین بود و حال میخواستیم که در کنیزکی شما باشیم بعد
 از آن زن جوگی بر او مسلط شدند و امده علم بالعبودیت آنحضرت زن را بعقد نکاح جوگی دادند
 و نام آن جوگی صوفی علی بنیادند او هم یکی از اهل امدگر دید قبر او در جوار فرار آنحضرت موجود است
 و نوشته اند که امیر ابو العلی از مدتی عارضه سوزاک داشتند آخر الامر بعلبه و استیلا آن ضابط
 شدند و چند روز پیش از رحلت طعام آب نرگ کرده بودند و فاش بزرگ شدند وقت صبح بم
 شد یکم از شخصیت مویک مجری بوقوع آمد مدت عمر شریف مبتلا و یک سال بود و مرگ
 و کبریا و بیرون شهر میسافت یک کرده بطرف شمال بر زمین سلطان گنج قنعت و چهار دیواری
 وسیع دارد و هر سال روز عرس ائران در آن مقام جمع می آیند و فیض میرا بید تعویذ قبر ستر
 از سنگ مرمر است و بر آن سحان بنی الا علی کنده است در طرف بالین یک لوح از سنگ مرمر
 است و بر آن القابات تاریخ وفاتش تصنیف امیر فضل اجزای منقوش است و قبر ایشان بعلط کج
 شده بود و ایشانرا هم مواقیع جان من که وند چون بعد قبر را کاشا وند نقش شریف را میو افق
 یافتند و در سجابت به چنان مخفی شده بودند که گویا ساجد شده اند این همسایان مصطفی الا علی
 و تاریخ آنکه شسته است از رحاله سید امیر ابو العلی است فناست فنائی الاغصان قنای العفا
 قنای الاغصان قنای العفا و بستانه کفایت خود را تمام کرده اند و از آنجا که

سید نیست که من منعم عالم است بجهت آنکه در بعضی که حق است و بعضی اند و تصدیق کند که حضرت حق تعالی
 از مرتبه اطلاق و اول اجمال فرموده بدین صورت و شکل مخلقه و متنوع ظاهر شده است و برادر است و غیر
 موجود نیست فایده بر کن اول ال عبارت است از نفی کردن هم ماسوا که ممکن شده است و الا عبارت
 از اثبات کردن وجود مطلق که بهر جا ساست است می گویند چون حضرت امیر ابو العلی و ارجح بر فرار حضرت
 خواجہ بزرگ تمیز الحق الدین چشتی رسیدند قدس سره اسرار با خواجہ بزرگ ایشان را در معامله باطنی و حق
 و او را در حیل خصصت ملاء اجازت فرمودند و حضرت امیر اول فضل اند و از روح خواجہ بزرگ منت
 و ثانی از عمر بزرگ خود کیفیت حالت قصه و در سماع بزرگان این سلسله بنیادی و بقاری شیعیان و در
 نوار و کیفیت نسبت ایشان فیض خستید و نقشبندیه مرکب است مدار کار ایشان بیابان الفاس با پس قلب که در توف
 قلبی از دست نرفته است و نام سلسله را از انجیل ال کلمه حقوق نعمت طریقی تلف نشود و ابو العلی شمسیه
 را قم و رسته کینار و وجود شصت یک که اگر آباد رفته بود زمان قیامت آنجا بر فرار برادر ایشان در شهر و در
 فیض و در نسبت باطن ایشان میگردد و ذکر آن بهر صبح وصال آن مقام حال مخصوص
 بهضایت رسول علی آن حضرت ولایت شرقی و غربی آن متعلم کتبخانه ام الکتاب تعلیم مدرسه جدیدی از این
 آن در ملک شریعت نظام قطب اندر کائنات شیخ المشایخ بندگی نظام قدس سره بحاجه اسرار و
 حقائق و معارف بود عشقی کامل و شوقی وافر و وجدی صادق و حالتی قوی و معنی بلند و در تمام
 الانوار است و وی قدس سره خفی مذہب چشتی مشرب فاروقی شیب و برادر زاده و داماد و مرید و خلیفه
 جانشین حق قطب الاقطاب حضرت شیخ جلال المله و الدین بنام فیضی بود بعد از وفات وی حضرت مرشد ایشان
 متکلم گشت و نام بر بزرگوارش شیخ عبد الشکور بود مسکن وی قصبه کورست و پدر وی حضرت نیز از شیخ جلال
 خلاف و شیب و شمس علم له فی ختام باطن حضرت شیخ نظام قدس سره جو شوره بود که تعالی بعد از وفات وی در
 از راننش سر میزد و وی حضرت از علم سیمای را و ستادان طاهر شیخ خوانده بود اما از کتب خانه ازلی ربی عموم کائنات
 و شت که احاطه آن به علم الهی است و تصانیف وی حضرت مثل و شرح لمعات کبی و مدنی و در سال حضرت در سیان
 نسبت باطنی و در آن ریاض قدسی تفسیر و جزو اخیر از قرآن و غیر کلام حیرکی از دنیا کنور معارف

از مصباح الحیات است و وی نفس سره بسیار معانی را سرود و در بعضی صفحہ نقلش است اندک حقائق و معارف از کتب و
و معارف حقایق معتدیه غنی از مقام کمالات نبوت است و حقائق و معارف شیخ ابن عربی را غنی از تریب کمال است و منتقل
ستوار تر از پیران این فقیر نبوت پیوسته امیقول غیر صاحب اقتباس است که چون حضرت شیخ نظام الدین غنی اندک سر
شرف طوط کعبه معظمه زیارت روضه منوره حضرت سیالت پناه صلی الله علیه و سلم دریافت شرح معانی کعبه
القدسین فرمود آنرا مسمی یکی گردانید و شرح دینی در مدینه منوره تدوین نموده و این را موسوم بدینی است و در
نوشته این جزو شرح می حضرت در خلوت فی شمسیت خادیمی برد خلوت خانه میگذاشت تا کسی در آنجا را
ندید آنحضرت صلی الله علیه و سلم در عالم باطن لغات را بوسی تسلیم میفرمود و از اسرار معانی بر کمال صفا
و وی نفس سره آنچه از آنحضرت صلی الله علیه و سلم از حقائق و معانی لغات نقل فرموده بود و آنرا کتاب است
و در شرح حقائق و معانی و گویند که بجا بسطی از آن لغات که در وقت نزات پیش آنحضرت صلی الله علیه و سلم
نزد وی بود آنحضرت صلی الله علیه و سلم اشاره فرموده بود مذکور است از وی تا پس سره باب زیر اساطیر
بود آن شرح لغات تا الی الآن نزد بعضی معاندان می قدس سره موجود است و هم صاحب اقتباس گوید و در
بعضی از کتب بظواهر فقیر چنان آمده که یکی از مریدان حضرت شیخ نظام الدین قدس سره میفرماید که سخنان
حقائق و معارف که از زبان می حضرت میر میردیان و خلفاء آنرا میگویند و کتابی میساختند چرا
وی حضرت می بود و در معانی چنان متفرق شد که حرفی نداشت و چون مریدان وی معارف و اسرار
که از زبان می سره بر می آمدند و بحال عبارات و الفاظ در آورند و پیش وی حضرت میخواندند و
حضرت جز در آن وقت و معاندان گرفته با نگشت اشارت میکردند که این جملات را آن سطر خط بکشند و باقی
نمیخوانند چون مریدان جزو فاشار الیه اخطا کردند و باقی را میخواندند اول آن جزو ربط می بود و عبارت با این که
بر آن خط میزدند و بتعلیق میبودی وی حضرت بنایت صاحب فوق بود و در وقت عروج در شایسته
وقات چنان بر وی طاری گشته بود هر کس منظوم نظرش میگشت بر او اول جمله بشود و آنرا تر منجم و بلند
بشیخ علی تراش شهادت یافته بود و چون حضرت شیخ نظام الدین میفرمودند حضرت جلال الدین سیمری
قدس سره را آمد بوجوب امر بر سر و تنگتر شد و در تذکره جعفری اثبات و اسم ذات و بصوت بلند و با رعایت و عظمت

در آنست که شغال مرزیم روز بروز چوبی اند و ظلماتی که گنایت از تعلیمات روحیه و جسمیه
 پیش بر بعضی بن خاصین گرفت و انواع حالات و اقسام انوار بر دلش وارد میگشت و همی
 بر این چیزها ملتفت میگشته و هر دم مشتاق و جویان حضرت لاتعلین لاکیف بود و در بنا بر آن سخت
 رستگاری میزد و شدت اگر حکم شود و بوج حضرت شیخ احمد عبدالحق در حجره را بنحست و گل مسدود
 و چون شش ماه بشغف با مطلق جسم یا در خلوت بمریم حضرت شیخ جلال قدس سره تحسین کرد و فرمود
 عالمیان همین است پس شغل سه پایه تعلیق کرد و خلوت فرمود و گفت نه بار اسم فات در یکم بخوانند و
 آهسته ترقی نمایند هر روز در یکم و اگر زیاده میسر نیاید کم از دو میست باز گویند حضرت شیخ نظام
 و حجره را مسدود ساخته شغل مذکور را رفته رفته در یکم سه صد و بروایتی چهار صد بار میزدند
 شیخ نظام در وقت نشستن خلوت عرض کرد که نماز جماعت از من نیست خواهد شد حضرت شیخ جلال
 نگه داشته نماز مشغول شوی جماعت میسر خواهد آمد چون می حضرت بوقت دائمی و فرض بخت نماز نشسته
 میگشتند بلکه بصورت انسان متمشک گشته اقی ابوی میکردند بعد از سلام نماز از دمی خاکبستند
 و می حضرت بنویسند و پیوسته میگردد شده پیش گرفت بعد از یکماه تجلی صورتی بر وی حضرت نظام
 از آن حضرت شیخ جلال فرمود و اکنون ترا حاجت خلوت نیست و بلای ایشا و مریدان امر فرمود و مسدود
 شیخ جلال را که جمیع مریدان و خلفا و در او حیات بود حضرت شیخ نظام سبب چون لایت می حضرت نظام
 وصیت کمال است و عالم منتشر گشت نورالدین محمد جهانگیر و شایر اخی میشت اعتقاد پیدا شد و چون
 خضر و بن جهانگیر با شاه تبارخ میشت و می سجده و سبک زیاده چهار ده و چهار می از سال اول جلوس و خود
 شده از آنکه با و برآه تها میسر گشته بود و بجهت دیدن حضرت شیخ نظام قدس سره رفته بود بعضی خدا
 که بعد از آن میسر آمدند که حضرت شیخ نظام سرانجام سلطنت داده است بنا بر آن اعتقاد و نورالدین
 سیدان سجده و الحاح و شایگان جمیع اولیا و حق سوغی او را بنود از دمی حضرت نیز گشت و در سجده
 فرمودی حضرت از هندوستان غر غرخواست و بدار الاسلام علم نجات فرمود و در حقیقت برای ایشا و تمسک
 اینجا مسکن بود و چون سیدان پیران خود خلوت و سجادگی حواله بنبره حضرت قطب عالم شیخ نظام

سنگی حضرت شیخ ابوسعید گنگو بی نموده بجانب قصبه گنوه رخصت فرمود و بعد از چند مدت مرد
غیظ لایت خویش مستفیض ساخته جان رشا دوست در باخت دور پرده شده وفات وحی
دینیه بکمرار دینی پنج و بقولی هزار و سی و شش ششم حربه در حربه ریح و قشده و مرقد وی نیز در حضرت
اولاد وی بسیار بود و همه بزرگ جمال و سپهران شیخ محمد سعید بقیر می از پنج پند و ستان آمد و در قصبه
تبا فخرین قدیم اقامت گرفت چنانچه فرزندان در آن قصبه امروز موجود و در قدس نیز در آنجا
و برادرش شیخ عبدالحی و قصبه کرنا ل سکونت اختیار کرد و اولاد او نیز در قصبه الی الیک سکونت میدارد و در
او نیز در کرنا ل و بعضی از فرزندان حضرت شیخ نظام قدس سره بلکه اکثر ایشان در پنج پند و ستان
رخصه بر بزرگوار خود قیام میدارند صاحب مینه الاصفیا از حارج المولات می نویسد که شیخ نظام الله
العمری الدمانسری القنیفات بسیار از پنج پند و ستان ام غزالی و شرح لمعات قدیم و بعد و تفسیر
نظامی ساله حقیقت و ساله بجه غیره از قنیفات دمی است و شیخ را در سلسله و چندی در غلغل شریقی
است که سخن بصورت تابع یکجاست بلکه آنچه حاصل دمی گشت شده و کتب و ساله خویش تعلیم آورده و
شیخ دینیه بکمرار دینی چهار و پنج قشده و از خلفا و کبار ایشان ابوسعید گنگو بی است و شمسید علی
است که خود در دینیه باب پسرش شیخ عبد الکبیر از خلفا دمی اند و در دینیه از انصار اسلام در قصبه
می نویسد و قنیکه حضرت شیخ بسیار شد سید علی غواص هر گز در بعد و ست بسیار خلافت و نظام و حین
و در عهد شاه جهان بادشاه در سنه هزار و چهل و یک یوسف یانی یافت یا از اولیا و کامل و کمال بود
سلاجی بی نامیر شریف بسیار علی نظام از اجتهت ساینده و شیخ حبان بعد است که طریقه دمی با حال از
مولوی غلام مصطفی وزیر آبادی در راه و جاب است و که حضرت ایشان اعنی حضرت شیخ
سید الدانی قدس سره بعد تعالی سره العزیز صاحب بده المقامات می نویسد چون این قطب بانی منصف
دانی قدس سره ظهور یافت طایع این آفتاب لایت با انچه القدر و شریف حضرت ایشان که تخریب می نمود
و نیز این بده از معمران قریبانی ایشان بنموده چون ولادت پیر بزرگوار ایشان حد و دینیه اخذ می نمود
و نعمت و تفرع یافته که که خاشع بایان آنسال سعادت و شرف او برده شریف صراط بود که از امکان

مشهوره روح انرا می ملکوت هندوستان است و مرکز آن دیار بکرت انار و هم در ایام طفولیت
 مکر ایستاد امید به بصرین که میگوید که در نیمه یقینی و کلام تمسک نادره حال قابل سنجیدن
 حضرت شاه کمال قادیانی انظار خامه در حق ایشان معنی سیدت ناگویند در ایام کودکی زالد
 از غایت بی آرامی ایشانرا حضرت شاه برده التماس و عیسی صحت نمود حضرت او علیه الرحمه بخدمت
 و خوشتر نام بر زبان اند که خاطر جمیع دارد که این طفل عمر در انجا بد یافت و عالم عامل و عارف کامل خدای
 شد چون حضرت ایشان بیست و هشت ساله بود و ایشان ششده باندک روز حفظ قرآن مجید و توده
 علوم نزد والد خویش مشغول گشتند و بچند روز نیمی تمام رومی و او ده بیشتر علوم را زود برزگوار
 نمود و اندکی زایش نقیضی علماء کبار آرزو کار خواندند و بعضی کتب احادیث را از شیخ یعقوب
 کشمیری علیه الرحمه گذرانیده بودند و نیز حضرت ایشان اجازة تفسیر و احدی را با جمیع مولفات
 و نیز تفسیر فیضیه و پید با جمیع مصنفاتش و صحیح بخاری را با جمیع مولفات او و حدیث مسلسل را
 از عالم ربانی قاضی بدلول بدخشانی رحمه الله در ایت و اجازت یافته بودند و نیز تول صاحب
 کتاب بدو القامات است حضرت ایشان قدس سره از غایت کرم باین را قلم محمد الهاشمی بن محمد
 النعمانی الدخشان فی عقی عنهما اجازت دادند این کتب مذکوره را با حدیث مسطور در اول شهر
 رجب سنه هزار و سی و شش در بلده سرحد محمد علی در کتب بعد از اشتیاق چند حدیث مسلسل مذکوره
 از حضرت ایشان محمد و مژده خواجه محمد سعید سلمه اند به مکتبه زیبا اشاره نمود و آن این بود که
 فرمودند در وصول حدیث رحمت و برهم مسلسل بالا و لایحه حضرت ایشان ایجاب نیست با کجی بخدمت
 و در کتب از مکاتیب در رمضان و خوشی از مرتبه و معامله خود اشارت نموده اند فهم معنی نمود چون
 ایشان از شفا داده علوم معقول و مشغول در و معقولی فارغ شد خدمت مستان افاده شد
 و در باطله علوم و از بركات خویش بهره ور گردانیده در آن ایام که ایشان با گره تشنه برده
 بودند و در آن گشت و الله با خدا ایشان را غوث هدایت این فرمودند و در کبریا بعد مسات با گره آمدند و
 و در ایشان را بستان است تمام و بجهت بجهت ایشان شرف و عبادت فانی علوم نبی و سراجی جهان که در خدمت ایشان

نزدیکی طعن مرا جسته نمودم و در آن وقت صحبت و ملاقات بزرگوار شدند و همگی قنای انواران را بر کمر
 سوار کردند و در آن شب باطنیه کشیدند و سیان دیده چنانکه خود و در سائل و مکاتیب تصریح آن نمودند
 انچه که در آن وقت در نظر من از رساله بدر و معا و نوشته اند که این در ویش را تا این وقت
 نزد ایشان دیده نشده بود و دیدم که در آن عداوت از شیخ خود عبد القدوس و جمیع اصحاب
 حضرت ایشان فرمودند و در آن وقت از آنجا که در آنجا ضربه و در آن سکر و عمرات ناگاه بر زبان
 رسیده اند که سخن بهمان سخن که در فرموده من و ایشان از شیخ حضرت شیخ ابن عربی و آنستند سفیهان
 فرمودند که شیخ ابن عربی فرمودند که شیخ ماسیح عبد القدوس گفتیم آنکه ام است بعد از ساعی
 خاموشی فرمودند آن سخن نیست در حقیقت او سجانده هستی مطهر است اما کسوت که نوبه خاک و خیمه
 می اندازد و در آنجا بسیار از آن معروضه شدیم که مریدان امری دلالت نمایند و در حقیقت فرمایند که
 بر این باقیم و فرمودند که ترا بر یک سخن در حقیقت میگویم و هم حضرت ایشان فرمودند که چون بارها حضرت را
 ما را بر زبان شریف میفرمودند محبت این بیت حضرت خاتمت علییه و علییه الصلوٰه و التحیة را در حزن
 ایمان و سخن خاتمه و غلشی عظمت هنگام نزع ایشان من آنرا فرایا و ایشان را در فرمودند که
 و الله که سر شرف آن مجتهد و عارف و دایمی نعمت به آلبی بحق نبی فاطمه که قبول ایمان کنی خاتمه
 حضرت سحیح جانه جناب محمد و مرا بهایشیخ عبد القدوس و جمیع اصحاب و مفت پسر عطا فرمودند
 حضرت ایشان فرمودند که در آن حضرت ایشان همیشه شوق طمانیت و زیارت روضه رسول
 صلی الله علیه و سلم بی آرامی داشت لیکن چون والد ایشان با کبر سن رسید حیات بود و ایشان را
 لذت و دلدوری گزیدن پسندیده نمی نمود و تا آنکه در سنه سبع و الف الهجری آن بزرگوار
 عجمی را بقی انتقال فرمود و بعد از انتقال والد بزرگوار حضرت ایشان در سال هزار و هشتاد و شصت
 شریف بطحان شد و چون در دارالاولیای دلی رسیدند مولانا حسن شیرازی که از فضلا می شناسند
 ایشان که از مخلصان حضرت خواجہ باقی بابیه بوده حضرت ایشان را دلالت پیرایف حضرت خواجہ
 باقی بابیه نمود چنانکه آنعالی حضرت آن عزیز بعد از جلالی سحر بر اکیال و از شایه در شکولات

صلی الله علیه و سلم میفرستند و پیران سفر اقباس از آنرا گن آنروز در مظهر محصل گشت با بجز آنچه در دست
بنایت امده ازین نظر و تربیت خواجده باقی امده و در حق حضرت ایشان ظهور رسیده محلی از این که حضرت
ایشان خود بتقریب تحریص طالبی بوی برنگاشته اند بزرگوارا و نموده می آید و آن مثبت قول این
در ویش را چون موس این را پیدا شده غایت خداوند جل و علا مادی کار او گشته بخت است
پناه بخدا و اما ما محمد الباقی قدس الله تعالی سره که یکی از خلقاتی که با خدا نوا ده حضرتش بفرمود
الله تعالی اسرار هم بوده اند رسانید و ایشان در ویش را اگر اسرار ذات جل سلطان تعلیم نموده
بطریق معهود و توجیه نموده تا الله از تمام درین پیدا شده و از بکمال شوق گریه دست داد و بعد از
انیت بخودی که نزد ایشان بران محبت و سستی بغیبت نموده و در آن بخودی یکدیگر
محیط میدیدیم هم صورت و کمال عالم را و رنگ سایه و آن بیاسی یافتند و این بخودی رفته رفته مستعد
میدار و به امتداد کشید و گاهی تا یک پیر و یک کشیده گاهی تا ماد و بچه و بعضی ذات استعیاض
مینمود چون این قضیه را بحضرت ایشان رسانیدم فرمود و بخودی فرما حاصل شده است و از ذکر
منع فرمودند و نگاه داشت آن گاهی فرمودند بعد از دور در مظهر اصطلاح حاصل شد بعضی رسانیدم فرمود
بکار خود استعجالش بعد از آن فانی قائل حاصل شد چون بعضی رسانیدم فرمودند که عالم را
می بینی حاصل میانی عرض کردم که بی فرمودند که معتبر در فانی فانی است که با وجود بیان مبالغی
شعوری حاصل شود و در مظهر فانی فانی حاصل شد و در مظهر بعد از فانی رسانیدم فرمودند
و اگر که من علم خود را نسبت بجنایه حضور می رسانیدم ازین که محبت شماست
گشت و من آنرا حق دانستم جل و علا و آن را رنگ سایه داشت و رسانیدم فرمودند که در مظهر
است جل سلطان امده برده نور و غیر فرمودند که در مظهر علم است که
انفلق ذات جلش با ششای متعدده که در مظهر است و از مظهر رسانیدم فرمودند
که بعد از آن آن را رسانیدم و با فانی رسانیدم و از مظهر رسانیدم فرمودند
آن فانی را هم نفی باید کرد و بجزیر آید چنان کردم آن فانی را رسانیدم و از مظهر رسانیدم

و افعال آنکه از موعود می نمایند از حق سبحانه یافته و این صفات آنحضرت را نیز موعود محض یافته و در
 خارج حرکات موجودند و در چون انجالت را عرض اشرف برانیدم فرمودند که مرتبه فرق بعد
 از جمیع مرتبها و نهایت سستی تا اینجا است پیش ازین تجربه در بنا و ده هر که بنا و ده اندک باشد
 و این مرتبه را مشایخ طریقت مقام تکمیل گفته اند انشی کلام الشریف شرح تمام و کمال این حال آنکه آن
 بالا باید جست و انتقال حضرت ایشان از جهان افراد الحسین فی سال هزار و هشت و چهار از هجری شده
 و اقبال عمر گرامی ایشان در سیر پنجده و سه سالگی بود و هم در زمره المقامات است که حضرت محمد و علی و
 سال وصال خود که نه هزار و سی و دو بود و برای سه روضه شریفه خواججه معین الدین چشتی قدس
 شریفه بوده و در آن محاذی صدر آن صدر را و لایا مراقب نشسته و چون آمدند فرمودند که حضرت
 خواججه اعطافه اشفاق بسیار نمودند و سخنان اسرار و میال آید و در میان غلامان لغافل الا نوار
 آمده و پیشتر حضرت ایشان شرف شده و قبر پوش مرتبه حضرت خواججه را قدس سره که در سال
 یکصد و نوزده و یکصد و بیست و یک از شایخ کبابی فرستادند آنروزان قبر پوش رده آورده و در
 حضرت ایشان آورده و معروف شد که شما سرور این که باشد حضرت ایشان را با تمام قبول نمودند
 و آثار انجاء و سپرد و آه و خوار و دل کشید و بر زبان آورده و فرمودند که لباس این پنج دیکه بخت خواججه و
 از اینها گفتند و در بر می گفتن نگاه میشد تا باش ایضا شایخ طاهر لاجوری اگر کبابا صاحب حضرت ایشان
 بر فضل قدس سره بعد از آن صلح عریانی آشکارا گشت مکالمه و محاذی تیر و قوع یافت بعد از آن چهل
 و کثرت صرف رودی نمود و حال آنکه در صلح است و نه فقد و نه طلب است و نه غیر طلب هیچ حکم حکوم حدیث است
 و ایشان را و نه فقیا ایضا شایخ حسن گنجی در یکی از اعتراض بعضی اصطلاحات صوفیه را با او نموده و
 پیچیده بود و در آخر آن نوشته که معاذی که این بی بضاعت را تسلی میداد معارف شریف است گویا
 حکمی از احکام شرعی و بیچای است که موصل است به شرف مقصود و نشاء است از ان شاه بی نشان و
 نیست العین است که سه ما بفرمودیم غم تماشاگر است و ما بفرمودیم که هر عالم و بیست
 حضرت ایشان را اعتراضات او سخت گران آمد و نوشته شد که اعتراض شما از نا فهمی است

زنده این سخن بکنید و از غیرت خداوندی بترسید و لا خطه بزرگان ضرورت اگر بوجدات و
 غیرت عات بر عیان سخن بکنید گنجایش دارد اما آنچه مقرر قوم است و لا بد راه استیجاب سخن گفتن با مناسبت
 ایضا حضرت نجد و جواب عرفیه شیخ حمید بکالی بنویسد بآنکه بعضی از اخلاط صوفیه است که هرگاه
 سبک است مقامات عروج خود را توفیق گیران که افضلیت آنها ثابت است و بعضی مقام این سبک است و مقامات
 آن بزرگوار است بسیار بلکه شتابگاه است که نسبت با انبیا واقع شود و عبادا باشد نشاء غلط جمعی را است
 که هر یکی از انبیا و اولیا را اولاد عروج تا آن مقام است که بخواهد و قیامت وجود ایشانست و این عروج هم است
 سختی میشود و تا عروج در آن مقام است و از آن حال ملشاء امدد تعالی اما با وجود این عروج مادی
 و منزل هر کدام ایشان همان مقام است که مبادی تغییر عروج و اوست لهذا در مقامات عروج هر کدام از احوال
 اکثر در همان جایگاه بچسبند طبعی این بزرگواران مراتب عروج همان مقام است و عروج و جهو ط از آن
 راسته عرض عواض است پس سبک است فطرت چون سیر او از مقام بلندتر واقع شود و لا جرم از آن مقام
 نیز بالا تر خواهد رفت و آن قوم پیدا خواهد کرد و عبادا با بعد از آن که آن توهم یقین سابق را زایل گردانند
 و در فضیلت انبیا و اولیاست و لیاقت شتابه پیدا در این مقام منزل اقدام سالکان است و در اوقات سالکیت
 که اکابر از آن مقامات بی نهایت فرموده اند و بقوی و قوی رسیده و نشانی دارند که آن مقام بکمال طبع
 ایشانست و از این در آنچه بکافی طبع است که در آن مقام است و اندر آن مقام بکافی طبع است که در آن مقام
 است و است که مبادی تغییر عروج و اوست که مبادی تغییر عروج و اوست که مبادی تغییر عروج و اوست که مبادی تغییر عروج و اوست
 که بزرگواران در میان حاضر نموده است و از بزرگواران کبری و طالت پناه مراد داشته اند و در مقام
 اشخ بسطام یگوید بآئی از قریب من لوازم محمد از غلبه بگریزند که ارفعیته بواسطی او از لوازم محمد
 صلی الله علیه و سلم بلکه از انوار عروج است علیه السلام که در حقیقت اسم او شهود گرفته است
 و مدبرین جواب از فتوحات مکیه بچشم حقیقت مسطور است ایضا احمد و مراده خواجہ محمد مصوم
 فرمودند که ایشان را در واقع دیده پرسیدم که سوال ننکر و نکیر چون گذشت فرمودند حق سبحا
 کمال حمت نیست بن الهام فرمود که اگر تو از این دهمی این دو فرشته در قبر تو بیاند و عرض کردم

که آلهی و مولای این دو درشت هم در حضرت تو باشند پیش این همه مسکینان شایسته است
 نهایت رحمت درافت خود را شامل من داشته ایشانرا پیش من نفرستاد پس بدیدم که
 غیر چون گذشته فرمودند که ای اقل قلیل و گویا مولانا محمد باشم خادم که از اخصان قدیم
 است حاضر است و بخدمت سرایا ایستاده میگوید ایشان اقل قلیل بسبب تو اضع میگردد
 والا این هم نشد ذکر آن روح جسم ولایت آن شمع قصیده است آن عروم نه
 بلند محبتی بخدمت فخره پل من مزید قطب ارشاد شیخ ابوسعید قدس سره در مراتب الاسرار است
 که شیخ ابوسعید بن نور الحنفی بنیر و حضرت شیخ عبدالقدوس گوی است قدس سره اسرار هم
 ماوردی و حضرت جلال الدین بهماند سیری بود و می چند مدت جمال حال خود را در کسوت
 سبزه گرمی پوشیده میداشت بعد از آن عشق غلبه کرد و معشوق جلوه داد و ترک تجربه کرد
 بخدمت شیخ جلال الدین بهماند سیری میوست و مرید شد و چون وی حضرت نهایت ضعیف
 و پیر فانی شده بود بلکه انقیاد تحت بی تعلقی گشته کارخانه مشیخت را به شیخ نظام الدین برگردانست
 و هم شیخ ابوسعید ابوی سپرد پس حضرت شیخ ایشانرا ذکر هر بطریق لغی و اشبات تعلیم نمود و امام
 عبدالوہاب لیل و نهار فرمود حضرت شیخ ابوسعید کسب ثواب هر چند خویش شیخ نظام الدین باشد
 خود را شب روز بزرگ هر شغول میداشت بعد از مدت مدید و مجاهده شدید و ریاضت مریدان
 ملکوت و جبروت و جمال و جمال دیرا رو نگاه میداد و چون محبت عالی داشت سرمد مازناح
 و ماطنی چون بگوشت بدیناخی جمال ذات میخواست و بجانب این احوال اصل ملققت نمیشد و دم
 دل من مزید میزد و طلب نمود که کیف میشد یعنی طالب نور ذات بود چون حضرت شیخ نظام
 سر جلی زدند و آنجا اقامت نمودند شیخ ابوسعید قدس سره شب روز و عاقبت وی قرار و آرام
 داشت ذکر شغل فراموش کرد و در محراب اسرار میگردید و میگفت شبی در روضه قطب العالم بنگری
 گفتگوی قدس سره از در معارف وی میگرفت ناگاه از قبر وی حضرت برآمد و بسید گریه
 خدا داری پیش نظام در بزرگو که حامل نسبت ما در بوقت وی است حضرت شیخ ابوسعید ناچار

بسم الله الرحمن الرحیم

روز و روز روضه حضرت بماند و بر شیب زمین ندامتی شنیدند میوم حضرت قطب العالم بقبریت شخص
 متمثل شدند. نزد وی آمدند لیکن وی می فرمود که کدام است حضرت قطب العالم با وی گفت من ترا در
 بلخ برسانم پس دست وی بگریخت و بر سر آبی سوار گشته و بجانب بلخ راه می بردند و در تمام منزل تمام
 وی میبود چون منزل نزدیک میر رسید پیشتر رفته مکانی در گذشت مقرر کرده دیر فرود می آورد و در آن
 در شبهای خوش و بهمانی جاری و درختان نوبهار و مردمان خوش و اطعمه و شراب بهیاسیافت و تمام
 شب در آن مقام بخور می بیکدیگر رسید و همگی ساکنان آنجا هفت شب بختش قیام میباشند و همیشه
 تمامی راه قطع کردند چون بلخ از وی سته گزیده ماند حضرت قطب العالم در معاصیه شیخ نظام فرمود
 که فرزندم شیخ ابوسعید بطلب حق میشتی نیامده است. رتبهت سعی بلخ نمائی و امانت او که با
 حواله اش کنی تا نوحی از حق ما او کرده باشی و با استقبال می بیرون روی و عظیم تمام آورد
 تا سته روز و موافق امر نبوی اعتبارت بجا آری بعد از آن چند آن عظیم پیش نیایی که کبر و انانیت
 او زایل شود و در جهان یافت دیر فرمائی که نفس خود را ذلیل کرد و چرا که اندکی انانیت در روی
 باقیست چون حضرت شیخ نظام را افاق روی داد و موجب فرمان باطن حضرت قطب العالم شد
 استقبال و عظیم ضیافت کما یبغی تقدیر رسانید چون شیخ ابوسعید را با شیخ نظام ملاقات
 حضرت قطب العالم از نظر وی رعایت گشت الغرض حضرت شیخ نظام بعد از چهارم شیخ ابوسعید
 در خلوت مرده تمامی مقوله حضرت قطب العالم با وی باز گفت و فرمود که در روضه دست
 گرفته و در میراده پس تو بوده و تیرا من بکند چه تو حضرت قطب العالم بود بعد از آن شیخ نظام
 حضرت شیخ ابوسعید را شغل بود که در سه پایتختین معبود و لیکن بوزر خسته بایه تنها امر فرمود
 که گفتارش کار تو درین سه دود و در کردار دلین امر مشغول باشی بشغلی دیگر انتقامت بماند
 شیخ ابوسعید مدت بود و اندوه حاصلی در شب روز و روزش این مشغول بود و شهنواز است
 نبوی بنمود و در تجلیات صورتیه و مثالیته مشغول میشد و جوایز نظام قلندری بود خیا که عصر
 در آنکه فواید از وصل جوید و پس اندوه و اندوه حاصل تحقیق حال پیش حضرت شیخ نظام عرض کرد

که معلوم شد که وصول ذاتی نصیب این چهاره نیست و در کمال حضرت مرشد نقصانی نه اینست
حسب طاعت خود نهایت رسانیده ام اکنون هر چه فرمان شود بر آن عمل نمایم حضرت شیخ نظام
فرمود و باعث عدم وصول تو اعمال و اشتغال است و ترا عجب انگیزه است اکنون بروی در و تو
انست که نفس خود را بابت درویدی پس گوی چندی که فرمان حضرت شیخ نظام برای شکار داشته
بودند با و سپرد چون چند مدت در راه و خدمت و محافظت سگان گذارند بسیار از عجب و غرور و
برخواست روزی حضرت ایشان بر بالا خانه نشسته بود و باران بسیار باریده بود و در کوچه ها و محو
کل لایسایان و در آنحال شیخ ابوسعید سگان را بجانب صحرائی برد و نگاه سگان و دیگر در آمد
این سگان حمد کردند و دیدند بر آن سگ شیخ ابوسعید از قوت حمد آنان بیفتاد و در میان آنها
از دست نگذاشت کشتن کشتن را بکل و لایسایان را غشیده میزد و تمامی حبه و لایسایان را از کل
لایسایان آغشته شده بود و در آنوقت در دل می گذشت که خداوند ایک بنده تو شیخ نظام است که
عالم خاکپاشی و در سیرت چشم خود را بسیار زد و یک بنده من که بدین خواری گرفتارم بسیار است
از غنایت حق عمود می از نور سرخ از عرش تا ترمی بروی جلوه گر گشت بعد از آن عمود نور می
گرفت تمام افراد عالم را محیط شد پس آن نور هم در آن آن بصورتی لطیف نورانی متمثل گشته بودی
که موسی سوال آری بر این رویت من از من کرده بود که بر خیم آن تر آبی مجروح گشت و محمد مصطفی
صلی الله علیه و سلم در شب معراج ما را دید که در عالم کون آمده از آن نبوتانی را که تعبیر فرمودند
این دولت را نگان یعنی مفت نصیب شده غنیمت شمر هست محور چون شدگی شیخ ابوسعید او را
خارستان کل و لایسایان این کل بشکفت حضرت شیخ نظام که در آن حین بر بالا خانه خویش بود و
ایشان شرف شده بیاران خاص که در آنحال شرف حضور داشته خطاب کرده فرمود و بینید که پسر او
را بکدام عمل وصول حق حاصل گشت و در خارستان کل مقصود بشکفت و عشرت و دو چایانی
آتش پس بعضی مردم را فرستاد و او را از اخبار داشته و خانقاه آورده بر چارپائی مغلطانی
چون بنده گی شیخ ابوسعید را افاقت رود و تمام در و داو خویش پیش حضرت شیخ نظام بعضی

آنحضرت خلیف خورشید و مودت خود را در شریعت لایق محمدی که استلزامی در اوست مبداء که با او استقامت
 محمدی که آنرا با اوست ولی مع احمد و مودت محمدی است چون در اصل و حقیقت این گنج از انوار شریف است
 سهو و اشتغال نانی بعد از آن بندگی شیخ ابوسعید از این شغل اشتغال در زید و امانت بسیار بود و چند بار
 نمود چون که آن لذت مشاهده مذکور در مک و پی و استخوان وی سرایت تمام شد و دیر از خفایا مژغنی شد
 خبدا و هر چند که سیسیا نمود بر تو این مقام که حضرت شیخ باقی اشاره فرموده بود و سرسید حقیقت حال سجد
 وی معروض شد آنحضرت فرمود که اکنون علاج مرض تو آنست که همه ریاضت را بگذارد و با شش
 آرام و سیر جوردن و شامیدن و غیر ذلک مشغول باش اگر دوست بر جسد و جهد تو هم لغز نموده
 روی مطلوب اصلی که از انتهای مقامات محمدیست نموده شاید که بر کمالی تو نظر کرده محض راه تو
 ذاتی خویش بر تو ای در بسته بکشاید پس گنجی شیخ ابوسعید بوجیب فرمان پریشان کرد تا چند مدت
 بر غم و حال بگذرید شبی شخصی خبری از قسم سرد و بالحن خوش میگفت آن در دل وی چنان اثر کرد
 که دیر از وی بر بود در آن زمان نوری از بوارق ذات بر دوش تابفت و نمود از جمال لی مع احمد
 جلوه نمود و در همان ساعت از نظرش مستور گشت چون اندکی از انحال فرو شد بجناب حضرت علی عرض نمود
 که خداوند اعلا که احوالات و اقتدار تمام مرا بر وی هر وقتی که دل بخواهد کی میرساند زمان شد وقتی که تو
 میری چون وی حضرت علامه از معشوق حقیقی نامو گشت بمرگ شده و حال برخاست
 بشغل سه یایه باشد و تد و تحت و فوق و جمیع شرایط دیگر بهت تمام مشغول و قصد کرد که
 دم را هرگز نگذارد تا آنکه میرد چون یکپاس به طریق بگذشت نور عالم اطلاق بحقیقت مسئله خود
 بروی ظهور نمود و دخت هستی او را تاراج ساخت و سترلی مع احمد نقد وقت آمد و عید مطلق
 و عید به چنانکه دیوانه معمود قطبیت حضرت شیخ معمود قدس سره جان اشارت کرده است
 رفت از معمود و یکصد صفات شریف چون که همه ذات بود باز جهان فانی شده و چون به شیخ ابوسعید
 سر عالم اطلاق ظاهر گشت دیر از تقیید و مانید و برنگ اطلاق انصاف داد و عقل جزوی او را تاراج
 نمود و آن بکلام سبب بی اختیار می دم وی بقوت تمام را مانده و بضر بر دم بدوی مبارکش شکست

و تمام شکم دی از خون پر شد و آن حضرت و شبانروز سخلوب اسحال ماند و شب بیوم اندکی افاقش روی
 نزد دید که پهلوی دی شکسته است و تمام شکمش از خون شکرا نه حق بجا آورد و گفت احمد بعد که پهلوی در
 راه دشت شکست و جامه قد آنجا بواجب حق بوی طه نماند که امی ابو سعید هم بنو جان خود را در راه با
 باخته اکنون من ترا از سر نو زنده میبازم در محبت میبرانم بگیر این دوا از دست من این خود و بکشا و حق
 دهن خود بکشا و دید که دست غیبی او حلقهش بر سیت چون آن دوا در شکم دی قرار گرفت و خود تمام شکم
 شکم رفت و پهلوی دشت گشت و اندکی از اثر جراحت باقی مانده بود و از جابجایی تنه او خوردن گوشت مر
 ما میوه دی حضرت با عرض چند روز گوشت مرغ خورد و صحت کلی یافت چون حضرت شیخ ابو سعید همه احوال
 خود من و من بخدمت حضرت ایشان عرض نمود و آنحضرت فرمود که هنوز که حضور تو صاف نشده است نزد من
 و مجامده باش تا حقیقت سیرت زولی بر تو جلوه نماید چنانکه کیفیت سیرت و جمعی را مشاهده کردی و غیرت به
 حضرت دیدار قریبه بود اما فرمود چون دی در مراقبه بجا شغول گشت جسم دی صفت روح گرفت
 بلکه عین بر تنش پی گشت پس حضرت شیخ نظام قدس سره مدگی شیخ ابو سعید را قدس سره جمیع المانی
 با حق خلاف و اسم اعظم حواله نموده نائب کل و جانشین خویش گردانیده بجا نشاند و گفته که وطن آبا و
 اجداد دی بود و صفت فرمود و در مراتب الاسرار است الغرض حضرت شیخ ابو سعید از خدمت
 شیخ نظام قدس سره تمام محض گشت در قصبه گلگوه آمده بر سجد سجاده گری قرار گرفت لیکن خود را در کس
 گناهی مستور نشیند چون حضرت شیخ محمد صادق شریف بیعت مشرف گشت خلفه ولایت در
 در اطراف عالم افتاد و طالبان از هر دیار روی ارادت بهر ستانه دی آوردند و جمیع غیر از غیر
 تربیت دی بهره وافر بر داشت و تولا بوی نموده بدرجه تکمیل و ارشاد رسید و دی عمر دوازده یافت و
 و در گلگوه مدفون گشت و سن وفات دی بنظر نیامده و دی پنج خلیفه داشت شیخ محمد صادق گلگوه
 شیخ ابراهیم رامپوری شیخ محی الدین آبا و شیخ ابراهیم سمار پوری شیخ خواجہ بابائی رحمة الله
 و علیم اجمعین و در حضرت خواجہ محمد معصوم رحمة الله تعالی علیه حساب
 از مدته المقامات مینویسد خواجہ محمد معصوم فرزند ثالث حضرت ایشانند ولادت ایشان در

شیخ محمد صادق گلگوه

خدیو سپه سالار و یازدهم شهر شوال هجری بود حضرت ایشان قدس الله سره العزیز منیر
 قدوم سپه سالار و یازدهم شهر شوال هجری بود حضرت ایشان قدس الله سره العزیز منیر
 ماه بهار است حضرت خواجہ خود مشرف شدیم و دیدیم آنچه دیگر تعریف علو استعداد این
 فرزند ارجمند نموده فرمودند کہ از محمدی المشربانست و نیز آنحضرت در مکتوبی که از فرزند
 محمد معصوم چه نویسد کہ وی بالذات قابل این دولت است یعنی حاج محمد علی صاحب
 الصلوة والسلام والحق و نیز سربازان شریف رانند کہ از اتقنای علو استعداد او بود کہ در ایام
 سلطنتی بجامعت استقامت و حقیقت تجلی ذاتی و حرف توحید لب کشود و سگفت من استقام
 و من یقیم و من یفلح و من یفلح و یواری حق است بیت چون اینجا که رسیدن تا ابجد و یام حمله
 حیرت یوسف کرده بود و آنگاه فرمودند و بنظر حق سپرد جان بر آری و نسا و حبیبان و
 انوار فیوض تساوی و کتب فضل الهی و تشریف آوری و الله و الفضل العظیم حضرت ایشان
 کما یستاء به بلندی استعداد و آثار شریف و خدا و کلازین فرزند در ایام طفولیت و صغر سنی
 سین و نظریات شامل حال و مبداء اشتقاق و منظر ظهور کمالات خفیه که در مکتب استعداد و معجز
 و میفرمودند کہ چون علم مبداء حاصلست از تحصیل آن چاره نبود از نخبه تحصیل علوم انسانی
 و منقول تیرولات منمودند و از کتب دقیقہ علمیه بقراءة صفحه صفحه و ورق ورق امر کرده میفرمود
 با باز و از تحصیل این علوم فارغ شود کہ ما را با شما کارهای عظیم است تا بتوجه شریف آنحضرت
 این فرزند ولایت نیز چون برادران بزرگ خویش در شانزده سالگی تحصیل علوم فراغت یافت
 و اگر چه در مکتب تحصیل قابل تحصیل حال و متغیر مالی نیز گرم عبودیت با بعد از فراغ از آن بکلی خود
 متوجه این گردید تا بعنایت الله سبحانه از احوال و سہل خاصہ العزیز گوار خود در مکتب ابدی نبرد
 نخواست و ان گرفت بل مخلصان اسید و از آنکہ حکم واقعہ کہ این متحد و مژدہ و پدید اندازد و الہ بزرگوارد
 بعین این اشارتی بر تہ طبیت یافته با تہ تہ و الہ بزرگوارد و الہ واقعہ نیست کہ بقدر شرف حضرت ایشان
 رسانیدہ اند کہ من ز خود نورانی تمام عالم از ان نور بنور است و آن نور در نور و از نور عالم

است چون انتخاب اگر آن فرد در دو عالم طلعا می است حضرت ایشان بشارت داده فرمودند که تو
وقت خویش بشنوی و این سخن را از من یاد دارا محمد صلی الله علیه و آله کتب مذکور گوید چندی نماند
که این محمد و مراده را غایت اطلاق است بر اسرار و معارف بدر نیز گوید و خود و جهان چهار که در دنیا
گردیده وجه غیر آن از اسرار خاصه که در خلوات از زبان مبارک آنحضرت شنوده اند و بعضی از اینها
در بیان خاصه خود نشود فرموده چون باین بنده نظر عنایتی داشتند و محرم میباشند اکثر آنها
بخشیده بودند و بعضی اجازت فرمودند و بعضی از آن در احوال حضرت ایشان است تحریر یافت
برخی از آنها چنانست که افشار بر بنی مابد از بعضی آخر که توان اظهار نمود این رکات همچنانکه تکرار
تحریری آید مراد از روضه بودن قبر که در حدیث آمده القبر روضه من ریاض الجنه است که جمعی
و منافعی که میان آن بقعه قبر و جنّت بوده مرفوع میگردد و صحیح حجابی و مانعی میان آن مردود
نماید گویا آن بقعه فنا و بقاء نیست پیدا میکند فافهم و نهامعنی قوله صلی الله علیه و آله السلام
قبر من و قبر من ریاض الجنه این قسم روضه خاص است دیگران از نور نیست این
اگر بر تومی از جنّت در آن بقعه مبدیشاید حیاتی که بنشاء دینوی معلق دارد و وجهی بر طلب
حرکت و حیاتی که به سر نخ متعلق است شخص حسن است بی آنکه باومی حرکتی بود حتی بجهان حکیم مطلق است
و موافق محفل حیاتی داده در پنج از حسن حارّه نیست تا نام و قلند صورت حرکت هیچ در کار نیست
علم که عبارت از انکشاف است و قسم است قسمی است که با انکشاف حاصل بود و قسم دیگر آنکه محض انکشاف
علمی که بکل تعلق گیرد و داخل قسم اول است و علمی که بواجب متعلق شود از قسم ثانی است و این علم را
ادراک بسیط گویند و نشان عدم احاطه است که کیفیت در درک ندارد و رؤیت اخرونی
منازل قسم ثانی از علم است که آنجا محض انکشاف است بی آنکه کیفیتی معلوم و چگونه معلوم نشود که
در آن حضرت کیفیتی نیست تعالی شانه یک در مقام رضا که فوق مقام حب است و در اختیار است
اول ضامی حق است از عید و اعتبار دوم رضامی عید است از حق غرضانه اعتبار ثانی فوق اعتبار
اول است چه اول رضامی حق است بعد از آن رضامی عید که کمال سبحانه رضی الله عنهم و رضاه

روزی حضرت ایشان کردید انانکنا شش شش گفتم تعویذ را خوانده فرمودند عیالخی که ام ازین
 استساح استساح ملک برادر میدارند و بنام و را مجازی میگونی نام را روزی در صحن تکرار این آیه بود
 گذشت که آید را که او تعالی استساح را بنحو نسبت داده تعقیق خواهد بود و متوجه شد و گشت که در آن
 مرتبه استساحی و را می استساح ملک ثابت است محذوفه گویند من عرض کردم که آیا استساح نیز
 مخصوص بعضی اشخاص است یا عام است فرمودند مخصوص مخصوص است که میان او تعالی و ایشان
 اموری میگردد که میخواهد که ملک را بران اطلاع دهد فذلک فضل الله یؤتی به من یشاء
 والله ذو الفضل العظیم سرانکه او تعالی از بعضی خاصان خویش را ناماگاتین برادر میدار
 بنمایند که پیش شاه رحمة الله علیه در فتح التواریخ است سیلادش در شمع الف و عمرش اثنی و سبعین
 روز و شش و ستم و سبعین الف است و که آن مر مجروحان شیخ فراق را حکیم حاد
 قطب و حدیث شیخ المشائخ بندگی شیخ محمد صادق بن شیخ نعم الله گنگوپی الحنفی قدس سره در بار
 داده و خلیفه مطلق و جانشین بر حق قطب لاقطاب بندگی شیخ ابوسعید گنگوپی الحنفی بودند و در وقت
 سماع و بدرد و سوز عشق نظری نگذاشت در اقتباس الانوار است سبب ارادت آوردن شیخ محمد صادق
 در خدمت شیخ ابوسعید نقل متواتر از پیران با چنان به ثبوت پیوسته که چون شیخ ابوسعید از خدمت شیخ
 نظام خست گرفته در قصبه گنگو آمده پرسند از شما چیست و لیکس خود را از اغیار پوینده میداشت
 آن ایام شیخ محمد صادق نوجوان بود و جمال با کمال داشت روز عید جامه های فاخره پوشیده
 بسلام عم بزرگوار خود و بندگی ابوسعید بایردی حضرت بجا حاضران مجلس خود فرمود که نور دلای
 را و چیدین این سپهر که تابان می بینیم و همدرا ساعت دل دیر اکبت جذب باطن کشیده در حال درو
 شیخ محمد صادق ارادت پیدا آمد و بخدمت وی حضرت ارادت آورد وی حضرت او را با شغل غنی
 و اثبات و هم فوات امر نمود پس می بویب امرویی حضرت شرب روز پور نشین کرد مشغول
 گشت چون مادر و پدر وی قدس سره باین امر اطلاع یافتند گفتند شیخ ابوسعید بسیار با خود
 زکار دنیا بیکار و معطل میگردد چنانچه این خبر شیخ ابوسعید رسید وی حضرت شیخ محمد صادق گفت

شش صا برید قدوسی

که پدر و مادر و بچین میگویند از اوت تو چیست وی گفت که بنده را چه اختیار را داده من هست
 که حضرت پیر دستگیر آن اشارت نمایند و من جزوات بابرکات شما چیزی دیگر از دنیوی و اخروی نمیخواهم
 بلکه ریت حق تعالی اگر بهم بصورت حضرت پیر دستگیر خواهد شد خواهم دید والا آنرا نیز نخواهم انقبول
 مثل قول حضرت گنجشکر است که فرموده اند اگر خدا تعالی مراد روز قیامت جمال باجمال خود بصورت
 پیر من خواهد نمود و خواهم دید والا چشمم بر آنسو نخواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المستنجد فرمود
 چنانچه مولوی محمد عیسی شمیم رحمه الله علیه که با ستر ضامی خواب نمید و سید احمد صاحب قفسه
 سده کلام ایشان از زبان فارسی در آورده کتابی برداخت و رسوم بصراط السقیم را در دست
 ثالثه کتاب مذکور که در بیان حب عشقی است میخواند آنرا ده سیوم از جمله آن شدت تعلق قلب است
 نمود استقلال یعنی نه بآن ملاحظه که این شخص ناودان فیض حضرت حق سبحانه و وسطه هدایت او
 بلکه بحدیثی که متعلق عشق بهمان میگردد چنانچه یکی از اکابر بنظر این فرموده اگر حق جل و علا در غیر است
 مرشد من تجلی فرماید بر آئینه مرا با و التفات در کار نیست انتهى را قلم گوید معنف و بجا طریق ثالثه
 الی الله تعلیم میفرمایند که آن فقط رابط القلب بشیخ خود است بقول مولانا شاه ولی الله که طرق الوصول
 الی الله ثلثة و ثانیها رابط الی الله بشیخه و بقول حضرت مجدد و ذکر تنهایی رابط موصول نیست و رابط تنهایی
 اقرارم ذکر موصول تفصیل این سخن در مسئله تصور شیخ گذشت انتهى العرض چون حضرت شیخ ابو سعید
 قدس سره داشت که شیخ محمد صادق و اعتقاد و محبت صادق است و در طلب مولی مستحکم در شیخ
 فرمود با شیخ محمد صادق از مادر و پدر خود از آدمی درخواست تا ترا حق خود بخشند و در راه خدا و اگر دارند
 پس بنگی شیخ محمد صادق بوجب امر پیر دستگیر محبت مادر و پدر رفته است و خدا و شان نموده و اینها
 و نه خود فارغ ساختن با کلیله بجا بده در ریاضت مشغول گشت چون مدت او را در سعی و مشاغل گذشت
 و واقعات ملکوتیه و جبروتیه بر وی ظهور نمود و چون حوصله وسیع و همیش بلند افتاده بود بجانان
 تجلیات الطلوع نمینمود و بویائی شهود حضرت لاکیف و لا مثال بود روزی از در زاریافت مطلوب
 تحقیقش بر روشن ضمیر حضرت شیخ ابو سعید قدس سره شکایت کرد و گفت مرا مشغول بهو گم و مشغول به

تلقین فرمایند شاید که باین دو کلیه سعادت بقدر او من بکشاید و جمال مطلوبی بی نماید
شیخ ابوسعید فرمود که بابا محمد صادق صحتی که در راه خدا کشیده ام همه آنرا بجام تو کریم
باشم الله تعالی ترا روزی فتح باب به مطلوب حقیقی خواهد شد پس حضرت شیخ و پیرانشغل بودیم و
سپایه و اشغال فیک چنین تلقین فرمود و گفت چند مدت سپایه را یکبار بردار محنت و مجاهده
خود بیهوش حضرت شیخ محمد صادق در گوشه سپایه لیلا و نهار اشتغال نمود و از حرارت طلب طلب
یکدم بی آسود که ناگاه سلطان عشق بر دلش بتاخت و جلوه نسبت محبوبی نقد وقت گشت
و از رسوم بشریت و صفات انانیت و روی خیریه باقی نگذاشت چون حضرت شیخ محمد صادق
باذن شیخ ابوسعید قدس الله سرهما بر سجدگی قیام گرفت صیبت و لایتنش از قاف قاف
رسید نور هدایتش عالم را محیط گشت خلایق روی نیازمند به شمعان وی حضرت آورد و خلقی کثیر
بفیض تربیت وی بر تبه تکبیل و لشاده سپید و بشیر غریزان بدلت حضرت رسالت پناه صلوات
علیه سلم بخدمت رسیده شرف بیعت یافتند و بر تبه بایست و ارشاد رسیدند و وی حضرت شیخ
محمد صادق میگویند که حضرت رسالت پناه علی علیه السلام را وی نور بن عطا فرمود و گفت این را
مستحسب و کبریا و خلایق و نیابت مطلقه من است حق این نیکو نگاه داری که نمرد و ام شهودانی محضر
مقام شجاعت و ارشاد که تو از کمالات نبوت همین بهجت و حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه یعنی از نور
خالص این بخشید و گفت که این نور خیرات و ولایت مطلقه است که بتو داده ام و در حاکمیت شیخ
ابوسعید آئینه اندر سرخ و سفید در غایت صفا معانی مرا غایت نمود و فرمود که این آئینه
صوت عالم کلی است که بتو محرم نمودم و از ذات و واقعات و کیفیات کشفیات بندگی شیخ محمد
و کریمت درش شغل بودیم و سپایه و راقع باس الانوار مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش
دارد محمود ابن محمد عالم معولات سید السادات حضرت شیخ ابراهیم الحسینی الحسینی القدوسی
مراد آبادی را حق سرود و قدیم گشت او در سال کشف الاسرار نام نهاد مولف رساله مذکور و بنویسند مقوله
چهاردهم میفرمودند که وقتی در آمدت شیخ آدم بنوری غفر الله له در قصبه باطل بطریق سیر آمده بود

همراه ایشان بود روزی نذر آن قصید در مسجدی همراه یاران ایشان ششم بودم که یکایک مردی
 که نور هدایت داشت و ولایت حسین مبارک او مبین بود و از لبها جنت اساس حلائی بنیشت باو می آمد
 با جمال کمال منور بنور عنایات ایزد متعال چون قباب که از مطلع انوار برآید از عروج هوا نورانی نمود و ایشان که
 مثل شهاب ناطق از مواضع آمدند و در آن مسجد از هوا فرو آمدند و چون فرمودند دیدن جمال کمال آن شهاب
 معانی مست در بهوش شدم هر چند نزدیکی جمال من غیر مشیه بلکه جمیع عالم از نظرم پوشیده شد مگر آن مردی
 زیرا پیش بعد از آن مخاطب و دلکش و کلام جان بخش مرا مخاطب ساخت که در آنی بود و اینجا چرا نشسته تو
 از ان مائمی اینجا می نشست برخیز و بیا همراه ما شو چنانکه گوید عیث در دیر زمانه دم من ز درون ندر آید
 که بیا بیای عاتقی تو ز خاصکان مائمی که گفتم شما کیستند فرمودند چشتی ام گفتم اسم شریف حضرت چیست فرمودند
 ناظر محمد و در ظاهر نام آنحضرت محمد صادق بود لیکن مردی دوام داد و یکی در ظاهر نیز دخلی و دوم در باطن
 عند الله نام آنحضرت ناظر محمد همان نام خود را بست و چون که بعد از آن شرف ملازمت آنحضرت روزی در
 یاران مذکور بود که مقرر است که مردی را نام میباش یکی در ظاهر نیز دخلی و دوم در باطن عند الله
 نمیدانم که نام حضرت پیر در باطن چیست پس ماری در وقت خلوت با آنحضرت بهین عبارت التماس
 نمود و سوال کرد که نام حضرت در باطن چیست فرمودند ناظر محمد پس حکیم آن محبوب بانی بر خاستم
 تا همراه آنحضرت شوم چون آنحضرت روح پاک منزه از قید آب و گل بود چنانچه از هوا آمده بود و
 طویاز بهو اروج نمود و بر رفت و من چون مقید بقید آب و گل بودم نتوانستم که چون پروانه بر شمع
 جمال آن آفتاب معانی پرواز نمایم و همراه آنحضرت در هوا در آیم قریبی چند بر زمین محبت آنحضرت
 بر ختم چون در مسجد رسیدیم چوئی که بر در مسجد برای وضع چهار پایان من غیر و نهاده بودند بر آن چوب
 زور از سینه میکردم و بهوش داشتم که آنرا از دست دو کرم با نریر و بالایی او شده بروم باران
 چون این معامله دیدند و دانستند که بخیر است و دیده مرا بگریفتند و هم در آن مسجد نشستند بعد ساعتی که
 بهوش باز آمدم چنان بهوشیاری روی نمود که گویی آن جعبه در سرم نبوده و گرگه و زاری را
 نمود و در آرزوی دریافت ملازمت آن دریای معانی مثل ماهی بتیابان شرم از شیخ آدم و محمد

شده تیر جاوید شهر و طلب آن ذات پاک دیدیم بعد چند روز رفته رفته در قصبه گنگوه رسیدیم
 و سواد قصبه شریف شخصی از بزرگواران خود و همداوه دیدیم از آن کس پرسیدیم که درین شهر کسی در پیش
 صاحب کرامت هست گفت ارجی در پیش نیست بسیار بزرگواران نعمت هست خدا رسیده بلکه دیگر
 بخدا رساننده باز پرسیدم در کدام مسکن است گفت چشتی است ازین خبر خوش شدم باز پرسیدیم که چو بی
 گرامت ایشان شنیده باشی گفت روزی حضرت ایشان با جماعه یاران بسیر صحرا و شکار سوار
 بودند گذر بر سر این فقیر رسیدن زراعت افتاد و سلام گفتیم جواب سلام دادند و فرمودند که فلانی تو هم
 مایه گفتیم حضرت سلامت من زراعت خود را قدری آب بنهاده ام و قدری زراعت باقی را آب
 سپهر غم فرمودند و آنقدر زراعت را که آب ندادند شک بگذارید و آب ندهید بنام ما بگذارید این
 اعیان وقت نیز آشتین غله زمین را که آب ندادند از زمین آب داده و چند خواهد شد آخرش در
 آنحضرت شدم و باز از آن وقت آنرا آب ندادم و وقت برداشتن غله زراعت آب نداده ان شاء الله
 داده و چند شده پس از اینجاری سومی خانقاه آنحضرت آمدیم چون بر در خانقاه رسیدیم دیدیم
 بهشتی که در قصبه پل دیده بودیم همچون وصفات شمسند چون نظریه آنچنان محال نداشتیم کرده دیدیم
 دولت میدار خوش وقت شدیم و بجز دیدن شمسند و چون ذره قص کمان پیای بوس آن آفتاب
 هسته و ولایت شمسند همو وقت این فقیر برای تلقین در شغل و خلوت طلبیده و صنوازه کرده و
 آنحضرت حاضر شدیم شفق و مهربانی تمام فرمود که فلانی در جهانداران ما اول طالب حق را سه روز
 میفرمایند اگر توانی کنه والا باندک افطار نماید و در هر روز یکدلیل استغفار و در دو سه هزار گانه بخواند
 بعد بیوم روز آخر شمسند نمود پیش مرشد بیاید یا مرشد او را در خلوت پیش خود با او بنشیند و بگوید که ای
 حال او مرشد و اند تلقین نماید ما شمار آنچه میگویم و نیز در ذکر نغی و اثبات اول معنی شریعت میفرماید
 که باره استعدا و بهم رسید معنی طریقت میفرماید بعد از آن بهین و در معنی حقیقت اجازت میدهد
 ما شمار او را اول مرشد بر سر است معنی اجازت دادیم بعد بگوید که هر مشغول گرد و مذمت و دوازده
 سال آن خانقاه اقامت و زردیم و متذکر این شد و مرشد و مرلی کامل و کمال بوسه آن ذات عالی

صفات سلوک طریق نمودیم روز بروز سال سال از عنایت حضرت ذوالجلال و از توجه پیر
 کمال درمی از درهای حقائق و معارف با فی برخود کشودیم تا که با انتهای عرفان رسیدیم و شرف جان
 پیران مشرف شدیم ایضا مقول میگردیم من قولات شیخ ابراهیم مراد آبادی سیفرموده اند که روزی
 وقت مغرب یاران حلقه ذکر ساختند فقیر نیز داخل ذکر بود که ناگاه آواز سرود و جگر در درشتیدم مست
 مدوش شدم و برخاستم و بر سر آتش سجده کردم و سجد و دست آتش بر سر خود میخیزم اما یکسری می شن
 نمیخیزد حضرت ایشان از این واقعه غیرت در گرفت و در غضب شدند و فرمودند آنچه ناکر نیست میکنند و چه
 ناکر نیستی است نه است اگر آنهم بگوید فی الفور شتم شتمیم و من در حق اینهم بسیار رحمت نمودیم و ندیدیم
 استعداد و برداشت وقت ندارد این فرمودند و باز فرمودند و بجز رفتن آنحضرت آن حال از من فرست
 مدت چهار ماه آنحال عود نکردم که حضرت ایشان از من طلب کردند از این واقعه نزدیک هلاکت
 رسیدیم روزی حضرت محمد و مراد شیخ داد چون حال من تغییر دید پسید که سید ابراهیم چه نوشته
 بنماید باعث جمعیت گفتم حضرت سلام است از آنوقت که آتش برخود میخیزم وقت خاص از من نیست
 نیست معلوم میشود که حضرت پیر آنوقت مرا سلب کرده اند فرمودند آری چنین است که آنحضرت
 سلب کرده اند گفتم حضرت سلامت و مخاطرم می آید که بروختی بلند رفتی خود را بر زمین نمی
 و یا در چاهی و یا غاری افکنم تا هلاک شوم فرمودند آن فلانی چنین گفتی صبر باید کرد در سبب نشان
 شما خجسته حضرت پیر میکنند تا وقتی صاحبزاده التماس نکند که حضرت سلامت فلانی عرض میکنند
 آنوقت که بی اعتدالی نمودم از گران فی خاطر شریف وقت خاص متبذیرت الهی از من رفته است
 یقین است که حضرت پیر سلب کرده اند فرمودند آری شیخ داد و چنین است صاحبزاده التماس نمود
 که حضرت نعمت داده باز میستاند فرمودند با بچه کنیم که او تا به وقت نداید و سزا الهی را فاش نمیکند
 اینجست پیران با قدس سره تادیت و دوازده سالی بلکه زیاده از این مجاهدات و ریاضات
 فرموده اند تا وسعت خواص و استعداد و برداشت وقت و حفظ مراتب حاصل آید ناگاه
 طالب متوجه میشوند و امیر از انوار الهی باومی بخشند و من در حق اینهم بسیار شتافی کردیم

باز آلتهاش بود که حضرت طالب صادق است مبادا خود را پلاک کند فرمودند با و رختی طالب برنج نداشت
لیکن طالب را استعداد ضبط حال حفظ مراتب ضرورت است که احکام شرع شریف بر جاماند و از رد صاحب
شخصه نشوم شیخ داود التماس نمود که حضرت سلامت برگاه چنین مرتبه عالی طایفه ما نبوده بعد اودان
چند کار است بمحرمت فرمایند چون صاحبزاده مبالغه نمودند حضرت پیر معجزان شدند و فرمودند که شما
داود و حجت باد و بر خود را برایش که در باب فقر احسبه لکن چنین مبالغه باید شد خوب برای خاطر شما
وقت نماز مغرب بیرون می آیم ما را یاد و خوابید و نماند انشا الله العزیز سید ابراهیم مقصد خود و خوابید
چون وقت مغرب شد بخند و مراده التماس نمود حضرت قطعی غوثی فرمودند سید ابراهیم الطایفه
پیش آمد و گفت شما را حضرت پیر طایفه بجز و شنیدن نام آنحضرت رخاستم و بخدمت آنحضرت
رسیدم بدیدن این فقیر فرمودند فلانی است گفتم آری حضرت سختی و زجر تمام فرمودند تو جانی که
بودی بهای حاج باش خود باز آمدی و همان ساعت شخصی بسیرت باز رسید گفت شما را حضرت پیر
بخدمت حاضر شدیم باز همانطور سختی و زجر تمام فرمودند بر و جانی که نشسته بودی بهای بخا نشسته باز فرمود
بهاندم باز مردی شدید و گفت شما را حضرت پیر طلب میکنند مرتبه رسیده ام چون بخدمت رسیدیم
از لطف مهربانی تمام بسوی من نگرستند فرمودند فلانی بنشین بجز و وقت شد من که هنوز از لاف
بر زمین بنشیده بودم که همانوقت رفت باز آمد و مرغ جانم بهو ایشاده جمال حقیقت پیر و از آمدن
چپان تاز و بکوی دوست سر فراز آمد شب آنحال مستغرق اندم وقت سحر از آن معامله با
آمد صاحبزاده فرمودند فلانی چه خبر است گفتم حمید خدایا و شکر پیران که وقت غیبه
بر من باز آمد ایضا مقوله است یوم میفرمود که وقتی حضرت پیر در نافه بلای زیاد
بزرگی که روزی عرس بودند تشریف برده بودند فقیر نیز همراه رکاب سعادت بود و مجلس
برپا شد و اولای سرود کردند و سازها نواختند از شنیدن آوازهای خوش گوناگون از خود فرمودند
چون در خواب بودم مست و مدبوش شدم و راز باز اینها و من عرفا بعد کل سانه در کار
و حال حال حفظ ظاهر نماند و نگار بخت تربیت شرع شریف بر من گران آمد نعره شجاعی عظم

شمارتی زوم بعد منزل رفت که هوشیاری افایت تمام روی نمود حضرت پیغمبر بود که فعلانی
بیارید بخدمت آنحضرت حاضر شد فرمودند فلانی لاف کلان بزبان زد بودید باری بگویند
شمارا چه حال وی داده بود و احوال وی داد را سنجیدت بیان نمود بسیار خوش شدند فرمودند
سبارک باد این مرتبه جبروت اعلی است که تشبیه فی التنزیه و تنزیه فی التشبیه در بیان است و مقام حق
است که آلهی را الاشیا و کماهی سوال این مقام است فرید باد و بل بن فرید باد اما صوفی اما بید کرد
افاق و ملاحظه حفظ مراتب نگاه داشت آداب مشرع شریف میکرده باشد تا آن ملاحظه در اوقات
مشاهده انوار بهر آلهی کجا آید که راز و راز از خود را ضبط نماید که از کلمات شیعیان ماسون
و مصون باشد که کمال سراسر آلهی بر سالک عارف لازم و واجب است تا از سلطان در گوش علم
ما محرم نماند اندک موجب فتنه و فساد است لهذا آقا لوامن وضع الحکمه بغیر الله فقد ظلم نعم حضرت
سلامت در آنوقت من خود نبودم و از خود و از عالم خبر نداشتم که وحدت سائر گشته آمده و وحدت
صرف جلوه گر بود چگونه گناه است این معنی نمایم فرمودند آری چنین است امید داریم که از عنایت
الهی بتدریج مستعد او ایمانی خواهد شد که در عین وقت حفظ مراتب کما این معنی میسر خواهد آمد و زینا بعد
و جمیع الطالبيين فایات بندگی شیخ محمد صادق قدس الله سره بنام شیخ شریع محمد محم الحسین
و فائش معلوم نیست و مرقد مقدس وی حضرت در قصبه گنگوه است و در مقابل التوار کج است
شیخ محمد صادق صاحب صدق و یقین بخداوند متعالست و تکمیل بوده پیوسته و تربیت مردمان
در سده اثنی و خمیس الف در گنگوه است و شریف خلیفه دهم است اول شیخ را و که فرزند شریف بود و دهم محمد
خلف خود از محققان صوفیه شریف بود و خلفا بسیار است و دهم شیخ ابراهیم مراد آبادی که بقول
او ذکر وی حضرت نوشته ام و چهارم شیخ عبدالسیمان سجاز پوشت دهم شیخ عبدالجلیل آمل
آبادی است و ششم شیخ جمال ساکن موضع کاجوه است و هفتم شیخ مبارک مرید بندگی شیخ ابو سعید بود
و تربیت و خلافت از وی حضرت یافته است و ششم شیخ یوسف است و او نیز مرید بندگی شیخ ابو سعید
بود و تربیت و خلافت از وی حضرت میشت و ششم شیخ نظام تها نمیری را دیده بود و در حدیثی که

توضیح بر صفا و قدوسی

و در آن در خلوت گشت کفر احمدم را ز آن قایل لا حجب لا فیلید بمانند خلیل
شیخ المشائخ بندگی شیخ داود قدس سره چون بندگی شیخ محمد صادق جمیع امانت پیران با هم
و علم و عرفه خلافت و بیجاگی و نیابت مطلق حواله فرزند خود بندگی شیخ داود نموده جان بشیر خویش
گردانید بدشربت مریدان طالبان امر فرموده دست خود را ازین کار کشید صاحب اقتباس الالوان
سیکیده صاحب راه الاسرار احوال جمیع مشائخ سلسله تلمیذ خلفا و فرزندان شیخ عبدالقدوس
سده سه و مرآت الاسرار بسبیل اجمال نوشته و چون وی کتاب مذکور در وقت صاحب آن تالیفی محمد
شاهجهان میاد و شاهه قنیت نموده بندگی شیخ داود قدس سره از انوقت گرفته تا زمان محمد عالمگیر
در بیست و سه ساله و بیست و یک روز از احوالات وی قدس سره در کتاب مرآت الاسرار بطریق
میسوسیه که الحال شیخ داود بن شیخ محمد صادق صوره و معنی قائم مقام پدر علیقه بن خود است
ذات بركات و با بکافی ابا و اجداد سالها بسیار سلامت دارد پس صاحب راه احوال بندگی شیخ داود
قدس سره را از نطقه که ذکر شد زیاده نوشته و هم صاحب اقتباس الالوان بنویسد و در بندگی شیخ محمد صادق
قدس سره در خان فخر و قدغه اخیری نقشه بخواند و انگشت شهادت را بر دشت و نو را از انگشت
مبا که شش طلوع نموده از مشرق تا مغرب محیط شد و در همه عالم گردید از انگشت وی آمده است
بعد از آن بیاضی شد از یانش و حایث حضرت صلی الله علیه و سلم بر انگشت فرمود این نو را که
نور لایت فرزند تو شیخ داود است که سلسله برایت وی از مشرق تا مغرب و از همه عالم از نو
مملو گردد و وی سجاد نشین تو باشد باید که در پیش سبی بیعت عالی بندگی شیخ محمد صادق بر حجت
حضرت صلی الله علیه و سلم از برانوقت متوجه تبریزش بودند و در خطه مراد را بجا نیاوردند
و از حضور دور ماندند و از آنکه مدت او را بر سه کمال تکمیل نمایند و شیخ داود قدس سره را بشیر علی که
روی فرمود وی حضرت از غایت سوجت حوصله و بندگی و شرب بر آن قناعت نمیکرد و خلیل و ار
لا حجب الا بطریق قدس و در طاعت پاره ذرات بیشتر می نمود و تو جهالی و جهالت و جهی لایبی را لایم
حلال نموده و نهوایل بن مریدین و فریادها و آوازه های شیرین می بر آورد و او ذات خود را در بر داشت

و مجاهد و او کار و نهال موجب تلقین بر رعایا قدر خویش مصروف میفرمود چنانچه ابتدای روزه
صبح تا یکایک آن که جبر بطریق نفی و اثبات و سهم ذات شدت حال می در زیر بعد از آن تا نصف چهارم در
حبس دم بالغی و اثبات و شغل بود فلکون مشغول میشد و وقت نیم روز چهار گبری قیلوله نمیداد و چون
از خواب بیدار میشد نماز ظهر را کرده و حجره و دیوار نماز عصر شغل سه پایه و سیر و جود و شغل نماز عصر
بعد از نماز عصر نماز شغل صلاه و مطهر قیام و شربت از نماز و غرب تا عشاء بخدمت پرور و شکیه پرور چون
ضمیمه اخذ علوم که بنیه و معارف غنیه نمیداد و چون از عشاء فارغ میشد با طهارت مستقبل قبله به سجده
شمال و پابستوی جنوب نموده در انتظار نشو و مذاق نیم یا شش گری میغلطید بعد از آن به جاسته
کامه کرده چهار رکعت نماز تجمید و افزوده شغل سه پایه تا مسجد مشغول میماند و اکثر اوقات از غیبت کم و
بیش دم را حبس میفرمود و در وقت صبح میگذاشت وی حضرت در یکدم سه پایه را بطریق که در وی اسم
ذات نه بار گفته و آن تسبیح می اندازد تا سید نوبت میرساند که حیات وجودش باطل گشته عین سحر است
الکمال انگشت تقیه باطلای سبوت و گاهی چون نیم روز استراحت میفرمود و تا وقتیکه خواب مستولی میشد
خود را بشغل غوثیه مشغول میداشت و هم صاحب قیاس الا را که دید می آید که نهنگی شیخ داود
قدس سره که در عهد صاحب قرآن ثانی محمد شاه چنان در دلی سبانی زیارت پیران حشمت العظمی
آورده بودند و مرشدی و محمد می حضرت شیخ سوندا قدس سره از دلی شریف تشریف آورده
و تقریب ملاقات محمد شاه چنان اتفاق افتاد و او از آنحضرت پرسید در طرق و سلال شیخ که احیا
سلسله میرسد و دوران مجلس سربانی حضرت شیخ احمد سرسندی نقشبندی شیخ ابو سعید قدس سره
نیز حاضر بود حضرت شیخ داود قدس سره و مولی سلطان را بطریق جواب داد که در هر طرق فضیلت
طریقه خویش ثابت است پس از آن گفت همه کرم عاشق شمع اند و لیکل از ترن جان تاب میوه عشق ندارند
پس در اندام محبت وی چنان بی اختیار است که در جود خود در میان نمی بیند و مجبور شود و ذات خود را
فدا می آید و میگردد و شوق اتحاد و یگانگی شمع شمع میشود و بخواند که مان دیگر که بوی یگانگی
و اتحاد بشام جان شام میرسد یعنی سالکان چون که در قید حفظ جان گرفتار اند و تجلیات صورت

و منجمله قناعت پیدا در بخت عارفی که پرانده و اشتهای خود را در همه انوار شمع ذات سبقت خود
 عین میگرد و بکانه و دنیا را در هر شمع استیلا و انجواب محمد شاه جهان ارقی و گرفت و گفت الحق بهترین
 که حضرت ایشان میفرمایند صاحب سال کشف الاسرار مینویسد و در مقوله سنی و و م است
 که میفرمودند حضرت شیخ ابراهیم را و آید و حق تعالی در میان محمد و مراده حضرت شیخ داود و شیخ یوسف که از
 آنحضرت و عارف ربانی بوده و در راه سلوک خیلی مجاهده مذکره واقع شد و خود میفرمود که
 اول قدم مرتبه ملکوت الهی که بر سالک کشف میشود و از عرش تا فرش جمیع موجودات و کل کائنات را وجود و
 سید اندوی میند و غیرت و نظری بالکلیه میبرد و نیز کشف اتفاق و نفس معاد یک آن واقع
 چون شیخ یوسف را این نوع مرتبه ملکوت مکشوف نشده بود چرا که هر سالک با وجهی دیگر فوق
 استعداد وی این مراتب مکشوف میشوند و خاطر ایشان بحال نمید و قبول نمیکردند که اینقدر چگونه شود
 بعد از قبول بسیار اتفاق چون غیر از آنکه که گفته فلانی گوید ما را قبول است که او کاشف و عارف این
 است چون شیخ یوسف و ما یکجا شدیم شیخ یوسف گفت فلانی شنید که شیخ داود و یوسف یکدیگر گفتند
 گفت میگویند که اول قدم مرتبه ملکوت الهی بر سالک کشف میشود و از عرش تا فرش جمیع موجودات و کل
 کائنات را وجود و سید اندوی میند و غیرت و نظری بالکلیه میبرد و نیز کشف اتفاق و نفس معاد یک آن واقع
 عالم ملکوت بر من بدین نوع مکشوف گشته و بخدمت حضرت پیر گزینانیم حضرت ایشان قبول داشتند
 و پسند فرمودند که منیج حق است باز گفت خوب این خود با شهادت اتفاق چگونه شود این خود
 ممکن نیست از جمله محالات است گفتیم این انزبان حضرت محمد و مراده بنوم انگاه چیزی بگویم که
 بر این کشف نشده است چون محمد و مراده شیخ داود و ما یکجا شدیم از صاحب مراده پرسیدیم که شیخ
 یوسف چنان میگوید که محمد و مراده میفرمایند که کشف اتفاق و ملک آن معاد واقع میشود و اینطور
 فرمودند این نوع خاص حضرت پیر و تنگیر است که حضرت ایشان شده است و دیگر کس از ما را نشنیده
 است و حال عقلی است گفتیم حضرت چه طوری شده بود میان شما میفرمودند که اول کشف نفس
 و او بعد از آن نفس آفاق بود خود آمد و بر آن نیز عالم و شهود وحدت وجود حاصل بود و در آن حال

کشف الغش فی تفسیر افلاک بود پس کشف افلاک متعاوران که در واقع است گفتیم راست میفرمایند ممکن است
لیکن حاجت ما در و نازک وقت است که پس قابل این نیست که بروی او بار و شود اما واقع اول در
ظاهر شرح بود قبول نکرد پس شرح اگر چه حضرت پیر سید فکیر از دولتیان بیرون آمدند پس
که در میان شیخ یوسف شیخ واد و چه که اگر چه بود عرض و هم که حضرت سید است شیخ واد و چندین گویند
و نمودند شیخ یوسف چه میگوید گفت قبول نمیکند پس شیخ یوسف آوردند و فرمودند شیخ یوسف
درین چه کمالی و اری گفت حضرت درین کمال تمام است همیشه هزار عالم از عرش تا فرش حکومت
و وجود نماید و واقع در فهم من نمی آید و میزدند این است بهر آیهی رک عقل و فهم نیست نقلی که شیخ یوسف
و از نزد کرده و فهم علماء و فضلا که زیر کمال و انایان و زکا از آدمی آمد تو خود بگویدی نمی فهمی و چه که گفت شیخ
گفت حضرت سید است شامی درین عالم برین واقع باید تا بعد ان فهم بکشاید و میزدند مثال و واقع از
پس عظام این رخی است که از یک تخم برآمده و برین درخت هزاران شاخه است و چون شاخه ها هزاران برگ است
و هزاران هزاران برگها و در هر برگها هزاران گل است و از هزاران گل هزاران مژده آمده اند پس این تخم
سازمان و برگها و گلها و در هر برگ را علی حده و درخت نمیکند و هر یک که در این درخت است که در هر یک
طور وحدت وجود است که از یک وجود هزاران شکال و صورت غیبی و اعیانی برآمده اند و در حال کشف
حقیقت در نظر سالک همه راجع باصل خود میشود و غیر ذلک و غیر ذلک و کلی از نظری مرفوع و منقطع
نیکو و خجاست که بدیت است کمال هر دو را یقین و هر چه نظر کند خدا را بیند و پس از آن فرمود
فلانی تو که واقع اول از مرتبه ملکوت را بیان کنی که گفته بود بیان نمود شیخ یوسف اعجاز
رو و گفت در آنوقت رنگ کونی هم در میان بود و گفته که آری بود اما مغلوب رنگ حقیقت است
نه نیست حضرت سید است میگوید رنگ کونی در میان بود و این چگونه شود و حضرت پیر فرمودند
چنانچه است که در کشف ملکوت رنگ کونی باقی میماند اما مغلوب و اگر رنگ کونی نماند و با کمالی در خبر
پس آن ملکوت نبود بلکه حیرت بود و چنانچه ما در کتاب خود در بیان این مرتبه نوشته ایم که تا
مخارج در میان است و از پوست فلک شده و به واسطه نقطه معنی به پیوسته حروف به نور رخی است

در مرتبه توفیق شایع چون خلیل ابدالافلیس باید باز فرموده پس شرح انبیا و نبی چون کشف شد
 بود گفت حضرت سلامت بزرگ تعین غیبی بصورت نسا که در غایت حسن لطافت شده بود
 بیشتر بگو مرتبه جبروت چگونه کشف شده بود و چون تعین غیبی بصورت نسا که در مرتبه اولی زیاده بود
 پس حقایق بسیار تو کشف نشده که طریق خاص یافت پیران ماست چنانچه برادر شیخ ابراهیم
 است این کشف نوده داخل وقت واقع است و نه داخل واقع بلکه داخل مراقبه است تو اسماء
 خوانده بودی گفت آری حضرت سلامت خوانده بودم فرمودند پس این یافت اسماء
 نه یافت ذکر که ذکر یافت خاص را که بیان نمودیم ترا باید که از سر نو ذکر کنی و سلوک کنی که حکم
 از معرفت کشف حقائق شایسته حاصل آید که عرفان هم نیست و حال عبارت از دست پس
 فرمودند فلانی یعنی شیخ یوسف و افعلا بیوت بگو چگونه بتور و نموده بود گفت حضرت سلام
 چنانچه قطره بدریا میرسد و میان آن قطره نیامد بلکه قطره عین دریا میشود و فرمودند این خود باری
 مقوله سی و یوم مبدین معنی حضرت شیخ ابراهیم فرمودند که وقتی شیخ یوسف باین قدرت
 و افعلا بیوت شیا چه نوع واقع شده بود گفتیم چنانچه دریای عظیم قطره جوش زند و از آن سرازیر
 آید و در آن قطره نماند و متلاشی شود و همه دریا بیکران گردد چنانچه فرامید بیت جوشن دور
 قطره دریا غلغله در هم قیام و چون اختلافت بحری بچو شد و حباب شیخ یوسف این واقعه را قبول کرد
 چون بخدمت حضرت برگردانیدم حضرت ایشان قبول کردند و پسند نمودند شیخ یوسف گفت شما بگویند
 بر من خود چنین شده بود گفت بر من چنین شده بود چنانچه قطره بدریا رسد و بدریا گم شود و دریا گردد
 چنانچه گویند بیت چو قطره گشت اندر بحر ناجیه بحر شمس بود و امکان تیز بود گفتیم بر و صبح شیخ
 گفت چنین نیست تا که روبرو بسیار شده با و از لبه حضرت پیر میزد و مراده شیخ داود را فرمودند عظم
 هر دو فهمید بیا شد صاحب راه مطلب هر دو فهمید و خدمت حضرت پیر رسید و التماس نمود که شیخ
 ابراهیم بگوید که چون شیخ یوسف قبول میکنند و میگویند که بر من چنین شده است فرمودند با شما هر دو
 بگویند که شما هر دو سرت میگویند که این هر دو هر دو میشود و اگر شیخ قبول کنند رسد خواهد شما بگویند که ما از شیخ

خطب العالم شیخ عبد القدوس قدس العدره سند داریم پس این مرد دو وجه بود یکی
 دویزه هیرت هیرت ای یکی هون من کنی سراجی و شایان سمنه رسول سوکت هیرتی
 جامی و اینحال شیخ پوشیده دیگر و دویزه هیرت هیرت ای یکی هون من کنی سراجی و
 سمنه رسما نابول هون سوکت هیرت جامی اینحال شیخ ابراهیم است اما تفاوت بسیار دارد که اول
 مرتبه جاشی است و ثانی مرتبه نقیصه و آن سیرالی العبدت و این سیرالی العبدت چنانچه برگی
 سیرالی العبدت نزد مردان است کامل هر که در دنیا برفت و عین بریا که شد میدان که مرد کامل
 پس صاحب از شیخ داود و بموجب آنحضرت تمامی احوال و قصه بیان نمود باز شیخ یوسف قبول کرد
 و گفت مرد و چگونگی است گویشم از دو شخص یکی خود خلافت گویشا شد باز چون محمد و مراد
 هر دو و در حضرت خطب العالم را خواند شیخ یوسف خاموش ماند و زانوقت و شیخ داود و شیخ ششم ماه
 واقع شد و لیکن عرض می اولاد و دختر آنحضرت بنای نوزدهم شعبان میکنند و مرقدش در قصبه گنگ است
 و سنده وفات وی معلوم نیست و ذکر محمد نقشبند فرزند دوم حضرت عروه الوتقی محمد مصمودی است
 ایشان شرف الدین بنی حجه العبدت ابوالقاسم است ولادت ایشان است و مقبره بصران و در مجرای
 و سبی چهار واقع شد حضرت محمد و حضرت ایشان بنی محمد بودند که فرزند و کمالات آبی برابر من چهار
 فرزند که حضرت محمد و خازن الرحمه محمد سید مصمودی بنی محمد بودند که فرزند و ظاهر و باطن شریف
 و بعد خود با کمال خواهد شد و قبل از بلوغ تحصیل علوم ظاهر و باطن و الدین و فرانس یافتند و سراجی و
 پایا چنانچه آید حضرت صاحب تفسیر معانی غریبه بیان نمودند و سلوک باطن و ظاهر است طریقه احمدیه از راه
 خود حاصل کرد و مانند الدایمان غیره و در هرگاه ایشان نزد من می آیند دل بی اختیار بخلی می افتد
 بنی محمد که با او برخورد می کنند درین روز با بالیای غریبه و خطابات عجیبه سر از زینت می کشند
 من آنرا می بینم و آیت من عبادی القانتین الذین لا خوف علیهم ولا هم یحزنون و الدایمان
 فرموده اند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم را با خلقی مرصع و تابعی مکرر سوزانده بودند اند و آن حضرت
 ارشاد و فرمود بود احمد که گفت من شبانه در محبت شد و قطب را بر شام و منسوب قیامت شبانبار کرد

نقشبندیه
 محمد مصمودی

در آن حضرت خجسته ایست که کلمات عالیته متعارف و در وسیعادت و باریت حرمین و شریفین
 شده اند و مردم اندیاز و پند و ستان از فیوض انبیا منتفع گردیدند و در هزار و یکصد و چهارده و کاتب
 یافتند تا به پنج قطعه باشد و معدن انجیر و کشمش سیف الدین نزد حجه حضرت عروه الوثق محمد مصطفی
 اند و ولادت ایشان سنه هزار و چهار و پنج و آن شد بعد از آنکه در عتقوان شهاب کابل و کمال بودند
 تحصیل علوم متداوله نموده از والد خود متفقا و جمیع مقامات احمدیه نمودند و بنیاد رسالت بنام
 لطیف فارز گردیده و با جازت والد و با تشارای طیبی در بلده و بی شریف آورده اند و بعد از آنکه در
 شاهر و گمان و امر را بحدیث ایشان را اونی سپید و در امر معروف و نهی منکر و شش پنج
 حضرت ایشان ایشان از ائمه صاحب الامتیه سرور از صاحبان و انبیا ترا شکست ظاهر تر است و یار و
 امر او سلاطین و بزرگانند که بخود ایشان نشینند تا باب تمام و دست بسته نهاد و میبوند و کلام
 فاضله نیز پیشوایند یکی را در دل انکار می آمده که ایشان بکبر بسیارند و ایشان با شرف المان
 فرمودند که مطلق کبرای او است جل جلاله که هزار و چهارصد کس از موافق عربت و فرمایش مبارک از
 خانقاه ایشان هر روز و وقت طعام غایت تمیز و در سنه هزار و نود و پنج و وفات یافتند و
 بعد از آنکه در وفات طهارت منتهی است بنی حضرت سیف الدین حاجی محمد بن محمد
 فی گوشت ایشان رسید دنیا بانه بخود افتادند و ضربی بدست مبارک ایشان آمد و فرمودند مردم را
 بگویند بیدار و ایشانند که برایشان سماع صبر و پایداری گفت که یکی از مردان شیخ و مجلس سماع رسید و از
 سماع گوش وی از مات پیاده نشست و شوشن ضبط کرد و فی الحال ملک سی شکافت و بهر شیخ
 اینجور فرمود که سماع ملک است لهذا علمای دین سماع را حرام تصور کرده اند و ملک خانقاه
 هر روز چهارصد کس و بیشین بجهت استفاده جمیع آمده بودند موافق فرمایش مبارک طعام نامیده
 و با وجود این همه نعم سالکان مقام ملک بپیران که در این طریق بر بخت مرشد است یکی از ارباب
 خواست که تقصیل عذر نماید شیخ فرمود که در شرطی که حاجت تقصیل قضا نیست که نزد کان یا نیامد
 بر و او را موقوف قلبی صحیح باشد و ملاقاتش فرمود و با تشارای طیبی و عادت و تصرفات

و طاف و نام زد کرد و توجه الی الله و اتباع سنت و کثرت التوکل و کلمات عوام عامه بری نظر مجرب
 شریع عادات بود و خواص معنی آگاه را اندر او تقیید فایده بی نهایت و معانی بسیار است و در نتیجه آن
 در هم رسیدن آنکه طعام در دهنش نچوردی و چون در مجلس ملاس که دی منتظره نشستی بطوریکه
 عاشق منتظر آمدن عشق می باشد و اگر احدی از اهل محفل نام اندر زبان آوردی بغیر است
 شمع در پیش گشتی و بر زمین نشاندی و شمع غلطی نمی رسد بیکبار و نوزده شمع زفات یافت
 و اگر محمد زبیر فرزند اکبر حضرت ابوالعلی سپهر حضرت محمد نقشبند در وقت خود آفتاب طریقه احمدیه
 بود و زوالات ایشان بر روز و شب پیچید و قیعه سه یکبار نمود و استماع شد لقب ایشان شمس العبد
 و کنیت ابوالبرکات و اسم مبارک محمد زبیر در ایام خورده ای انوار و ولایت از بعد ایشان در
 بود و برین عمر متعرق نوی گشتند حافظ کلام الله عالم کثیر العبادت سلوک باطن از بعد خود
 محمد نقشبند بوده بهوجات علیه آنحضرت در کمالات باطنی ختم المشایخ اولاد و اصحاب حضرت
 میزد شده اند و فیوض طریقه مجددیه و عالم بوسط ایشان مشایخ شده و ایشان در وقت خود
 قریب به شاد بود و در طالعی عجیب است ایشان عرض نمود و میخواستیم که تمام شب بیدار بمانیم و در کتب و
 عنایت فرمایند ایشان فرمودند مایه محمول نیست و تحمل بایستد البی که واقع می آید بایستد
 وی درین مجال کرد ایشان بهوج تمام نسبت عالم خود بردار و القاف و مودت باب بنیاد و ریختن پیوستگی
 از اصحاب ایشان در حالت نزع بود و او را در چشم خود گرفتند شفا یافت و روز موت ایشان می
 نیرم و در کتب حیاتش روح ایشان بوده و فایده ایشان و رسالی که از قیوم اقطاب مقدم و حیات
 است روز چهارشنبه چهارم ذی قعدة واقع شد و در پنجاه و نه و صد و شصت و شصت و شصت سال بود و
 محمد بن رساله مقامات منظر می است حافظ محمد محمد که اولاد شیخ عبدالحق حضرت دار خلافت
 خواجہ محمد بصودم اند از آن حضرت سید نور محمد در آن مجال نقلت که فرمودند روزی برایت
 هزار غیر خود حافظ محمد بن محمد فرمودیم در غیبت بخود می شناسد که گویم که بدن من کثرت
 است مگر پوست کف باطنی آنجا خاک اندر کرده بود و وجه آن از ایشان باینست که

و در وقت نماز معلوم خواهد بود که سنگ گمانه بی ادبی و در حاجی وضو نهاده بودیم که هرگاه مالک نماز
 حال خود را خواهریم نمود و یکبار قدم بر آن گذاشتند بودیم از شومی این عمل خاک شرک و دست اخراج کردیم و تقوی
 هم نیز است تربیت لایات و بیشتر زفات ایشان باز دهم دقیقه منبر از صدوسی و پنج هجری است
 ذکر سید السادات حضرت سید نور محمد بدو فی رحمة الله علیه رب العالمات و مقامات و نظائر
 عالم بودند معلوم ظاهر و باطن فقیه کامل عارف مکمل کسب سلوک طریقه احمدیه شیخ سیف الدین بودند
 و حضرت حافظ محمد بن حمزه الله علیه هم عیده سالبا تحصیل فیوض صحبت کرده بحالات بلند و مقامات
 ارجمند شرف شده اند شغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان را بیجا فاقوت نبوده و گزشت و رفت و
 نماز و آنحال خفیفی راه نمی یافتند غلبه الاحوال میشدند در آخر حال ایشان را افات می سپید آمد بکمال در
 تقوی و اتباع سنت امتیاز داشتند و در شایعیت ادب و عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم
 نهایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق اهل بی می آوردند و
 خلاف سنت می است در بیت النخلانها و ندانند و زراحوال باطن قضی روی نمود با تفریع بسیار
 به بسط مسد گشت در لغت احیاء و نیک می نمودند و بدست مبارک خود فوت چند روز بخت و وقت داشتند
 مگر سنگی باره ازان خورد و در مراقبه می میروند از کثرت مراقبه ایشان خسته بود و فرمودند بی
 سال است که تعلق طبعیت بکسیت غذا نموده و در وقت حاجت آنچه میسر میشود و میجویم ایشان را تمام دو
 تاخورش و عبت دانسته از کمال تقوی یکی از فرزندان خود روغن و یکی شکر و عطا می نمودند طعام اغنیای
 میجویدند که اکثران از طاعت شبیه بنیال نیست بیکای طعامی از خانه و بیاداری خدمت ایشان
 بود فرمودند در طاعت معلوم میشد و ابر قیل صاحب را نه مذکور است یعنی مرزا صاحب فرمودند
 و از روی نوازش حضرت ایشان را فرمودند شما نیز درین طعام غور نمائید تا حضرت متوجه شد
 عرض کرده اند یعنی مرزا صاحب که طعام از وجه حلال است مگر سببیت یا عفو تنی و این آیه یافته
 و تیر صاحب را طاعت منطری گویند که مرزا منظر جانباخته اند میفرمودند که کثوفات ایشان
 هیچ مطابق واقع بود بلکه تو آن گفت که ما مردم را بدیده سرانجام محسوس غش شود که ایشان را از این

در وقت نماز
 معلوم خواهد بود

بخانه سبکت و تصرفات قوی داشتند برای برآورد حاجات مخلصان محبت گیم داشتند که بودی
 از طبق تو به شریک شایسته بودی اگر کتابی از خانه اهل دنیا عبارت می طلبید نه تا سه روز مطالعه
 آن نمی نمودند میفرمودند ظلمت محبت آنها خلایق را بر آن بچیده است بعد از زوال ظلمت که است
 محبت مبارک زائل می شد مطالعه آن میفرمودند قوله حضرت ایشان یعنی مرزا جانجامان حرمه
 را خدمت ایشان محبت قوی بود و غیر ذکر کرنام ایشان چشم پراشیدند میفرمودند آنسو که غرض
 زیارت حضرت سید نکرند اگر ایشان را امید یزدند بقدرت کامله الهی میان تازه می نمودند که خلق این
 چنین باب کمال درست رضی الله تعالی عنه در یازدهم و فقیهه سنه هزار و صد و سی و پنج فرستاد
 نوکر آن کاشف اسرار عاشق سپید و کار خلاصه روزگار زنده ابرار و زنده اکابر
 شریف و دارصالح الهی رسید عالی و دار عالی و قاری بندگی حضرت سید ابوالمعالی انبیهی قدس الله
 تعالی سبزه انبیهه جنسی است از صفات سهار بنو صالحه اقتباس از انوار می گوید که وی اراد
 خدمت بندگی شیخ محمد صادق لنگوبی قدس سره شیدا و تربیت از فرزند از بند وی حضرت شیخ
 داود یافته بود و در وجه بیای تو غل بسیار داشت و در مجاهده و ریاضت مستقیم بوده و فقر و فاقه گانه
 روزگار و در خلق و تواضع عظیم المثال و در عشق حقیقی و مجازی بی پیمای بود و مطایبه هر فردا گلی تمام داشت
 و عمری در یافته و تمام مدت عمر خویش بکریمه خرق باطن گذرانید و بهر اقبال است که در قیاس
 و قیاس بهم نیکو بودی که آنجا زراعت نیکو و غیره کاشت نمیدادند زفته بود وقت شب در وضعی که شب
 نیکو در آن می شنیدند مانند و بعد شب بیدار کرده بر دیوار احاطه آن موضع شسته بود و در زیر
 آبنی بر دیگران نهاده بود و شیره نیکو در آن جوش میدادند اتفاقاً در آنوقت راننده زرگان کوه
 چیری بنیان بند می پاد از جوشش میگفت و آن الفاظ نیست سه تون جلیبا جا کبارا تیری که
 ملاکی کارا آبی رات اند میری به جوگی کنی پییری به بجز ستیاع آفتوت وی حضرت را عالم
 شوق و ذوق در گرفت لغو بهر آورد و از دیوار و ظرف شکو بر افتاد و مردمان از هر طرف می
 وی حضرت را از آن شربیدند دیدند که سبک از اندام مبارکش سوخت بود و مردم آن مقام

و حضرت سیدانند بعد از تمام و حلقه ارادت وی حضرت در آمدند و وی قدس سره شصت و سی
یا ف و در تربیت ایشان شصت و چهار سال تمام بود بر قدس سره و حضرت در آن شهر زیارت گاه مردم خاص عام
مردمی می نمود که براسی و در القباس الانوار احوالات حضرت چشتی تا حضرت شیخ داود گنگوپی نجفی
از احوال خلیفه وی حضرت سید ابوالعالی نوشته اند چونکه مدلولی مخرج و رسالت سلسله حضرت شیخ
سیدون که ایشان هم خلیفه وی حضرت اند مشکک است از بیخاغان قلم را بگذرد احوال ایشان را بر زبان
منقطع است لهذا یکی از مریدان واقف معارف با سید حضرت خواجہ عبدالعزیز ذکر در احوال حضرت
سید ابوالعالی و حضرت سید محمد سعید نرندی عرف میران شاه بهیکه سید محمد سالم و
حضرت محمد اعظم و حضرت حافظ محمد موسی و خلفائی حافظ صاحب مریدان صاحب مال
ما ذون ما مونی حقه الله علیهم السلام در تب ساخت حواله بعضی کتاب ربانی بفضیلت میکند چنانکه
بنویسد صاحب فوائد القوا و سید لطف الله جلالتی ربانی صاحب زاده میان محمد باقر
قدس سره میفرماید که حضرت مرشد جناب ابوالعالی سید ابوالعالی را همسایه بود نهایت بدرجی که بنیچه
اسم عالی زبان بنی آتور و بنشینان با رگه عالی عرض کرده اوده ادب تا دیب نمودند و محمد و
اجازت نمودند می هم برین گذشت از الامر اجل و در ربه و با تسلیم این واقعه وی حضرت گریه کرد
و با بغت روز بخور نمودند و شاه یزدن بنده عرض کرد برای آن شقی حضرت چنان غم و الم میگشاید
کرد ما سوت دامن ایام و اولیا را لوث میازد پس اعل شدن آن بغیر چندین کسان بکن محبت حالا وی
کجا در بر آورده و صاف گفته چرک و آلودگی جامه این فقیر بود اکنون انداخ را که توان بود پس از آن
کشیدند ایضا در آن نقلت ربانی شیخ واد شیخ موسی ساکن سیدان و از شاه غلام محمد مکر مستمع
گرویده که ربانی حضرت مرشد آفاق را محویت رداده بود و از خیال خرم بود تا مدت سه ماه یا دو ماه
اکل شرب نغزو و در وقت نماز خادمان و خدمت مبارکش را جفا نموده آگاه نمیاختند و وی حضرت
حقیر موند که ما را خبری نیست و ضو بکنایند و بنماز امیتاده نمائید مدتی هم برین گذشت بعد از
روزی داو هرگاه که وقت نماز می رسیدی از خود آگاه گردیده وضو نموده نماز را اسکند و نماز را

سید محمد باقر

مختصا را میخشد که در مذکرش ازین انبیاء ظاهر و وقت نماز از خطا مرئوس که نموده اکنون گماهی
نموده و در اسحال نماز صورت گرفته پیش از ظهر جمعه و در وقت میگوید تا فرقی خدایم و صفت حضرت سید
که من است رسول علیه السلام ام ابو القاسم و الفیض و منی نماز او انبیا هم خدای بر جمالت که در است
و من غفران بر جبهه اتم رود او تا دم و اسپین از انبیاء اعلیٰ نه باشد از رساله مذکور و کوفت او
خانان و حضرت صفوی سالار و دومان مر قنوی آن غنای و اومی توحید شهبان
محمد بن عواص بحر تهر حضرت محمد سعید بن ندی ف میدان سید شاه بیکیه حبشی حبشی صابری
و رساله مذکور است صاحب بنده السالکین بوی سید عظیم الله جالندری که یکی از خلفای میر محمد
بی سید سید محمد سعید بن سید یوسف بن سید قطب الدین بن سید عبدالواحد بن سید احمد بن سید محمد
بن سید شاه نظام الدین بن سید شاه حمزه الدین بن سید شاه تاج الدین بن سید شاه عزالله بن
بن سید شاه عثمان بن سید سلیمان کفارکش بن سید محمد دوم سالار لشکر بن سید احمد زاهد بن سید
حمزه بن سید ابابکر علی بن سید محمد علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی زهیر کاکلی بن سید
حسین علی بن سید محمد مدنی بن سید ناصر زیدی بن سید موسی حبیب بن سید حسین صفربن سید علی وسط
زین العابدین بن سید امیر المؤمنین حضرت امام حسین بن ابی طالب بن سید رضی علی بن ابی طالب
و غیره با و اجداد و سید علی در موضع شهادت که در دیات نصیب که ارام شرف است و که ارام از مصافات
سید سر سید است سکونت میدهند قضیه و حاکم داری اولی محمد کردن دوازده هزار سوار سید
زاهد بن سید حمزه زیدی در سید خود زید را با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم آمدن و بعد از آن
با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم و مقرر کردن محل سکونت سیانه را به نشان دادن اولی آنحضرت
و جنگ کردن با سیانه نام بر همین رئیس کفار و حاکم سیانه بود و شصت و شصت نفر از سید سیانه
و بعد از آن ماراچ کردن سیانه را سید شاه سلیمان با اشاره آنحضرت صلعم و سیدانه نام نهاد و آنحضرت
را و رساله مذکور مفصل مر و م است القصد با و اجداد حضرت میراچی و سیدانه سکونت و شصت و شصت
نزد گاردی حضرت از دست محمد باقر شصت و شصت شد الله و شرفی حضرت لی لی کلان سید

بهر اسم
برادر وی حضرت میراجی این معیت شکی در سینه همراه گرفته و تصدیق بر ام حکمت اختیار کرده
حضرت میراجی را برای تعلیم علم ظاهر بکتابهای بنیادین و وی حضرت با مقتضای مسأله ای باشند و بچند
سپید که در کمال جمعی را در یافت و بر اعلاست میکردند و میگفتند که با تغییر کمال الفت مناسبست و وی حضرت
بمقتضای غیرت طبایع بر وی آن بچه زدند که دو مرد را در بازگوشواره او شکست چون آخوند
باجر اجیر یافت بسبب طمع دنیا وی دست پیر و سنگی را لکان با دیه طریقت را گرفتار گشت بر وی
وی با مقتضای صغیران با طفلان بیازی مشغول شد چند مدت بمهرین گذشت تا روزی حضرت
شاه جلال را و شاه فاضل مجدوب فرزندان شاه فیض قادی که برای تعلیم مریدان بر کرامت شریف
خویش را تصدیق کردند که کوه کوه آن بزمی میکنند و وی حضرت نیز در میان اینها بود و شاه جلال
لیکن استغفار نمود و چون نوبت بحضرت رسید پرسید که این فرزند کیست گفتند که فرزند مسعود
است بجز و شنید آن نیست بر وی حضرت نباده شفقت تمام فرمود که اسی صاحبزاده این
باز نیست وقت تغیر خاندان خوشتر است و در آنوقت پیش از آن سخن میزدیم چنانکه آخوند را از کت برود
و شاه جلال گفت که امروز برای شما مقام میکند آخوند را و تعلیم تا کسب نماید و وقت چهار کس از مردم
خود فرمود که آنچه گری خود نوشتن پوشش خرج کاغذ و غیره و مواجب آخوند و صاحبزاده و غیره
تاکید نمودی تعاقب نمایند و بعد وی حضرت اطمینان بخود و طعام خود را نیز مقدمی طعام داده
فرمود که این امینش والده خود بر وی حضرت گفت در آن می حق تعالی است شاه جلال علی
خویشی و کاغذ و لباس همراه خود گرفته و وی حضرت را از خواب بیدار ساخته دست و روی خود را
لباس پوشانیده و بی آخوند برود و فرمود که نزد شاه سفارش آمده ایم آخوند گفت هر چه فرمایند
و حال قبول است لیکن در باب شاه بهیکه سفارش فرمایند حضرت شاه جلال این حال آید و گفت خود
معتنی که از فرموده پیر انکار نمود وی آخوند نیز نزد معذرت پیش آمد و گفت بنده را هیچ حال آنکه
هر چه فرمایند عبادت خود میدانم انگاه شاه جلال را بخود فرمود که پیش تو توان مسجد و گنبد
و طاقستان خدام تواند و غلبه گشت خود اید بشده و در گوشه ای گفت که این حیدر را و طایفه ندانم

که خدمت او با جی بجا آری و تعلیم تافیل و اندامی از چهار دست خود که پیش تمام تعلیم می
حضرت مشغول گشت تا در مدت و شش ماه کلام الله و هر دو کتاب که خوانده و خلافت
مضروب شد و بعد چند روز برای تعلیم اطفال کتبی عظیمه و غیره ساخت چون که قریب ایام جوانی
شخصی ساکنان که برام عمده فوجیاری یافته بودند الفصح شد حضرت میرانجی را با برائی تعلیم بخود
همراه برد چون در آن موضع رسیدند شوق معرفت آملی باطن می حضرت ظهور نمود و در موضع درویشان
به مدت نه سال که بعد می طاعت میکردند چون فوجدارند که در اینجای طلوع یافت گمان بد که شاید همراه
شده بودند ما را شرمندگی بروی والد ایشان آید وی حضرت اکبرام رسانید و رویتی نمودند
قاسم نام در موضع علوی که از کرام پانزده گروه سکونت میشد میله می در آنجا رفته قریب سال
ماندند و بهینگی آنجا میساختند و وی شاه قاسم برای سقفه خانه خود و شهنشاه شده بود و قاسم در آن
درویشان را گفت شهنشاه بر تو سپارید درویشان آنرا بر تو سپارید وی حضرت میرانجی آنرا بر تو سپارید
بر دیوارهای خانه نبوده و شهنشاه قریبی که بود بهر کت ایشان بر آید چون درویشان تصرف ایشان
دیدند که در خانه پیش شاه قاسم بر زمین زینده گفتند که این قریب به کلین میکشد و از کلمات میوانی خبر را
بوی این چنین تصرف دادند و ما نا حال محروم ماندیم ما را هم صاحب تصرف گردانید و گفت که قاسم می
است این خبر رسید زاده است و آبا و اجداد هم صاحب کمال بوده اند از درین منجلی حلیت در آن ایام
قاسم را آنجا بود و گفت ای قاسم ما این چون من صغیریم و میرانجی چون در برای عظیم است از او شناسایی او
نخواهد شد باید که او را رخصت دهند تا بجای دیگر طلب نماید و بطول سپید شاه قاسم بیکم سپیدی حضرت
رخصت فرمود و حضرت میرانجی فرمودند که چند مدت بخدمت شما ماندم الحال جواب میدهم باید که از خدمت
فرایند که در پیش کدام بزرگی بروم اتفاقا شاه بهاول نظام البان حضرت شاه ابوالمعالی در آنجا حاضر بودند
گفت ترا نزد کمالی برم که بطول میرساند لیکن در برابر شناسی باید حضرت میرانجی فرمودند که در آنجا
شناسی باید الغرض ما بدت شاه بهاول میرانجی را در موضع علوی بداده اند به شرف که در آنجا
شاه ابوالمعالی بوده و روانه شدند چون توبه می نمودند شاه بهاولان شهنشاه میسرید

خدا تعالی فرمودند که رفیق را گنجی که آتش است ای که گفت چشتمی آید خیر انجی که بخت کن پس نده بود و بخت
کوه منی آید شاه و پادشاهان از خدمت شریفه بخت میر انجی را از انشا و راه هر راه و گرفته است خدمت
بر حضرت میر انجی پیش از آنکه علی در میان راه شاه با اول فرمودند که پیش از آنکه میر انجی حاضر
چون در بر نهاده و شاه تعالی فرمود که بیا میر انجی من پیش تو گنج است یعنی خند میر انجی عرض کرد و
گفتیم و از آنوقت که بخدمت رسیدم بعد از آن مقدمی که فرمودند و خدمت مراجعت داد و در جواب حکم حضرت
قبه ملوی رسیدند و انجا بیوش شدند و آتشی روز و بیوش شدند که کف از دهن میر انجی و چون بیوش
از انجا بکمر رسیدند و در مسجد محمد فاضل قلوبی گو سکونت کردند محمد فاضل برای وی حضرت حمزه
و امام علی علیه السلام میفرستادند از خوردن طعام طعنا نماند که در عبادت و ریاضت فقور روی داد و بعد از مسجدا
که انحال یک سراسر شریف است اقامت اختیار کردند و هر وی را فرمودند که مراد شما از اصل گردان
و طعام هر چه با هر روز برای من بسیاری طعام تواند اخذ کرد که تمام گنج خانه و جمل است او
سعادتی خود دانسته قبول کرد و گنجی نان هر روز بر سر کرد اما بعد از شش روز با حضرت زد و کوبان
شکر کرد و در روز و نماز صغای طلب برد و خاتم روی نمود و از وی حضرت خبا بعال و راغبه جزش خوشش
گاه نشسته و در شانه میکردند و یکتا روی خوشش افتاد و حضرت میر انجی بکفرام بودند و دیدند که یکوی از ریش بر چاه
شد و خوشش افتاد است همان بان و انه انهمه شیره کفسور میدید و عرض نمودند که فلان روز یکوی شما
شریف و خوشش افتاده است حضرت خبا بعالی میر انجی را همراه گرفته اند و فرمودند آملوی کجاست حضرت میر
انجی را بر سر و تنه نظر کردند و رسید عالی از انجا که شیخ کامل و کامل بودند و دستها و مرشد کمال میندی یافتند و
بروند و با او که چنین شوقان توق کند فرمودند که میران این فقر نسبت فقر چیزی دیگر است چون حکیم حادق
باطح انواع و احوال باطن اختیار گلی شربت نگر بر این انکشاف و دستا روز دیگر مرغین بریان سازند و
اصفا می طلب رخ بعد از شربت نقاب خفا بر وی خود داشت بعد از آن برید و بعد از آن حضرت کرد و در
خدا مشغول شدی حضرت باز بکفرام سیده و با دحق متعرق گشت بعد چند مدت بقعه خبا بعالی بطلب
صبح چون میر انجی به باب کثرت مجاهد و ریاضت و طاعت طعام و منام ضعف شده بود و جواب شربت

که الحال خلعت قشون دارم و در حرمه چند بخت شریف حاضر خواهم شد چون حاصل قصه را روانه کرد
نفس خود را علامت نمودند چنانچه بر سر عمل نکرده و توقف نمودی بعد از آن معاینه حاصل شد
روان شدند و در عرصه و دیاس نزد یک عروبه افتادند و این سه سید دنیا بعلی رسیدند که کوه
از کهرام روانه شد می عرض نمودند امروز قریب و دیاس و زار و قوه شریف مشرف شدیم ضعیف
کمال جواب گویم و قاصد را روانه ساختیم بعد از آن نفس خود را علامت کردیم و توجیه و دیاس
بخصوص سیدیم باز پرسیدند که در یابی همچون بچه طور عبور نمودی گفتند که بروی آب گذر کردیم
و با پیش قدمی هم تر نشد پس در همین جواب و سوال خصلت کردند و فرمودند که میران رعایت سلامت
بعد از آن میرانچی و چند روز که کهرام رسیدند و کشتی عبور نمودند و بکار خود مشغول شدند و در وقت
شب یک تنه بر چاه انداخته و بر آن شسته با دهن میگردید و نفس میفرمودند اگر در خواب خوابی
و چاه خوابی افتاد و از کوچها با چکه کند جمع کرده شب بک میگردید و بر زمین میخوابیدند
هر قی برای گذراندن همچون جناب عالی وقت رحمت فرمودند که میران تو تکلیف آمدن اینجا بخوابی
که من نزد تو خواهم رسید بنابر آن میرانچی باز زیارت یافتند حضرت جناب عالی بوجب وعده نمودند و گفتند
و بر این کلاه و جامه چاد و عطا فرمودند میرانچی عرض کردند که منده لیاقت این لباس را ندارم فرمودند
من میگویی و تو عذر و میان می آری حضرت میرانچی برای امتثال امر عالی شاه ابوالمعالی پوشید و کلاه
بجا آورد بعد از آن از حجره بیرون آمد و در شریف خلعت مشرق ساختند حضرت مرشد او
مولانا وسید نامی فرمودند سقف حجره شریف حضرت شاه ابوالمعالی قدس سره کهنه شده بود
و میدان بر سقف می رفتند میگردیدند و دست نمیشد حضرت فرمودند اینکار را بغیر از سیران درست نخواهد
میرانچی در آنوقت و حله بود و چون پادشاه طلبی از بارگاه شاه کرد دید حسب الطلب بیرون حله آمد
بخصوص حاضر شد و حکم دادند که برای سقف کوبی حجره طلب کنیم حسب الامر میرانچی بر سقف حجره
رفتند گیاه از آن دور کرد و گل انداخته و آب پاشیده و در کوفش آن مشغول شدند و در هر ضرب که کوب
بر سقف میرند مقامی مکتوب میگشت و در ساله نذر کوبست صاحب نموده المار و لوح سید علیم

سنی فاضل جالندری که اجل خلیفه دومی حضرت است میگوید که چون قریب پانزده سالگی
 رسیدم بخواندن مطلق خدمت سید کبیر مشغول شدم و دال زنده ریس علوم سنی سیر شده بود
 بنابر آن بطلالعه کتاب عوارف مشغول میبودم میخواستم که خدمت شیخی رسم که در طریق حضرت
 بود و اکثر معتبرین دلالت بر شاخ حقیقه نمیدادند عموماً بر حضرت پیر حاکم الغفران رهنمائی
 خاطر میبود که شبی در خواب دیدم که خوب و پیش من آمد و گفت حضرت شیخ فرید بخشک مرا پیش تو برده
 و فرموده اند که بیا و حق شتغال غائی و تقاضا کن چون بیدار شدم دریافتم که شاخ حقیقه را
 بطریقه خود میکشند و اکاب و اجداد من نیز درین سلسله ارادت دارند عزم کردم که در طریق حقیقه
 خواهم کرد پس دیدم که درین زمان در سلسله حقیقه کدام شیخی است اکثر ملجم میگفتند که درین ایام
 شل سید بهیکه ندیده ایم و مناقب ایشان هر کویسیا حدیث از استماع این سخنان شش و سی
 پیر و شکیرت میگرفت تا شبی در خواب دیدم که من سید عابد فرزند سید ابراهیم مرحومین گنجینه
 این ناگاه دیدم که من تو بر منی زیارت سید بهیکه علیه الرحمه برویم گفت باشد پس ان شایم
 تا بعضی شیخ رسیدیم و حضرت پیر و شکیرت در آن صحرای چارپای نشسته اند و سر حجاب مغرب و ما
 هر دو از جانب غربی آمده بهما سلسله منتهاد و رعد خمینا از چارپای لخط الیستاده بجانب مشرق
 روان شدیم چون قدری مسافت فرستیم سید عابد گفتیم که درویش اگر دیده باز زیارت کنیم
 که هنوز سیری حاصل نشده پس باز گرییم و مقام کشین جدیده بمقابل چارپای ایستادیم ناگاه حضرت
 پیر و شکیرت دست مبارک همچو برقی خاطف دراز کرده دست راست من گرفته بسوی خود کشید
 بپای چارپای رسید حضرت پیر و شکیرت فرمودند که پس کوزه بگیر و وضو ساز و وضو ساختن آغاز کردی
 و دیدم که وقت نماز عصر قریب است و وضو تمام کرده ام ناگاه از خواب بیدارم دیدم که وقت فجر است
 و وضو ختم و مسجد رفتن نماز بجا است گذارم و پیش از آن هر چند سعی کردم که بیکبار نماز فجر قریب
 گذارم میسر نشد از روزا ز برکت حضرت پیر و شکیرت بجا است نماز فجر میرسد دیدم وقت قضای
 سینه میسای دمی رسم بیت بخوابد و بگویند که شاه کرمانی که از اکابر فرمایان حضرت پیر و شکیرت

هم در مجلس حاضر بود از حضرت سوال کرد که این بیت خود چه شیرازه علی‌الرحمة بعیت بر روی حق
 چه دوامها دارند و در ازوستی این کوی استنای بین چه معنی دارد و در ازوستی درویشانی چیست
 فرمود و گفت که درویشانی در از میاشند و بدو میرسد که فاضل عالمند می این معنی این
 دیده و نوشته است و از روی کرم تغییر این فقیر فاضل عالمند می بنویسند و تفصیل آن بیان کردند که این
 را کجای طاعت آن بود که مقدم راه رود و من را بر کشیده و بدست خود بر شسته آورده ام چون اراده
 قدم نهادن کردم می سن قدم او پیشتر می انداختم و اشارت بآن کشیدن کردند که در خواب بوشه دراز
 کرده این کس را بجانب خود کشیده بودند و بآن پیدا شدن بساط که این مانده را در راه حادث
 بود از شنیدن این سوال جواب متنب شدم که آنچه در خواب میبوی که گشته از احاطه علم و قدرت حضرت
 که متعلق با خلق اندامی نیست این قضایا نقل است و نیز و محسوس شریف که آیه کریمه که می باشد
 در میان آمدی از علما در اینجا نشسته بود و گفت که در اینجا اخبار معنی انشا هست و معنی آنست که کس
 نمکند و قریح اگر با کان بینی از حدت اصغر و اگر حضرت فرمودند که اخبار را بر انشا حاصل کردن چه ضرر در چراغ
 که من نمکند و قریح از او ادعای حافی و هاروی نمکند مگر کسافی که پاک اندازا لایشامی شیری و احتقر احتقر
 ساخته فرمودند که فاضل عالمند می ای این معنی که گفته ام بموجب صیغه و ترکیب نیست و فرمودند که من علم
 صیغه و ترکیب دیگر علوم خوانده ام اما وقتی که در گفتگو در می آیم ارواح پیران مدعی میشوند و تلقین
 نمایند بیان سیدین بشرف ارواح و تلقین سید علیم اند فاضل طولی دارد ولیکن برخی از ان واجب است
 و خلاصه کرده نگاشته ام که امامت و خوارق عادات و واقعات و کشوفات مقامات شوق و ذوق و شوق
 عشق و ترک تجرد و سیرالی اند و سیر فی مهد و سائر لایان بی اندوی حضرت سیران سید شاه سید
 و از این پس است و غیره بنشاید و پنج سیده بود و فانی در حضرت بر روز شنبه پنجم رمضان سال کنگر که صیغه
 از میری در راه که کورست و کتابخانه لایق و سید لطف عالمند می ندیده صیغه در حضرت چهل و دو
 خلیفه شاه محمد باقر زنده ارجمند حضرت سید شاه ابوالمعالی دوم حضرت شاه نظام الدین خلیفه شاه محمد باقر
 بالارحمه الله علیم سید فاضل جبارم سید علی المومنین پنجم شریف است الله ششم بیان شاه ابوالمعالی

و از اصل و نسل سادات است خلف رشید سید محمد رضا بن سید اله محمد بن سید فتح الدین بن عبد القادر
 بن سید عبد الجلیل بن سید عابد بن سید حاجی محمد حسین بن سید ابو سعید بن سید محمد عارف
 بن سید امیر بزه بن سید محمود بن سید محمد که از تیره خور و ک سادات میباشند و تیره کلان
 از توابع چهار است در روی ساکن شدند بن سید احمد بن سید سعید بن سید صلاح الدین
 بن سید جعفر بن سید جمال الدین بن سید یحیی بن سید موسی بن سید حامد بن سید محمد بن سید
 بن سید شهاب الدین بن سید موسی بن سید جعفر بن امام عبد الله بن سید امام محمد باقر
 بن سید امام علی اوسط زین العابدین بن امیر المومنین امام حسین بن امیر المومنین علی مرتضی که هم
 وجه نقل است زبانی حاجی محمد حیات که سید محمد اعظم از سید محمد سالم حجت الله علیهما سوال
 نمود که حضرت شیخ را اختیار است بهر صورتی که خواهد رو نماید این سخن راست است فرمودند که
 است و دست راست بر روی خود و مالیه بجهت خود و سالی نمودار شدند و باز دست مالیه بجهت خود
 و باز دست مالیه چنانکه بود ریش سفید نمودار شدند و پیشانی جناب سید محمد اعظم بوسید و فرمود
 که کسی درین زمان نیست که اینچنین سخن را استفسار نماید محمد الله که تراحو صلواتی است نقل است
 چون شوق و ذوق محبت الهی و در عشق در دل پیدا شد خدمت میر انجی رسید و بیعت کرد و مجاہدت
 و رباعیات بسیار کشید و در باد حق چنان مستغرق شدند که تنها از غافلان جدا شدند تا عرصه و احوال
 پوشیده بودند و در فراق ایشان والدین وی اکثر گریه نمایند میر انجی چون این حال
 دیدند از نور باطن دریافتند آن حضرت را از کنار دوری شورش باز آوردند و روانه روی آوردند
 چشم والدین ایشان بینا شدند و شادی ایشان بعمل آمد و وی حضرت انتظار جهان بسیار
 میکشیدند مراعات و خاطر داری با مہمان بنایت میکردند خلیفه اول وی حضرت سید محمد اعظم
 و دوم خلیفه حاجی محمد حیات این گرساکن موضع منتهی و قات وی حضرت در برار و یکصد و شصت
 پنج سالگی و حاصلش شمع چشمتیان رفتند شریف در روی شریف فریب و خدمت حضرت سید محمد
 که شاه ولایت آن دیار هستند و جدا روی وی حضرت بودند از مسجد است شمال است

نقش‌های تاریخی

... که در زمان جلال منظم شهید قدس الله سره در مکتوب اول
 ... مکتوبات خویش حضرت شمس الدین حبیب الله جناب در زمان جلال منظم شهید قدس الله
 سره میفرمایند بر خردوار مکر التماس تحریر بنسب و حسب از فقیر کرده اند چون غایب معتمد بهایران مشرب
 نبود و تقاضای می نمودم اکنون که سماعت از حد گذشت مجمل میفرمیشود در پانصد که بحقیقت سرمایه وجود
 فقیر در آغازت آلی است و در انجام مشیت خاکی و در عالم اعتبار بنسب این خاکسار به بست و پشت
 واسطه توسط محمد بن حنیفه به شش و شصت کبریا علی مرتضی علیه التمهید و الثناء میرسد امیر کمال الدین نام
 یکی از اجداد فقیر در سینه به شش و شصت میری بقبریهی از بلده هالایت در مملکت ترکستان افتاد
 و با صبیبهی خانکاهان آن حدودش که سر و دار الواس قافشالان بود و وصلت دست داد چون لاویلا
 پسری نبود بعد فوتش حکومت آن نامیه تعلق با ولاد ایشان گرفت و قبیله چالون بادشاه
 مالک هندوستان را از دست افغانیه شور مستخلف گردانید از آن فاندان دو برادر محبوب خان
 و بابا خان نام را که بسبب واسطه با میر مذکور میرسند همراه آورد و احوال این بر دو در تواریخ اکبری
 به خط و لغت و نسب ماوری این بزرگان بجا نوازه امیر صاحب قران میرسد و بنسب فقیر بیکبار
 واسطه به بابا خان منتهی میگردد و پدرم بحرم خان مذکور که در عهد اکبری مصدر بقی شده بود و بعد از کم
 منجمن گرفتار ماند و عمری و خدمت او رنگ زیب با دوشاه گذرانیده و آخر به ولایت ترک منیا مغز
 و میفرمودید و در خدمت بزرگی از خلفای طریقه قادریه استفاده نموده و رسال هزار و صد و سی
 بحری انتقال ازین عالم فرمود و در سال هزار و صد و سی و نه ولادت فقیر اتفاق افتاد و در شش ماه
 سالگی گردیتی بر رویم نشست و در سال سبت که بهت بسبب دست از دنیا برداشت و پانچمی
 در هشت هجرت بملا فخر گذاشت علوم متعارف در عهد پدر خوانده بود و کتب حدیث و خدمت
 حضرت عیسی محمد افضل سید الکونین علیه السلام شیخ محمد بن شیخ عبداللہ بن سالم علی گذرانیده و قران میباید
 از حافظ عبدالرشید و ولیدی علیه السلام شیخ عبداللہ بن شیخ عبداللہ بن مستوفی بسند کرده و ذکر طریقه تشبیه
 بخیر و احوال و مطلق از عذاب حضرت سید السادات سید نور محمد مدظن العالی علیه

که به واسطه حضرت قیوم ربانی مجد و الف ثانی رضی الله عنہ میرسد گرفت و عمری مد خدمت ایشان
سیر کرده بعد وفات شان از مشایخ متعدد و اسطرلجه استفاده نموده آخر در استان فیض نشان
حضرت شیخ الشیوخ شیخ محمد عابد سندی رضی الله تعالی عنه که ایشان نیز بنویسند واسطه حضرت مجد
میرسند خیمه خیار سود مدتی خدمت ایشان کرده خرقه و اجازت طریقه قادریه و مشهور و دیه مشیت
حاصل نمود و تا امروز که هزار و صد و بیست و پنج هجری است بکلم این حضرات از سی سال تبریت
طالبات غذا مشغول است خدا خاتم النبیین گردانا و آمین و السلام حضرت شاه غلام علی صاحب سال
مقامات مظفری مینویسند میفرمودند بر زیارت میراثم جالیکبر رسیده ایم میگفتند پیر ما پنج برابر
حکم کلام الدنیا نمودند میراثم را ابراهام شد که دست شمار نیست مدفن شما حفظه کشمیر است
بطبی ارض و کشمیر فتنه انتقال کردند رحمة الله علیه عجب محبت بسیاری از بزرگان در بار فتنه نظر
عنایت ایشان رسیده اند و مفتاح التواریخ است میر غلام علی آزاد میگوید که مولانا دروی
یافند مثال پیشتر فرموده که اگر انمش دانم و بهیت جان در اول مظفر درگاه شد
جان جان خود مظفر آینه شد به عمر شریف و تربت بعد رسیده بود البیضا مکتوب سوم
پرسیده بودند که بزرگی میگوید که صوفی ناخود را از کافر فرنگ بدست اندازد کافر فرنگ بدست
انیمانی چگونه راست آید که صوفی البته مومن است محذوم بجهت حضرت مجددیه حقائق ممکنات
مرکب اند از اجرام اضافیه و ضلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تقابل اسما و صفات
در علم الهی شذائی پیدا کرد و در ایامی انوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردید
و در خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است بصنع خداوندی بوجود ظلی موجود شده بنا بر این گشت
مصدر آثار از خیر و شر شده اند از جهت عدم ذاتی کسب بشر نمیتواند از جهت وجود ظلی کسب
خیر مخفی نیست که در عالم محسوس هرگاه شخصی بر رآه ممتلی از انوار شمس نظر میکند بملاحظه اولی جهان
انوار را می بیند و رآه را چو آنکه رآه در شمع نشان انوار مخفی و مستور گشته است و هرگاه بداند
نگاه کند بملاحظه اول همین تعین ذاتی خود را خواهد دید و انوار را چو آنکه نظر او بر ظاهر است پس نظر

صوفی بر مظهر شریف و حسیه بر حقیقه وجود که در آن مظهر است و مقصد خیر شده است می افتد
و چون در خود نظر میکند نگاه او چته عدم که ذاتی اوست و منشاء شر است خواهد افتاد و خود را
از خیر و کمال مطلقا عاقل خواهد دید و خیر کمال عاریتی را که از چته وجود کسب کرده از آن خود نخواهد
یافت ناچار خود را از کافرو دیگر اشیا حسیه بدتر خواهد فهمید از آنجا معلوم شد که مقصود قایل
این قول است که صوفی کامل خیر و کمال را اصلا منسوب بخود ننماید و مستعار میدانند و همین است معنی
فناء تام و حاصل شهود صحیح و اگر صوفی را نظر بر حقیقت وجود و انوار مستعار خود می افتد و چته
مرآت است او که عدم است مستور نماید از خود و صوفی انا الشمس سر بر میزند و همین است سرانجام حق تعالی
حسین بن منصور رحمه الله علیه اگرچه انتخاب و روید خود معذور بود اما در آن دید خطا کرد و از غلبه
سکر در چته وجود چته عدم تمیز نتوانست و بسیاری از سالکان این راه را چنین اغلاط واقع
میشود الا من عصاه الله تعالی بركت حبیبه صلی الله علیه وسلم حالات باکرامات حضرت ایشان
از رساله مقامات و رساله معمولات و مکتوبات مظهری ظاهر و انوار من الشمس میگردند حاجت بقدر
و کمر بر نیست تاریخ وفات عاشق حید امانت شهید او تقرب واقع وفات و در آن خود میفرمایند
بنیت بلوچ تربت من یافتند از غیب تحریری بکه این مقتول را خبر بگیا پس بنیت تقصیری
حضرت حاجی رفیع الدین خان یکی از روسای و بزرگان این شهر را و ابا و بویه اند و در شب
شیخ فاروقی و صاحب تصانیف محقق بودند مولانا شاه عبدالعزیز و بلوی قدس سره
اکثر جواب خطایشان مینوشته بودند چنانچه مجموعه آنها بر از مسایل رساله است مسخر
سود و اجوبه و بسیار مشایخ صوفیه و بزرگان دین را دیده بودند و محبت یافته و شوق زیارت
موتی میشدند و این داشتند آنحضرت صلی الله علیه وسلم را بخواب دید و با اشاره آنحضرت ثبوت
سیادت مرئوسین مشرب شدند و هر مکان و هر مقام را تحقیق ساخته و فغان کعبه را
پیموده در سفر الحرمین نمیشدند و در آنروز بحکم و الحجه سینه بکبر آورد و صد و نیت و وفات
یافت ایشان در رساله مذکوره مینویسند و بزرگان آنان اوصاف و از علم و عمل و انصاف

کتاب شریف و طریقت و فصاحت لسان و بلاغت بیان محتاج تحرییر نیست و باقی بسیار مبرک
 و شفقت میفرمودند هرگاه برادران آدمی غریب خانه را بقصد ویم خود مشرت میساختی و یکبار هم
 اینجا اقامت فرمود و مضمون این چند بیت حمد و مناجات و لغت وی در متع میثوی که مشروح
 نموده بود تازه است خدا را انتظار حمد نیست محمد چشم براه شایست بد خدا مدح
 از برین مصطفی پس محمد خادم محمد السب مناجاتی اگر بایست کرد به جی هم
 کفایت میتوان کرد محمد از تو میخوانم خدا را خدا را از تو عشق مصطفی را و کر لیب
 ملک منظر نصوشت سخن باندازه فروز و غنوت شب عاشورا از سال هزار و یکصد و نود
 و پنج بردست بعضی از ثقات لشکر نجف خان مقتول شد و آخر همان سال نجف هم زنده
 نگذشت و در سال دوم و سوم تمامی توابع و حواشی وی به تنگنای عدم برسد و سپید شدند و
 یکی از آنها سکن و بار و نانخ مار نمائند با صاف و لا لیکه در افتاد بر قبا و ذکر شاه
 قطب الدین ایشان مرید خلیفه شیخ محمد زبیر خلف خوانه محمد نقشبندوی فرزند
 خوانه محمد معصوم و وی فرزند از جنه ثالث حضرت شیخ احمد سندی محمد و الف تالی اند و در
 تذکره مذکور است پیش از آن با والد خود در سلسله دیگر نیز انساب داشت عالم بود و کتب
 حدیث بیشتر اشتغال داشت و با اکثر زبانها سخن میگفت و ادبم الاوقات زبان وی تبلات
 قرآن یا خواندن در و مشغول می بود و در ضرورت ایندگان از ذکر یکبار نمینماید گاهی در منزل
 می بود بر سر روضه پر خود شیخ محمد زبیر و گاهی در شاه جهان آباد در جوار قبر محمد باقر
 و نیز دنیا و اهل آن آزاد میزیست و با تکلف آشنا نبود از الام در سال هزار و یکصد و هفتاد
 و ست که احمد شاه درانی دنا مرید را قتل نموده شهر دلی را غارت کرد با مردم شهر که پیش از وقوع
 قتل برآمده بودند به کبیله رفت و از انجا روانه حرمین شد از او چهار ساله شتر فلان بعد از
 حصول سعادت حج بهیفت اله و بعد از سکینه علی صاحب الصلوة والسلام نیار و سعادت زیارت
 مسجد امام علیه الصلوة والسلام حاصل نمود و بعد از چند روز فوت کرد و در بقیع برادر غیر خواج

در این کتاب
 در این کتاب
 در این کتاب

که در این شهر بود و این مرد و قبر سید کج شاهی و غریب قبر امام السید حسن مجتبی علیه
 السلام و این مقام و این مقام که بر این مرد و قبر منصوب است از دیگر قبر
 ممتاز است اول ملاقات من با وی در سال هزار و یکصد و شصت و هشت بهنگام مراجعت
 از لاهور در سوخته شده بعد از آن در دلی و کیمبر بار بار با خود من می رسیدیم و در بیعت زیارت
 قبر وی کردم و حافظ جمال که در لاهور بود و مردم بسیار با وی رابطه ارادت و حسن
 عقیدت داشتند خلیفه شاه قطب الدین بود و در هزار و صد و نه فوت شده و این
 مدفون است رحمه الله علی جمیع عباد الصالحین و ذکر سید علی الفاضل جالندر
 و تذکره که است مرید و خلیفه حضرت میران سید شاه بهیکه چشتی است و از علوم
 شریعت و آداب طریقت فنی کامل و نصیبی وافر دارد و فقیر که بار ملاقات وی رسید
 است و از ایندگان جالندر شنیده میشود که ناخال تحریز زنده است و حسن شریفش
 قریب به صد رسیده و مردم بسیار با وی ارادت دارند سید علی بن علی که در تبریز
 مذکور است و سید بهیکه از اولیای کامل و عارفان حمید خود بود و حالی قوی داشت
 و توبه و پیر او ستر شد آن اثری بلیغ بود و خوارق بسیار از وی بظهور می آمد و در این
 و قبر وی در کیمبر است یزار معتبر یک و یکی از مردان سید بهیکه محمد نفیس است که در کیمبر
 که دیه است بر چند گروه و تربیت بر این سیر قاضی داشت مردی بود صاحب شوق و دهم
 و حال در مکانی دی در آنجا بسیار لطیف و منزه و مصفا و دل نشین بود و بعضی بکرات
 شیخ وی در آنجا بود که زیارت نموده شده و در جام جهانی ناخیز است و ذکر شاه محمد عظیم
 که پدرش قاضی جوینور بود بعد وفات پدر بتلاشش قضای موردی در دلی آمد و
 با شاه بهیکه ملاقی شده شاه فرمود که قضا فانی است سعی بخیر باقی باید کرد پس
 دست او را در دست من گذاشت و در بر داشت و منول گشت تا مقصود رسید و لغو و بایز
 و از خود میرفت و منتهی و دیگر از خلفای سید بهیکه شاه غایت است که در سید لاهور که کیمبر

در این شهر
 در این شهر
 در این شهر

بهر کجا بود بایستی که روز راه از سر بند مسکونت و انکس و سیم و تذکره مذکور است از آن فقیر
 نام وی شیخ محمد الکریم است از اخفاء شیخ عبدالقدوس گنگوپی است به روایتی
 انصاف خلق رفته و وطن گزید و وی در اینجا که قدم بچو و وجود آمد و به اقتضای استعداد
 جلی در وطن و هم در هندوستان تحصیل علوم نمود و در پیشگاه پادشاه و سنان و بزرگان
 و دیگر ملایک و غریب سیاحت کرد و بامشایخ و فقیرانی آن عصر ملاقات نموده و در پهلوی پور
 که قصبه است متصل سرهند شاه عنایت را که خلیفه سید بیگم چشتی بود و دین و دیر می شد گویند
 سید بیگم شاه عنایت را از آمدن وی خبر داده بود و تسبیح و تاج و کلاه و کلاه و کلاه که
 که بوی خواهی رسانید و شاه عنایت سیاه را انتظار وی می بود و چون رسید بشناخت
 و انانیت سید بیگم بوی هم را کرد و وی بر ایناضات شاکه کشیده و آخر الامر در پهلوی و در
 مقامت و زید و متاخر شد و در دم بستار به جسم عقیدت پیروان و رجوع کردند و به تقاضا
 علوم ظاهر و باطن عین و غیب و بقدر استعداد خود از خدش فیض می ربودند و وی بر طریق
 سلف صالح به سیاحت و بی تکلفی زیست میکرد و اصلاً با تکلف آشنایی نداشت و گویند در توجیه
 و بی تاثیر می بود بهر حال هر که متوجه شده اثر آن زود بر وی ظاهر شد و بی فقر را با دو بار
 و در راه ملاقات شده و در میان آن سالان شش ماه مسکن و در میان وفات یافت
 رحمه الله علیه و بعد وی خلفای وی طریق افاده و فاضل را جاری می کردند و کتاب الحروف میگوید
 نوشته دیدیم حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوان فقیر و صاحب جو میفرماید از مشایخ
 چشتیه ملاقات کردم شش خلیفه حضرت سید شاه بهیک چنانچه میان فاضل و میان
 لطف الله و ملا سید علیم الله و بی سیم و زیر ایشان و یکی استاد کشیده بهیک که نام وی
 حسن بود ملاقات کردم و کشیده بهیک ملاقات بحضرت شاه ابوالعالی بدست میان حسن
 که و در دو خلیفه حضرت شاه ابوالعالی بوده اند و تعلیم کشیده بهیک انعمان حسن یافت
 فقیر از این دعا و اجازت نمود و است رحمه الله علیه نقل نما از ثقات هندوستان و از دیگران

ششم و صاحب زاد حضرت غلام حسین فرزند ارجمند اخوند صاحب باخا قطب شاه علی میرزا
 خود که نوکر پادشاهان خود آمد میفرمودند که چون پدرم بخدمت حضرت شاه منورالکباد
 رسیدند و حضرت شاه منورالکباد بر دوایر خود که از بس درازی عمر فرو پیشه بود بر داشت
 و نادک نظر از سینه ایشان گذرانیدند و فرمودند که ای اخوند دیر کشید و شغل تعلیم فرمود
 و کلاه که بزبان هندی از او پیکویند مرحمت فرمودند چنانچه معمول الکبار است و فرمودند که
 روزی شیخ عبدالقادر جیلی با قدس سره وضو می کشانیدم خطره گذشت که آب حیات
 حوزم تا عمرم در آن شود شیخ محی الدین گلی فرمودند که باقی مانده آب وضو من کم از آب حیات
 نیست چند قطره از آن آب حوزم عمرم بابا اخوند تا این زمان دراز گردید از کمال و زرش نقش
 اسم ذات بر محل قلب ایشان سوراخی شده بود بدینی گرفت آب میخشدند تا از این سوراخ
 بیرون نیاید حضرت شاه و دوله گویان که خلیفه غوث الاعظم بود در ایشان از همراه خود گرفته بود
 غوث الاعظم آوردند و ایشان خود را و خدمت غوث الاعظم مشغول بودند و مشغول طلب اسرار
 اخوند فقیر یک شجره طریقه مافوق بنام ایشان نزد خود میدارند و طریقه ایشان تعلیم میدهند و قرائت
 را آداب و متصل حسیه و تابع الهی شجره قادریه هم درین کتاب با تمام رسید ذکر آن
 نبوده از باب بیاضات و محاللات ناقصه و عارضات اسرار و معارف
 الهی مرشد عظم سید محمد عظیم رحمت الله علیه ایشان مرید و خلیفه عمر بزرگوار
 خود سید محمد شاکر که در دولت و مملکت و درین دنیا و آخرت است که لطیف و دل
 نشین شکر است بر کاد و رانی است است شوق و طمع است و گردانی کوته بسیار و سنگین
 سفید بشماره ترجمان شاه بسیار واقع است و در جمیع بلاد است چون از علم ظاهر
 و الباطنیات آن اشیا خاطر می شد غلبه شوق و ذوق عشق الهی شد سینه وین استیلا گرفت
 محبت عمده که در طریقه بیعت بجای آورده محال است بسیار و زیاده باشد که در دنیا و در
 اندک مدت از برکت تو چه چیز و مرشد از جمله خلفای اعظم سید محمد شاکر رحمت الله علیه

[illegible]

10

شیخ فخر محمد بخاری را در این مجلس که در آن حدیث مذکور است شنید که آنحضرت صلی الله علیه و آله
فرمودند که ای مرد از شیطان بپرهیز که بقصد وسوسه انداختن مردم آمد تا خود را خستد و او را
بستد و از دست نهایی سپهر بریندم تا که در آن حدیث ثابری بازی کند و دعای سلمان را در آوردم
در بیت بی نظیر که لا یغنی عنی الاقرین یعنی ترجمه گفت سلمان علیه السلام ای پروردگار و گاه
مهران او شای که راست نیاید یکس را غوازم از وی دست برداشتم مرا آگفتند بخاطر
من گفت ای شیخ بریان معنی الفاظ حدیث کفایت خواهد کرد یا فایده دیگر از این استنباط
خواهد نمود و آن فایده از کدام علم خواهد بود و این خطره بخاطر گذشته بود شیخ ریو بکایت من کرد
و گفت از این فایده از علوم صوفیه مستنبط می شود و آن آنست که اگر شخصی به شخص بوجهی
تصرف کرده باشد شیخ دیگر را باید که بخلاف شیخ اول درین شخص تصرف نکند گویند ایشان
قریب ایام فوت خود از شاه جهان آبادین بیت تجلیه خود حواجه مصطفی که فرارش در مراد آباد
است از بیت بیت اگر کسی بر روی قدم بر داند که بچهره رنگ عنایم و در ظاهر از دست
وی از این بیت بر قرب اصل شیخ بی بهره همان زمان از مراد آباد روانه شد شیخ را فرمود
بافت و خد و وزیر خدمت و بی ماند و بیدار شودی بر او ایاد باز آید منشی الشان را
ذکر کش خواهد بود و وقت انتقال این بیت میخوانند بیت مبارک طر عشاق به عاطفی و
تجلی می که نیم باد و دست بی اولی است به در یوزر کشید نیست چهارم ربع الاول است
هزار و یکصد و چهل و دو رحلت کرده و ذکر شیخ نظام الدین صاحب مناقب مذکور
از مرآت ضیائی منسوب که نسب ایشان بحضرت شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سند دارد
می رسد و ساکن قصبه کاکوری و بقولی مکران که از مضافات بلده لکنه است بودند و نیز
ایشان از دلاست آید و در اینجا بکونت اختیار کردند و تسمیه ای از مخیر الا و لیا منسوب که موطر
و مولد ایشان قصبه مکران بود که متصل است به صوبه او و است چون شیخه علم و تدبیر
شیخ کلیم الدین جهان آبادی بسبب ایشان رسید برای طلب علم ظاهری در شاه جهان آباد

تشریف آورد و بخدمت شیخ کلیم السلام حاضر شدند چندی در آنجا تحصیل علم ظاهر کردند و بعد از آن
علم ظاهر از اعتقاد بی سواد و حلی و کسب علم و اخلاقی بر آنجا تحصیل علم باطن از شیخ کلیم السلام
تشریف یافت مشرف شدند و استقامت و علم باطن نمودند و از معین صحبت وی مستفید
گشتند و کار کرد و خلافت یافت جوان بولایت ملک و کهن را به نورشده و در مشرب و اولاد
قیام داشتند و صاحب آثار الصاوی میگوید که شیخ نظام الدین از اورنگ آباد تشریف
آورد و از شیخ کلیم السلام خلافت یافت باز در اورنگ آباد تشریف برد و انتمی و این سمیع
ایشانست در رعایت و احکام و نظام دین بدینا فرو رفتن و ایشان مجمع علوم ظاهر و باطن
و انزال و جود و سماع و صاحب ذوق و شوق بودند و مردم بسیار از ایشان مستفید شدند
چون عمر شریف بهشت آمد و در رسید نظام اجل در رسید در آخر شب سه شنبه دوازدهم
و قیصر بعد شش ماه انتقال شیخ خود سینه یکبار و یکصد و چهل و دو وفات یافتند و در اورنگ
دفن گشتند و چهار پسر در عقب گذاشتند اول محمد اسمعیل دوم مولانا فخر الدین سوم
غلام حسین الدین چهارم غلام کلیم الله رحمة الله علیهم و کر مولانا فخر الدین ایشانانی فرزند
از حمید نظام الدین اورنگ آبادی بودند و نسب ماوری ایشان پسید محمد گیسو دراز میر
ولاوت ایشان در اورنگ آباد سینه هزار و یکصد و بیست و شش بود و است و تحصیل علوم
ظاهر و باطن از پدر بزرگوار خود نمودند و در عمر شانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان از انتم خلافت
عنايت فرموده فوت کردند و صاحب آثار الصاوی میگوید بعد فوت والد خود دل بهر دست
شده در اجیر شریف تشریف آوردند چند روز در آنجا قیام داشتند بعد از آن در سینه
خلوص احمد شاهی مطابق سینه یکبار و یکصد و شصت و پنجاه بنوی در دلی تشریف آوردند
و از وفات فایض البرکات خود خلق را فیض علم ظاهر و باطن رسانیدند و از سال مرید و فخر حسن
بالیفات ایشان علم و فضل ایشان بر ظاهر است انتمی ایشان در پیر سال فخر الحسن نبوت
ملایقات خواج حسن بصری با علی اکرم الله وجهه نوشته اند و عمر شریف بهشت رسیده بود

[illegible]

بردست وی معرفت مشرف گردیدند و ریاضت شاقه و مجاهده کامله و زبید بعد از آن حضرت
 بزرگشده غرقه غلات عطار کردند و فرمودند که حافظ چه تمام مریدان من حواله شما اند حضرت
 ارشد نا مولانا میفرمودند چون حضرت سید محمد اعظم فوت شدند حافظ جی از حجره برون آمد
 مریدان دیگر و از راجاز و راجی غلام آوردند حافظ جی نماز جنازه او کرده باز حجره رفتند
 مردمان گفتند حافظ جی از پیر محبت نداشتند بعد ازین نقل فرمود که روزی حافظ جی میفرمودند
 که سوری جو تبریر سینه مرید است نادانانچه دانسته بعد از طی مراتب سلوک با چندین مریدان در
 ناکبوت راقامت ورزیدند و بر پادشاه خلق الهی کرمیت بستند و پیش این اکثر حجره و رطلات
 می بودند و خود را تادم و اسپین می بود و میدانیستند و کلام تکلف و تعریف در حق
 خود از کسی پسند و دوست نداشتند چنانچه مرشد نا مولانا سید امانت علی قدس الله تعالی
 سره و سید غلام معین الدین حیدر آبادی که در آنجا پناه خاموش مشهور اند سید الله تعالی
 تیر شدیف آوری حافظ صاحب در امر و مه با هم مشورت کردند باز با خود گفتند که ساکنان
 این دیار بکلام تکلفانه پیش آیند و حضرت نا خوشش شوند در حق ما خوب نخواهد بستند لاجرم
 باز ماندند و وی حضرت حافظ صاحب مهمان خاص طالبان حق را دوست میداشتند و با آنها خلقت
 عظیم و کلام دل نشین میفرمودند اکثر طالبان خدا قریب و بعید نزد یک وی حضرت می آمدند
 اول آنها را ذکر حجر تعلیم میفرمودند و هم مرشد نا مولانا میفرمودند که حافظ صاحب بصیرت الفاظ
 کلمه نفی و اثبات و اسم ذات و بمواضعات آن بلا خط و معنی و بدو شد و تحت و فوق
 کوشش بلیغ می نمودند بعد بقدر استعداد طالب اسرار دنیق و کلام توحید و ذکر حجر و از الفاظ
 و فکر تشبیه و تنزیه تلقین میفرمودند و هم صرف بهمت قلبی و توجه فکر علی حسب مراتب او میکردند
 وی انداختند و هم در حلقه ذکر جهر برآوردند و ذکر ان القای نسبت میکردند و او از هر یک مرید را
 می شناختند اگر کسی در حلقه صبح و شام حاضر نموده بی چون در و پیشان بعد نماز اشراق هر ی
 قدم بوسی حاضر می آمدند پیر سیدی فلانی نوکیا بودی که حلقه ذکر معنوی حاضر بنو دست

اگر جهت قوی بعضی نرسانیدی بنظر وقتی و یا خانقاه بیرون کردی و فتوحات بسوار می آمد اگر
 از حوز و لوتش و پوششش در ویشان باقی ماندی بسکینان دیوگان قریب و معبد رعیف میگردانند
 حکایات کشف و کرامت وی حضرت بسیار اند این مختصر گفتنش ان شاء الله مولانا میفرمودند حضرت
 حافظ صاحب بقیع نسبت باطنی بروحانیت میرانجی بسیار داشتند چنانچه روزی گفت میرانجی
 این کار شده نقل است سگی بر در خانقاه قیام داشت یک حصه طعام اورا مقرر شد و آن
 سوای حصه خود بر طعام دیگر خانقاه نظر نمیکرد بعد چند روز در ماه کاتک از در خانقاه غایب شد
 حضرت پرسیدند که کجا گجاست عرض کردند که ایام گمان است همراه ده بنگان میگردد و از بنگان جنگ میکنند
 فرمودند اکنون در اینجا آمدن نمیدهند بعد چند روز حاضر شد فرمودند که میان کلاوازیجا بروید
 که به یاد غیر خراب شدی و از بنگان جنگ کردی و زخمی شدی او را انجا بشیر منگی روان شد
 بعد ویری فرمودند که میان کلاوازی بنشیند که کجا رفت هر چند تلاش کردند نیافتند بوقت شام
 درویشی بد که برب تالاب در کلابه سر را خنجریده مرده افتاده است خدمت عرض کردند فرمودند
 که در بار چسبید بچید و دفن کنند در باغ دفن کردند و اله اعلم بالصواب و قات حافظ صاحب
 یکشنبه بوقت نماز ظهر بار خج شاتر دهم رمضان در هزار و دصد و چهل و هفت سال
 هجری واقع شد ششده اربعه قریب مرض وفات اشاره بطرف حضرت مرشدنا و مولانا
 سید حضرت مولوی امانت علی قدس سره و حضرت سید غلام معین الدین سید الشیخ حاجی
 عبداله شاه تهماسبی سید الله و حضرت شاه جی جان الدشاه خانیوری رحمهم الله و حضرت
 حاجی سکین شاه رحمهم الله فرموده بودند که در اینجا باشند حضرات ایشان بسبب تجرید و تفریق قبل
 آن نکرده بعد انکار ایشان روزی مرشدنا و مولانا سید امانت علی فرمودند که مولوی جیو میرا
 پیر شاه حمیری بکنیم مولانا عرض کردند حضرت سلامت بسیار خوب است اخرا الامر به درویش
 اصلاح که دیگر عرض کردند که اسباب خانقاه و تنه و نیاز حواله پیر شاه فرمانید که بدهند چون
 که از من موت خدمت بسیار کرده بود و حسن عقیده اظهار نموده بود بدین سخن راضی شدند

و اجازت داد بعد وفات وی حضرت درویشان دستار بستند و بر سر نهانند و نذر
 دادند مولانا میفرمودند که حافظ صاحب دل او را اقبال کرده بود پس ازین از انکار
 آن اشاره افسوس نمودم مولانا میفرمودند روزی حافظ صاحب بطرف پیر شاه صرف
 محبت میکردند نظر حافظ صاحب بسبب ضعف پیری نمانده بود من هستم برادر پیر شاه
 و نسبت را از در میان بخود میکشیدیم بعد ساعتی گفتند که پیر شاه همراه لکسی دیگر است
 گفت حضرت جی مولوی جی هستند بیاس خاطر من خاموش شدیم مولانا هم صرف آن
 محبت از طالبان دریغ نمی داشتند لیکن انبلی نصیبی در حفظ آن از ما کوششی نیست رحمه الله
 علیه ذکر خواجہ محب الہ الہ باومی صاحب مقاصد العارفین منویسند قدوة العارفین
 امام المحققین و ریای معارف تحقیق باران شرافت تدقیق محرم اسرار قدم مظهر انوار
 و العلم کاتب البہامات الہی قلاری لوح رموزات در گاہی قطب زمانیان و جہانیا شایع کبر
 خواجہ محب الہ آبادی قدس سرہ چون بامر شریفی سلطان الکاملین شیخ مبارک شاہ ابوبکر
 ابن نواز الحنفی لکھنوی متوسل شدند آنحضرت تلقین فرموده روزی چند حکم مجرب کردند و بعد
 چندی فرمودند ای محب الہ بیا تر را بخنداسانیدم و ولایت پورب توارانی داشتیم عزیزان
 دیگر ملول خاطر شده عرض کردند کہ حضرت ما بیان را مدتی است بار محبت میکشیم و ہرگز غفلت
 و مال غیرسیم و گاہی در حق ما بیان چنان فرمودند و این مرد جدید و لذت ریاضت ناچسبہ را
 و در طرفہ الثقیل چندین نعمت ارزانی داشتند فرمودند کہ محب الہ کسی است کہ در یک دست
 چراغ و بیک دست آتش آوردہ ہمین کہ دم زدیم و روشن شد ذلک فتنش
 اللہ بیخود من یث و ما درین کار چنانکہ خداستیا سہ جلدی کرده ای صاحب پرش
 پیر پرستی مشکل است بہر افعال و اقوال تابع اومی باید بود کہ تعبت وی منبت خداست
 و من آئی اللہ بقلب سیکم اول اینجا است بر قول و فعل او اعتراض نباید کہ او طیب ملوق و مکرم
 ملوق است و فعل او حکیم ملوک و ملوک پیر در خلعت معرفت است ہر کہ بر استی و در آن مرد را بد

شیخ محبت

سیرای کند کج رفتار را دران رانیت مولوی رومی ای علی از حبه طاعت را نه
 نیز گزین تو سایه لطف اله به چون گرفت پی برین تسلیم شد به همچو موسی زیر مرکب خضر و
 سبک بر کار خضری بی نفاق به آنگوید و تر از اذراق به گر چه کشتی بشکند تو دم وزن
 و در که غلی را کشد تو ممکن به دست او را حق چو دست خویش خواند به پس ای آنکه فتنی آید بر بیم بر اند
 و باید دانست ریاضت هر یک بحسب استعدادی است هر که را شدت مجاهده کثرت کار است
 محکم بروی واجب و بر که را بقدر غنی ای است و بر ابحر فی حصول شیخار فرد و بر آنکس بزرگ
 پرستی کنند به با و از دولا به مسته کنند به مستدراد و را فکندن ظلم است و نامستدر را
 پیش کشیدن چهل اما پیران جاہل بر عکس آن روند و یا همه طلبا را بیک نوع تلقین کنند و عوالم
 شهاب انتہی شیخ کبیر موصوف در مہمانان و حمسین و الف و فوات یافت صاحب اقتباس
 از او میفرماید خلیفه سوم بنده گے شیخ ابو سعید گنگوہی قدس سرہ شیخ المشایخ شیخ
 محبت صدیقی صدر پوری است و از اجله خلایای آنحضرت بود صاحبہ الہ الاسرار منسوب چون
 شیخ محبت از تحصیل علوم نقلی و عقلی فارغ شد او را طلب حق پدید آمد از غایت سوز طلب
 و در و بی رفته آستانہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی استخاره نمود آنحضرت در معاینہ دینی
 فرمود کہ بالفعل سلسلہ شیخ مبارک علی گرم است و بجانب شیخ ابو سعید اشارت فرمود
 تا بر آن مجتہد شیخ رفت و بشرف بیعت مشرف گشت بعد ازان حضرت ابو سعید
 فرمود کہ فرزند را کہ مجاہد نام داشت فرمود کہ بہ بہن کہ استعداد و محبت الہ بولایت کدام جنی
 من نسبت میدارد تا موافق آن مناسبت بہ پیش کرد و آید چنان معلوم مش گشت کہ
 کہ استعداد و مناسبتی با ولایت موسوی واقع است و می کیفیت حال بعد از آن گفت
 پس حضرت شیخ ابو سعید محبت الہ را مثل نفی و اثبات و اسم ذات با نگاہ داشت صورت خویش
 تلقین فرمود و در اربعین نشاند و بر اندران از منافی باطن مقدمات غامضہ بوجہ احسن واضح
 گشتند و تجلیات ملکوتیہ و جبروتیہ فقد و فت و می شدند و تجلی ذات لاکین و بر و تعین اربعین

غیر شکست و حال آنکه شیخ محبت خوانان جوانان چنین میسجس بود چون از اربعین بآید تا محرم
 خود پیش حضرت شیخ اظهار کرد آنحضرت فرمودست که ویرا خرقه خلافت عطا نماید و در کتب
 و کتب گذشته که منورش بشهر ذوات شکست که مقصود تحقیق طالبان این راه است نرسیده ام
 پیر من که ام حالت مرالای خلافت تصور کرده من خلافت میبند چه سالک حصول تجلیات
 صورتی و معنوی که تعلق بملکوت و جبروت دارند لای نمی شود و چنانکه حصول شایان این امر
 میگردد و آن حاصل نشده است و مطلوب من همان چیز است که عباد از شهر و خدمت
 لاکه است مخفی نماید که خلافت شایخ در نیو لا مروج هفت نوع است بعضی از آن مقبول
 و بعضی از آن مجهول چنانچه ذکر کرده می آید خلافت اول صالته و دوم اجازه سوچا چاهام
 دار تا چاهام ششم تکلفا هفتم اولیه صالته آنکه بزرگی با امر الهی شخصی اخلاقیه خود گیرد و
 جانشین گردد اند این خلافت را صوفیان با صفا خلافت الهی میگویند و اجازه آنکه برضا و
 خود و حقیقه گیر و چنانچه رسم و مشایخ است و این خلافت رضای نیز نامند و اجاعا آنکه
 قوم بعد فوت پیر و از شی یا مریدی را خلافت دهند و این را تلمیذی گویند و این نیز مشایخ
 و شایست و دارند آنکه شخص از این بوقت و حقیقه را بجای خود بکشند و گرانگی کشایان
 این امر بود این مشایخ منظورند شایسته اند و اگر حایان آن شیخ او را در باطن امر فرمایند و ابود
 که در صوفیان امر باطن فایز است و حکما آنکه بعد فوت بزرگه حاکم خلیفه نماید این را حکم
 أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ حاکم نمایند و تکلفا با شایان
 یا به تکلف باشند این را و انباشد اولیه آنکه از روح بزرگه تربیت و خلافت یابد این را
 بزرگان با تقدم و او شایسته اند و محققان گفته اند چون سالک بضای الرسول جبر
 برسد پیر جابر است که بونی خلافت عطا فرماید چنانکه بندگی شیخ ابوسعید جبر و بعد
 اجازت فرموده اند بکسب دیگران با وجود این چنان در و دش خطور کرد که مرید لای خلافت
 نرسید و حصول پیریه لا محذور است و من بآن مرتبه نرسیده ششم چنان که کمال و کمال

شهادت کرده مرا خلافت میدهند حضرت شیخ ابوسعید بر خطره دی شرف شده در مال غنیه
 خلافت بحدی پوشانیده دست بجامه برداشت و توجیه باطن در کار و می کرد بجز دست برداشت
 آنحضرت تجلی شکفت بر دل شیخ محب جلوه کرد و به نور شیخ محب بفریاد درآمد و گفت
 یا حضرت پس کن که مراد یار و ازین استند و در حوصله این شهادت نیست پس آنحضرت توجیه ای نمود
 که مرتبه صحبت معن و تمکین بر روی پانز و مخلو الحال نگشت پیش شیخ محب از دست حضرت شیخ
 ابوسعید گنگوی الحقیقی قدس سره و حضرت علامت پیران چشت جنت سرشت پوشیده بوجوب
 ابا زارش باز در تفسیر صد پور آمد که وطن قدیم وی بود اما بدون آنجا مناسب احوال فقیر
 ندر بعد از مدت بقدم توکل و تجوید از خانه برآمد و بجهت دریافت سعادت زیارت حضرت
 شیخ خمدوم عبدالحق عروسی بیاید این فقیر در اینجا بود از راه دوستی در منزل فقیر
 فرود آمد صحبت گرم و مصافحه واقع شد و اظهار پسندیده اجراء شده و نموده بسیار
 محظوظ شدم پس از چند روز از جانب حضرت خمدوم بشارت نصرت یافت با تظار
 یکدیگر از هر دو دلی روانه شده بخانه ابوسعید خمدوم در سبب الفت و محبت یگانگی در قیام
 و تقی و واقع شد در این سفر سید عبدالحق حکیم ساکن شهر ملیه آباد رفیق او بخدمت وی کفایت
 می نمود پس از آنجا متوجه بیجا بشت شهر آله آباد گردید در شهر مذکور سکونت اختیار نمود و آنجا
 شهرت بسیار یافت و در احوال چند مدت فقر و فاقه پیش آمد اما استقامت بنیکو
 در پند آگاه گشتایش شد و میان حقان و معارف و دستگاه تمام بهرسانید و سخن می افروخت
 که دید اکثر علماء و عرفا که از مشرب بابت حید انکار داشتند بغض او تربیت یافته شمر
 خاص اختیار نمود و چنانچه کمال او در تصانیف مثل اسوله و اجوبه بعضی از سؤالات و اشکوه
 که از وی متفقا رنوده بود بهر جهت و آن این است سوال که ام علم است که در حجاب اگر گفته
 است جواب الحقیقه علم و عالم و معلوم یک است پس هر یک که مخالف تحقیق نیستی باشد جایز
 است که سبب تفرقه ابد و افع و معلول بقصد سوال طالبانی گردد و این جواب این ترغیب

طالب مطلوب هر دو فانی میشوند در یکدیگر و در مرتبه بلوغ و اقصای صفات یکدیگر باقی میمانند و چنانچه
 طارقی میفرموده مصرع مابرنگ یا گشتیم بیک رنگ گرفت + سوال عشق در دلت فرقه چیست
 جواب عشق عبارت از میل عاشق است جانب مشابه و مجویب در عبارت از سوره و قرآن است
 در میان طالب با وصال پس موجب قی دروست اگر کسی با او در دوستی و احوال از قی ممکن نیست سوال
 نماز بخاطر که حاصل شود جواب این نماز وقتی دست و پا که شغل ملکن بر صلی مستولی شده
 نقش غیر از لوح دلش محو سازد و جز عشق چیزی دیگر منظور و مخطور و می نمود الغرض حضرت
 شیخ علی هارنی صاحب هار و فارغ از فاضل اقرار و فاضل و قاضی طریقت و آقا شیخ
 بود و چنانچه از او خبر می که بالا سطور را بداند و معلوم شود که کسی که بروی طریقت و نسبت به او
 نوزده تبه نماید که سبب علم بی بهره است که سخن می قدس سرور همیشه نمی آید و بر کمال و
 جبین لیل است که مرید جنگی شیخ ابو سعید بود و بنظر فیض علم آن حضرت اختصاص یافته بود
 مرآة اسرار می نویسد که حضرت شیخ محب قریب است سال در آید و میرسد و آید و آید و آید و آید
 بود و عالمی کثیر از حسن تربیت که بر تبه هدایت و ارشاد و رسید و تبارخ نعم الهی و در چشم
 برابر غرور و افتاد و سینه کهنه از و نجا و دشت چرمی عالم فاجه امید و در شهر تکه و در غفلت
 یک سپهر و سال شیخ تاج الدین نام عقب گذشته بود و اما حال معلوم بن خیر نشده که
 از شیخ تاج الدین نسلی باقی ماند و رحمة الله تعالی و باید و هست مولانا شاه عبدالغفور و طوی
 که از استقراء بنویسند هر گاه که در همیشه شیخ محب الدین آبادی که ظاهرش قنم در و اد
 الحاد و میفرمود تمام الا کلام یافت غایت خداوندی حضرت شیخ احمد خرنوبی با جمعی کالد
 و علوم غریب بر ایشان القا و مودن بعد از الحاد و انتی کلامه اش در لایف گویم چنانکه شایع
 در دست قنار و دیگر میفرمایند و علماء متکلمین را انکار این شبهه یکی از دو بهرست اول آنکه برین
 بسبب کمال وقت و باریکی شبهات تعلیم عقیده بسیار و در می شود و در نظر آنها حاصل آن
 شبهات نیست نه نامچار با بخار پیش آمده و دوم آنکه این مسئله از عالم هر است نه

در چنانکه شیخ عبدالحق محدث دهلوی شیخ حضرت مجدد را در فقه میآورد و ندای کار پیش آمد و چنانکه میآید
شیخ ابراهیم مراد آبادی شیخ داود گلگوئی شیخ یوسف در کشف و تفسیر وجود صلا اشیاء شیخ یوسف
کشف ابراهیم شیخ داود قبول کرد و شیخ محمد صادق بیان کشف این هر سه را آن در شنیده
کشف شیخ ابراهیم شیخ داود را قبول کرد و شیخ یوسف افزود که توها هم غایب بودی که این
ایست نهایت تر باید که از هر سلوک کنی انقیاد در کشف و داود گلگوئی شیخ ابراهیم مفصل در بیان
مذکور است شاید نگارنده صاحب این شیخ از همین قبیل باشد و مولانا عبدالحق محدث دهلوی
سلاطین را در نظیر قول ایشان هم می آرند و آن این است که علم و شایده فوق حال است چنانکه شیخ
عبدالعزیز بن سید و حضرت آن انبی در شیخ عیسی شاه غفاری بن صالح العارفتی که در جرد و میسند
شیخ عیسی بن سرحدی قریب صاحب است و تفاوت بوده و شیخ شبیه به یار شیخ عثمان میگفت و
خاصه و جهت در در طلب فقر میکرد و خدمت سجای آورد و بهر فقری که تنفس را میگرد
میگفتی که اولاد من برادر حقیقی هستند و خود را در طریق ارباب نیافتاد و حتی اولاد سکونت جدا
مذکور است که او را که چه مانند متصل خیر آباد تولد قبله حقیقی شیخ محمد می تا جای بود و تولد بر یوسف عارلید
شیخ عبدالحق بن سید میا نجاب بود و بعد بموت و شوق اکابر قصبه هر گاه وطن قصبه مذکور را در او میآید
که بنیاد و کار بزرگی بنیاد شاه کالواد لیا بنیاد نهاد گفت که دو قطب اولاد تو پیدا شوند تولد و ولد
برگ شیخ خاندن شیخ عبدالحق که حقیقی است در آن قصبه بوده و درم صفر سنه یک هزار و پنجاه چهار
وفات یافت و قبرش در آن قصبه است و در شیخ محمدی البر آبادی درم صاحب
مقاصد العارفین میگوید که شیخ در چهار و ششم ال سنه یک هزار و سی و یک بوده و از شیخ
آفتاب پیشد و در ده و هشتاد و شش سال از شیخ جلوه شل بوجود آورده و قد و کالکین پیدا
ایشان تا ایام طریقه و بعد از شتغال و شست و دین بر گوارش شیخ عیسی هر گاه میانه بازی و حب
میشد صلا اثر پذیر نیست تا آنکه روزی در مریه غیاثان بریزد و در شمل نیارده و هر روز که در قبه تنه بود
در شل و نشو و نشین و در این غیثی حرکت که غیرت ایشان گردید از خانه بیرون آمده تحصیل علوم را پس

در چنانکه شیخ عبدالحق محدث دهلوی

در شکوه قاضی بدینکه از آن متوجه گردانید که حکم ناطقش برایت حرمین شریفین گشت بر حکم ضرورت احرام زین
 خانه که نسبت به آنجا نزد دستگیران و نود و پنج میسر شده الحمد لله علی ذلک بعد از ای دو حج بانچه احسان این ملک
 روند بعد رسیدن ایشان به دستان باز غوغای عام آن طایفه مخالفان از سر نو سبیل کشید تا آنکه
 هر چه بس ایشان فرموده و معنی و قله اورنگ آلود بحسب ماندن و فرستادیم بر حسب یکبار که میسر است حرمین
 قاضی را به زور و گردن و تاپیت ایشان بوجهی که بماند تقوی و ولایت ابرار و رسانیده و فرستادیم
 تا به هیچ گفت که پیش از این من گزین قیاب به قطرانان رفت سوی لایمکان به ذکر شاه غصه الدین
 ایشان و در کتابت که میسر است که این بنده جرعه نوش جام آن ساقی خام و عام بهر مشقه حقیقی شیخ محمدی است
 و در دیوان است اما بعد میگوید فقیر غصه الدین محمد امرویی از شیخ محمد بن شیخ محمدی که چون مالک گرامی برای
 در خدمت شریف مجلس عالی قیادگاه اشاد و پناه شیخ محمدی از شیخ محمدی هر گاه میسر است محبت حاصل بود و
 معانی عالی از زبان القبله ظاهر میشد بر این معانی ضمیر پر بر گزار و دیگر آئینه و این مجلس از این میسر است
 انظار میسر است بعد از آن شیخ و الله مملوری چند تحقیق بعضی مقدمات صوفیه نوشته بود و بر سر آن یکبار که
 و بازوه این کس که در حرمین حواله فرمود تا بعبارت منضبطه و متعبد به و اتمح نماید این کس که در حرمین لایمکان و لایمکان
 است و آلاپا را آمده و فرمود بر آن گماشت که زبان قلم آرد اگر چه از شرح آئینده است پیش همای صفت را به حالات
 اهلای میورزید تا نشاید که خاطری مقدس وی در حرمین به نقش بر سنگ بر گرداند لیکن با وجودی که در حرمین
 فقیر این معنی پر معانی فالین شده حق سبحانه تعالی هر یک را ازین گروه در و ایشان بوضعی برنگزیده و هر دلی باید
 معنی برخی کسی سر و سرش گوید کسی زعفران آتش جو باد یکی در جوش خروش و دیگری بر بر یا محمل خاموش
 و بنده نیز ازین مره مستور است و با خفای راز مامور و میده مقوی این معنی است که در هر گاه طالب علی شریفی در
 قد میوسی آنحضرت صلی الله علیه و سلم میسر شد و آن نیست دیدم که آنجا که در بانی تشریف فرموده اند و در آنجا
 شد که از دست مجلس ماه در این بارغ تشریف میدارند پا بوس حاصل کرده بگوشه بنشینم و از آنکه درین مجلس
 محرم زیارت ماندم با انفعال کمال سر و پیش انداختم در انشای این حال روی مبارک بجانب من کرده
 فرمودند که ملاشدی ازین باعث بدم بوس مانیدای که علت مانع این معنی گشت ازین مقام شایسته تشریف

حرمین شریفین

انقرضد این مقصود است چون از انقواب بیاید بنده همان دم در خود عالمی دیگر یافته ام و تحصیل علم متوقف
گردد و اگر باین بحر نفس طبار سبق کتاب را نظر میگردم مدعای حریفی نمی کشود پس انهم که انسر علی علیه السلام
بعضی از مشاغل علم ظاهر می دانند که آن منع فرموده چون تحصیل این علم در دلم قرار گرفت تا جایگاه کمال
بر چند مردم ترخیص میفرمود و در علم هیچ اثر از ان نمی شد لیکن پیش کسی که شغل این اسرار را در دلم داشت
آن کو تشبیه از میاس این واقع بود و علم بر من بکشون گشت که انباران بابت عتاب بکلی نیست و بران
عبارت علم بر عالم مسلم هرگاه که رازی از رازهای مخفی خطا داد زبانه خسته میسبب عتاب بر دلم نمیشد و در
انهم اسرار بر حق عظیم و لذتی حسی بود که اخلاص و انوار و الدوام و انکیز فرمود تا چاره پس بکین راه و یکصد و بیست و
کتابت کرد و مقاصد انوارین نام نهاد و در سنه یک هزار و یکصد و بیست و چهارم احتیاج داشت
چون فصل خامس که اول کتابت کو میفرمایند که تقسیم وجود بر دو محقق نیست و لذت بالا اعتبار که در هیچ و مقصود
و مشاغل نیست چون برنگی از الوان صفات مخصوص شود مقصود بلکه محسوس گردد و لهذا محققان سعی فرست
در کتب ذات منع کرده اند الا بر حق که علم انصاف بعضی بران جایز بود پس حقیقت علم ذات معدوم است
و آنچه بوجه ذرات که میگویند نفس الامر و ادراک صفتی است از صفات او و علم او عجز از علم او است حدیثی که
نفسی از عنده فرموده انهم یخبرون و رک الوداک و رک الوداک هم نفس علی کرم الله وجهه میفرماید کمال الایمان یعنی
الانصاف و ان علم از خود جابل شدن است و حدیث یحیی علی علیه السلام نیز مشیه این مقام است
که من عرف الله فقد عرف الله و چنانچه ذرات معلوم نیست کینه صفات هم معلوم نیست چه محدود و امور غیر
شنا یکی درک تواند کرد و در علم الهی ذات و صفات هر دو از لا و ابدا حاضر اند پس معرفت ذات نباشد
که با اعتبار صفات و لهذا پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده انک ربی علی صورت القبی علی صورة البشر و کمال
در ایشان و سالکان ذات و الصفات بیان فرموده اند و فرعون هر چند که با موسی علیه السلام سوال از ذات میکرد
او جواب از صفات میفرمود و آنچه معلوم میشود بواسطه ظاهر یا باطن صفتی از صفات است و ذات هرگز معلوم
نشد چرا که من حیث المطلق بیان کنی هم محال قیود است حاقوظ معارف کس نشود و این باز صحت
کتابا همیشه باو نیست و علم ان فی انک یبطل فی الصفات این کشف احیاناً پیشتر از دره از کمالی است

هر فعلی که در این حقیقت و نظریه ظاهر است که بواسطه عرض تعینات و تعینات مدتیوم پیدا شده و از هر دو
ظلی خوانند پس بمقابل حقیقت معتبر است و مقابل مظهر نظری کل را کل و جز را جز و حقیقت چون پیدا شود ثانی مظهر
و ثانی چون ظهور کند اول پوشیده شود و در فعلی میفرایند و تجلیات اسماء الهی اول قسمت کنیم تجلی را چهار
و بیان کنیم چهار مقدم قبل از شروع مظهر و تا بر سالک انگشتان تمام تجلی کند و در او دو کسب حاج دیگر کسب شود
تقسیم اول تجلی باطنی است و آن در چیزی و تجلی باشد که از تجلی فیه نامیده و یا معنی آن بخیر می باشد که از تجلی
به خیر است تقسیم دوم تجلی عینی یا با اثر است و از حقیقتی گوئیم و یا تاثیر و از تجلی فعلی نامیم تقسیم سوم تجلی باطنی
و اثر مخصوص است خاص است خواه آن صورت شخصی بود خواه نوعی و جسمی یا با آثار مختلفه و آن تمام تقسیم چهارم
تجلی با افاتی است که خارج نفس باشد و انفسی و نفس است مقدم اول هر قسم در تجلی حقیقی عین آن اثر است
که تجلی بدین شده و آن صورت حقیقت و مظهر است و در فعلی عین آن تاثیر دوم جمله اسماء و صفات مخصوص
یک نوع تجلی نیست بلکه در عین مراتب مظاهر تجلی اند با تفاوت انواع تجلی سوم تجلی اکثر اسماء و انفس مختلفه تجلی
اسماء است و افاتی بحسب اثر و تاثیر مخصوص و عموم عند تحقیق چهارم تجلی اسم فعل من حیث الفعل و انفس همه
مفعول است فقط بدانکه تجلی صفات سلبیه در خارج نیست شدن اشیا است از قید هستی و در انفس کمال نشود
و فعل و غش و رفع وجود موسوم و میان هر سالک هر قدر می که مجاهده کند بقدر ترقی صفی از این صفات برود
متجلی شود و مطابق آن ظهور نماید و تبدیل احوال گردد و این تجلی نوعی فنا است که بحسب استعداد سالک است
حمیده بدخواه با اعتبار صفات باشد خواه بحسب ثبات مثلا اگر صفت غفلت تجلی کند سالک بوجوه و ایل که باعث عدم
افعال فاسده و اعمال باطل بوند فانی شود و اثر او که اخلاق خستد باشند دست و پد مخصوص و ممتاز از هر
و اگر صفت تجلی کند سالک را فنا از صورت و عالم که شرح عبارت از دست حاصل شود و آینه جمال ملک ملکوت خود
او گردد و این درجه اوسط از درجات ولایت است و چون قوی تجلی کند سالک اند خود و از هر عالم و عالمیان
فانی نشود و از هستی هیچ اثری در وی نماند و این مقام لا سوت است هر که بدین مرتبه رسد بگین موجود است
چیزی و ملکوتی در خود مشاهده کند و هیچ حجابی نماند و صریحی که این صفات در غیر انسان متجلی نشود یعنی نبی
که غایب آید و بیات از رویات و ملک فعل مثلا حقیقت تجلی غایب است و از هر است و از هر مظهر مثال و مظهر کمال

احاطت اند تا کل و چون حقایق این چهار صفت یک حقیقتی است در حقیقت و امتیاز بر اب قوه و ضعف حقایق
 تجلیات انبیا نیز یک است و امتیاز را اعتبار تعلق ذلیل ضعیف و قوی و اولی این زوایل از ایدین غیر است بفعل
 یا بفعل چنانچه سرقه و قتل النفس و قذف و امثال آن و از ایدین خویش چنانکه زنا و شوب و خمر و قمار و کذب
 و دیگر گناه که با سبب غفلت نفس تعالی و اعلی آن اثبات هستی با سواست پیش و می تعالی و تجلی اسماء الهیه در خارج
 سبعین صفت محمدیه باشد و انرا عالم اجمال خوانند و چون این اسماء بزرگ تجلی کنند مرتبه جمیع الجمع و ارا حاصل شود
 و آن بودن و دانستن و در یافتن و شناختن و اثبات کردن خویش است بمعینیت ذاتی بحسب تعین اولی بختی
 که غیر از علم سلک بر خیزد و هر الوان بلون واحد نمایند و تفصیل مراتب باجمال مبدل شود تا سالک عالم حیرت را
 در خود مشاهده نماید پس مثالی وجود است که افعی بر جمیع علم است حقیقت تجلی اسم علی باشد و بتجلی تفصیل باجمال از
 تجلی اسم می است و آن عروج است از منزل قیومیت بمنزل حیات و نمود و وحدت الوان که رفع تعینات
 که ذاتی است تجلی اسم بدیع و اثبات بعین ذات بکثرت مذکور تجلی فرد است شناختن و دریافتن و دانستن و بودن
 از تجلی اسم اول و آن بهر و آن است پس کمال انکشاف و وحدت بودن محض است بی عروج حیات تا کمالی
 حیات را لا شک و سواد و عارف و سواد و بعد کمال او شود و کمال نبوی که تجلی این اسماء بغير انسان حاصل نیست چه بکمال
 کائنات بتجلی فی الدنیا است چنانچه گفتیم که وجود مطلق باجمال مراتب حاضر است در هر نظر کلی و دخی پس بظهور
 انبیا علی است و صورت نوعیه دی که بدان ممتاز است از ماسوا و خویش و مثل او معدوم است و اعتبار
 و ارا اعتباری اجمالی و اعتباری تفصیلی و صاحب بصیرت بسبب آن صورت من جهت الاجمال جهان
 در صورت راین بکثرتی که غیر او مندرج بود تحت او اجمالاً و من جهت التفصیل انتقال کند بکلمات کائنات
 تفصیلاً چنانچه صاحب نظر صورت زید را میدرد و دانسته که این زید است فقط و یا بملاحظه در این صورت
 انتقال نموده بسوی احوالی که عارض اند زید را در از من ثلثه و از آن احوالی بسوی بیات افلاک که موثر اند
 در این احوال و از بیات بسوی ثار آخری و انتقال تفصیلی با نام است که ملاحظه اندک باشد و حاصل پیشین
 مخصوص کثرت بصری است چنانکه در اولها ما نبیا که بیک نظر سرگشته می شود معلوم میکند حیاط مقصود که
 در خلقت است و آن مخصوص است بجمع صورت از عالم اشکال و بهیچ و خواص نجوم است پس صورت هر زده

از ذرات کانیات با قیاس اجمال تجلی احد است و غیره و سائر الذات. بابت تفصیل تجلی اسم واحد است و ما بقی
 سماء الکمال قالی کلاماً و درین باب تألیف و انفع و سنده الیج بیت شیخ معدی است قدس سره **فرد**
 برگ در قنات سبز و قطره یوشیار و هر ورقی و قتریت معرفت کردگار و اسی صاحب پیش به شکار باش
 کاش می ترس از رسول حضرت شود و یک فیض هر صورت ذالک الکتابت لاریب یو میدانی و اموش کن تا انچه میدانی
 بدانی و انچه میشناسی نشود که در در علم **اَلْاِنْسَانُ مَا لَمْ يَعْلَمْ شَيْئًا** بحث از خویش کن تا تحقیق معلوم
 بدست نشیند استفاده نما که بکلام سوی تو بنید بهمت عالی کوشش باقی اختیار مختار است غرض اگر تفصیل نام
 سرس ناقص از دست ده و اگر بعضی یقین نرسی از پایه عالم یقین محکم العلم افضل الامور کلاماً گویند و قتی از ایشان
 با حاضران محفل بجان خود نشسته بودند که کرفشی از بالای دیوار آواز که در و جم از چند روز و جموس است نظر
 خلاص آن باید داشت ایشان بخانه می متوجه شدند درین انشای پارچه فروشی بسته نهانند و پیش بسته حاضر
 ایشان با شکستاف آن امر کردند چون بسته را بگشادند از دست خود هر شاهزاده علی و علی و زیاده بالا کرده و دنیا کلاماً
 کرفشی از آن برآمده بجانب دیوار کثیت و باز و چه ماه خود و پیوست فرمودند که از گشاد بسته مدعا میرود
 که تبه که گشاده و دانش حاجی رفیع الدین خانها صاحب تذکره مینویسد شیخ عضد الدین کنایه و سنده از انبیا و ارواح
 شیخ محمدی است عالم بود و بلو هم شریعت و دیگر فنون غریبه و متعصب بود و بویع و تقوی و زهد و قناعت
 و توکل و مجود و عیال و مال و قاتل قدیم از او این توکل میزون نه نهاده و هر چند حکام وقت خواستند بیایم و بیایم
 هزار و هشتاد و انداخت و مدت عمر فقر و فاقه گذرانید و در تعمیر و کویا بسیار مهارت داشت و حکایات
 عجیب و بی درین بسیار است و سال بیکه از او یکصد و شصت و نه و از هر چه بگذشتش رفتم بقرچی که می میرفت
 با من گفت که برین جامع افغان که درین ملک تسلط دارند و راه پنهان تخت خواهد رسید گفت که ام با من گفت
 این را نمیدانم که پیاکی اسال با بعد چند سال رفتم از دست که ام گفت از دست مرثیه رفتم با مرثیه که اسال
 این بلادیم از شر غارت چگونه این رفتم گفت آمدن مرثیه تا که بر شدنی است و خدا و جل قادر است که شادمان
 محفوظ دارد و اتفاقاً بعد وفات شیخ و سال شهادت و پنج که سینه میزد دیگر سوادان مرثیه شاه عالم پادشاه
 را بر گرفته بمقابلہ ضابطه خان آمدند و پیاکی گذشتند و که ضابطه خان فرار نمود و در یکروز از آن

از معرفت انعامان بدررفت و حافظ حقیقی بموجب اخبار شیخ نارامع توابع مامون داشت و روزی بخدمت ائمه
 تعلیمون تعبیر نمودم فرمود این علم سوئوف تعلیم نیست زیرا که اقسام آن غیر محصور است و با ماط تعلیم نمی آید بلکه مقول
 است بر شرف عالم مثال هرگاه کسی آن عالم منکشف کرد و تعبیر یاب و وفق صوابت بیان کرد گفتیم تعبیر یابای سید
 بر چه میجوید فرمود گاهی چنان می باشد که خواب بر منبر اظهار نمایند و آن زمان در خاطر وی آیتی و حدیثی گذرد
 و موجب مضمون آن تعبیر کند آیتی و سبب بهتم رجب یکبار در یکصد و هفتاد و دو وفات یا حاصل تاریخ
 او چو پرسیدیم گفت با آنکه کشد با مرزا و ذکر شیخ عبد الهادی صاحب که مذکور میگویی شیخ
 عبد الهادی قریشی از بیهی مرید شاه عضد الدین است منتصف بود بصعاب صلاح و تقوی و مردم را بادی
 شمس بهتیت بود و با من بسیار مهربان بود آیتی نیز هست علی مرید ایشان در کتابی که نام تاریخی آن فصاح العظمی
 منید کند که از زبان والد ایشان شیخ محمد حافظ که از اعیان رؤساء اعظم اکابر مکتب ایشان ابرو دیده منظور است
 که ساه عبد الهادی از سنین چهار ساله عمر داشتند که روزی حضرت شیخ محمدی بتقریر نصیحت بنامه والد ایشان
 تشریف میداشتند بعد از فراغ تناول طعام وقت نماز رسیده بود و حضرت شیخ بر فراستند و وضو نموده برای
 او ای صلوٰه متوجه شدند و در بصارت ظاهری شیخ خللی عارض شده بود و بتسلیک شتقاق تمام نسبت قبل از آن
 دادند ایشان با وجود صغر سن دست آن بنمای کعبه مقصود گرفته متوجه قبله ساختند همان وقت نیز بان حضرت
 شیخ گذشت که شیخ محمد حافظ خلف الصدق شما مقتدای عمر گردید و عالمی را در طریق حق و تسکینی نماید از
 برکات آن انفس تبرک که در حق ایشان از زبان الهام ترجمان وی حضرت برآمد تا ارشاد و تعذیب
 خلق و علامات حسن توفیقات از آن زمان واضح و لایح گردید و از همان وقت مهت بر ترک و تجرد خوشت
 از خلق و انس بختی نمود اگرشت اخلاص بعد ایامی معدود و والد بزرگوار ایشان از در مکتب تحصیل علوم صوری
 که حصول علم مغنیزا مقدم البیت قوی پیش معلم فرستادند ایشان از باب تعلیم و تلمذ تا مفرج القلوب
 و دو باب گلستان اتفاق تحصیل افتاد روزی اتفاقا طفلان نموده خود معلم بجا آیتی رفته بودند و در آن زمان
 در آنجا آمدی بنوا گاه درویشی بطور سیلان پیدا آمد و هر کسی بر دل ایشان پیدا شد آن درویش خردی
 از منس در آن زمان را دیده با ایشان داد که این را بخور این آن از روی خوف بی تاال خلق فرمودند

شیخ محمد

دان و در پیش از نظر غایب گردید و چندی که آن از خلق فرو رفت و خستی و فقری تمام از مردم و دولت ایشان
 پیدا آمد چنانکه بسو او رفتند و از آشنایان و بیگانان متفرق شدند و قمار و قمارخانه و بعبادت و ریاضت مطلوب نشماریدند
 تا آنکه وقت آن رسید که خدای تعالی و مقاصد مافی الضمیر اعمالی بظهور گردید و زمینی در حالت سیر میگردید و در پیش
 تیر شاه نام در لباس درپوشه گران و در لوازمی امر و سپه قیام داشت ملاقات شد چنانچه شاه تیرم از ایشان فرمود
 که مرا هم نشانه که عبد الهادی را با خود داری ایشان بپوشان و او را نشان دهند چنانچه در جای وقت نماز دیگر رسید
 ایشان در نماز اشتغال بودند و در حالت نماز او را بر دل ایشان طاری شده و مستغرق تادیر کی واقع شد چنانکه
 بخدمت شاه تیرم ماندند و فیض محبت او شان بذوق و شوق برداشتند و در حجت و جوی محبوب جز میخواستند
 نوزدی کاری نداشتند چون ایشان از پادشاه طلب بر نشاند بودند شاه تیرم اسم خود و اسمهای پیران خود را
 و بهر من شاه مسکین و بهر من شاعریت و بهر من شاه مجنون و بهر من شاه ذاکر سودا و بهر من شاه نظام الدین
 بلخی با ایشان بیدار و فرمود که شجره مرشدان من باشد چنانکه عضد الدین بعدین پنج اسم واحد است
 از شاه عضد الدین جعیت کینند و استغافنه نمایند که مطلوب خود رسید ایشان او بس فرمودی از حشمت جان
 خود و غیرت داشتند چنانچه چهار مرتبه باره باره شده و در حالت با بر و رسید به بخدمت عضد الدین حاضر شده و دست بخت
 دادند و در پیش پندش و در او اهل حال قریب بفضیلتی مالی مشغول شده عرض کردند که جاز به رحمت تو
 و برسد و ما از زمین بر ماندن فرمودند که بیا با ما به علائق بر دوش داری و در فقر و ترک مات فقیر خود را از کار
 رفوگان انکاری التماس نمودند که رعایت تمنای ولی بنده آنست که اله تعالی مرا مثل سگانه گوی حضرت
 گردانند و آنکه بر اجر جنت و در این کلمات در دل حضرت جا کرد از کمال عنایت بکلمات حقایق و او
 و خلیفه بر حق و نایب مطلق خود ساختند انشی کمالات و خوارق عادات شاه عبد الهادی در کتاب مذکور
 مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش آن ندارد و صاحب تصنیفات باطن و اهل سمیت و توجه قوی بودند و غطر
 لمسوا بر قلب شریف ایشان کم گزشتی و زنی خطره بر دل ایشان ظهور کرده بکمال قادر بر حق فی الغیر
 مطابق آن بظهور پیوست چنانچه مرشدان با اقام میفرمودند که یکی را از مردمان خود و در آس جابوش برای
 حاضرند و رعایت خود داده بودند و جابوشان کشتهای مردمان را میخوردند و چنانچه از آن شکایت میشد

بیست و شش ساله صاحب برده بپایان فرمودند که فراموشان بجزگاه خواهیم رفت روز دوم هرگاه
 ما موستان در گشت زاری در راه دهنده صاحب بسبب ضعف پیری نتوانستند بازداشت انگاه خیال
 که اگر کسی شکایت خواهد نمود خواهیم گفت که ما سان دیگر نموده و نمیدانیم خیال و وراس جابوش از عالم نیست باشند
 و مطلق خطرات اجتناب بطلب رسید و از کمال صفائی باطن برضی میزدی خطرات مردم نکشف می شدند چنانچه شخصی
 از نقابت با اقامت نقل میکرد که روزی زنان پای کوبی وی میکردند حضرت شاه کل که در شرفش عنقریب خلیفه
 در اینجا حاضر بود و در حضور در شاه کل گذشت که زنان نامحرم پای کوبی حضرت میکنند مجوز آن بنشینند و
 فرمودند که میان کل اگر افسس بریدن می بیند با شتر بخوابد که در دامن همان روز نگهبانی نشمار کرده بود و در آن وقت
 مانده بشنوم و هم آن نازل زبانی شاه کل میگفت که میفرمودند که بعد بست سال آن واقعه حضرت شاه عبدالهادی
 بر من طعن نمود و هم آن نازل میگفت که روزی بر شاه کل واقعه مانند واقعه حضرت یوسف علیہ السلام
 گذشته بود تاریخ وفات حضرت شیخ عبدالهادی روز جمعه چهارم رمضان المبارک سنه یک هزار و یکصد و نود
 و دو در شهر شیخ عبدالباری این شیخ ظهور الدنیه و بنیر شاه عبدالهادی چشتی صابری امر وی از روستا
 شنبو حیدر علی امر وی بود و در گویند که پدر بزرگوارش ویر ویر و رانی وی شاه دوست محمد از سپهر شیخ طاهر الطلیعی
 و سپهر در شرف تربیت خویش میداشتند و از دست محمد مجاهد در یافت شافعی گرفته و لباس گلین پوشانید
 و وی حضرت را بجا هدایات دریافت سپهر تزار میفرمودند و لباس فاخر و زیبایان وی میفرمودند که طبعیت عبدالباری
 بس نازک است تحمل زیانها شافعی نمیکرد و وی هر دو حضرت از عمره و دوازده سالگی خدمت جدایی خود داشت
 میانش ما فرموده است که نسبت چشمتی همیشه کرده سلوک آن طریق عالی تمام رسانیدند و بعد انتقال جد بزرگوار
 خود شاه عبدالباری ظاهر خود را لباس نوع آراسته میداشتند و باطن خود را از شبهه و بی رنگی و کثرت رنگ بزرگ
 مشغول سجاد و تشنیه جدا نموده گشتند و از همت و قوت نسبت عشق پیشینه خلفای خود را پر شور و پر نور
 ساخته حسن صورتی و رنگ سیرتش میانیان بود در یازدهم شعبان بر در مسجد کبریا در دو صد و بیست و شش
 و اهل حق می شدند و یک پیر شاه کل بخش در عقب گذاشته و خلفا و وی حاجی سید شاه عبدالرحیم در میان اهل
 و حاجی خیر العین و حافظ خیر العین را فرمود و برادریده بود مرد بزرگ و مجرد بود و شیخ محمد بنیر و امین الدین و حافظ خیر العین

شنبو حیدر علی

بودند و هم قرار بر انوار وی در قریب جوار فرار جانش واقع است و آن شاه علی حسین میگفتند که روزی مجلسی
 پیر حشاه غلام حسین ابن اخوند قیصر میفرمودند که یک چوبش میاید شکسته و پیم و نیز همان وقت بخت انتقال یافت
 عبد الکرم که کور رسید و شاه دوست محمد بعد از انتقال جد خود در قریه برای ازادان و مجروران باستقامت ظاهر
 و باطن قیام میداشت و بمس غلبرش لباس نکارنگ از شور من مشق سنینه بیکینایش پر شور و رنگین بود
 صاحب کلام هر دو قائم اللیل بودند و از صاحب جلال و اهل وجد بودند و در عین حال در قفس و ادرت خندیدن هر دو
 غلامی می شد حضرت شاه عبدالهادی در قریه مذکور اکثر تشریف میداشتند تا بران شاه دوست محمد
 سکونت در آنجا اختیار کردند و هر سال عرس وی حضرت در آنجا میکردند و ازادان و درویشان و معلما و فخر را
 جمع نموده طعام میدادند و سماع غنا و بر سر می بران میکردند و درینو لاشاه غلام مصطفی بر سر قدم عرش بود و دست محمد
 در آنجا میگفتند و عرس حضرت شاه عبدالهادی بشمول دیگر ازادان و فخر و برادر وی میگفتند شاه دوست محمد
 پسری نداشتند و در پیرو هم و یقین کن که از او و صد و بیست و هشت و اصل می گشتند و چهار خلیفه در پیوسته
 سید محمد علی شاه و شیخ فتح محمد و حبیب شاه که این همه در قریب جوار فرارش در موضع برای مدتی اند و اما نامش در قریه
 گنویشتاد و همان بخش و عمر ده و از ده سالگی مرید پیر بزرگوار خود شاه عبدالهادی شد. بودند بعد از انتقال پیر
 تعلیم طریقه اب و جاذب خود شاه دوست محمد و خلیفه پدر خود کسب جاتم علی شاه یافتند و از تمیز ایشان مشرف
 شده بود و در بزرگ و خوش اوقات بودند و در آخر عمر سکر و سپهر وی غالب بود و هم در آن حال حیات
 خود را در مشغولی غار و اوراد سپردند و بیست و هشتم محمد حسن که پیر ازده و صد و بیستاد و بیست و هشت
 در نیوالا پسرش شاه غلام مصطفی سجاده نشین وی بست و در عمل اعمال و در علم پر کردن تقوید نقشهای
 نصیبی از فرمیدند و در طریقه پدری و جدی هر دو را تعلیم و تلقین می نمایند و هر سال عرس آبا که برادر و برادر
 با جماع فقر میکنند و اله تعالی را که حضرت حاجی عبدالرحیم از سلطنت روه یعنی اقلانان بودند و اقصا
 استعداد عمل از وطن خود در هندوستان بطلبی تشریف آوردند و اول انتساب نسبت باطن از پدر و مادر
 قادر به از شاه رحم علی که از اخوان حضرت شاه تمییز او پوری که یکی از کمالان هندوستان بودند میشدند
 را تمیز بارت فرزند رحم علی که در قریه بکلا ساست مشرف بوده و بعد حاجی صاحب صفای این بیت

و از آنکه در برابر امام جوی + این تشکی شک بر طرف حق و نسبت به تشکیست که خاص تشکیست از حضرت شاه
عبدالباقی خردی شاه + محمد الهی صابری امر و بی تمسک نمود و بعد انتقال ایشان مصداق این بیت بود
چونید و دیدار کرد و دیر + نگر و دستخشی از دجله سیر + بیعت جهاد با طریقت با جناب سید محمد صاحب
کریم حضرت حاجی مولوی محمد قاسم در مجلسی با اقامت نقل میفرمودند که چون هر دو ذات بابر کات بعد از
مراقبه با هم می نشستند از هر سمت قویة الشکر بر جناب سید احمد صاحب نامی قهقهه که خاص اثر نسبت چیست است
ظاهر می شد و اثر توحید جناب سید بر ایشان غلبه میکرد و میداد و در حقه الله علیه هم مولوی صاحب صوفی با اقامت
از اهل عالم نقل میفرمودند که عبداله خان رئیس نجف اسامیه حقیقت کمیش شاه رحم علی قدس سره برای دروزه
تجدید سیه هم میکرد و در قیل از تولد مولود که پسر خوانده میاد و دختر خبر میدادند چون کیفیت آن خبر از وی می پرسیدند
میگفتند که مرشد من مرا صوت و خمر و پسر معاینه میکنند و اقامت دیر ایدیه بود و در بزرگ و خوش اوقات بودند
الذی انصرف اروح بزرگان در عالم مثال ثابت میشود و صورت مثالی را بخانه میکنند حاجی شاه عبدالرحیم
در نسبت به مقام و تفرقه سید که در دود و در جیل و شش همراه جناب سید احمد و مولوی محمد اسمعیل در حرم و منفور و
سکاهان نشین شدند رحمة الله علیه و فکر حضرت میبایجی نور محمدی مولود و مولی و در فن ایشان همیشه پنهان است
و نسبت طریقت از حاجی عبدالرحیم شهید میداشتند و از اولاد و اوصاف حضرت شاه عبدالرزاق چیخانی
بودند و از اهل تبرید و تفرقه و کمال بخور و خور و نسبت باطن هر چهار طریق که از حاجی صاحب ایشان سید
بود افتخار میکرد و بر تبارک است آنحضرت صلی الله علیه و سلم حریص بودند چنانچه سی سال تکبیر اول تقابل
و اهل نسبت و صاحبیت قوی بودند و در صیقلی برای نظم اطفال اشتغال نمودند بطوری که کسی را بر حال ایشان
اطلاعی نمی بود مگر خواب حاجی آمد و از صاحبیت اشتباه ایشان شد و آن اینست چون که شورش طایفه
در سینه حاجی آمد و الله سلم الهی جوش زو را دیت با درویشان در آوردند و در شش آنحضرت صلی الله علیه و سلم
اشاره ارادت آوردن بالیشان کردند و باز شش دیگر عبد حاجی صاحب نیز اشاره بالیشان کرده حاجی
بر یافت مقام نشان ایشان متر و دو تمیز بود و در روزی بر ساطع شرفی سر ارادت بر آستان ایشان
بنهادند و شرف شدن بشان ایشان در افتاد که آن اشاره مسلح میر فی نظیر صلی الله علیه و سلم

برای سبقت کتب سلوک تعالی و معارف مثل ادب الطالبین و فقرات و لواحق و عشره کامل و تفصیل حکم و غیره و کتب
شیخ خودی رفته شیخ ایشان را با جازات آنحضرت صلی الله علیه و سلم خلافت دادند و ایشان را نشانار جانب
رسالت ماب قبول نمودند و ایشان اهل سماع و صاحب شوق و دقیق بودند و هم صاحب کتابت کتب و روایت سنگ
گواهی و رتق و دو جدا در مشق و گذار جگر و سوز دل خون از چشم می باریدند و گاهی در مشامه دوست چشم
کشاده و حیران می مانند و نادیده می چشم بسوی آسمان و اگر دو فاعله می بودند شیخ ایشان را سکوئی می
می نمود و میگفتند که راه کوه درگ و شوار گذار است و در روان آن دیار بسیار از غارت میکنند طالبان راه
نمادار در آنجا رسیدن مشکل است پس حاکم شیخ را نکران نوشته بسیار در دم ملک سنگ و قطره و عقیقه
ایشان می برداشته و در بر می شدند و علما را با بر نیز حلقه گوش ایشان می گردیدند و کتب علوم باطنی می کردند
و ایشان را اندر حرم می نهاد و چهار سال آن مشغولی الی الله و زیارت خلق الله جاری نبود و در محرم صفر چشم بسته بود
و در جماد و شصت و هفت و نخت سفر می نمودند و در تومس فون گشته و در تاریخ مع کتبت اوقات حقیقتان بود
درین زمان پیره ایشان بیان الله بخش می رسد از شاد ایشان شسته اند طالبان را از شاد میکند و از
آیدگان و درندگان آنجا می نمود کردید که کرم النفع و خوش خلق اند و کرم صید الدین اقبال و حجار
برای از الاخیا را است ارادت و خلافت از پدر خود رسید که پر داشت و از پیر خود و محمد و هم جهانیان سید طالب الدین
تجاری نیز دارد و در ایادی و بر حجاب و خلافت نشست و محمد و هم جهانیان نیز زبان مبارک میراند که کرم
الخال علی الخلی مشغول داشت و شیخ را بر او راجد و در وی پیوسته و عالم استغرق بودی و با خلق امنیا
و اعتقاد نظری که کافی التاریخ الحمیدی و بیشتر پیوندم دم بسلسله ارادت محمد و هم واسطه اوست و بعضی
بواسطه پسر او شیخ نام الدین محمد و نیز پسر پسر بزرگ بود و صاحب معرفت و بر او راجد است و وفات او در
و کرم شیخ سارنگ و اوایل مال از انارای نامدار سلطان فرزند شاه بود و پسر سارنگ که او را
مشهور بودند و بنات آبادان کرده اوست و از فرزند سلوک طریق که مخصوص اهل وصول است بنیاد
در اجل بخدایت شیخ قوام الدین خلیفه محمد و هم جهانیان که در تربیت مردان مقام عالی داشت و مقصود
و در کتب اوست افتاد و در پیش و در پیش شغل باطنی و ذکر حق از وی تلقی نمود و بعد از آن نیز ارباب در پیش

و من در حلقه محبت شیخ یوسف ابروی که از شیخ وقت بود و در آن روزی استفاده علم طریقت نمود و از آن
 شیخ را چون حال خرد و اما تنها بود و دیگر که از پیران طریقت به ایشان رسیده بود و بمکر را فی سابقه طلب کجا به شیخ
 و استاد شیخ سالک از ایشان که در آنده هر ساله تا او در اینجا چریت دست داده باشد تنگ شیخ بار دیگر پیش از
 باغ فرستاد شیخ صیام الدین چون یکی بود که بسایه هر دو به اتفاق داشت مگر که انحال شیخ سازگار
 بر قبول آن ترغیب نمود و بعد از آن شیخ انتظار قبول کرد و بان سعادتهای فیضی مشرف شد و فایده در سنه
 و کسر شیخ میناوی صاحب لایحه لکهنو است تمام شیخ محبت از صغر سن بسایه و معانی شیخ
 قوام الدین چو در شرافت بعد از آن مرید شیخ سازگار گشته و کار کرده و ذکر ایشان را با اختیار مفضل مرخم
 و طوالت دارد و این مختصر گنجایش آن ندارد و در ایشان در لکهنو است نیز از دیگر بزرگ شیخ سعد الدین
 بدرین خیر اباوی مرید شیخ میناوی است بزرگ بود و حافظه حد و شریعت و آداب طریقت جمیع عالی و
 و موصوف بود و ترک و برگردان نیز هر طرف هر خود حضور بود و مریع بود و بعد و سماع عالم بود و معلوم شریعت
 و طریقت در علم خود و فقه و اصول تصنیفات دارد مثل شرح معراج و کافیه و حساب و جزوی و امثال آن
 و بر سالک شرح نوشته است مسمی بجمع السلوک بر طریق از علای که از ملفوظات محدوم جهانیان است
 بسی از ملفوظات و حالات شیخ میناوی در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگویی که شیخ
 شیخ میناوی او را به دنیا و هر جا که می گوید قال شیخ شیخ مراد او اندوی شیخ قوام الدین لکهنوی است و حق تعالی
 شاگرد مولانا اعظم است که از فقهاء علماء عصر بود و بهر شیخ میناوی پیش مولانا کتب حارف المعارف بخواند
 و قتها جز مت پیر غرض میکرد که معلوم بندگی محمد و علم است که طبع بنده تفهیم الفاظ این کتاب کافی است و در
 معانی خود و احوال شریف ایشان است اکنون ملازمت درس معالی از برای چیست فرمودی که بایا
 ایات است که با وجود علم ترک تعلیم کند و بطل خود گفتا نمایند و در این بسیار اند چنانچه شیخ صلی بر کعبه
 و صاحب حق و معالمت و بهر قدم بر حضور و محو داشت و شیخ مبارک مسندیکه که با حکام شریعت و آداب طریقت
 موصوف بود و در شیخ سعد خیر اباوی بود و از شیخ سالار مرید شیخ بهاء الدین جوینوری نیز تربیت یافته بود
 و فایده او در شریعت و شیخ صلی مریدی بود و از انبال و باوصاف و رویشان موصوف و احوال ایشان

شیخ میناوی
 شیخ میناوی

با توجرت گرفت بعد دو سال گذشت بر تلی که چهار گروه از باره است افتاد و از جامه های نوزادان که کشیده و بر سر بچه ها انداخته
 میفرمایند که ولایت مار بره و توجرت شده است و در غایت استقامت خاور و خیم و زیر خان قتل و کشتی مار بره و در غایت که میسر
 ولایت تاج از نظر می آید با فتنه و قتل مار بره با استقبال شناسید و آنحضرت از آنجا قصد شهر مازندران را نمود و در آنجا
 بشرف قدم و پس مستقیم گشتند و در آن مرید شدند و کان فطک فی سینه سید و عشره و الف و الف چنانچه چهل سال از ولایت
 طایقین پرور اخشد و آنحضرت را در دفع آنسب غیره دست قدرت بسیار بود و سکونت در مریشان در شهر مار بره
 از زمان آنحضرت است و حال ایشان هشتم صفر سید و الف اتفاق افتاد و از آن روز در مار بره است و معضل
 این ملاحظه در کتاب کورم قدم و ایشان را سپرد داشت و ذکر میر سید و کیس سید و اویس بر فرود و حاکم
 سجاد و میر عبد الحلیل است و در مریش جاد و موافق بود و در راه و در آنسب میرفت و هیچ خود خدائی و خود پنداری
 پیرامون دامن حال او نگذاشت و هیچ سایل را هم خود را میدید که بگوید که من سید و کیس سید و اویس بر فرود و حاکم
 صوفیان را تبادل است و کسی که بگوید و بنام او پیش می آمد بقابل آن تملطف میفرمود اگر برای تمجید فرود و حاکم و سید
 وقت شدت که با وسوسه از راه از فرود و محنت موقوف میداشت و اجرت تمام و کمال حواله میداد و میری از ادعای عالمگیر
 شهنشاهی و جاکه خویش فرستاد و آن حاکم که بمنزل رسید دست ظلم دراز کرد و قهری از قهرای میر سید و اویس بر فرود و حاکم
 گوشه بر سر نام داشت با جماعه از آن نروان ظالم رفت آن دست بر عفت بر تخت نشسته بود و گفته تغییر
 خجول نکرد و چون مجبور بود و سفارت ماند و از آن روز در آنسب که در باقیه ناسزا گفت شاه بر سر عفت و چه چستی
 که بدست داشت چیزی بر سر نهاده و اشارت بر تخت کرد که پایدار و از آنم با تخت را مکرر این حرف گفت آن چه بایست
 گفت زد و بر سر آمد آن ظالم چنان ماند بعد از چهار روز خبر رسید که امیر صاحب جاکه آن مکان فلان بر سر از آن
 بیفتاد و بگرد و جای در ضبط آمد و شرعاً و غریباً از دست آن حاکم خلاصی یافتند و آنم که بعد از آن چه بستی در کتاب است
 مرقوم است و حال آنحضرت در یکم اردیبهشت در سینه سبع و شصین و الف اتفاق افتاد و از ایشان در یکم اردیبهشت
 سیر راه پس مجبورانه خفته رحمة الله علیه و ذکر میر سید محمد الترمذی الکاتبی قدس سره و کاتبان
 است اصل ایشان از سادات صحیح النسبند است آیا اگر امیر و در مقام ماند هر سکونت داشتند و در مازندران
 انتخاب میر ابو سعید از وطن برآمد کالی طرح افاضت نیکند و تحصیل کتب و شیخ ابوالحسن محمد کاتب بنده

هر جامعوی اکثر و حلقه درس شیخ جمال اولیا گذرانیدند و در فضیلت صوری رتبه حاصل نمودند و فائز فراموش از شیخ جمال
 گرفتند و هم با شیخ موصوفه میر شیخ محمود جهانیان و دوی میر شیخ بهاء الدین و دوی شیخ سالار بده و دوی شیخ بهاء الدین
 جوینوری و دوی شیخ محمد عیسی و دوی شیخ فتح الداد و دوی شیخ صدر الدین حکیم و دوی خلیفه شیخ نصیر الدین محمود و دوی
 به طریق مشیته عالی بیت کردند و اجازت سلسله اربعه قادریه و مشیته و سه دره و به دریا یافتند و اما حاجی که از دست شیخ کمال
 را به جز آن رسید و بهر تسلیم نمودند و از آنجا معاودت فرمود و در کالی پای اقامت افتادند و یکشنبه سفر جانبدار و پیش از آن
 چون با کبریا رسیدند با امیر ابو العلاء اعراری قدس سه ملاقات کردند و پائین مجلس قدس نشستند و درین ایام از حضرت
 امیر قهقهه شنیدند و بجز حضرت سید لعل یافت که در ویش و قهقهه چای این است امیر ابو العلاء از مجلس جانب ایشان نگاه کرد
 و فرمودند سه بر بیضی دلش بان مانده و غری با سبان با گریخته دل زایدت مستی و شوق و قهقهه با و گفتند که قهقهه
 ما از نجاست قریب بود که در بدن حضرت سید نشسته اند و فرمودند خود را نگاه داشتند و متوجه جانبدار شدند و وقت
 معاودت در هر منزل امیر ابو العلاء را میدیدند که با کالی سوار می ایشان را جانب خود میکشیدند تا گزیر بعد رسیدن اکبر آباد
 التماس طریق علیه نقشبندیه نمودند حضرت امیر با کمال التفات طریق را تلقین نمودند حضرت سید با کالی آمده سالها با آن
 مشغول بودند و بعد ده سال با دیگر خدمت امیر قدس سه رسیدند چار ماه در محبت قدس کسب فیوضات فرادان
 نمودند و از جمله اسفار و الاسفار اخیر است که یکشش خواجه بزرگ قدس سه فرمودند و درین سفر خلف الصدق ایشان
 میر سید احمد در کاتب سعادت بودند چون بزرگت خواجیه بزرگ مشرف گشتند آنک بیهوشی آورد دست و از حضرت خطبه
 بزرگ در آن زمان و تا بزرگ قبول غایت فرمودند چون با یافت آمدند آن و تا بزرگ قبول در دست داشت
 و از آنجا حاقه قرآن بود و منکر سماع اولیا بحضور حضرت میر صاحب حاضر بود که مغنی آن مشهور بدین آنحضرت آمد و این ابیات
 مثنوی از ترنم کرد **ظلم** گفت حق اندر سقر هر جا روی با بید اول طالب مردی شوی با قصه گنجی کن کاین
 سود و زیان با دروغ آید آنرا فرغ دان با هر که کار و قصه گندم بایش با گاه خود اندر تیغ می آید شمشیر
 قهقهه بکن چه وقت حج بود با چون که رفتی مک هم دیده شود با قصه در معراج دید دوست بود با در تیغ عرش
 و ملائک هم نمود با بجز در بدن نطق دوست از زبان انیغنی نغمه مستانه از زبان آنحضرت جبهه بطریق که
 معبود ایشان بود که چون نغمه می زدند و حاضران سلاطین میکرد و اکثر مردم بهر پیشی غالب میشد و می افتاد

بنجد که اگر کسی افتاد گناز و سبکتری میکرد و او هم می افتاد و هم چنان استیگر افتاده دوم از شراب فسادگی مست میست
 و غرض بجز و حبست آن نفع مستانه اهل ایمان عاقل و سید پیش افتاد که بعد از آن و دیگر پیش نشسته و تا آخر نفع و آنحضرت است
 است حتی کلاثر نفع و آنحضرت صغار باین نعل و تپ گادان و تفریک و و علم باذل بر ایمان و دیده گربان می ماند و در
 و محلی که سوال بد و در و مال اندر شک جاری تر میشد و در و تفریک و عیندی الشبه بودند و در تمام قطبیت گریه گریه
 و مصیبتی الشبه و بوق و عیبت ازین است که چنانچه احوال و احوال از ویس علیه السلام واقع میشد احوال و احوال
 این شغری واقع شود و از صفات مشوقه نقیب سرور و فاطمه و کج بیعت عربی و در سال تحقیق روح و الشکر
 و ارشاد و الهالکین و رساله الفتا و عقاید صوفیه و رساله عمل معمول و رساله ارادات است آنحضرت مدبریم و
 و جوید شش یک روز جوید یکوی از ریش مبارک جدا شده بر شانه آنحضرت افتاد و بود شاه محمد افضل
 الابدادی می عرض کردند اگر اجازت شود موی بر دارم فرمودند بهتر شاه افضل آن موی را بپست خود داشته
 حاضر از اصلا و اندام جمع اند و از موی مبارک آواز اسم ذات شنیدند و بر حاضران حالتی طاری شد
 و ششم شعبان روز و شب سینه آمد و سبعین و الف انتقال فرمودند و در کالپی مدفون گشتند میر غلام
 اولاد گشت تا سرخ غوث عالم یگان آفاق و میر سید محمد ذی شان با گفت تاریخ رحلتش آزاد
 رفت قطب زمان بسوی چنان شیخ محمد افضل الابدادی که سر حلقه خلفای میر صاحب است آنست
 بحضرت عباس رضی الله عنه مشتی میشود و فضایل صوری و معنوی میداشت و در عیبت و بیعت و بیعت
 ارادت میر صاحب سید محمد فخر گشت و با جازت و خلافت مستند گردید و پادشاهان پیشمار از فرزندش چنان
 دل افروخته صاحب تصانیف عربی و فارسی بود و پانزدهم ذی الحجه روز جمعه سیزدهم اربع و عشرين ماه
 و الفات یافت و در الابداد مدفون گشت و کرسید احمد بن سید محمد الکالپی قدس الله سره را در
 ولایت محمدیه و حال ولایت احمدیه از غفوان جوانی و نشو و نما فروغ غرشد و نور ولایت از جبین پهلوان می تابست
 مبدأ ریاض تعالی شاه جمال صوری و کمال معنوی بر دو پا چنانکه ذاتی داشتند و جمیع صفات رضیه و سلامت در سینه
 سیمایم بدل و لیا و در و در و غفر لطیف و ذلیعت گذاشته بود تحصیل علم صوری دست بیعت و بیعت
 خود دارند و در عیبت و چهار سالگی بر سر حضرت و الدخ و قدس سره داشتند و مجلس ایشان و تحقیق گریه

حق تعالی وافر از اعتبار داشته باشد از زانی فرمود و سره کشید را قبله حاجات و جمع و شریف ساخت باده
 این و بقیه از دقایق قدر انکسار فروغی گذاشتند و چون افتاب طالع تاب پر تو الفتات بر هر کس یکسان داشته
 و با صفا تر از حضرت والد ایشان در صحن حیات پذیر خود سبحان و سرده علانی می پرداختند و توجه کائنات را
 بسیار اثر بود بر هر کسی که نگاه بود چه میکردند و بگوشت می افتاد یکی از مخلصان جامه دوشه بر سبیل نیاز آورد و
 آنجا که در مجلس آن نوازش فرماید وقت نماز جمعه پوشیده متوجه نماز نشدند بعد نماز حضرت شاه عظیم اله
 نقشبندی بطول آستین اعتراف فرمودند و حضرت شاه مذکور عرض مدام همراه میداشتند کسی که بر بوت کلاهی
 درویشان هر لای ایشان از آن معراض بود تا میگردیدند چنانچه در بنابر آستین قفسه نمودند آنجا که بنین خود را بست
 شان داد و آستین ایشان بست خود گرفتند و آستین شاه عظیم اله نقشبند را بست نمودار شد که باعث انفعال
 آن گردید و آستین آنجا که بست بود و در نوزدهم منفرستاربع و شانزین ماه و الف سفر آخرت نمودند و در
 کمالی سحر است فرمودند و دست پیر در عقب گذاشتند و افضل اله و سلطان مقصود و سلطان مسعود
 شاه فضل اله قدس سره فرزند و جانشین حضرت محمد جامع دانش صوری و معنوی و حامل سفر ظاهر است
 و باطنی ملک بود بصورت بشیر منفر گرامی و لایت مجسم بود و ذوق و شوق از هر موز تراوش میکرد و بذل و کرم
 و سایر صفات رفیع پر تباه اتم داشته اند و قریب چهار شخص رسیدند و عرض کردند که دلهای ما از سوادت حکم
 سنگ سخت مبدار و در عمر گاهی نم از چشم بای مانده نام آنحضرت کشیده از مسافت بعید رسیده
 ایم آنجا که آن وقت خط بوی حق خود جالند هر می گویشتند و خط طولانی بود از آن خط دست گذاشتند
 چنان توجه فرمودند که هر چهار سبیل و امید پسندیدند و عکس تجلی چهره مبارک بر سرتوهای ایوان که از قلعه بلند می
 میخیزد بود و مذاق گرفت و آنها تا دو بایس در حالت بنیودی و شور و شریک و یکا ماندند بعد افاقست بیعت با او
 آنجا که در چهاردهم ذی قعدة سده شصت و هشت و مائ و الف وفات یافتند و ذکر شیخ محمد محی المومنین
 شیخ خواجه البرزنجی حقیقی و امام دو سجاده نشین شیخ محمد افضل الیادی است قدس الله اسرارها
 بحر مروج علوم شریعت و طریقت و جماله سیراب در دامن در یوزده گران کوچ طلب میرحیت او را قبول
 عظیم پدائست و خارق عادات بسیار سرود و کتب و رسائل کثیره تصنیف کرد خصوصاً مکتوبات ایشان

شیخ زکریا
 ابو العباس

از آنجانب حاصل میشد درین عرصه اول از تربیت طالبان و رهنمای کرمان صاحبان کالپی قدس الله اسرار بهم گوش
 حق نبوتش میرسد غم خرم آنجا نموده بخدشت قبله آفاق نادیدنی عشاق حضرت کشیده فضل الهی صاحب کمال
 روح و نمودن آن قدوه زمان مقدم ایشان را اگر احمی داشته فرمود که ذلت شما در برابر امور صوری و منکر
 معنی است و سلوک شما با آنها رسید مخرجی شوید و بجهان خود قیام دارید حاجت تعلیم و تعلم نیست یک
 اعدا است این کسب کلام عقلات این راه بودند عنایت فرموده اجازت سلسل خرقه در پی خویشیت و شنبه
 و سه پیر و مداریه محسنه خلافت با دیگر ائمه اهل نوازش فرموده زیاده از دور و حکم استقامت نفرمود
 و از غایت عنایت بر زبان را ندک جای که ذات بابر کات شما استقامت داشته طالبان آنجا آمدن
 باین صوب حاجت نیست و لذا آنجا مخرجی شده در ماه هر تشریف آوردند و سی سال از مقام خود حرکت نداشتند
 الا بعد از مبارک شدن سال کان پر داشتند و بهیچ سلسله صاحبان کالپی را جاری ساختند و با پسران و اقربا و دیگران
 قدیم سلسله قدیم آبا و اجداد خود نیز رحمت میشد احوال فکر و شغل و حالات ریاضات و مشاغل
 و تماشیات و عملیات و خرق عادات و تقرنات و ذکر اسرار و نکات از تعقیفات و حال ظاهر باطنیه
 آنجانب در کتاب کاشف الایستار مفصل مرقوم است تولد آنجانب در سبت و ششم جمادی الثانی سنه یحیی
 واقع شد و بعد از عمر هفتاد و یکسال و چند ماه در شب دهم محرم الحرام قریب صبح سنه اثنین و اربعین و مانده
 و الف و فیروز علی شانت و فرزند شریف با کبد عالی و دیگر عمارت سنگین اولاد آنجانب در ماه ربیع
 راقم زیارت از آنجانب شرف شده است ذکر شاه آل محمد قدس سره ابر شاه یکت الله
 بعد از کوار صاحب کاشف الایستار تولد ایشان در بلگرام در شهر دهم رمضان سنه یک هزار و یکصد و یازده ظهور
 یافت چنانچه پدر ایشان بلفظ ظهور تاریخ تولد ایشان یافته اند و چنانچه سجع خاتم ایشان است مخرج
 ظهور آل محمد بکرت الله با صاحب البرکات را با ایشان عنایتی خاص و معنی واقعه و تمام عمر زیاده
 فیض الهی و والد نیز گوار فیضها بود و بچگونه روادار جدای ایشان نبود چنانچه گاهی در نماز جماعت در مسجد
 اتفاق میشد آنحضرت میفرمودند که امر و زحلالت نماز نایافته آنجا نیز بجای معرفت بودند که بالاتر
 زبان است هر دو سال ریاضات حق داد و انداخته از آنجا رسد سال کامل در اعتکاف غلوه گنجین بوده

زینب
 کاتبه

و افکار زبان جوین میفرمودند درین زمان اعمال او بود و وقته در اشغال و اذکار از هر طریقه جاری ماند و فیوض
و افکار تجلیات ناقده و لایحی دست داد و از کلام و کتب نفس بر داشتند و این شغل را بعد بر کمال رسانیده اند و کل
درین عمر تا سه ماه بقدر فلوس آب خورده اند و نان با بره مشک استعمال نموده اند و سلوک تمام ساخته اند
لیکن حرارت بولاج چنان مشتعل شده که قریباً کجی دق رسیده از تندی حکیم عطاء الله قزق و حاج حاجی ال
مکرّم درین وقت صحت از تربیت سالکان غافل نبوده اند قول مصنف و حضرت جدی قدس سره
تمام خدمت طالبان و سالکان حواله فرمودند و ایشان را لکله درین امر متفرق بوده با از سنگی
در باطن تغییران و در بیان پر داشتند تا بعد حضرت جدی چنین بود که اگر طالبی می آمد و استعدادهای طبیعی
میکرد چیزی در شغل مشغول ساخته میفرمودند که اگر طلب میداری در صحرای و این کسب را تمام کرده
در خانه خود بجای میدادند و طلب ابوی سلوک و جذب نیز طالبان را ارشاد میکردند چنانچه حضرت جدی طالبی
را که میسر چیزی گفته میفرمودند که نزد سید آل محمد برده و میفرمودند که سید آل محمد خیلی بابر از سراسر کسب
گردانیده و ازار است بخشیده و جناب قدس با از سنگی ظاهر شریعت و تهذیب اخلاق و مراتب باطن
و قیام طالبان در حضور برای سالکان این شهر اطراف کوشیده و سر انجام آن میدادند و شب و روز مشغول
تعلیم و تربیت بود و اندوخته ناخوانده را الف با شروع کنانید و با سبق باطنی هر از می نمودند و غلظت این
نفیس عام در حوالی شهر و نواح اطراف منتشر گردید و فوج فوج سالکان و دنیا داران میسر شدند و مقصد
خود می آید و در جناب اقدس از سیمائی سالک سید است که این عزیز را فلان شغل کاگر خواهد بود و فعلان
طریقه بمنزل مقصود خواهد رسید همان شغل او را مشغول میساخت و در کتاب مذکور ذکر مطلقاً ایشان
و مریدان و کشف و کرامات و تعلیم طلب و تعلیم ذکر و فکر و شغل و اعمال مفصل مرقوم است در روز روشن
آخر شب شانزدهم رمضان سنه یک هزار و یکصد و شصت و چهار انتقال فرمود و متصل موضوع پدر بزرگوار خود
بطرف شرقی آسود و کمر شاه حمزه و فرزند ارشد شاه آل محمد و مصنف کتاب کاشف الاسرار
بودند آن کتاب که میسوزند و قلمی این فقیر چهاردهم ربیع الثانی در سنه احد و ثلثین و مات و الف است چون
میکرد کسی رسیده و جناب عالی ازین عالم رحلت فرمود و از آن وقت بر این مکان نشسته است قریب

بیشتر از این

شش و چهار سال میشد که در نجاشه استقامت میداد و سال فقیر بشت و بهشت کشید و بنظر لطیفه غیبی میشد
 و اکثر این رباعی بخواند رباعی اگر گوهر عالمی نسفتم هرگز ۱۰ و در گردن زرخ نرفتم هرگز ۱۰ نمیدانیم
 و آستان کرم ۱۰ زیرا که یکی را دو نغمه هرگز ۱۰ عمری بحسرت گذرانیده ام و جای بحسرت دریا
 هم به غلوسه از دوکان بخار در گره نه پیشتری نیک کف جواز خرمن را ایگان حاصل نه فقیری با وجود
 این با غلاس هاپیان قطب زمان میگویند و عالمیان خوش ارشاد و میخوانند من هم این زمره عوام و خوا
 و رباخته ام و ماتم خود داشته ام ای دل تو کجا میری و کدام راه می پویی سه تو ی سرایه و دنیا
 وین دیگر چه نیوی ۱۰ و دو عالم گرد و دیناری جهان حاصل کنی خود را ۱۰ نوز میدی شکایت میکنی چشم
 از که میداری ۱۰ کرمی هم مقرر کن اگر سایل کنی خود را ۱۰ استغفر الله لا حول ولا قوة الا بالله این فقیر
 استغفر بنور و نخستین لقب با حق صاحب سمی بسیدال محمد دیگر معروف است بشی صاحب سمی بسیدال کرات
 سوم مشهور به سمی صاحب سمی بسیدال محمد بن علی حق تعالی در عمر ایشان بکرت و بدو به راز خویش
 سازد و حق محمد و ولد و بدو آنکه میرسد محمد مغری که از اجداد سادات بلگرام با فقرانه در قتب بار و از اجداد
 سنی نام که کافر منصب بود و در بلگرام متوطن گردیدند و در سابع و عشر و ستمانه بدستوری سلطان
 شمس الدین التمش غازیان اسلام را بر ابا قارث عیال و سپاه بقتل رسانیده تاریخ این فتح خدا
 است و بعد سی و یک سال سید موصوف در چهاردهم شعبان سنه خمس و انجمن مستانه ابا تم و قدر
 فرامید آن مرج البحرین مضایل صوری و معنوی و مدی و اخی قیط الدین بختیار کاکلی اوششی بود و در
 حضرت شاه حمزه وصیت نامه بنده از ایام وصال پیش از ششماه نوشته در قلعه ان مخفی داشته بودند
 و آن انصیت وصیت نامه بالابند عشوه گری سر و ناز من ۱۰ کوتاه کرد و قصب عمر در این
 معلوم بند نامی خدا سلم الله باد که فقیر را سفر آخرت و پیش آمد آنچه حضرت جدی قدس سره آخر سال
 چهار انواع ارقام فرموده اند اینجا را ببند است حتی الوسع و آن سامی بلشند و بانام رادی بازند
 و این جانب اجازت خلافت سلاسل خمس مقرر دارند و ادیم و با سماء اربعین و جشن و دعا و میانه
 و سوز قرانی و دیگر ادعیه و از کار و اشتغال بمشافه و غیر مشافه مجاز و ما دون بوده اند و هستند

و از غایت کثرت آن شریعت فراوان جز دوست اید لازم دارند و دست طمع بآستین قناعت بپنجه و جلایه لکنایان اید
 انحراف است شیخ المخطورات نیز گفته اند و کتب سلف و حقایق و اورا بر مشغول باشند و کمر سعی در طریق انقیاد علی
 از دل و جان استوار بر بندند و شید کریم اغراض عین در مورات و نیوی لازم شناسند از آن روی گل و خار
 اندیزین مانع که هم طوائس دریاغ است و هم زانغ که اگر بنی بدوین مزن دم که هم ابیس با بیم
 آدم دنیا گذشتی و گذشتنی است اینها با هر کس بر داشتی است و اگر کسی از این احوالی بنظر آید
 آید دست شما و زامن اولیکن درین زمان المیت این امر مفتوح و نصیبت موجود و بچرب زبانی و شیرین
 سانی کسی فریفته نشوند که این طایفه در هر وقت اغرض من الکبریت الامر بوده اند و فاتحه سالیانه هرگز تکلف
 نگذرد بلکه نه نمایند که حکم چنین است بعد بست سال روشن خواهد شد حالا مسدول در حل و کاری ازین هم پیشتر
 پس ازین دعا بای بر بگازد و خویش فقط گویند بعد بست سال جاگیر ایشان در ضبط اکثر نیران آمد بعد از افضل
 الهی و اگر داشتند دید متمم دیگر بگویند حافط کرده نیافت که گم گشته که با دقتش بکار نیست
 غزل وقت آن آمد که غم لامکان بر پا کنم که این جهان و آنجهان را در هم و بشیداکتم که وقت آن
 که زیادتین بشم به غم سوئی و دوستان عالم بالا کنم که نغمه قریبانی الدسیه ای نمود که بار فغان مالا انگ
 آن صحرایم که نقطه آفرینان می رسانم ای فلان که دوره قوسین را قرب با آذونی کنم که بعد و بی را
 بقرب و سوسه سازم بهم که این خیالات تو هم را بخود رسوا کنم که نفی در اثبات و اثبات در نفی که با
 الا و لا چه آید که تالا کنم که رخش جزو از لا و لا چه آید که این مان که زان طریقت سید امکان ضمیمه
 بر بکنم که صورتی نمیدانی نفس آرم برون که طایر قلند نشین را ما ده غنقا کنم که بخود انا با خدای
 خویش که در هم بمانان که بخود انا خدایا با خدایا کنم که سازن را بشکنم و این پیر بانی جان در غم
 با صدای بیست طنطنه در نا کنم که بجزه قطعی وصل جان کنم یعنی نما که دوره نامرکز الهی را بیا کنم که
 انقبی در چهاردهم محرم سید که از یکصد و نود و هشت برکت حق بیوست و کر اچی صاحب
 اسم شریف سبیل احمد مدعی عبادت شین بر بگو و از حضرت شاه حمزه بود و شیخ المشایخ وقت
 خود شیخ آن زمان آوازه بزرگی و شیخ ایشان شنیده بخدمت ایشان می آمدند چنانچه

شیخ المشایخ
 صاحب

حضرت شیخ غلام حسین صاحب دوا خود فقیر صاحب بن الدار بر ما چون ببارت ایشان رسیدند بعد دریافت
 بوی حق بدعا کمال تعلیم و تکریم ایشان بر خود لازم دانست و در فیض صحبت خود در آوردند و تعلیم سایر بعین
 و جایگانی و دیگر احوال و مشغالی و ذکر و فکر نموده در هیچ طریقه قادر بر و چشمه نظام و سهو و دیو و افسوس و
 ابوالغالی که از مشایخ خود رسیده بود مجاز و مازون ساختند فرمودند که صاحبزاده ایشان فرستاده
 حضرت نبوت الشکین اندو پسند خاطر ایشان را ملو طمیدار شدند الغرض بر کمال بزرگی و اخلاق ایشان و تعلیم
 و تواضع فقرا و علماء و مسافران اتفاق است گویند پسر بزرگوار ایشان در حیات خود پربا ضات و مجاہدت
 و لبش خیر و بر خواندن نماز معکوس ایشان را کوشش بلوغ میفرمودند و هر روز دریافت آن می نمودند اگر
 در تعداد و مشغول و ذکر و سیر و شب از پسر ثانی خود در ایشان زیادت می یافتند همراه خود طعام میفرستادند
 دالال و شبان از این شفقت معزز و ممتاز میفرمودند و میگویند ایشان تا دوازده سال خود را در جانی
 نماز شکوستانه بودند و در پاریس مبارک ایشان نشان ریس نمودار بود و وصیت نامه ایشان
 بندهای خدا سلیم الله تعالی آنچه حضرت ابوی رحمت الله در وصیت نامه رقم فرمودند بر آن موافقت نایند
 و طریقه بدیت بخیر خاندان خود چنانچه پیر و چنانچه از پیر و چنانچه از خلفاء خاندان خود از جانی دیگر نگنند چرا که
 صحیح است که باغ چراغ حاجت سر و صند است نه شمشاد خان بهر چراغ که کمتر است نه فایده
 و استفاده را مضائق نیست مع متاع نیک از هر دو کان که باشد نه و در آداب سجد و خافق و
 درگاه بکوشند و از بایست ملو ط و از نایاست محفوظ دارند که عمده کار شریعت است نه خلاف
 بهیچ کس رسیده که بر گزینمزل نخواهد رسید نه و در خدمت صادر وارد و در تعلیم و تکریم مشایخ
 و فقر و علماء و فضلا و بکوشند و آنچه از دست ایشان آید بطریقی بایست به حرمت تمام متواضع شوند
 اگر ازین معنی از ایشان کسی راضی نخواهد شد موافق بر ایشان نیست و علم و عمل و پیشروانند کار نیست و اگر
 زیاده این دعا مانع بیگانه و خویش و کار ازین اہم در پیش و اسلام و فاجده سالیان بد کلفت نگنند بیک
 کار شربت بایک نان جوین بکنند و خدمت دارد صادر بصدق دل کنند مع خدمت و بر مذہب
 خفیہ قایم باشند و رسم لغزیت از سه روز زیاده ننمایند و روشنی و چراغان بعمل نآیند چرا که این

عاصی تکلف رواند و در تکلف در شریع روانیت در مقتضای سید که از او دو صد و شصت و پنج
 بر حجت حق بیگستند و در مقصد ما بر سه فریب ابجد خود فون گشتند و پنج پسر در عقب نگذاشتند
 و کمر ستم را صیاحب اسم شریفی ال بر کات مرید و ما ذون از پدر خود شاه حمزه و از پدر در کات
 خود سید آل احمد بودند بعد انتقال برادر موصوف بر سر در شاد ایشانش گشتند و بر تقوی طهارت و بر
 طریقه آبا و اجداد خود مشهور و معروف بودند و رو پیر از دست نمی گرفتند و مس نمی کردند و اگر نگاه
 اتفاق مس آن افتادی دست را میشویدند تا حافظ نصیر الدین با طلب خدا قصد قدم بوسی ایشان
 کرد چون قریب ما بر سه رسید راه گم کرد پیوسته راه را دیده راه پرسید آن پیر این را تا بدر و از ایشان سالت
 گم شد چون بگذشت ایشان شرف شد دید که آن پیر به بر ایشان هستند و ایشان بودند بعد از خود
 باطن ایشان فرمودند بطریقت گوئیار بر و در اینجا باش حافظ صاحب کور هم در اینجا جاند و قدم
 بیرون نهاد و ایشان حضرت در علم ظاهر و باطن نصیبی و اخروی و خلقی کامل میباشند و در سبب بنفوس
 ستم که از او دو صد و پنجاه یک انتقال کردند و در احاطه روضه جدا مجد خود فون گشتند سید آل احمد
 ولد ایشان مرید هم بزرگوار خود سید آل احمد هستند تا حال بر سر آبا و اجداد خود نشستند و در طریق
 سلف خود جایگاه مییابند عالم اند و سید حدیث شریف از مولا شاه عبدالعزیز گرفته اند و از خان
 حمیده و صفات سنجیده و نظیری ندارند و قی بر باریک بزرگان ما بر سه رفته بودم چون در خالق
 صاحب البرکات رسیدیم نمی را دیدم که آثار بزرگی و شیخ از سید ایشان سید است تسلیم نموده
 ششم بعد دریافت حال بنده در یک حجره آن خانقاه جای دادند و کمال شفقت بزرگان و کرم کارخانه
 سر فرار فرمودند سید عالم از اولاد صاحب البرکات که بخور و سر کار نام دارند
 مشیخ کریم النفس جابرکت و صاحب جود و کرم هستند چون در خانقاه شریف آمدند بکات
 خود بنده را مغفرو ممتاز فرمودند بعد دریافت احوال هم بسیار شفقت و مهربانی مبذول فرمودند
 و حسب معمول خود نام نشان بنده در دفتر خود نوشتند سید عالم تقال بعد تحریر بنده دوم محرم
 سنه یک هزار و صد و هشتاد و هشت بکار حجت حق پیوست و کمر میر سید است محمد

تحریر
 سید محمد

تحریر
 سید محمد

ایشان از خلاصه ستر شدن و عمده خلفاء حضرت امیر ابو العلاء قدس سرها بودند حضرت امیر را هر پنجها
 نزد رعایت نگارها و خواج معین الحق والدين چشتی قدس سره رسیده بود با کل ایشان رعایت فرموده
 بار امانت ولایت و ارشاد تفویض نمودند نقلت و قلع اصل ایشان بر بان پور است تحصیل علوم ظاهر
 و درمی کردند بعد فراغ علم بطلب خدا در ملک ننگال تشریف بفرمودند خدمت مشایخ آن دیار حاضر می نمود
 چونکه استعداد ایشان عالی بودی مقصود خود یافتند بعد تلاش بسیار از شخصی تعریف حضرت امیر شنیده
 قطعه ای از آنجا که در چون شهر کالی در میان راه آمدن آنجا یک کوزه مصری برای نذر حضرت امیر فرستاد
 نمودند و در شهر کرباب رسیده خدمت حضرت امیر حاضر شدند و انوقت حضرت امیر از نماز ظهر
 فراغت یافته در محراب مسجد بایاران نشسته بودند ایشان تسلیم بجا آورده آن کوزه مصری پیش
 نظر گذرانیدند حضرت امیر نام ایشان پرسیده فرمودند ترو فقیر بکار آمده فید ایشان عرض کردند
 نام خاک و دوست محمد است و شهر و فقیه کرم حضرت شنیده از ملک ننگال بطلب خدا حاضر
 آمدیم حضرت امیر تبسم نموده و قدر مصری از آن خورده و باقی تقسیم کرده فرمودند که ایشان در این
 شیرین کردن لازم است که من هم بن ایشان را شیرین کنم پس ایشان را توجعینی دادند و از اباده وحدت
 مست و مدبوش کردند چون ایشان بهوش آمدند نماز عصر و مغرب و صلاه کردند و جمیع آن جمعیت کردند
 حضرت امیر خرقه و خلافت و شجر و طریقت خطا کرده فرمودند و در شهر بر بان پور بر وید و طلب خدا راه
 نمایند ایشان عرض کردند حضرت از قدم بوسی خود جلد جدا فرمایند چون اجازت اقامت یافتند در یک
 سال بخدمت حضرت امیر از غلین بر واری و پایه گویی و مجلس رانی فیض انداخته و بطرف بر بان پور حضرت
 گرفت در ملک دکن فیض باطن جاری کردند و مشهور معروف در آن ملک گردیدند و پیغمبانی در فراق
 امیر خود گفتند و سبب ششم مجادی الثانی روز جمعه سیزده اردیبهشت حق پیوسته عمر شریف سال
 چهار و نوزده رسیده بود و در شریف در اورنگ آباد در یک مسافر شاه یا محمود شاه واقع است این برود
 از خلفاء ایشان بودند و سبب ششم انجا که شاه محمد فرما و خلیفه سوم سید دوست محمد
 قدس سرها را با نوزده مولد ایشان شهر دلی است و الد ایشان یکی از امرای بابوشانی و مصوبه

بر تان پور بودند کلمی گاهی مد فرزند محمد فرما و بخت حضرت سید حاضری بودند آن زمان عمر حضرت شاه محمد
 دوازده یا سیزده سال بود چون رابط محبت در دل ایشان جای گرفت سوائی همراهی پدر خود بخدمت حضرت
 سید حاضر آمده فیض محبت می ربودند چون از نیال پدر ایشان واقف گردید با حضرت سید عرض کردند که من
 بجز این فرزند دیگری ندارم و ایشان از آمدن اینها از کار دنیا میکار خواهند کردید حضرت سید فرمودند که شما
 هر دو ایشان را مانع آنیم تا در اینجا چون منع کردند تیر عشق که در دود کینه ایشان غرق شده بود پیران
 نیامد چون پدر ایشان باز بار دیگر عرض مذکور ذکر کردند حضرت سید فرمودند شما میخواهید که در حضور پادشاه
 دست بسته ایستاده گرد و در خدمت پادشاه بخدمت ایشان ایستاده باشد آخر کار پدر ایشان اجازت
 داد و منع نکرد بعد چندی ایشان در علقه ارادت حضرت سید درآمدند و بیعت کردند و خرقه و خلافت
 یافتند و تاحیات شیخ خود استازان شیخ را نگذاشتند و شیخ و تربیت انتقال خود ایشان را وصیت فرمودند
 که بعد ما در شهر دلی باش و طلاب خدا را تعلیم نمای چون ایشان بعد انتقال شیخ خود در دلی تشریف آوردند
 انس و جن شیشه فیض عام ایشان شنیده و دیده آمدند و مرید شدند و فیض نسبت عالی ابوالعلائی
 فرموده پیر برداشته و ایشان در آخر عمر کمال کثرت استغراق تشریه از تکلیفات عالم تشبیه با کل مرشدین
 و چنان محبت غلبه نموده بود که خود را بر سر سندی مستند مریدان می پرسیدند حضرت چومی جوینده فیض
 فرمود که بگرفت اکنون دینی بود و چون حاجت بشارت فراموش میکردند مهربان باد میدادند بعد از وقت
 آنکه توجیهی ایشان مردان بخود می افتادند و از فیض محبت و تربیت ایشان مقام معرفت می رسیدند
 در سبب تخم جمادی الشانی سنده یکبار و یکصد و سی و پنج و قات یافتند فرار شریف بشهر دلی در محل کوچکی
 واقع است و از اعظم و عمده خلفا ایشان یکی مولانا برهان الدین خدا نما بودند و دیگر میر سید الدین اعظم
 و اکمل خلیفه ایشان حضرت شاه محمد منعم قدس الله بود و خلیفه اعظم و مرشد زاده حضرت مولانا
 برهان الدین خدا نما حضرت شاه رکن الدین عشق بودند و ایشانرا از حضرت شاه منعم هم اجازت
 و خلافت بود و خلیفه حضرت شاه رکن الدین عشق حضرت سید خواجہ شاه ابوالبرکات بودند و خلیفه
 حضرت شاه محمد منعم حضرت شاه حسن علی بودند و خلیفه حضرت شاه حسن علی حضرت حکیم شاه فرحت

بجای

قریب است که هر یک بودند حضرت شاه قمر الدین حسین عظیم ابادی خلیفه اعظم حضرت سید خواجه شاه ابوالکلام
 بودند و نیز حضرت شاه فرحت الدین و خلافت یافت بودند و مولده موطن و مدفن ایشان عظیم است و ذکر
حاجی سید عطا حسین عظیم ابادی ایشان مرید و خلیفه و خواهرزاده شاه قمر الدین حسین بودند صاحب
 ذوق و شوق دایم و جد و جلال بودند در غلبه شورش عشق و محبت حرمین شریفین و ذکر علی انگیزان بزرگداشت
 به برکات انتقام شریف فایز گردیدند و وقتی بعد از آخر عمر جوانی و آغاز پیری بجهت دوستی مشفق غنی
 خویش غوثی اتفاق اقامت بکربلا با اقاربه بودند در آن زمان حاجی صاحب کمال حجاز در اینجا تشریف نشین بودند
 بودند شنیدم که در ویشی ابوالعلائی از سفر حج در یک شهر دوقی اقرار گردیدند و هر مکان مکالم اخلاق
 جمیع حسنات منشی غلام غوث صاحب کتب و محبت با توفیق فضل امیدار و منفرد کمال انداز انکسار است
 لطیف آیات حضرت امیر ابو العلا قدس سره و محبتی دارم بعلامت ایشان رفتم چون رسم ملاقات نمایان
 گردید چنان اشتیاق و اخلاق مبدول فرمودند که هر دو رنجست ایشان میرسد هم تا آنکه الفتی و نقلی فرمود
 بر خیز گردید روزی فرمودند که هر چه تو از طریق حقیقت ضایع به خبری باشد ما را بدی و آنچه که نزد ما عظیم
 ابوالعلائی موجود است بگیر ای غوث خباب هر چه عنایت فرمایند و تعلیم نمایند و قبول است لیکن من لیاقت
 عظیم و تعظیم آن ندارم و عرض در محرم جمادی الثانی سنه یک هزار و دویست و شصت و سه از کار و افکار و افکار
 و مراقبات طریق عالی ابوالعلائی با اجازت دایم الخیرات و ترکیب توبه دادن به چهار طرق و شناخت کیفیت
 نسبت به چهار طرق و شناختن ماده جذبی و سلوکی طالب مشوره و اجازت نامه نوشته دادند و فهمانیدند
 چنانچه مجبور آن رسال البت اجازت نامه خوانم الفقیر عبد الرزاق الشهبه عطا حسین فانی این سید سلطان
 محمد بن سید شاه غلام حسین بنوی ابو العلائی المنعمی قدس سره عا مظهر البیان است اخای الطریقت بالیف
 خلاصه راه ابادی را و اله عرفان ازین فقیر تحت اعوان الفاظ و عبارات و کسان و غرب دلائل الخیرات فرمود
 و خاک از شیخ السید محمد ابن سید عبد الرحمن شریف الحسینی الملقب صاحب دلائل الخیرات مغربی القصدی بمقیم
 مال مرینه المنوره فی رفته رسول الدعی علیه سلم احمد آل مولف دلائل الخیرات ایشان از شیخ
 السید محمد ابن احمد الدعری الشریف الحسینی ایشان از شیخ ابوالبرکات العظمی ایشان از محمد بن ابی

بنی الحجاج ایشان از شیخ سید محمد المقرئ ایشان از سید عبد القادر الفاسی ایشان از سید احمد ابن ابی العباس
 الصعفی ایشان از محمد علی ایشان از سید عبد الغفر بنیای ایشان از مولف سید محمد ابن سلیمان الخزرجی ایشان
 الحسنی مغربی صحیح نموده و اجازت حصول کردند فقیر نیز غلام محمود را اجازت داد و ایضا برادر طریقت فلان
 را و ابادی بعد تعلیم ذکر و شغل و مراقبه از فقیر سلسله قطبی الحشمت ابو العلامه المنعمیه الغفر بنی حاکم که از احوال ایشان
 مازون گردانیده باشد و آنچه از سرشان رسیده است بدین مامور گردم که بر سبب که اجازت صادق برای
 حصول بطریق عالیه طالب اید بطریق علم این سلسله تعلیم نمایند و مدت مقدس السنه و الحاجت هم به منزل
 یا و از این و فقیر از مناسبتی زندگ کند ای مای باشد و در جبهه شب و گاه صلاه العشق معبد و از این
 بر جبهه مستقیم و البته غایت بخیر گردانید و از این بطن اصلی خود عظیم انوار تشرفین بر ندان احوال حیات
 محلات ایشان معلوم نیست و کما ان سید السادات منبع حسنات حضرت میا نصیب
 شاه محمد حسین حجت الله علیه اسم شریف شاه غلام حسین بود که یکبار میا نصیب بشهره خود
 را محمد حسین می نوشتند مرید و فلیف حضرت شیخ عبدالکریم عرف خود فقیر صاحب بیرون و بعد از این
 بجام شریعت و طریقت و از اهل تقوی و ورع و صاحب مقرر کل پدر رقم را در ایشان میدادند میان حضرت
 ظهور الحسن اعمی فاروقی که یکی از بزرگان این شهر و مرید میا نصیب بودند بزرگت خان صاحب علی مجید خان اعمی
 فاروقی که از روسائی این شهر و مرید میا نصیب بودند رساله در احوال میا نصیب نوشته اند و این می نویسد
 که محمد شرف علی صاحب و الدلسیدی در نوشته ای از سادات صحیح النسب شهرت میزند حضرت سیدی و مرید
 میفرمودند و الدین فقیر در احوال حال محبوب بودند و از باعث بعضی وجوه وطن خود گذارشته و شاه جهان آباد
 متوطن شدند و تولد فقیر هم در آن شهر اتفاق افتاد و هرگاه که قریب بر چهارده سالگی رسیدم همراه والد خود در راه
 شده بعد طی منازل و بعد طی بلبل رسیدم شاه قطیب الدین فلیف محمد زبیر بن محمد شرف که یکی از مقبولان
 اهل سکن آن خطه بودند و نزد ایشان حاضر شدم و الدین فقیر از ایشان بعیت کردند حسب اتفاق و شایسته
 که در آن راه کمال خواستش بطرف من متوجه شد و فرموده بود که شما هم یکی از مقبولان و درگاه اهل غریبه نیستید
 و من این فقیر را نیز و یافت گردید که در غائی ایشان در حق من با حاجت انجامید و در راه حال از والد خود

میا نصیب

ظاهر و بایست و مجادلات و اشتغال باطن حاصل نموده بعد از اجابت از آنجا زیارت حضرت خواجه قطب الدین نجف را نوشی
 مشرف گشته استقامت و زهدیم بعده همراه والد خود وارد شهر اجمیر شریف شده و حجه که مقابل هزار مکرکس
 سلطان هند حضرت خواجه معین الحق والدین بود و قریب شش سال اقامت گزیدیم بهم در آنجا والدین فقیرترین
 عالم وقت سیفر بر بسته در آن شهر مد فون گشتند بعد فوت والد مرحوم بر خاطر این فقیر بنایت برنج و الم طاری
 شد را قلم گوید در سندی که هزار و دویست و پنجاه از طرف نونک روان اجمیر شریف گشته در میان راه با یکی از خادمان کاه
 خدمت علی نام ملاقی شدم از وطن خاکسار پرسید گفتم مراد ابا که گفت شاه غلام حسین امیدی گفتی گفتم پس آنحضرت
 ام گفت من شاگردم کیار در آن شهر ملاقاتشان شرف شدم بخاطر تاثیر آمدن چون اجمیر شریف رسیدیم و بشرف
 زیارت خواجه بزرگ قدس سره مشرف شدم هر یک از میان خدمت علی ندو که در اینجا حجه بود اقامت آنحضرت
 گفت تا حال موجود است و بنده را همراه خود گرفته از زیارت حجه شریف مشرف گردانید دیدم که بحجه بر دروازه
 شرق روی مسجد کبری بجانب جنوب است و مقابل آن روضه شریف سلطان هند خواجه معین الحق والدین
 که آستانه ایست مسجد کاه مشرق واقع است پس از آن با و یا مسجدی که آن فقط چوب تر است نشان داده و قریب
 آن روضه شریف بجانب جنوب مایل بود شمس غروب واقع است گفت که آنحضرت در اینجا نشینستند باز آمدیم بمسجد
 قول که کشی برویت حضرت خواجه بزرگ مشرف شده بلا واسطه از آنجا ب سعادت بیعت حصول یافتیم
 بعد بیداری عجایب تاثیر بر خود یافتیم از آن روز بر حال این فقیر حضرت خواجه بزرگ نهایت نظر الطاف پیدا
 چنانچه پس متونی زیادت شریف مریض و قریب مرگ رسیده بود پدر مریض این فقیر را در مکان خود طلبیده
 در خواست شفای پسر خود نمود این فقیر متوجه بجا بخواج صاحب شد سلب مریض کرد و حال شفایات
 هر گاه استقامت آنجا اکثر طریق اشتغال و اعمال و طلب مالت و لطمه خود و دیگر در ویشان انداخته و دید چند مدت است
 حضرت خواجه بزرگ بیعت این دیار رفت سیفر بر بستم وقتی که در آنجا بیهوش بودم خوابم ناخودآگاه می نمود و می
 که در حضرت شیخ عبدالکریم بودند فروکش شدم در ویش موصوف کالات حضرت شیخ بزرگان خود آوردند
 با استماع آن نهایت از غلب ملازمت شیخ گردیدیم بعد چند روز در شهر امپور رسیدیم بحجه حافظ عبدالرحمن
 که نزد حضرت شیخ بودند استقامت کردیم روزی همراه حافظ صاحب شرف اندو در ملازمت حضرت شیخ

به تمام از راه کمال توانش بکافو صاحب فرمودند که این در لیش با و حجره خود و بجهت این فقیر هر روز
 در خدمت شیخ حاضر میشد روزی در وقت تنهایی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند همان وقت
 از توجیه آنجناب ذکر کلمه لا اله الا الله از قلب من جاری شد و صحبت اول مرتبه زمانی لشخ نقاب بهیروز
 خویش میشو و بعد چندی ارشاد شد که بعد نماز عصر در وقت مراقبه حاضر شده باشند پس بفرموده شیخ
 در وقت مراقبه حاضر می آیدم بمضل آنجناب نشستم بعد از مرشد که وقت ثنوب کتاب حدیث شریف
 ازین فقیر نیز مطالعه میکرد و باشند چنانچه بموجب کتاب آرد و در حضور آن جناب تاثیر بر خود
 می یافتم شبی حضرت شیخ در وقت تنهایی متوجه بطریق این فقیر شد فرمودند که اکثر شغال
 از حیثیتیه و قادییه وقت بندید که از پیران ما میارسیده اند و عرصه قلیل بشما خواهد رسید
 چنانچه در عرصه و وسالی ایفائی و عده فرمودند روزی برای آموختن شغلی که از این کشف انویس
 عجیب حاصل میشد تعلیم فرمودند عرض کردم که من طالب خدا هستم ازین شغلی که بحسنه نداریم
 از استماع این کلام نهایت رهنی شده بک مطالعه کتاب ارشاد اطلالین که در آن اشغالهاست
 بسیار مندرج اند اجازت دادند روزی بجنبه حضرت شیخ در مراقبه بودم که آنجناب
 یکایک سر از مراقبه برداشته فرمودند اجازت دعائی سیفی میدهم و درین امر اشاره ای
 پیران چشت می یابم عرض کردم که عرض و علامه کور کسی شغل باطن ارشاد فرمایند از راه کمال
 سرور مخاطب شده فرمودند که من فقیرم خود را بتو واوم و در حق من و عافیت خود
 بعد یک روز طریق یک شغل بیان نموده ارشاد کردند که بر حسین منصور علاج در حیل
 سالانه استعمال این شغل حال قلبه کرد و بر شبا و روز و از راه سال غلبه خواهد نمود و سگر
 درین امر خفا ضرور است و در نشاء مفسده بسیار و نیز درین راه علم ظاهری
 لازم است روزی حضرت شیخ طریق نوشتن یک نقش تعلیم نمودند که حامل این نقش برویت
 جناب رسالتا تبلی المد علیہ وسلم مشرف میشو و بعضی بایان خود را نوشته و آدم آنها و حالت
 نزع برتبه مبارک مشرف شدند بعد از آنکه در سبب کتب پیران من میداده باشند بموجب فرمود

بمجلس می آورد و من حضرت از توجه باطن بن استفاده میرسایندند و اکثر اوقات بر زبان
 سے آوردند که مراده من بطرف ولایت است شما هم همراه این فقیر خواهید رفت بعد چند
 روز ازین دار فنا شریف فرمائی و ابقاشد ندان زمان هجیدم که مراد ازین سفر خبر و هی
 وفات خود بود این فقیر بعد چندی در شهر امر و به رفتن بزار شاه عبدالعادی صاحب چهل روز
 استقامت کرد پسر و شهر مراد آباد آمد و در مقام بنیاد فروکش کرد و دیدم مؤلف سال
 حضرت محمدرحمن رحمة اللہ علیہ کاتب الحروف و در مقام بنیاد سعادت قدمبوسی مشرف گشت
 چون نظر بر جمال باکمال آنحضرت افتاد و عجب حالتی روی داد که در تحریر نیاید و اکثر
 اوقات بخدمت حاضر میشدم روزی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمود و بعد چندی
 استناده بوجوب فرموده آنحضرت کردم که چند صوفیان بطریق حلقه ذکر هر میگنند و من
 متعجب آن ایستاده ام شخصی دست رحمت من گرفته و حلقه بر دناگاه دیدم که آنحضرت
 در حق شرفیبت دارند و میفرمایند که دست گیرنده شما حضرت شین عبدالکیم اند که شما را در مره
 فرود جا و اندوخت صبح بخدمت آنحضرت حاضر شدم تبسم کرد پس از آن حالات شب عن کم
 پس این وقت صحبت آنحضرت فلبکه و بعد چند روز الفاظ تعلیم ارشاد فرمود و در کلام اول همین بود
 که اتباع شرع شریف و رطاب و باطن بقدر استطاعت خود بجا آرند که هیچگاه ترک آن نشود و اگر
 چنانست که در اتباع شرعیه قلیل باشد خواهد یافت همانقدر در مرتبه طریقت و روحانیت و بموجب
 آیه کریمه **فَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ** و **فَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ** و **فَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ** و **فَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آلِهَتِهِمْ تَبَتَّ**
 و جاه پاك كسید و شب و روز از یاد خدا قافل نشوید و گویم تو می و دوانت و علم تو وضع و اگر ام بر غراب
 دوستی مقبولان الهی بر خود لازم گیر چهارم ذکر پاس انفس پنجم ذکر غنی و اثبات ششم اصل
 معنی که به ششم بتفصیل کلیه معنی آن چنانچه اظهار در شریعت نماز و خیر و فرض است و در طریقت نزد
 صوفیان خود را فانی کردن فرض علیه است و ششم گوید والد بزرگوار میفرمودند چنانچه شلق عظیم
 با مرید آن خود میفرمودند که کسی با کار سی بر انفس خود تکلیف نداده و میفرمودند چنان این دوستان

در این کتاب

است که نزد ما می آیند و هم والد میفرمودند اگر کاهشی شکسته تعلیم نبردیم میفرمودند چه جرمانه بخور
مژده آید که شکسته تعلیم نیاورد و آید و هم والد میفرمودند بسبب حسن خلق و کلام شیرین
ما را لائق محبت کسی نگذاشتند والد بزرگوار وقت ذکر حضرت ایشان چشم بر آب میشدند
وفات وی حضرت ششم ربیع الثانی در سنه هزار و دویست و شصت و هشت واقع شد و در محله
بنیامی منحل است مراد آباد و درون گشت ذکر حضرت شاه عبدالعظیم شاه غلام علی
رحمه الله علیه صاحبزاده مولوی عبدالغنی فرزند ثانی شاه ابوسعید رساله در ذکر
حضرت شاه غلام علی و پدر وی و در خود تالیف نموده اند رحمه الله علیه در آن می نویسد که ارشاد
حضرت ایشان در عین حیات خود سجده شده که شاید در مشایخ سابق در محض افراد اگر شده
باشد بعد نمی نماید از قصای بروم و شام تا بحجین و از مشرق تا مغرب خلقا می خیزد ایشان
در عین حیات منتشر شده اند آری مشک نیست که خود بگوید نه آنکه عطار گوید ولادت شریف
حضرت ایشان در سن هزار و یکصد و پنجاه و هشت در قصبه بنیامی صلیح پنجاب بطور آمدن تاریخ ولادت
شرفش از مطهر جو بر می آید نسب شریف حضرت مفضل علی کرم الله وجهه میرسد والد شریف غلام
عبدالمطیع مروی متراف و مجاهد بوده اند که یلیا جوش داده میخوردند و دیگر گفته اند که
می نمودند پیر ایشان شاه ناصر الدین قاور می بودند فرار پیر ایشان و نیز فرار ایشان در حبس بود
عقب عید گاه محمد شاه می در حضرت و ملی واقع است از نسبت چشمتی و خطایر نیز خطایر میباشند
چهل روز کامل خواب نکردند و شب نیک میخوردند و نیت نوره هم برای رجوع نفس میکردند و نیک
ولادت اشرف حضرت اسد الله العالی بکجاب و میداد فرموده اند نام پسر خود را بنام من نهاد بعد
تولد ایشان نام نهادند چون حضرت ایشان بن تیز رسید تا با باغ و در غلام علی شهر رسیدند
والده شریف بزرگی را بخواهید دیدند که فرمودند ما شرف عبدالقادر نهادیم و گفت رساله گویش این
بزرگ حضرت خوش لافتم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمه الله علیه باشند عم حضرت که در بزرگ بودند و
یک ماه قرآن مجید حفظ نمودند بکرم رسول الله صلی الله علیه و سلم عبدالداغ نام نهادند و الا حضرت بر

اخذ سعیت از پیر خود که صحبت از حضرت علی السلام بودند حضرت را از وطن طلبیدند و از تقاضای الهی
 آن بزرگ و شریف و پاک این که یازدهم رجب بود انتقال فرمودند و والد ماجد فرمودند بابرایی سعیت
 طلبیدند و در تقدیر نمودند و الحال هر جا که بویی بشام شمارسد از طریق کفیند بزرگان که در ولایت
 مستعین بودند آنها را در میستند حضرت ضیاء الدین و شاه عبدالعدل هر دو خلیفه حضرت خواججه تبریز و خواججه
 میر و فرزند خواججه ناصر و سید موسی فخر الدین شاه نانو و شاه غلام سعادت چشتی و دیگران را در
 یافتند و در سنه هزار یکصد و هشتاد که عمر شریف بست و دو ساله بود در خانقاه بزرگ شریف شهید رسیدند
 قول حسابی که از برای خود چشتی استانی یافتند سرزمینی بود منظور آسمانی یافتند غرض سعیت بود
 خود و در جایی که ذوق و شوق باشد اجتماعیت کنند این پنج انگشت که یک سیدان است عرض نمودند که
 منظر است فرمودند مبارک است پس سعیت ساختند حضرت ایشان در احوال خود نوشته اند و در
 رسالتی که در دست است سعیت در خاندان قادیان به دست مبارک حضرت شهید بود و در طریق
 نقشبندی به بعد و به فرمودند و پانزده سال در طایفه ذکر و مراقبه مشغول بودند و این کعبه
 را با جازت مطلقه بنواختند در اول ارادت نزد و دهم که شغل در طریق نقشبندی میکنم رضای حضرت
 غوث الاعظم باشد یا نه و دیدم که حضرت غوث الثقلین در مکانی تشریف دارند و محاذی آن مکان
 مکانی است که حضرت شافعی نقشبندی تشریف میدارند رحمة الله علیه میفرماید که نزد حضرت نقشبندی
 حاضر شوم فرمودند مقصود خداست بروید مضایقه نیست میفرمودند درین طریق چارچیز فرمودند است
 دست شکسته یا شکسته وینی درست یقینی هست و مرتبه عشق بجواب سرور کائنات میباشند
 هرگاه نام شریف میگرفتند یا میشدند یکبار خادم قدم شریف بر کعب آورده و گفت سایه رسول
 خدا صلی الله علیه وسلم بر ذات ایشان باشد از شنیدن این کلام بتیاب شدند و بگو
 بر دوش پیشانی آن خادم دادند فرمودند که من که باشم که سایه رسول خدا بر من باشد
 و آن خادم را بنواختند میفرمودند و در صورت حضرت خواججه نقشبندی حضرت مجدد و معانیست
 بنیم یکبار یک پهلوشل شد استمداد از روح مجد و محمود همون وقت صورت شریف

ایشان را به خلق در پیو دیدم کل آن بیماری سلب نمودند میفرمودند که اگر بپوشید که بهرستان
 و توفیق محبت اند سماع و سرود هست که دل را انگیزد شوق می آید و پرده از چهره یار خرق میسازد و
 گز که امیرسلطان سلسله نقشبندی که با دوه نوسان جام مودت ایم حدیث و دور و هست که قلب را
 که با ناگوین اذواق می بخش میفرمودند که در کالات جمل عرفانی میشود بدان مقام نصیب پاک
 به نظر یاس محرومی نیست هر چند حصول سبت حصول نیست میفرمودند چنانکه طلب مال فزون
 هست بر مونسان همچنین ترک حلال فزون است بر عارفان مولف گوید عمل موفیان بر غریبیت
 میفرمودند صوفی دنیا و آخرت را پس پشت انداخته متوجه مولی گشته تلویحی به ملت عاشقان
 زلفها جداست عاشقان را مذمب ملت خداست میفرمودند زوال عین نیست که سائل
 انا گفتن نتواند چنانکه خواجه احرار رضی الله عنه فرمودند انا الحق گفتن آسان است و انا را ازل
 که دن مشکل است میفرمودند که لغز لغب نیست که امتیاز بر خیزد و بجز ذات حق هیچ در نظر نماند
 مسطور حلاج گوید که گفت بدین الله و الکفر و حب که می و عند السعین و بر سر شنبه
 بیست و دو م صفر بعد از شراق در سنه هزار و دو و صد و چهل و در استخراق مشاهد حق ازین
 و ابر مال انتقال فرمود و ذکر حضرت حافظ کا مکار خا نصاحب حجت علیه
 مزید و خلیفه حضرت شاه محمد حسین سرسندی بود حضرت محمد ظهیر الحسن در رساله خود و اول
 میان صاحب را سید محمد اشرف نام تر مدعی و تولد حضرت ایشان به شاهجهان آباد
 شاید والدیه صاحب یا آبا و جد او وی حضرت از تر ند آمده سکونت سرسند اختیار کرده
 باشد و تولد وی حضرت در شاهجهان آباد باشد مگر در بودن آنحضرت از سادات تر
 هرگز شک نیست مرا تحقیق این امر و ذکر وی حضرت باستی لیکن بعد تحریر فکر آن حضرت
 شجره منظومه بعد تاریخ فوت حضرت چشتیه نقیصه خاص و بدست و فاضل آنحضرت نوشته
 دیدم که در آن مینویسند تمام شد شجره طیبه پیران چشت اهل هشت قدس اند اما هر هم منی
 الله تعالی عنهم اجمعین را ششم آنرا حق گفته کار محمد حسین سرسندی قدوسی پیش از عصر

ایضا بایش حافظ عبد الرحمن صاحب حافظ کامکار خان صاحب در قوم خود خانه زاده اند در صلاح افتادند
 خان بهلاف سردار قوم و قریه را گویند و جد وی نامدار خان رئیس سردار پنجاب بود و پدر وی نیز خان
 در هندوستان آمد سکونت ملک که بهیر در زید حافظ صاحب موسوف به نقوسی و طهارت بودند
 و در اتباع شرع رعایت کما حقہ داشتند میا نصاحب و در من وفات حافظ صاحب را
 طلبید و اجازت دادند و فرمودند که از اشاره پیران اجازت داد و هم نه فقط از جانب خود حافظ
 صاحب را اکثر اوقات محبت و استغراق غالب بودی اتفاق است که در مجلس سماع نمی رفتند
 در ایام عرس شیخ خود در مجلس سماع حاضر نشدند و در سجده که قریب به صد پیر وی است نشست
 بودند و الا آن سرانید بر شری ذوق و شوق افتاد و بعد و نقش گمان انجلس بر آمدند بعد افاقت
 نور ابراهیم رفته و نشستند روزی شیخ محمد حسین که یکی از مریدان اسخ الاغتفا میا نصاحب
 بودند از اقم فرمودند که حافظ صاحب مسجد محله خود نماز عصر گزینیدند و من در گوشه صحن
 مسجد این شعر بالحن خوش خواندم که ای جو دینا بی و کمال ای مسجد ایستندین و حافظ خود
 در رقص آمدند بعد افاقت مرگفتند که اینچنین شعر در مسجد گفتن شمار افتاید که نام شروع اند تا و باجوا
 ندادم و قبول نمودم سبت چهارم صفر در سته هزار و دوصد و سبت و نه زمین دار فانی بدیار
 جلا وانی رخت سفر بست زیر دیوار شرقی روضه پیر خود مدفون گشت قرآن عالم علوم
 عقلی و نقلی و عارف اسرار حق و جلای سید مولوی محمد امین علی
 حسین ششی صابری قوسی رحمة اللہ علیہ مرید و از اهل خانقاهی حافظ محمد موسی
 ماکپوری رحمة اللہ علیہ بودند و از ابتدای مخوان جوانی فرمود و لعب محتر بن بودند و تحصیل علوم
 طاهره و پیر میر گاری معروف اول آداب شریعت طریقت از محبت حضرت شاه غلام سیاحی بن محمد بن
 خلیفه حضرت اخوند فقیر صاحب یافته بودند بعد وفات وی حضرت فیض محبت حافظ کامکار خان
 صاحب که خلیفه حضرت شاه غلام سین بودند بر داشته بودند رحمة اللہ علیہم و از برکت محبت این بزرگوار
 بزرگوار کامل گاهی غلو محبت سکرو نمود و بود که بعد یک سال از فوت پیر خود حافظ کامکار خان

حضرت سید محمد بعد از آن حضرت مولانا فقه نامی استقامت و جلی و تحفیل علوم باطن که نسبت به سید محمد
 و طریقت که در پیش می یافتند میشتافتند و اگر کسی حصول دعا نگردد تا چار یا پنج بار با شریف
 برده و تحفیل علوم ظاهر معروف شدند و در اکثر اوقات در عین مطالعات کتاب بملامحه مقصود مستغرق
 می بودند که از پرتو صیحت آن هر دو بزرگ چشتیه حال استغراق غالب شده بود همین حال از طریقت
 فراموش یافته باز بطلب مطلق اصلی متوجه گردیدند حافظ با یکی صاحب رحمه الله که یکی از دوستان
 مولانا و مرید مجاز و مدون حضرت حافظ موسی رحمه الله علیه بودند چون طلب فقه ایشان بکمال یافتند
 همراه ایشان شده بخدمت حافظ صاحب رحمه الله در آنکه بزرگ سید مشرف گردیدند و ایشان را بخدمت
 حافظ صاحب حاضر کردند چون حافظ صاحب استقامت ایشان کامل دیدند و طریقت خود را تسلیم کردند
 و تعلیم فرمودند و مولانا و مرشد تا محابره در ریاضت و ذکر چهار بسیار کردند چنانچه از آن یک شب
 چند بار داوند و رومی از راقم میفرمودند چون نفس در ذکر فروتن سستی کرد می یا خواب آوردی
 گوشت جسم خود از دست خود می نالیدم تا خواب رفع گردد و بعد از آن حافظ صاحب رحمه الله علیه
 خلافت دادند و بر حلقه مریدان و خلفا ممتاز رساختند چنانکه یک تخت و حجره شریف برابر عمارت
 خود بساختند ایشان نهادند همیشه بر آن نشاندند و میفرمودند که مولوی حیو از ادوات
 شما ترا بجهت ما را بخدمت حضرت ایشان از بزرگت صحبت دمی حضرت یا نلتند آنچه یافتند و
 رسیدند بمقامی که رسیدند حضرت مولانا و مرشدنا در زمانه خود اجماع چشتیه و پیش و اهل شریعت
 و طریقت حقیقت بودند اما با این رسوم مقصود نمیکشیدند و با اهل رسوم مشابه بودند که مجاز است و یا نه
 را عزیز نمیکشیدند و از اهل تصوف بودند که معاملات ایشان درست و صدق و صفا بود و صاحب
 مقام بودند که ایمان حقیقی و هر عبادتی که بر خود مقرر کردند تا لب گوارا نرفت نکردند و هم صاحب
 بودند که از حق بدل میزدید میشتند از خود فانی بودند و انصاف کلام آداب و اسلانی حقیقت و اخلاص و احوال
 هم و اهل شریعت این عشق و ترک ماسک الله بود و در خالق و معارف بیان شافی میفرمودند و روزی پرسیدیم
 که حضرت این شعر معنی دارد که علم حق در علم صوفی گم شده و این سخن کی باور مردم شود و فرمودند من

میگویم فعل حق و فعل صوفی کم نشود و دیگر در تصوف اشارات نیز لطیف بود و روزی بطرف ارقم متوجه
 شده فرمودند لا اشاره بود بر عیب قنار خود و بر کل موجودات یعنی عدم است عدم هم نیست روزی فرمودند
 که عین الحیدر کم اگر درین ورزش یک لفظ باقی نماند از غیبت خود از خود بخود نظر ندارد و بکثرت انجام داد که
 در آن جا حضور خود بخود است و تعلیمش کلام مختصر میفرمودند تا طالب متفرقه نیفتد روزی سوال کرد
 فرمودند نمی بینید یعنی ببینید و این اشاره بختو کرد و از آنچه همه حالها در حضور دارند و این حضور حضور غیبت
 و این ورزش سخت شکست و احوال این گنگار و در این نفس گرفتار بوجوب این بیت است
 تهی و ستان شمت را چه سود از هر کامل که خضر از آب حیوان تشنه می آید و سکنه را و تو چه مرشدنا
 و در خرمیان اثری قوی داشت روزی عباس خان روحوم که یکی از وسامی این شهر بود و از ارقم میگفتند
 چون مرید مولانا شد هم پیش وی برای توجه گرفتن نشستم این خطره در دلم آمد که این چنین کردی
 که ترشیدی این ثناء جنبشی در بدنم پیدا شد و هم گمان بردم که از خود پیش میکنم و بعد از سخنش خلیفه کرد
 اکنون فهم کردم که این از خود نیست بلکه از کسی دیگر است بعد از آن بهوشم رفت چون بهوش آدم دیدم
 که بالینی پیش من نهاده است شاید که سر من بسبب جنبش بسیار بزمین میخورد و که حضرت مولانا باین
 نهاده اند روزی حضرت ایشان اندر خانه ارقم نشسته بودند کسی گفت که عباس خان برود آید و اند
 حضرت بیرون تشریف آوردند و دیدم که عباس خان سر خود را بر قدم مبارک حضرت نهاده و میگوید
 و می گویند غفر الله له و له شمیمم چون مولانا از وطن مراجعت نمود و بخدمت حافظ صاحب ملکپور
 قاضی رسید و در ملازمت میسر رسید حافظ صاحب میفرمودند که مولوی جی بعد از مدت چند ماه آمده ای
 چون مدت ایام باطنی را بعرض میسرانیدند فرمودند که اکنون مولوی جی بعد از چندین است غیبت شما امروز
 کلام بنایم ظاهر است چون حضرت ایشان را قابل فهم کلام خود شنیدند کلام میفرمودند حضرت مرشدنا بر لایحه سلف
 صالحین بودند و هرگز با کلمات شتابان بود آنچه از فتوح آمدی بزمایان طالبان که راست و باطن داشتند خرم میکردند و
 بهیچیکشان و دیگر میگردانیدند و یاد و یاد او را می آید و بر فرزند او که شمس بود و اکثر ایام بر فراز خود میگردانیدند و
 اما بخواه بولن می آید و بخواه بولن از آن میفرمودند و غرض آنکه بزرگوار و قهر و طالبان که به ایشان

انگاه بی دادند و ایشان بطهارت لباس بدن و اندام حقیقاتی تمام بنیامینند و نهایت تقاضاست منزل
 از الوه کی خسر من عاشاک فرشت و گمانزایک صاف میدارند و پدر بزرگوارش نیز طبعیت المراج بودند
 چنانچه گفته اند **الکودک یترک لایه و نماز نیز مثل پدر بزرگوار خود به استیلا و استیلا و حضور میگذازند و قتی رقم**
و ایشان و قصبه بنگلو به شریف سجدت حضرت مولانا و مرشدنا معاصر بودیم من ایشان بر فراز حضرت تعلیم
عقد بودیم و بعد از آنکه بزرگوارش حضرت مرشدنا فرمودند که انوار نور بر از حضرت تعلیم آید و بعد از آنکه بزرگوارش
بزرگوارش حضرت نیز بنشیند و استیلا بر او می نمود و فرمودند که در وقت ایشان بنشیند و بعد از آنکه بزرگوارش
بسیار محظوظ بود و گاهی از راه شفقت پدری ایشان را انوار میفرمودند و میفرمودند که در سینه ایشان
پنهان و ایم سرسبز خواهد شد فلما ان یبدر میارند انوار الدنیا و الدنیا انی تخم شجر طور بر نهند و بزرگوارش
صاحبزاده ثانی همان نیز بارادش میفرمودند و بعد از آنکه بزرگوارش از اسرار حق در سینه فرزندار جمیع خود حاضر
است و حق نهان کردند و اندر آن حال مال ایشان تغییر و تبدیل شد صاحبزاده ثالث فرزند بلند
الطهارت را از خود رسالتی در سفر و حضر بر او میفرمودند و تعلیم میکرد و نهایت آن هم میرید پدر بزرگوار
خود دادند و ایشان همه حقیقات مثل پیران و گمان دیگر نعم بزرگوارش ندادند و بر هیچ چیز مستتر شدن
والد بزرگوارش و طبع نداشتند و تعلیم نمیدادند و بعد از آنکه بزرگوارش از انوار علم ظاهر و باطن و فقر و غریبا
تعلیم و تکریم میکنند و انکال بنده داری خود را بر اینها فخر نمیدادند و نیز تعلیم خود را از آنها نخواستند و بزرگوارش
مولانا و مرشدنا سید نجابت علی ساکن شاه آباد را در هر پنج وقت نماز از بزرگوارش صحبت ایشان
حضرت و بعد و مال غاری میفرمودند حضرت مرشدنا میفرمودند آن وجد و حال ایشان از کثرت و زینش
شغل در و در شریف پیدا شده بود و در زمانه حیات حضرت مولانا سفر آخره قبول کردند و رحمه الله علیه
امام شاه سالک امر و هم مولانا و مرشدنا میفرمودند که اگر از تعلیم میکردم در و دوات آن شغل
بر روی زود ظاهر میشدی و نیز در حیات حضرت مولانا فوت کردند رحمه الله تعالی علیه السلام
ساکن طهر و صالح و بزرگ و کامل العقاید و بودند حالات و دوات ایشان معلوم نیست رحمه الله علیه
سجرات الدنیا سالک امر و هم بزرگوارش مولانا و نهانیت دارند و از قدیمان خدام صادق اعتقاد

وقت توبه قومی دارند مولانا در برون زمین سلیم الشیخان میفرمودند هر کلام باریک و تعلیم دقیق در زمین او
 می آید بلکه الهی بجز کریم نداشتند هزاره و صد و شصت و هشت فوت کردند و بعد از رحیم و هم
 خدایان حضرت مولانا است وقتی مولانا در آنکه پدید زشتی مرخص شده بودند خداوند بپسندیدند که آن
 ایشان منقطع کرده بودند در آن حال علامه و کرامت و بیاد دادند و حاجی عبدالرشید شاه را که خلیفه محمد و صاحب
 صاحب اند و بر وزن ششها با قاف و بر تعلیم آنها باطن و فطرت اند فرمودند اگر عبد الرحیم آید و الله تعالی
 باطن از شما نماید تعلیم نمایند و حضرت عبدالرشید شاه کلاه طلایی نداشتند خود بر سرشان نداشتند و فرمودند
 که این کلاه کلاه خواجه گران چیست است که شما را داده میشود و چشم پر آب شد تا نیری بود که همه حاضران
 میگفتند راست میفرمایند و مرشد میفرمایند که این کلاه بود میان سعادت و بدبختی که در عرض نمودند
 فلان بر بالین حضرت است و بهت نام بنده گرفته فرمودند آنچه فرمودند و در آن مرض تا سکه روز کلام کرد و
 بودند و از سر دار صاحب حضرت بهاد و علی شاه که برای ایجاد حضرت تشریف آورده بودند میفرمودند
 در قافم بودن کیفیت قلب که خدا است باز فرمودند تا سکه روز از شخصی را ثبات تو حید کلام و گفت
 که در میدان ماند آخر الامر فضل خدا یعنی افضل الهی حضرت غالب اند و آن مغلوب شد و علامه حمید خان
 و سرفراز خرو و سارگلی بنیاد حضرت حاضر ماندند گاه گاه از ایشان مزاح میکردند کسی را تعلیم
 نمیکند بخیل نیست نه فاضل است و نه متواضعی را دوست میدار و سلمه الله تعالی و در شهر شمشیر عبد الرحیم
 و علامه حمید بر و بنیاد حضرت حاضر بودند و گفت بر دل حضرت مرشدان و در شهر شمشیر نظر ملاقات
 حضرت شیخ احمد قدس سره بود میفرمودند حضرت شیخ احمد عالم با عمل بودند و تحقیق و صاحب بر و زمین
 اند و دنیا و اهل آن نسبت بی علمی و محبت و حضرت پیدایش می رسول شاه شمشیری
 اهل مال و صاحب مذهب بودند شنیدم که در شمشیر میدان ایشان ماند و طلقه گرفته ذکر میگویند
 حضرت مولانا میفرمودند رسول شاه را با خانه خود برده بودند تا سکه روز و آنجا ماندیم خانه او را که از
 مکان حضرت شیخ احمد رحمه الله است و معتقد شیخ احمد نبودن و او معتقد شیخ احمد اند و شنیدم
 بعد از محبت حضرت مولانا از شمشیر رسول شاه باز در آنکه بنیاد حضرت حاضر شده بودند و بعد از آن شیخ

صحت پرورش و صحت یافته بخانه خود رفتند اکنون میگویند که معتقد به آن حضرت یا فوت گردیدند
 حافظ حسین علی ساکن شیرستان فیضی تحصیل علوم متدله میدارند و تحصیل سلوک نشینند یا از اباد
 اجداد خود میدارند و ارشاد مستشارانرا میکنند از اینجا که دلوله شوق محبت الهی غالب و طلب کامل
 بود مرتبه بری و فقری خود و جاده نعم پرزادگی از سر بر کرده خاک پرشش نجات از سول شاه طریقی
 چشیده اند که در چون حضرت مولانا ابی شعیب رسیدند به سترضا و رسول شاه باز بر دست مولانا
 بیست کرد و در سلسله چشت اهل بهشت و غل شدند و از فیض صحبت آن متفیض گشتند و فیض محبت
 مولانا از کشمیر فرزند سید محمد خود را بخدمتش همراه میکردند و ملافا فرمودند که این خرد ساست بعد از سال
 باید فرستاد و چنانچه فرزند مذکور در من موت حضرت مولانا رسید حضرت فرزندان خود را فرمودند این
 بزرگ زاده است حاضرین بطور ذیادند و رجات حضرت مولانا اکثر خطوط پدرش با شتیاق طاعت می نمود
 بعد فوت مولانا رحمه الله علیه حسن عقیقت و اولاد تاریخ انتقالش منظم نوشته نیست

و ادب یافته شد و دنیا پیشوای اهل جو و	و اهلان را مقصد جان حاکم انرا کعبه بود
سید صوری معنی مولوی مسنوی	و بهر اهل کمال و مهتر اهل شهود
مظهر انوار حق و موجب اظهار حق	مخزن اسرار حق و حاجی تقصیر و جحد
چون امین گنج اسرار نبی بود و عسل	زبان مرثب هر دو اسم پاک روز دانش نمود
فانی صبور اکرم منور یا اله اهل المین	تا دی ماه زمان او از کمال جو و بود
گفت با نفع سال و شش ششم از روی کمال	تقلب جمله کائنات و سیادت بود

حضرت مولوی محمد علی رحمة الله ساکن مراد آباد با حسن عقیقت شیخ خود پای مقامت در کوه عقاب و کمال تمام نموده اند
 و در آخر مشایخ کبر از اندوخته تعلیم یافته اند تا حال فوت نکردند و طایفه و سماع را دوست میدارند و جود و فضل بسیار میکنند
 مولانا حسن اکرم مراد آبادی مولوی سید محمد علی شریعت الله جمیع الدین اهل الشیخ که هر حضرت شیخ صدیقی اند
 عالم متحول و متغیر اند و در علم توحید و مذهب اهل طایفه و محققان و اهل علمان از ایشان متفیض
 میگردد و بعضی از بزرگ تدریسش تحصیل علوم غریبه یافته و در میان ایشان میل بقدر و درویشی میدارند و اراده

بر استانه حضرت مولانا در شدند آنها و ندو چون که حضرت مولانا بر ایشان کمال شفقت و مهربانی میداد همیشه تند
 بتعلیم و ذکر و فکر بلند رشتن را سفند و کلام متعالی از ایشان بیان میفرمودند و از سخن محقق مستفیض میکردند
 و سخن لطیف و نکات دقیق و قول تحقیق و حقائق و معارف و توحید اکثر از ایشان میفرمودند و در مریضی تعالی
 با جازات سلاسل خود متمسک گردانیدند و منسوب به منسبت این سخن را در پیچیدیم و به فرس کهنه را و دو صد و پنجاه و
 و شصت سفر آخرت کردند و در حقه اندک مولوی عبد الغنی زکریا کن احمد و سید محمد علی صاحب و خوش خلق و حبیب شوق
 و ذوق اندک تحصیل علوم ظاهر از مولانا احمد حسن موصوف میدارند و فیض باطن از ملامت مولانا در شدند تا حدی
 سره بر دست اندازد و مولانا چون قایم محبت اطاعت و ملاحیت ظاهر و باطن در ایشان دیدند ایشان را نیز از احوال
 داده اند و سید السید نقاس مولانا در شدند تا بعد تعالی مافوق محمد موسی صاحب قدس سره که در میان ایشان اجازت گیرد
 کردن و تمام خدمت تعلیم نمود و دهانه و اکثر از ایشان بر کلامی و بیانی منسک که از زبان درشتان مافوق صاحب شریفند
 و با تعلیم می یافتند از مولانا و در شدند تا تحقیق آن می نمودند و می فهمیدند و ذکر سراسر صاحب در علی شاه
 مرید و قلیبه و جانشین حضرت نور علی شاه و مرید حضرت محمد و وی مرید حضرت خواجہ عبد اللہ و وی قلیبه حضرت سید
 شاه و سید قدس سره هستند و سید که در دهی است بر دهنه گرو و غریب و از تها فیس بر مقام دائره شریفه که سکر
 شایسته که بود و اقامت میدادند و میزند عالی او شان شسته اند و بعضی تبرکات آنحضرت در آنجا میدادند
 و با حسن خلق و در ایشان کثیر البهول سابق جمیع نمیدادند و آندنی و ده مذکور با حسن تدبیر بر سید محمد علی شان و
 میانان مشرعی نمایند و بر ذات خود بخیر عز و رایت صرف بجا و اندازند و مذهب الانفاق و محب الفقرا
 و سادگان و همان دوست هستند و اهل تکلیف اند که در امور متروک و از عالی کمالی نمی گروند و جلال خود ستیقیم نمایند
 مولانا میفرمودند قلیب این بهادر علی شاه در بهوم و محمود کمال خود میماند چنین سبب لائق فقیر است و این نیز
 از فیض صحبت لانا استفیض گشته اند و تعلیم یافته اند و مشکو شریف خوانده اند و اکثر امور و جرات انجام
 از فحاشی مولانا دفع کرده اند و صاحب شوق و ذوق و وجد اند و رقم و سوره مرتبه زیارت و قدر و سبب این نیز
 شد و سید محمد علی ایش از بر حریفان این زمان یک سوره مستلا با کرامت و ولاد و اگر سید محمد بن الدین
 مرید و قلیبه حضرت مافوق محمد موسی مرید و قلیبه از سادات جریب هستند و بر طریقه اهل بیت شریف و با و

در میان ایشان

در میان ایشان

به اقتصاد استعدادهایی و غلبه شوق و اشتیاق به تحصیل علوم باطنی و غریب سفر اختیار کردند و طریقه را نهاده و کل
 و صبر و قناعت پیش گرفته و در آسایش شریف رسیدند و آنجا بخدمت حافظ صاحب قلم آمدند چون حافظ صاحب
 آثار نظر از وی ظاهر و باریک و در انتصاف به نزد قناعت دیدند و گفت خط خود را آورده و تعلیم ظاهر و باطن
 کردند و این نفس کشش را خود بفرقه و فاقه و محنت شاد و شگفت داده و گوشه گرفته و تعلیم شیخ خود را شنید
 میسر شد و مجاهدات دریا صفت فقر و فقر را دوست و غیر غری و دور و بیابان و بیابان ظاهر و باطن میگرفت
 و کلامی که میگفتند و در محله و در میان بوده و ذکر هر میگرفت و در تعلیم شیخ خود اقامت و در امر و بهر میبستند
 و کلامی در امر ابا و اجداد و سجد و زجر که بر نگذاره دریا و انچه است سکونت میکردند و اکثر گوشه عزلت و
 تنهایی میبود و در زمین هم بخدمت شیخ میبستند و از یارترین شریفین را امر و بهر بر آمد و بمنزل مقصد و
 رسیدند کلام دنیا خاموش شد و نفس از آنجا مراجعت بطن اصلی خود کردند و در جید را با و ذکر اقامت فرمودند
 و بعد بر شد و در بنیاد استیقامت خویش اندوختند و بعد از آن در امر و بهر شریف آوردند و بهر باطنی شیخ و
 بنشیند و غایت شیخ خود و در میان آنجا خرم و وقت کرده باز بجهت آرا و شریفیت بر دند و از خط و آینه و
 بهر ابا و شنید میباشند که با شکر میزدند و قناعت و بهر باطنی که در آن صفت مینمایند و در میان
 بهر بهر باطنی که در میان جمع می آیند و شاه خاموش میگویند و ایشان شمار در حقان و معارف میفرمایند
 و بعد از آن سبب بلند بایشان را بهر غایت طالع باطنی و شنیدان بسط دارد و در امر و بهر باطنی که در میان
 میان و بهر باطنی که در میان طالع باطنی جاری میدارند و بعد از آن بهر باطنی که در میان و بهر باطنی که در میان
 وقت کرده و در راه ابا و بهر باطنی که در میان میرید میان میرود که از اینجا رفته و رجید را با و زیر دست میرود
 و بعد از آن وقت نشسته اند و در میان میگردانند و از حاجی خلام علیه شاه میرود و بهر باطنی که در میان
 حافظ محمد موسی علیه السلام بود و در امر و بهر باطنی که در میان میبستند و طالع باطنی را تعلیم ذکر هر میگرفت و اکثر جوانان
 امر و بهر باطنی که در میان بود و در امر و بهر باطنی که در میان میبستند و طالع باطنی را تعلیم ذکر هر میگرفت و اکثر جوانان
 و در آن زمان از بزرگت محبت ایشان از و در امر و بهر باطنی که در میان میبستند و طالع باطنی را تعلیم ذکر هر میگرفت و اکثر جوانان
 و بعد از آن بهر باطنی که در میان میبستند و طالع باطنی را تعلیم ذکر هر میگرفت و اکثر جوانان

شیخ محمد موسی علیه السلام

شیخ محمد بن ابی حمزه

شیخ محمد بن ابی حمزه

شیخ محمد بن ابی حمزه

گشت سجد نکو کریم شاه بر روی ایشان ششصد و نود و بعد فوت وی احمد شاپسته اندوکر احمد علی شاپسته
 مرید حضرت حافظ صاحب موهبت هستند مجاز و با قون اند و ساکن بر و به مشیخ عباسی اند و حاجی الحرمین
 شریفین هستند با وجود اهل و عیال از ازدواج و دینی تکلف رسیست میکنند و صحرای گل را دوست میدارند
 و تحصیل علم فرمودی هم میدارند سلمه الدین عالم الدین مرید و خلیفه حضرت
 بشاه علام علی و سید اند از اولاد و خواجه مود و وحشتی و عالم بودند و تقوی و متوکل و مولود و ملوک
 و مدفن ایشان مرده بهشت بعد نماز فجر از راقبه و اشراق فراغت یافته از تفسیر حدیث و فقه حنفیه
 در سن که دند و بر و جمعه و عظیم فرمودند و بعد ظهر با زط البعل از اسبق میدادند و پس از حضرت شریف
 مستقیم علم باطن مینمودند و توجه میدادند با وجود اهل و عیال بر فقر و فاقه میگذاشتند و بر سر
 اظهار حال نمی نمودند و اقامه از زیارتش مشغول شده بود و فائش در سنه یک هزار و دصد و پنجاه و شش
 و ششم و نصد و ۱۲۵۹ واقع شد مولوی کریم بخش فرزند ایشان مرد بزرگ و صالح اند و از تحصیل
 علوم و شرفات یافته اند شجاعی امین الدشاه مرید و مجاز و با قون از مولوی امام الدین رحمه الله بودند
 بعد تحصیل علم فرمودی اشتغال بشغل و اشغال و بطال له کتب تصون مثل کتوبات حضرت مجدد است
 ثانی و مضمون کتب سید هستند هر که ویرا دیدی دوستی که مرید فقیر و بزرگ است از اقامه کمال نیست میکنند
 رحمه الله علیه حافظ مهربان علی مرید و مجاز و با قون حضرت مولوی امام الدین و از سادات امر و به و
 اولاد حضرت شاه ولایت آنجا هستند و بر علوم دینی و کتب متداوله و بر و کر و شغل طریقه خود کمال
 تمام و بر بطال له کتب سلوک موفیه رحمه الله و افضله و اشتغال تمام میدارند از سیاهی نورانی ایشان
 بزرگی و صاحب کتب و با بر شیو سلمه الدین مولوی عبدالحی حمزه المرید و خلیفه حضرت شاه علام
 علی بودند و رحمه الله علیه و از مرید و به شیو سلمه الدین و از مرید و به شیو سلمه الدین و از مرید و به شیو سلمه الدین
 و بر ملاقات کسی نمی فتند و از دنیا و اهل آن میگرفتند و هر که بخودش میرستی و به شیو سلمه الدین و از مرید و به شیو سلمه الدین
 یکا یک التیاده کلام علی گفتمند اند و چون میرفتند روزی من فتند و فرمودی که بخودش میرستی و به شیو سلمه الدین و از مرید و به شیو سلمه الدین
 و کلام فرمودند که بخوابی خند و خند ای باب بخش من غنیمت

ایسه خدا مولوی صاحب رخصت فرمودند که بگو ای خدا عبدالحی راجعش من گفتم ای خدا مولوی صاحب
 رخصت باز فرمودند نه چنین بگو ای خدا عبدالحی راجعش من بدل گفتم تا آنکه فرموده ایشان مگوی ترا
 مگذارند با جا گفتم ای خدا عبدالحی راجعش در آن سخن مسجد و خشت مرود بود و احید دانه امر و از آن
 چیده و او نوسن و فاش معلوم نگردید و صحن حجر مسجد مدبر بگشتند و فرج حاجی عبدالمجید شاه
 ایشان از ابله خلفا و حضرت حافظ موسی قدس سره هستند حافظ صاحب ~~را~~ بیانی تعلیم تقوی ایشان
 میفرمودند ایشان از یک نشین تقریر تارک ماسوا مشغول شایسته تقوی استنبه اندک ثقات راوی اند که
 روزی بحال نقیاض که گاهی برده و ایشان را می میشود از طبعی مسجد که در آنجا شیخ ایشان واقع است
 خود را بحال آن که بختی است سرگشته اند خندند بوجه تعالی ای پی رسید شیر علی خالص صاحب که عظم رئیس
 مراد اباد و از اولاد و آنها و حضرت شیخ ابراهیم ادبیم علی قدس سره هستند و تحویل علم فایز میسراند و از
 مدت مدید تخلص در ولایتی که مانند گشتگان در شد کامل و مکمل باشد بودند بیادری طالب مسکن بکرا
 و در حدیث و شمس در تها نیر رسیدند ایشان را جامع او شفا فایز و بالین یافتند و مع شیخ نجیب الدین
 که آنهم بهر تقوی بودند و اندر بعبیت گشتند چنانچه خانصاحب موصوف و در ذکر ایشان چنان نوشته اند که بیست
 بود که خاکسایان نیر رسیدیم و شکل شالی ایفان مولانا سید ماسید مولوی محمد ابراهیم علی قدس سره بقبر مبارک
 حضرت حاجی عبدالمجید شاه صاحب بصلی و سجای جزو بیستم ~~المنهج~~ منطبق افتاد و شیخ نجیب الدین است مشرف است
 شود و از وی اعرض نمودم آنوقت قبول شد و امر خلافت او بقیام گاه مرحمت نمودم و بعد از آن وقت خود شیخ
 نجیب الدین گفت که مرشد نوی فوت باطنی و وی شان ظاهری میخوانیم و ایشان بکین هستند و این نیز گفتم که بشرط
 فلیه حب ایشان بر پسر شاه امام علی رحمه الله بعبیت خواهم کرد من بعد از است ایشان بر فتم ای که مرید که در مدت دنیا
 ناز است خوانند و نه خمید نرم را خمیده اولوق جوابات حضرت شاه مدار رحمه الله که بر طبق سؤالات العلماء
 فاضلی مشایخ الدین دولت آبادی رحمه الله فرمودند بودند بفرمودن خواندن برستم و او ندان این حدیث که
 اللهم احسنی رتبه که او متقی مسکینا و آخرتی فی زمره الکاین بنظم درآمد اندم خمیدیم که جز نیست
 ایشان شکیل و قال تا شکست گردید بعد از ابراهیم میفرمایند عصر آن روز که بجز مدت رتبه میفرمایند

بسیار است از این

در این ایام که بخت و بد بختی در میان ایشان افتاد و چون ایشان را با هم می بینیدند بر سر پادشاه
 می آمدند و قلم می بردند و بر سر پادشاه می نوشتند و بعد از آن که بجا می آوردند بر سر پادشاه
 صاحب آثار الصنادید می گذاردند و بعد از آن که بجا می آوردند بر سر پادشاه
 سادات عظام و زبده اهل خاندان حشمت بودند و الله ایشان شایسته نصیر الدین شاهی بن شاه غلام سادات
 حشمتی بن شیخ عبدالواحد عرف نواب بشارت خان برادر حقیقی قطب المعارفین حضرت شیخ محمد حشمتی
 بودند و هر چند ایشان از صحبت اکثر مشرک معاصرو کسب معین باطن کردند لیکن کمال طریقت حقیقت
 از وسیله معیت همسایه خود شاه غلام سادات حاصل نموده و مجاهدین ایشان گردیدند و سلسله خاندان
 طریقه ایشان نیست که شاه غلام سادات خلیفه شاه محمد نصیر دوی خلیفه شیخ محمد حشمتی دوی خلیفه شیخ
 ابراهیم رامپوری که از مضامین بهار پیوسته دوی خلیفه شیخ ابوسعید گنگوهری بودند و الله ایشان
 با ستر منائی پدر خود بر سر ملاقات تنگ شده بودند و ارشاد طریقه باطن نصیر گشتند و تقار او می دیدند
 حیات پدر خود و ستر منائی را که در دنیا کمال می بردند ایشان را بر سر ملاقات فرزند خود
 نشانیدند و هم با ایشان فرج می ساختند و مروت انگه و اتفاقا و مجلسی بر سر عزت مسا که در خبر گیری صادرا
 انقویض ایشان کردند و میان سخاوت ملاحت عبادت ایشان از تحریر قلم بر سر دست پادشاه ایشان
 سکونت دلی طریقه حشمتی مشرب بود و بر خفیه و متابعت شریعت محمد صلی الله علیه و آله و سلم می نمودند
 و از آنست که هر شریعتی که رسیده بود و در چهارم بر سر اول سینه می کردند و صد دوی و هفت جواهر
 حق می بستند و در خانقاه که خود برای درویشا کهین تعمیر ساخته بودند مدفون گشتند و آن خانقاه
 قریب شهر مذکور و دریا گنج واقع است و اگر فرزند آن اخوند فقیر صاحب حمه الکرم میسر
 سپر کلان صاحبزاده نور الدین از شکم جاریه بود تعلیم باطن از پدر بزرگوار خود یافته بودند
 در کار و بار بازاری بیوگان و محتاجان سرگرم بود اگر کسی بیهوده یا محتاج سودائی خرید
 ویرا که برائی آدمی آورده می پسندید و بی کرات و مرات و پس گردی و باز آوردی و ملالی بر
 خاطرش پسندناشتی و خود از تکلیف داونش بیخبر بودی و ذکر چهار رسیا خوش آوازی

در این ایام که بخت و بد بختی در میان ایشان افتاد

در این ایام که بخت و بد بختی در میان ایشان افتاد

کردی و در سیم در سن بیست و نهمی از دیدارش مشرف شده بود و حسب الله علیه و رماه و حسب بنیکر او
 و دو صد و پنجاه و دو ذقات یافت صاحبزاده ثانی غلام شاه و صاحبزاده ثالث غلام حسین
 قدس سرهما از بی بی صاحبیه بودند ازین جهت مردمان هر دو ایشانرا کلمان مخرد میگونی و صاحبزاده غلام شاه
 را پدر بزرگوار وی برای تعلیم علم هر حضرت شاه غلام حسین که خلیفه وی بود سپرد که ذکر ایشان بالا گذشت
 روزی صاحبزاده غلام شاه با شاره استاد موصوف از پدر بزرگوار خود طلب نام خدا عرض نمود و پدر
 فرمود ترا کسی فہمائش کرده است خوب بیانشین نگشت شفقت بقلب سپیش بنما و بهسم و انعم
 کرد صاحبزاده موصوف در زمان فوت پدر بزرگوار خود همیشه بانه سال بود بعد انتقال پدر بزرگوار خود
 همیشه ترشدان ویرا میسرند پدرش نشانده با شین با خند از قم از زیارت ایشان نیز مشرف شده
 بود جوان خوشرو و دظاہر و باطن شرم و در کمال و جمال بصورت مشایخ بود و در مصداق حدیث
 شریف که اہل الخیر بلہ در غایت سادگی حافظ محمد علی مرو بزرگ و صادق بود از ارقم میگفتند زود
 و آخر شب سہ کرات بخواب و دیدم کہ رئیس نامپور فوت کرد و دیدم کہ اہل و عیال والی را میبویستند
 و در صبح تن برائی نماز فجر در مسجد درآمد شنیدم کہ صاحبزاده غلام شاه انتقال کرد و رحمة اللہ علیہ و
 حضرت در زمانہ نواب احمد علیخان غفر اللہ تعالیٰ ہفتم جمادی الثانی سنہ یکہزار و دویست و چهل و چہار
 وفات یافت صاحبزاده ثالث حضرت غلام حسین قدس سرہ جمال صورت و کمال عقلی داشت
 چون در مجلس تحفین مناسبتی ہمیس ویرامی دیدند و ہمیشہ شخ و امیر و رئیس شہر را میبویستند
 تعلیم و تکریم المیہ میکردند ایشانرا بعد تحصیل علم علم ہر صنف و در مناسبت باطن طریقہ حقیقہ
 صاحبزادہ قدوسیہ از خلفا پدر بزرگوار خود حاصل نمود یعنی حافظ عبدالرحمن و صاحبزادہ عبدالقدوس
 و حافظ محمد و ملا دریاخان و اخوند شاہ زمان و بعضی اجازات از حضرت شاہ غلام حسین بعد
 در سنہ ہزار و دویست و شصت و نہ برای زیارت بزرگان و در ملی مفتہ بود و انجا از مولانا شاہ
 حمید الغزیری اجازت تلاوت قرآن و دلائل خیرات حاصل نمود و از مولانا شاہ و عبد القادر برادر
 مولانا شاہ عبدالغزیر قدس سرہ طریقہ نقشبندیہ اخذ کرد و میان صاحبزادہ شین از اہل طریقہ

همیشه وقادریه و غیره نوشته دادند بعد از آن انقباض بر سره رفتند و از سیال احمد عرف چپ می
 طریقه قادریه و اجازت دعا می سیفی و اعمال و غیره دریافتند پس از آن مثل پدر بزرگوار خود می رسیدند
 ارشاد داشتند صاحب سالج بود گاوی در بعضی جودی آمدند و آن حال رنگ چهره مبارکش متغیر شد
 و از دست خود سینه خود را می میدی و پیرایه پاک کردی در الوقت بر حاضران مجلس تشریفاتی
 و صاحب خلق بود و بعضی مخلصان خود از امیر داماد مقتدران خویش در این مجلس اگر احوال بر ارمی آن
 مسکین کردی از ناخوش نشدی و در لذت و خیال نگریدی و مردم منفعت خود را از تو لحظه نموشی
 رحمة الله علیه عمرید آن حضرت ذوق مشرق میبیداشتند و آنکه نموده اند نیز میبیدند بر سر راهی
 و شفقت نمودی از آنجهت که پدر بزرگوار من از ایشان مجاز بود و اجازت و دعا می سیفی و اعمال دیگر یافت
 بودند که بعد از انتقال شیخ خود صحبت از ایشان داشتند صاحب خواجه موصوف اکثر تشریف شریف بر او باناد
 آوروی و بعد یکسال در ایام عرس حضرت شاه غلام حسین محمدی آمدند و تقاضای کردند مشرب
 ایشان همیشه بود و نزد هم دشمنان سینه کنه را و صد پتجاه دهنه دقات یافت حکایتی بسیار گمشد
 که امیر خان مرید حضرت اخوند فقیر رحمه الله علیه بود پدر او که یکی از دو سامی رام پور بود و در حاضر بود و گفت
 صاحب او را طبع آمدی و باز نمائی آخر کارش قید نمود و پیر بخیر کرد و بجهت بی مشرمت گرفته وی را
 زمانی داد و باز سجدت اخوند صاحب حاضر مذکرات و مراتب چنین چنان شد کسی او را گفت قسم بخوری
 و باری آئی جواب اینستم عاشق اعتباری ندارد در حقه الله صاحب خواجه را بعلی اخوند صاحب غلام کرم
 انبلی بی صاحب دیگر بود و ندانم نشین مجبور و آرا میبوی و در حقه الله علیه ذکر حضرت شاه رگای
 را میبوی مرید علیه حضرت شاه حافظ جمال السودی مرید علیه حضرت شاه طلب الدین که در کاشان
 بالا گذشت وی مرید علیه خواجه محمد پور بود و در حقه الله علیه حضرت صاحب خواجه مولوی مسعودی
 در رساله مذکور میبوی حضرت شاه و رگای استغراق بخدی داشتند که وقت نماز مردان آگاه میکرد
 و مادر زاد ولی بودند و تحت تیر از سیل پنجاب سینه بکبار و صد شخصیت و بجهت تیر از سیل بودند و بجهت
 معین فیض حق است و تیر از سیل عمر در ایام طفولیت ایشان تیر از سیل بودند و در صحرای سیستان

حضرت شاه رگای

چون بسین نیز سپید قدری افات بر سپید بری بحر کلام المذشرع از کسی خواندند و ما هیچ کس
 باز منقلب شد ندو بر برگ و حنّان قناعت می نمودند و گزشت نماز افات میشد با چه پیش میشد
 و از حد طریق و محبت و طریقه قانوریه از حد احوال المذشرع ملاقات از اقلیائی فرمودند اگر کسی
 یونقت خواب ایشان در پیر و پیر و ایشان سپید برقت بوسی نکاست ایشان را می نمود و رفته در پاس
 از دست نایطریقی که در کس نایطریقی یکی از مخلصان ایشان از شیر پیش آمد ایشان را یاد کرد که چنانچه
 زود گذشت شخصی را فرمودند خانه است بسوز و بسخت تاریخ وفات ایشان مات قطب القری عین المذشرع
 نزد ایشان در بلدیه رهپور واقع است فکر شاه ابوالحسن حجه المذشرع رساله که در نوشته است
 حضرت شاه ابوالعبید بن حضرت صفی القدر بن حضرت غریز القدر بن حضرت یحیی بن حضرت سیف القدر
 بن حضرت قاضی محمد معصوم بن حضرت محمد و ائمه ثانی رضی الله عنهم ولادت شریف و دوم ولیدیه ۹۱۰ هجری
 یکم از ولیدیه و فرموده شش در بلدیه مصطفی آباد حوت رهپور بطور یادگار محل شریف ایشان از ابتدای
 عمر صلاح مانده گشته نیز فرموده اند که در اهل عمر و بلدیه گفته اند که در واقع شده و شوی بود که اکثر شهرت بر سر
 سپید شد و گزشت آمد و شد من ستر حوت خود میکرد و کسی هیچ کس که ترا می شناسد چون ایشان را
 می بینی ستر میکنی گفتم وقتی بهشت که ایشان را منعجبی حاصل شود که مرجع اقامه خود کرد و فرقی کما
 قال در عمره سالگی تقریباً قرآن شریف حفظ فرمودند و بعد به توبه یار فارسی نیمه علمیه الوجود حاصل
 نمود و نیز فرموده بعضی از معتمدین در محکم فرمودند که در بعضی از اهل علم و فضل و کمال از خود فرموده اند
 که در بعضی از اهل علم و فضل و کمال از خود فرموده اند که در بعضی از اهل علم و فضل و کمال از خود فرموده اند
 و در کما همی سپید نشانه بر حال ایشان جنایت فرمودند و در چپ و راست و خلافت دادند
 ایشان را شورش و بدعتی که می شد و در اهل بسیار جمع آمدند و در حلقه بر می نشست و در حلقه بسیار
 و صیحه نمره حاجی نسیم بر می شد و گفتم که در نسبت محب دین با هو و رقیع میشود و بهر زرق و رقعه می نشست
 نذر و مثل صیحه بگرام در کمال هندوگی و اسودگی و سرسبز می شد و سماع ایشان قرآن و حضور ایشان
 نماز و شبیه ایشان را بر این شهر و نواحی منکر میکرد و در حالات محب باشد علیه الرحمة بر این سوال

در حدیث

نمیزد و نیز حضرت اقدس را در راه دور دیده بودند اعراض ایشان خود را بدلی رسانیدند ایشان مکتوبی بفرستادند
که ای صاحب دین من در مقدمه خدا طلبی فرستادند او شان جوایش کمال تعلیم نوشتند و
در آن مکتوب که حضرت شایسته علم علیه السلام این کلمات حضرت رسیدند قبول درگاه شدند و هنوز حضرت شاه در کجا
نموده بود که در آن مکتوب ایشان شریفی بود و در آنجا بنده شد و بسیار بود لکن حضرت ایشان چنین حمایت
میسفر کردند که هرگز نسیب بمن نرسید و ایشان در محبت پیرادل خود را سخاوت بودند چنانچه شخصی نصیبت
حضرت شاه و صاحبی محرابی نصیبت ایشان نمود ایشان را غضب آمد و ملائجه او را زود و نیز حضرت
ایشان پیش از آن شخص شناسا شده و فرمودند نصیبت بر رگان طریقه نمایی میفرمودند و اول ایشان را از من
که دلی بود لکن آنرا که بر آنست و من را اهل شد پس آنچند که امانت ایشان بهین حساب بر ساله گذار
میدادید چون حضرت ایشان را در من آن مکتوب گشت حضرت والد و لکهنو بودند خطوط کرد و طلب
ایشان فرستادند مقدمه و همین بود که بر جای نباشانند من چهل تا یک مکتوب مرقوم میشود
دین و الا این فقیر را در من غارش منعت سجدهی رسیده که طاقت نشستن نماند و بیخفت آنرا
حشما بسیار است که بجز در آن برسانند می بینم که مقصد آن خرقه ها است این بدان شما متعلق
و در پیاری می سابق دیده بودیم که شمار چهار پائی نمانستند و قیومیت بشما عطا کرد و در سواست
شما قابل توجهات غریبه و عجیبه می نیست معلوم نمایند مقامات که در طریقه امام ربانی رضی الله عنه
مقررت است که در حضرت حافظ ابو سعید صاحب سلمه الدنبا بمقامات مناسبتی بهر ساینده اند
پس نمیکویم دست ایشان که بهتر از دست من است دست من است بیعت بخدمت ایشان که اقوا
در این بخت است بیعت من است الله تعالی مبارک فرماید العزیز بکجاست حضرت ایشان حضرت بجای حضرت
ایشان نشسته اند تا سال تقریباً هدایت طلبان فرمودند و تلخی و سختی و فقر و فاقه بسیار پذیرند
و در سال یکبار و دو صد چهل و نه حرم حرمین شریفین نمودند و دوم با سوم و یکم در بلده کلام داخل
شدند و نیز شروع حرمین و شهر محرم و دوا و درین حال بعد فرج است از زیارت حرمین شریفین
و چون بجای حرمین فرمودند و دست و دوا و درین حال بعد فرج است از زیارت حرمین شریفین

حیدر بن عبد الله بن عباس بن علی بن ابی طالب علیه السلام فرمودند تا بوقت شرفی برانگیختند که در آن وقت مبارک بود
 بر او روزه در آن روز چنان معلوم میشد که در آن وقت غسل داده اند و هیچ تغییر نموده باشد که در آن روز
 نهایت خوش بود داشت مردم ترک برودند و قریب تربت حضرت ایشان را فواید شد تا آخر وقت روز
 مولود سیل آمد گفتند که امام دوازدهمین ساله ابو سعید خدری فرمودند که در آن شب جناب خدا ولی
 شکسته و منور گفت تا آخر شب ستون حکم دین نبی قیام در پای میان محمد آنکه قاسم طعام منکر ایشان
 بود تا با قوم میگفتند که وقتی مراقبتی شده بود از حضرت مرشد عین خود در آن روز که در بازار برود
 خواجه کسی برسد عرض کرد که این از من بخاطر شده بعد از آنکه حضرت پیر لغتین بیضا مبدل گردید
 به می سیاه و نه چمن کن گوشت پیر میان گوید که ساکت بخیر نبود زاده در من منزه باشد اقامه نماز در
 نوک بود و بوقت شب زیارت ایشان مشرف گشته بود و صاحبزاده ثانی ایشان مولود محمد الغنی که در آن
 ایشان بود و بوقت پدر بزرگوار خود چند ماه در آنجا ماندند و اقامه آن شب حضرت حاضر شدند
 و در آن وقت هم سندی با اقامه الفت بحال داشتی و اگر شاه احمد سعید رحمه الله علیه
 در سال مذکور برادر وی است فرزند آن حضرت شاه ابو سعید بن محمد ولادت ایشان در سنه پنجاه
 و دو و صد و هشتاد و دو و آن تاریخ ولادت ظاهر بود و آن گشتن بیت والد ماجد خود و خط کلام شریف فرمودند
 و علوم عمده را مولود فیضی امام مختار شرف الدین غیر با خواندند و علمیت شریف از آنجا حضرت شاه
 عبد العزیز رحمه الله علیه رسید الدین خان و غیره خواندند و سلوک طریقه مجددیه از حضرت ایشان یعنی حضرت
 خلام علی و والد خود حاصل نموده با جازت و خلافت مشرف گشتند و در آن زمان از علم طاهر و باطن جبره رسانیدند
 حضرت ایشان در احوال ایشان در سال خود چنین فرمودند که احمد سعید فرزند حضرت ابو سعید محمد و
 و خط قرآن مجید و احوال نسبت شریفی قریب نیست والد ماجد خود نهی کلام الشریف و نیز حضرت ایشان
 در کتابی از قلم فرمودند که در آنجا هر چه از اسرار اسلامت دارا که از ثبات مودت بهتر از قرابت
 حضرت ابو سعید سعید رحمه الله علیه امام احمد سعید رحمه الله علیه تا می نمود آن وقت احمد رائف الدین بشارت احمد
 الله بشارت الله تعالی و در آن چهره بزرگ برکت عطا نماید و موجب راجح طریقه نماید و اگر کسی

احمد سعید رحمه الله علیه

این ابروی ایشان بعد از وفات والد تمام مقام خیرین شد و طالبان از سهند و خراسان مدد ایشان آوردند
 حسب میل خود قوا را در دین خلفای ایشان در اسلام قضا و در غزنین شهر تمام دارند رحمة الله علیه
 شیخ سیف الدین پس از خرم خود بود محمد مصوم ابن حضرت مجدد و جابر بن شمس این اندر اقامت زیارت کبار مدتی
 رفته بیشتر با پدر ایشان مشرف شده است بعد از این احوال انبیا که بیانه من بهت فرمودند و کیفیت
 نسبت ایشان را چون بفتح و حرارت بلطین یافته شد حضرت ایشانرا پیشتر محبت غلاب و علی بن ابی طالب
 که با مشغول هستند و حقیقت باقی می شود بود در بیع الاول در ششمین سنه که از او دو صد و پنجاه و هفت
 در دین نمود و کجای پیوسته شد و بیست سال سید بود و بیست و شش سال بود که حضرت محمد ظهور را
 رسید حضرت شاه غلام حسین با دای دار اصل شیخ فاروقی بودند بر قلیل جلد خود قناعت نمود
 خانه نشینی اندک را در بی گاه و آزار نیست میگردند کار ضروری خود از دست خود میگردند گفتند
 و بیست و شش سال تکلیف نمیدادند عمر شریف قریب بود رسید بود کماله فی واثبات جسد من تا وقت فوت کردند
 بعد حافظ کاظم خان حرمه الله تمام عمر شیخ خود ایشان میگردند و بنای روضه و عمارات خانقاها شیخ خود
 از طرف علی بن حسین صاحب که مرید سرسهم الاقمتا حضرت شاه بودند ایشان از حسن تدبیر خود می ساخته است و غیر خرابی با
 مخلصان دوستی و استقامت و خفا و کتمان بود احوال حضرت شاه غلام حسین پس سره که بالا نگاشته ام
 اکثر از ساله تصدیق ایشان است و تمام عبادت و عبادت عینی و اعمال غیره ایشان از پدر بزرگوار خود یادداشت
 و این از ابا و اجداد خود و از شیخ خود و ابا و اجداد ایشان است که بعد از احوال عبادت و طریقه و عبادت
 خوانی بودند زمان ایشان جاری ماند اکنون بر دست ایشان ختم گردید تاریخ است چهارم جیب در سید
 و دو صد و پنجاه و هفت نیز دیوار و ترقی اعطاء روضه پیر خود و فواید گشتند و که حافظ محمد محمود
 رسید حضرت شاه غلام حسین بودند در ابدای ایام جمالی بنیاد حضرت شاه رسید بودند از ان ایام بود
 بنیاد حضرت شاه حاضر بودند بر خود لازم و واجب گردانیدند بعد انتقال شاه خود تا پنجاه سال تقریباً که بنیاد
 العصر را از دست بر ستانده شاهی نهادند و بنیاد حضرت پیر خود و خود را از انکه زیر دیوار و ترقی اعطاء روضه
 بنیاد حضرت خود را نهادند و روزی شاه جی محمد الله شاه از وی حضرت پیر خود که حافظ صاحب برین قرار

کتابت شده است

کتابت شده است

چون مردان پادشاهان را درین حال دیدند با هم گفتند حضرت ایشان را درین حال مشغول بکند زانوی حاکم
 بشاید چنانچه کرد و سر که نماز عشا میگذارد و چون مغرب بسیار ایشان را گردید مردان با هم
 مشغول شدند که الهی مشغول بود که روح پرور از خود تباریخ دوازدهم شعبان در سنه کبریا و دود و صد و هفتاد
 و ششش زیر خاک دلیله دروازه خانقا و پیغمبر نیاز نهاد و در نون گشت و در شاهی جسم الکلیه
 میر حضرت شاه تلامذین بود در او اهل عمر و اهل نبوت حضرت شاه رسیدند و از انروز از رتبت
 صحبت ایشان حضرت بر دل وی دنیا سر شده بود و روز شنبه در صحرای اشتغال باز که چهره بسیار شد
 و حسب الفکر او کین همان بود چنانچه اکثر فقر و صاحب مرتبه و اهل عدالت بر ملاقات برخانه وی می آمدند
 و وی تعلق خاطر و عشق و محبت بنحی خود که گفته داشت و بعد از تعالی مشیخ ویرانست باطن باشیخ خود بسیار
 بود و شیخ نیز توجه خاطر بطرف وی بکمال تمام میبرد و چنانچه اکثر امور دینی و دنیاوی در محال باطن
 ویران شیخ خود کشف و میبویند و وقتی که والدیم همراه مولانا و مرشد زبانی ملاقات وی تشریف می برد
 بودند و والد بعد از صحبت میفرمودند که چون برخانه وی رسیدیم و ملاقات کردیم فرمود که اشب میبایست
 یعنی پادشاهان فرموده اند که شاه می توشه موجود تیار و ادبیکه لایق خورون توشه اند می توشه حضرت
 بر حال را تمام صحبت که شفقت بزرگانه میفرمودند و روزی صحبت وی نشست بودم تذکره بزرگان
 بسیار آمد فرمودند شیخ زسان رفته پرسیدیم که سر کریم کجا رفته اند کسی گفت که چهار مولوی غلام جیلانی
 بلا سحر و در گوا بیا و خالفت افتاده است بر می بر آوردن آن رفته اند و باز فرمودند که جانوران اینجا
 پیر کریم پیر کریم میگویند که تهنیتی حضرت میفرمودند و بعد از گفتن پادشاه میفرمودند که در زندگی آن بزرگ
 برای ملاقات وی سبلون رفته باشند و در یک شب چگونه رفتند و آن بزرگ تنها چگونه چهار را
 بر آورده شاید درون کثیر همراه خود برده باشند و سمندر اینجا درست شاید نیست بعیده را بطور با قطع
 کرده رفته باشند و شاه میفرمودند که سبلون رفته باشند و کلام کامل ملاحظه فرمایند
 بعد از چند مدت نشیندم شخصی در راه میآید و گفت که چهار مولوی غلام جیلانی غریب شد چون اینچنین
 بسوی دی حضرت رسید فرمودند این شخص که پنجاه آند است بخون بنظر آن که تر و دغ و نیست شاید

مبلغان فیقر و فاقه و رحمت تصرف فاقه ایشان در آیند و چهار ایشان را پیران ایشان از طوفان بلا گشت بر
 اند فرستید که می آید چون مولو کعبه بر مکان خود تشریف آوردند ملا اخوند امام الدین حمه الدرب را ملاقات و
 رفتند و فاقه مذکور را آنجا شاه جی صدا فرمود و بودند پیش می میان نمودند و مولو کعبه فرمودند است چنین است
 که آن شخص گشته بود و از توبه پیران نجات یافتیم حکایات مکاشفات شاه جی بسیار اند تا پنج هشتم محرم
 احرام - سنه ۱۲۵۵ و در موضع بیست پوره در خون گشت که مولو و وطن نیست و از راه پوره بر رفته کرده و در
 قصبه بلا سپهر واقع است ذکر ملا اخوند امام الدین میرد اخوند فقیر صاحب بودند و از اخوند
 صاحب تعلیم ذکر و فکر است و از انتهای فتنه بودند و در رحمت رسانیدند و خلق خدا که شمشیر میگرد و شد
 سبق علم فقه طالب علم را میباید و در روزی مولانا و مرشدان میفرمودند در تصرف و ذکر ایشان که
 روزی بیان کردند که پیش ملا صاحب کردم فرمودند این فکر از او نمانی فکر راست در میان ایشان مولانا
 محبت و ارتباط کمال و تمام بود و شاید که مولانا از ایشان کتابی در علم فقه خوانده باشند و در توحید
 و الذکر رحمت می انداختند بلکه از این شفقت یک فکر نیز تعلیم فرمودند و شاه جی ایشان را بر مکان خود می
 بردند و بزرگ خود میدادند و تعلیم و تکریم میکردند و ایشان نیز خیریت نمی داشتند و بل سپر خود
 میدادند و ایشان همیشه غمخواری خلق میکردند و چنانچه تعلیم بکهنه از مردمان گرفته و دوخت کثرت
 در موسم گرام فرموده بر مینه رامیل و در رحمة اللطیف و از خلیفه قادری بخش میرد حضرت شاه عالم
 بود و در قرن تیر اندازی کمالی داشت و در خیریت او تعلیم میگفتند و در ابله مکره اسخه پیدا کرده بود تا آنکه
 دیگران را نیز مشاهد صورت شیخ خود می کنند و در ظاهر صورت مشابه رسول شایان بود و الفاظ و
 کلمات از خود اخرا و وضع ساخته فریدان تعلیم میکرد و پیران و اجازت میدادند و او بود و
 آن الفاظ تعلیم کرده بود و اللام میگفتند که میان صاحب میفرمودند خلیفه را نام خدا تعلیم کرده و جام جهان که
 دیگران را و دیگر نه و خلیفه شیخ خود را سجد طواف میکرد و در میان و هم میکرد و در حضرت شیخ
 او را فاش و زجر میکرد و در میان او هم میکرد و در حرکت خود باز نمی آمدند و وقتی خلیفه در راه و ابان
 آمده بودند و الدما از رفتن پیش او منع کردند و چون پوشیده از او پیش او رفتم و ششم و هفتم و هشتم و نهم و دهم

در اینجا حاضر بودی و غمخواران و حوالی بخوبی و فیوضی شمشیر بودند و در ایام پیری و فقری بان
 احوال درویشی شبیه برتشیخ خویش بودند و من جوانی لباس فاخره خود را بجان گم کرده بسم الله و نیز
 بسجا آورده می پوشیدند و در میان این جوانان لباس درویشی اندر خود خیره می پوشیدند بلکه بعضی مریدان
 طعام نیز بر ذمه خود مقرر میکردند و در حلقه پیران سر حلقه بوده و کبریا و از بلند سخن خوش تعلیم میدادند و
 میگردیدند تا ریخ سینر دهم شوال سنه یک هزار و دویست و هفتاد و هشت سفر نسبت و در مراد ابا و حاکم کاغذیان
 که وی در اینجا اتفاقا هم ساخته بود مدفون گشت **و ذکر حافظ علی حسین** مرید صاحبزاده حضرت
 قلام حسین پسر ادبی حضرت فقیر شاه و مجاز و ماذون از غلیقه پیر خود محمد و قان و جانشین پدر بزرگوار خود هستند
 حاکم الدین و جلال و خوش خلق اند و مریدان پدر بزرگوار وی بر ایشان جمیع می آیند و تعلیم و تلقین ذکر
 و شغل او را و طیف میبند و ایشان خود نیز دستگیری طالبان میکنند و دعای حرز زامانی و پهل اسماء و اوراد
 دیگر با تمام تمام میخوانند و در زرش ذکر و فکر طریقه خود در پی حقیقت میمانند و بر احوال حب و غیره و در
 میسارند و خلق را از آن غفلت میرسانند و در خانقاه پدر بزرگوار خود سب و محرم و موهبه پدر خود تعمیر کرده اند
 و عرس وی میکنند و آئینه و درندگان عرس را طعام میخوانند و سماع را و دست میدارند و رقص و مدح میکنند و
 در قصبه باره تشریف میبرند و در میان و پیران و گمان اینها تعلیم و تکریم ایشان میکنند حاکم الدین و حوالی
و در صاحبزاده مولانا عبد الغنی فرزند ثانی شاه ابو سعید محمد الدین است این بخت باطن اندر پدر بزرگوار
 خود دارند و در تقوی و طهارت مشهور و معروف هستند و از آن نیست اند که گویند از وی هدیه عینیت قبول
 نمیکردند و آنکه که در بازار فروخت میشدند و میخوردند که در محبتندگان اندر از آن مکان بیرون به بیع خاصه خرید
 نمیدادند و در آداب شریعت و طریقت و خط حقیقت مثال آبا و کرام و پیران عظام خود و موصوت اند و در احوال
 شریعت طریقت اهل تکلیف اند و در حقیقت استقامت احوال خود بجن میدادند و بهر ای پدر بزرگوار خود و حصول
 سعادت و جیت الدیوارم سعادت زیارت مسیدانام علیه الصلوٰه و السلام حاصل نموده و هنگام رحلت
 که وطن ایشانست همراه رکاب پدر بزرگوار خود که در مکه بیدار شده بودند در بلده کوفه رسیدند و از آنجا که
 پدر بزرگوار وی نمیخواستند و جلی ایشان را در راه مستطی غایب و باطن و عظیم دیدند که ظهور این سلسله از ایشان

شبیه صاحبزاده

شبیه پدر

کمال ایشان خواهر شد نسبت به تشبیه و مجرور و نه با ایشان نهاده در روز انتقال با قنات
 سلسله خاص خود مشرف گردانیده فوت کردند چنانچه صاحبزاده پوصوف در ساله خود به یونس زور عید
 سکرات موت شروع شدند و میرت پذیر باین لائق با تبار سلنت اعتبارات اهل دنیا فرمودند و فرمودند
 اگر بر دایم دنیا خواهی رفت دلیل خواهی شد و الا ایشان چون گلان بر دروازه تو خواهند عطید و فرمودند
 ما از انتقال و او در سیده ترا اجازت دادیم بعد افعال و الدخود چند ماه در توکل قامت داشتند و در
 نیز در آن دن توکل بود اکثر بکار ایشان میسریم و در هر پنج وقت نماز و حاجت سجد ملاقی شدیم و در وقت
 سحر عذر ایشان نور سیده بود چون ایشان از شستن خط بنام بلایه گلان خود منظور بودی بر خط نوشتن
 مرا بیلبیدند و بعد مدت دراز در دایم رسید و بختش رفتیم بر سر از ایشان شسته دیدیم بعد ملاقات مرا
 بشناختند و معانقه و مصافحه کردند و خلاق نموده در خانه جا دادند و معنیافت کردند چند روز
 در اینجا ماندند و اوقات ایشان را بوقت تعلیم علوم فارسی و باطنی بستم چنانچه بعد از نماز مراقبه میکردند و پس
 از اشراق از توجه دادن مریدان فراغت یافته درس کتب حدیث شریف می نمودند و بعد از قیله
 و نماز ظهر تدریس علم فقه و غیره میکردند و پس از آن نماز عصر و اساخته باز باطلان خدا را تعلیم باطن و
 انعامی نسبت میکردند و از کلام دنیا و اهل آن اجتناب میکردند و در هر روز در الضیحت کرده بودند که از
 صحبت مشایخ این زمان بر غرور بزرگان فتن و شستن بهر دست کسین کینزار و دو صد و هشتاد و چهار
 در وقت شش و پنج بجزرت بجزین شیر لعین نمودند و در مدینه منوره بزمیارت رسول مقبول علیه السلام
 فیض اندوز شدند و پیش سیدنا و شفیقنا علیه السلام تعلیم ظاهر و باطن عینا میزد و شریف روح مطهر
 حبیب الله علیه السلام و در بر کبریا مقدس حجره برائی اقامت ایشان داد و از سلسله احوال
 مشایخ این اسلامیت آگاهی از مریدان حواری محمد بن عافط قرآن و احاطه خوش بیان عالم فرمود
 و اصول و تألیف باریکی دلائل معقول و مدرس علم معانی و کلام و درس کنند و بعضا شایسته بلاغت تمام
 و منکر کلام و محدث حدیث رسول الله و جامع جمیع علوم مترجم اخبار العلوم و متصفت با فلاح حسن
 هستند و شایسته صدیقی و صاحب مطیع صدیقی ساکن ناو اشیاء اسکونت در بانس بریلی میدارند و بختی علوم غایب

شایسته جهان آباد حاصل کرده بودند پس ایشان چون جویش علم باطن در سینه بیکسینه ایشان شورش آورد
 متلاشی درویشی گردیدند سمند صحت خود را در میدان خدمت و وسع درویش یافتند آخر کار بخدمت حضرت
 مولانا عیسی بن مرصوف رسیدند و مقصود خود را عرض داشتند او شان فرمودند طاعت بایده که اعتقاد خود را
 اسخ نموده بخدمت درویشی رسیده تا فائده تمام حاصل آید والا بجز این حاصلی نباشد بخواه باطل باشد یا
 استخاره ارشاد ساختند ایشان حسب الامر بکسار خانه پراختند بعد از آن ارادت اسخ خود را بخدمت
 او شان عرض کردند و دست ارادت با صدق عقیدت در دست حق پرست او شان دادند و طاعت
 کردند و از برکت صحبت این بر علی که علم با سوا احاطت است علم یافتند و از تعلیم توفیق حاصل از سیم سیم
 بعد شرف بردن او شان بخدمت شریفین ایشان درس کزاد و دو صد و سیاد و سوم بر درستانه بیت
 انکسار نام احرام بسته سجده کردند و پیشانی سودند و از شوق و ذوق طوبت نموده و عمره آورده از علمیه
 بلیک گویان بواوی عرفات دیدند و حج ادا کردند پس از آن بکینه منوره حاضر شده بر دینار السلام
 سید خیر الانام علیه الصلوه و السلام بوسه دادند و به نیاز تمام آداب کوشش و سلام بجا آوردند و بعد از
 حدیث شریف من زار قبر محی و حبت که شفاعتی بزیارت سید کائنات علیه الصلوه و التحیات
 اندوختند و در مسجد مقدس نماز باجماعت ادا کردند و باز در آن مقام شریف و صحبت شایع خود را گفتند
 نسبت لطیف اثر بلین بر داشتند و اجازت یافتند و ما وون گردیدند بخدمه از ان مقام مرحمت نمودند
 حال بر سکن خود و خلق افزون شدند سلام الله تعالی و دیگر مرید با اعتقاد شیخ محمد عیسی و مخلص مولوی تمنا
 حیدرین شهرتند بتعالیم باطن شیخ را وسیله نجات خود دانسته و روزی آن مشغول اند و از او مجبور و رگزار
 تنها نمی گشت می کنند و اوقات مستحاضه خود را در تلاوت کلام الله و مطالعه کتب نفه و غیره می گذرانند
 در فن شاعری زبان فارسی دار و نظیری ندارند و بسیار دیوان فارسی کرده و هستند چنانچه چند بیت از
 قصیده که در مدح شیخ خود نوشته اند در اینجا نقل کرده میشود قصیده چنانست که این جهان
 جانانش که در اغوش پرورست جان جانانش بود و چون دل کسش در غم
 شعله طوبت تابان پنهانش بود تا سینه او شرق و اوار بجانانی مهال و غم نماید که در دگر پنهانش

بر غم اهل عالم بر جرم ضعیف جام او میشت زور است منع بازگشتن کار دلش عباد و جبهه آن شاه رنگ نیز
 کسیر و صفت است تین ایشان آید که دانش او گنبد است کلم را اگر نه پاک نوشتی سیکه
 نماید مود هم بر خان چنانست ملک صحت ملک سیرت ملک فوت ملک عفت مراد از مردم چشم است
 میخوانم چنانست بود چون سینه و قلم و عشق تحقیق را سر و میتوان گفتن جابج عفتش با سحران
 وجود حق شکر نیز نهاده غمستان عرفان نعمت طوطی جانش فرزندش عشق تحقیق پادشاه
 که باشد سینه اش تنور و جوشش شوق طوفانش بیاد حق بود از یک در عشق فراموشی نگارستان
 عالم یک طراز لوح نیایش سرمه گردیده تعلیم او میشت می سودم بیای حضرت عبید الغنی پادشاه
 خدا بیتی یا شاه افیس کافر می نامد که تنگ کافری داد اگر خواهم سلطنتش بخدا رجعتی بر ماندگان
 قبله عالم تمنا بر درت تا بد بدل خون گشت انباش و اگر مو کوی **عبدالله** ایشان مدخل
 اکبر و فرزند رشید حضرت شاه احمد سعید رحمه الله علیه و مرید و جانشین پدر بزرگوار خود هستند بعد از
 تحصیل علوم ظاهری و فرائع علم دینی پدر بزرگوارش ایشان را تحصیل تعلیم باطن در کفایت حمایت مستند
 و او کار و تجارت و مشاغل طریقه خود و طرق دیگر تعلیم نمودند طی لطافت مسته و سیرت ملک و عبودیت
 و اولاد به شکراننده که خلافت طریقه افشاندید بعد و پیش رو به بخت و جیات خود چون استیاری
 در شایستگی ظاهر و باطن ایشان ملاحظه کردید و یافتند و سلسله خاص خود و سلسله دیگر که اسناد
 آنها از پیران حقا هم خود میباشند ایشان را اجابت و خلافت دادند و با مطبعت خود گردانیدند
 و نصیحت بدوام ذکر الله و وصیت باتباع سنت اقتضای اهل بخت و دنیا نمودند و قوی صاحبزاده و
 سعادت عم بزرگوار قرآنی خود و مولی ارشاد حسین که ذکر شریفش عنقریب خواهد آمد در بلده مصطفی
 عرف را میور که دین مسلمی جد بزرگوار ایشان است تشریف تشریف آورده بودند و اب علمی در محضر
 کاتب علی بن **ابن** در رئیس بلده مذکور در عهد و عهد و بعد از تحصیل علوم ظاهر و باطنی طلبی داشتند که تحصیل
 علم باطن که عرفان تام باطن کامل مطلق توفیق بشوی نمائید درین حال او را تشریف آوری و
 بسج ایشان رسید به نیاز تمام و کمال بواسطه لانا موصوف سرار اوت برشته فیض نشان ایشان نهادند

در این کتاب
 در این کتاب

صاحبزاده موصوف از آنجا که در آفتاب طریقت ارشاد و طریق باطن بر امیر و غریب توفیق نیست از
در سلسله نقشبندیه می شک کرده و در بنیامی سلوک طریقه مجددیه بنوده و طریق تحصیل آن طریقه تعلیم گرفته
و لدادت ایشان در دوم جمادی الاخری سنه یکم از دودوی هفت و پانزده لکه هشتاد و پنج گریه و در آن زمان که در
دلی تشریف می داشتند اراده زیارت حرمین شیرین کردند و وقت ولع ایشان پیر بزرگوار ایشان تا
در واره شهر برآمده اند و نیز خرقه و عمامه حضرت شاه غلام علی رحمه الله بپوشانیدند و در کتابی نام
اعرفه بجهت ایشان از تمام فرمودند که فرزندی از بنی امیه ای با طاعت و تقوی باشد که شوق میبرد
باش از ایشان مرید شود که دست ایشان دست من است پس صاحبزاده و شوق و آه و ناله و جلال و جلال
و دائم مشتاق سکونت مدینه شریف بود و در آنجا به منمودند تا لکه اندکی در راه سفر سنه یکم از دودوی
و هفتاد و چهار همراه پیر بزرگوار خود و بنیامی خود فائز گردیدند و در آنجا به منمودند که دست ایشان
حال ایشان بیاد آمد نیست که که در آنجا که از کوی بیابان بخیر و پست شدیم که آنجا عباد حیرت
مولوی محمد ظاهر بر ایشان در مقامات احمدیه سعیدیه بنیامیه حضرت پیر بزرگوار در منزل خود حواله نمودند
با ایشان نموده اند و در حیات پیر بزرگوار در حرم شریف بجای ری توهمات صبح و شام می نمودند و زیاده
ازین کلام نهیست خواهد بود و در دلی الوار بزرگی از جد ایشان ظاهر و پدید آمده است و انصاف است
و موصوف کمال حسن عذرت سعادت دارین خود دانسته ندانند بجزت ایشان هر سال ارسال میزند
بعد حکمیر بنده او رسیده و دست تاج و بیعت حرم حق پیوستند و در کعبه معطره و در کعبه شریف
شریف به پنجاه یک سیه بوداده تاریخ هفتم ذی الحجه ذکر مولوی ارشاد حسین
حافظ آیات شترانی و قنار امیر ربانی مفسر کلام العرب المحدث حدیث السیدین مدین فقه و
فهمنده و قانع معقول عالم اند متقی و متوجه اکثر اوقات خود را بدین قدریس می گذارند و کل بر غریبت
اتباع سنت می دارند و کلام بر کمال است و ادعای علمی ایشان متفق اند و لکن غلبه علم از اندر سبب سلیقه
میشوند و علم و فضل ایشان از کتابت و تقابل حق که در کتاب معیار الحق تعریف کرده اند بر ظاهر است
و نسبت بهت باطن از حضرت شاه احمد سعید رحمه الله می دارند و بان خباب است راست

صورتی نیز میدارند و بعضی است آن جناب طایر روح ایشان بر دوازده مرتبه متغی که در کتب مشهور است و در
 است میدارند و ایشان از وی اقتباس انوار و برکات حاصل نموده بتعقیب باطن و تکریم نفس و در جود و
 مراتب سلوک تا حال اشتغال میدارند و وقتی مولانا موصوف عازم حرم محترم شدند و از محال مخوفه تسلط
 کرده مشقه بشربت هستند بوسی فانه کعبه فائز گردیدند و حج او انور و بکارت خاتم السالکین یکجا
 گشتند و احم آن حرم اکرم خیر الانام بستند چون بان مقام شرف رسیدند سید زید سعاد و عت
 شیخ خورشید اندر گردیدند و از برکت صحبت ایشان برکات و انوار کیفیات انعام شرف حاصل
 کردند چون مقدم حاجت از ان مقام کردند مشقه ایشان از اخلافت و نیابت خود نمودند تا طالبان از صحبت
 گرامی ایشان بهره و شایسته از ان مقام حضرت یافته بر امیر که طن ایشان است رسیدند و طالبان بر سر ایشان
 مثل ایات و احوال و خوش شسته اند و در جمیع طلب علم شرفیت و طریقت هستند و رئیس بلده مذکور تعظیم و تکریم
 ایشان سعادت داردین خود میدارند و کوی محمد مظهر در رساله مذکور بنویسند که محمد ارشاد حسین بن عبد الله
 از اکابر سادات اهل علم و حضرت ایشان اند یعنی شاه احمد سعید و نسب ایشان ابو اسد شاه محمد کبیر
 حضرت مجدد و میر حضرت ایشان روح خوش هستند ادبی ایشان مثل طایر بسیار میفرمودند با الطافنا
 بی نهایت و لطف شایسته که فقیر هم رشک می برد و سر بلند می گنجشیدند و ادراک هم خوب دارند
 و قوی نسبت اند صاحب بده المقامات مذکور مدیدند شاه محمد کبیر طلال الدعمره الصغیر و اولاد حضرت
 مجدد است این مخدوم زاده شاه از ان لقب شد که شاه سکندر نامی نظر عنایت و طفولیت شامل حال
 این صاحبزاده بر خور و در پشت و بشیوه القاب اجداد و خود این قره العین شاه خوانده بود و
 تسبیح ایشان به کمال آن بود که پیش از ولادت آن مخدوم زاده حضرت ایشان ملحق شدند که در طایفه
 توپیکه آید که یکی اسمک یعنی نام ترازنده دارد و چون متولد شد بان نام سمی گردید و همواره از بس عظمت
 و علو استعداد آن قره با صوره ولایت خبر میدادند تا آنکه این نوز دیده به بین تربیت حضرت ایشان
 بهشت نساکلی خط قرآن مجید و در آن سن که در کمال و تعمیل علم و تقوی و محبتی دیده می شد و
 پستادش را بلبابش بدید که از بس طبع افسانیده و نشینده روزی فرمودند بنماط آید

که محمد یحیی نیز چون برادران خود از این نسبت بهره ور گردید و آنچه باید کرد که احوال معاطه اهل بایس
 نزد یک این گفتند در این شفقت آب چشمه سیاه که حج شد بعد از انتقال حضرت ایشان پس از نماز
 حفظ قرآن بدین ترتیب برادران بزرگوار تحصیل علوم پیوسته و پیوسته بآخرا رسیده و علیه ایشان از
 قامت و رفتار چشمه لبر و بوالد بزرگوار خویش مشابعت تمام دارد و از دلائل قبول آن مجتهد
 زاده آنست که بنیر حضرت باقی باشد دختر خواجه کلان قوا محمد عبید الله رسیده است
 و ابقاه در حبس که خارج آن گویند و ولایت مناسک گردیده است و در رساله
 مذکور است محمد ابراهیم زیب بخدمت ایشان می رسید و دست نداد و میگوید و بلکه بسیار دیهات
 نیاز ایشان کرده و در مرتبه شرف زیارت مرین شریفین در یافتند و از ولادت شاه
 محمد یحیی در سنه یکصد و هشت و چهار روز و اوقات در سنه هزار و نود و شش و هشت و هشت
 ذکر **عظیم شاه** مرید و غلیظ شاه در گاهی که ذکر شریفش بالا گذشت
 بودند رحمة الله علیها و مولد و موطن و عرفان ایشان رام پورست عالم بودند متقی و متوکل و
 کثرت اهل و عیال برادران اهل دنیا نمی رفتند و در تعلیم ظاهر و باطن خود مشغول میشدند
 و اکثر اوزابا و عیالان رئیس بلده مذکور مشایخ و حضرات سیکر و دزد و ایشان از هم ساری
 فرستادند و عرض شریف آوری میشدند ایشان گاهی در آنجا شریف نمی بودند و گاهی بیست
 فقر و فاقه خود بر زبان می آوردند و در عرض موت بحال می پوشی در وقت نماز بپوش می آمدند
 و نماز و امیکر و در یازدهم ربیع الاول سنه یکصد و هشت و هشت و هشت و هشت و هشت و هشت
 در وانه خود در محفل سجده و دفن شدند ذکر **محمّد خان** عرف و فیقیری مرید عظیم
 عرب بودند و غلیظ مرزا مظفر باغبان و عمر در یافته بودند و ساکن اید و متاد و شریفیت
 و طریقت بودند و در وقت جوانی سو و لگرمی اسپان میگرد و در عهد پیری و فقر می گویا که غلیظ
 و کار براری خلق الله میگرد و چنانچه بیرون شهر رفته پشته میزد و عیو مسکینان بر سر خود
 نهاد و تا بدروازه شهر می رسانیدند و چون صنعت پیری بکمال رسیدند و شریفیت

در سنه یکصد و هشت و چهار روز و اوقات در سنه هزار و نود و شش و هشت و هشت و هشت و هشت

در وانه خود در محفل سجده و دفن شدند ذکر محمّد خان عرف و فیقیری مرید عظیم

و در مرض فوق و سوزاک ملحق گردیدند روزی با ششم فرمودند که هر سنگ بریزه که از محل قادر و بر روی
 می آید مرالذاتی می فریاد و هیچ باند را را ایند امیند و نمیکشند آثار بزرگی و ملاقات و صحبت
 از شکر و بهوید بود و هر شغل ذکر که از ششم خود تعلیم یافته بودند در شش بجال تمام بر این میشدند
 و در این شغل هم بر این می شدند و وقتی با ششم فرمودند که مولوی حسین محدث را اینصفتی که در
 شب خواب آنحضرت علیه السلام را می بیند و علم فرمودند که مسلم تو بهتر کسی از ملا و اینصفت میکنی وقتی مولانا
 و مرشد نادر را می پویشد این میشدند برای ملاقات ایشان شریف میزدند و ششم بنحمت شریف
 حاضر بود بعد ملاقات صوری هر دو بزرگوار از جنبی مشغول شدند و ظاهر بر باطن توجه فرمودند تا در
 و از کبریا قیام فرموده ماندند چون هر دو بزرگوار سر بر داشتند ایشان با مولانا گفتند که پیش شما
 با وجود خلعت و کبر سنی مسینه من شورش و فغان میشود و میخواهم که لغز از نظم پس از رجعت شما
 مولانا کمال الحافظ قوت نسبت ایشان با ششم بیان فرمودند و فاش نیست پنج جادوی الادی سینه
 بجزار و وصی شریف نیست واقع میشد و بر این شهر مذکور مدفن گشت مولوی جمال الدین و این
 اصل ایشان را جوید و میزدند و عالم علوم عقلی و نقلی را کتب و حدیث با شکر آشنای علی بن ابی طالب و
 مولانا شایه ولی الله شد و بی خوانند و نه است نسبت این مولانا فخر الدین که ذکر شریفش با کمال است
 میشدند و مرجع طالع خاص عام در وقت خود بودند شیخ ایشان بطریق را می پویشد از اخص است
 و فرمودند که در اینجا باش چون ایشان را بجا آمدند و کونست کردند اکثر امیر و خیر و در این شهر مذکور
 مرید و معتقد ایشان شدند و قبول و کمال ایشان به متفق بودند و یکبار حرم خلایق متصف چنانچه
 بر کتب تعظیم هر کس از کس میباش استند و این سری بودند بعضی با جماعت سنت ششم خود اول مرتبه که را تم بگویند
 حیات ایشان بر امیر رفته بود از نادانیت و نادانی فطرت جوانی بخدمت ایشان نرسیده بود
 و در شصت و پنجم جادوی الادی سینه بجزار و دو صد و چهل و دو وفات یافتند و قریب و در وفات ایشان
 تذکره مرفوع شد بزار و دیگر مولوی بنیانا احمد از اصل سنی مولوی و مولانا شریف سهرورد بود و بعد
 بهفته سالگی از عالم ظاهر سترایافته بمرگ رفته و سالگی مرید مولانا فخر الدین مذکور و نیز تعلیم با من از ملا

بسیار از ایشان

بسیار از ایشان

گفتم میان صاحب گذارید وستم شسته میشو و انتهی گویم آری کمال قوت بلخی دی در پرده
 طاقت ظاهری اظهار کردنت می نمود و در یازدهم جمادی الاول عیش و شرم صد سیر و بیستم وفات یافتند و در
 سوختن پیشانی که لطیف شمال از رامپور ده کرده است مد فوگشتند و ذکر **شیخ** **میر** **کمال الدین** **بن** **میر** **کمال الدین**
 و عشر بهیسیان برید و غلیظه شاه در گاهی بود که تو کرش بالا گذشت و در محبت عقیقه مشیخ و در
 خود نظیر انداختند و تعمیر رفته شیخ خود و می ساخته اند و هر سال عرس او شان میکردند و در
 شغل و اشغال تا دم مرگ خود را مشغول داشتند و از نیرنگان غلام چیلانی خان رساله دار بودند که یکی
 از اعظم روسای رامپور بوده است و وی ترک دنیا کرده فقر اختیار کرد و در چهارم رمضان سنه یک
 و دصد و شصتا و چهار وفات یافتند و **اکبر** **خوین** **محمد** **ابن** **عبد** **عباس** **بن** **عبد** **کریم** **بن** **عبد** **کریم** **بن** **عبد** **کریم** **بن** **عبد** **کریم**
 و غلیظه شاه در گاهی بودند و اهل و جد و سماع و در بیکریه و معتز بن را جواب می دادند که من اجازت
 سماع از شاه صاحب میدارم مولد و وطن و بی پنجاب بود و در سوم رمضان عشر ششم صد سیر نیم
 وفات یافتند و در احاطه فرار شیخ خود مدفون گشتند و **کریم** **احمد** **بن** **سعاد** **احمد**
 از اصل اصل سادات نوکانان بودند و در و سالگی پدر و مادرش ویرانه خود و بیکه معلمه بر دین با
 مراجعت بوطن در میان راه پدرش ویرانه ها گذاشته فوت کردند و مادر او قبل از رسیدن که
 در راه فوت شده بود و بی همراه دیگران بوطن در مقبره مذکور رسیدند اقربای وی از مذہب
 شیعه بودند چون سعادت ازلی مدوگارا بود و وطن را گذاشته در مراد آباد مشرف آورد و مسجد
 سید خان قیام نموده چیزی از علم نشد و سخن خواند و بعد دوسه سال در بلد رامپور فوت و تحسین
 علم ظاهری منور می کردند و بیستم در الوقت فاعلمی سجدت میان نویم شاه حبیب که ذکر مشرب بالا
 گذشت رسیدند و مرید شدند بعد روزی چند بخرید و تقریر را دوست داشته و غلوت جلوت
 تحصیل علم باطن می نمودند و هم در مجال تکلیفات و ریاضات و مجاہدت بسیار میشدند اما در دوازده
 و دامن شیخ را نگذاشتند و در منزبات و مراقبات خود را مشغول میباشند تا آنکه شیخ ویرا اجازت
 و خلافت دادند و بعد از آن شیخ چند کس را رسا و کرد و در بعضی را اجازت دادند و علم در ک

بنده بر سر

بنده بر سر

بنده بر سر

نسبت زنده و مرقی خوب می فهمید و برادر ایل دنیا می گردید تا آنکه عمر خود را در مجرای مسجد خیم خود گذاروند و بعد متاهل شدن چند سال در نسبت به رمضان سنه هزار و دویصد و هفتاد و هشت فوت کردند وزیر قدم مشیم خود را فون گشتند و یکسره عقرب گذار شدند و بارهیم بسیار مهربان بودند بر گاه بمراد اباد اند می بسجیدند که فرزندانش میشدند و از مودت لایقه هم سنگی که با من بود و خرنج را القبدوم خود مشرق می ساختند می ذکر محراب **الحمد لله** شهر یزیدت خان در تپه ای حال در فرقه نیا میان لوگری میگرد و تدوینا بر لباس بر طرز نیا و گان بودند و در بطن سینه شورش حقیقی میداشتند و در پرده طلب معتقد و اصلی ریاضات و مجاہدت میکشیدند و صحبت سالکان و مجذوبان می برداشتند لیکن در حقیقت وجودش سالک کامل میبود و ذالعرض نام نامدار خان رحمه الله علیه شنیدیم بنجد متش در پنجاب رسیدند که سلسله ایشان بسبب واسطه کافله جمال الدین رحمه الله علیه را میپور می رسید چو آنکه خالصت موت را حاجت ریاضات و مجاہدت بنمود مشیم در اول دله تبرک و همت نسبت لغتشدنیه مجددیه و دانش ممکن ساخته باز او متش اجازت و خلافت داده خصمت کردند و ایشان از اینجا خصمت یافته در بلده کوئل و ساجاداد و غیره و در اترولی که مسکن بدفن ایشانست بتعلیم ظاهر و باطن مشغول گشتند و در بطن خود تائید داشتند که چند کس از شرک توبه کردند و برکت فیض صحبت ایشان بود که گردیدند و مشغول باسلام شدند و تا حال بر تعلیم ظاهر و باطن ایشان بمل و جان مشغول اند و ایشان حالی قوی داشتند و قوت توجیه ایشان در سر شدن اثر می طبع و همت تا آنکه یکی از علمای فنون و دانشاگردان خود را برآزمودن اثر توجیه نزد ایشان فرستادند و ایشان بنوعی مودت و مودت کرد و توجیه دادند چنان برکت فیض توجیه ایشان که ای علمای فنون یا شغری چند را حاضر کرده و حاضران ایشان گفتند و معتقد و مطیع ایشان شدند تا آنکه فیما بین استاد و شاگردان نوعی شکر و محبت افتاد و استاد و شاگردان متقی و متورع بودند و هر کس **اطیع الله و اطیعوا الرسول و اوله** و دستوری خود را کمال شوق عشق نصبت کردند و متعلق فانی خود را خست و موده متاع با سستی را خرید کردند رحمه الله علیه

الکتاب فی الجواهر

و از مریدان خالص صاحب کی مودت و محبت سیاحت و پیچیدگی
 خلعت الهیه و در کتاب اندیشه نالایت کرده اند و مظهر است حاجت بیان نیست و بین سال ستر
 یکبار در دو فصل و در پنج وقت تخریر میباشند که ایشان در بلده به پال فوت شد و در خان
 صاحب فوت بهار هم بسیار باقی و شفقت میفرمود و در اول ملاقات من با او در شهر اکبر آباد و باز
 در یکجا هم صحبت اکبر آباد و در بلده کول شده و بعد از او شان برادر آباد و آمد غریبی نه لطف و مودت
 سبب ختم در می از من فرمودند پیش ازین فقیری بودم یعنی قبل از سیری و در گروشم آواز می
 که بر خیز وقت نماز فجر است حمید قربان علی و سید فضل حق برادر و برادر کنی از خرد سالگی
 خا و م خوش غنیمت ایشان هستند و بحث ترویج ایشان و کفایت تقصیر اترولی این برادر و در شنیدن
 و خالص صاحب در مرض فوت سید قربان علی را طلبیدند و پیش خود نشاند و هر وقت بخت گردید و خلعت
 و خرقه داده و قائم مقام خود ساختند و بعد از آن در مرض سید کبریا و دو دو شهادت فوت گردید و در تقصیر
 در فون شدند و دو فرزند از جنود عجب گذاشتند با عیای تاریخ تصنیف مولوی حسین شایه و در
 که بر مرز شرفش کندی است ربا این مذکور جاوید که انچه صحبت از نو یقین می بین تا کبریت
 سال سفر و به شرفش گویم به دست جدی جناب ابوالحسن است و دیگر از آن تاریخ تصنیف سید
 افضل حق که انهم بر مرز شرفش کندی است سببیت بدان نوشته می آید و در کتب شایع
 سکه و وقت ندان و در محرم شد ازین دار فانی ارم و در فراق صوری آن قد و اهل و فانی
 بود و طالع یک کی در سحر و انوده و الم بهر آن شرفش است و فرمود که وید گفت که کعبه اهل طاعت قبل از کرم
 بعد فوت ایشان اتفاقا در اکبر آباد و رفته بودم و سید قربان علی آن زمان در آنجا بودند از جهت معرفت
 سابقه ملاقاتش رفتم و بسیار اسینه بر این و دیده گریان دیدم و لغوهای آه پرورد او شنیدم
 بل من مرید با سکه العزیز و ذکر خلیل احمد خان صبا ساکن شا بهیچون نسبت باطن تعلیم و
 شریف سلوه تنجی از آن حضرت صله علی علیه و سلم میباشند و طی سکه خود را خواندند آن در و
 نمودند و از اهل قضا و تقاضا بودند و طالع با نر و و مذکور تعلیم می فرمودند و بر محل حاجت دعا و در آن

در و در حضرت بلاء محضی الامور و الا الله شایع می نمودند حضرت مولانا سید محمد حسن بن ابی قحطبه سهروردی
 مرید و خلیفه ایشان فرمودند با آنکه اعی بودند آنچنان کلام توحید بیان فرمودند که کسی که استماع حیرت انگیز
 و بهر بهر هم نقل فرمودند که وقتی ایشان در راه میبودند تشریف میبردند و در راه میبودند و در راه میبودند
 بکلام ایشان با و فرمودند که چیزی از این که شنیده ام و از این که شنیده ام و از این که شنیده ام و از این که شنیده ام
 بیان حدیث فرمودند و بعد وی مرید ایشان شدند و در بعضی اوقات از کمال غلبه توحید بر او و از کمال غلبه
 ایشان گفتند نتوانستند و در زمانه که جناب پیر احمد از وی در شاهجهانپور تشریف بردند مولوی محمد
 اسماعیل بن ابی نسیب بر ملاقات ایشان آمدند و در میان کلام گفتند نام ذات پاک ایشان را و از غلبه و از کمال
 که پس از ایشان بودند شایع فرمودند و بعد از این نام ذات پاک را گویند مولوی محمد اسماعیل گفتند که رسالت پیام
 اسم ذات میخوانند و شما گفتند نتوانستند و در میان کلام گفتند مولانا ولایت نبوت را بر او میبینید پس
 ساکن شدند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند
 روزی من بخبر ایشان از توتم و طلب نبی و من باطن خبر ایشان عرض داشتم فرمودند و فرمودند و فرمودند
 رفتن از من خائنه کرد و از کیفیت آن به بیان نمی آید و هم در میان حال بی قصد خیال مولانا فخر الدین باطن گفت
 این خط و بنی هرگز مشتبه بود که مخالف صاحب موصوف را بگذاشته فرمودند که شما و طریقه مولانا هر دو
 گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند
 او بر ملاقات صورت شرم آمد و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند
 و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند
 روحی و انفسی و از فرقه هستند و اکثر لغات اشعار آن بر او میخوانند و در میان کلام گفتند
 سوز و گداز می باشد و از فرقه هستند و اکثر لغات اشعار آن بر او میخوانند و در میان کلام گفتند
 وی در خفا هم شجاعت سینه پنهان بود و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند
 نام حضرت خان مرید و خلیفه پیر خود و خلیفه احمد خاندان و در میان کلام گفتند و در میان کلام گفتند
 ایشان رسیده و دید که لباس درویشانند و از این که شنیده و از این که شنیده و از این که شنیده

همراه مولانا حاضر بودیم حکیم صاحب زیانی سید صاحب لعل کردند که فرمودند جدم دعائی کرده بودند
 که الهی اولاد مرا چنین دنیا فیزی که ترایا و ندارند و فرمودند که روزی من برات قلب شسته بودم بماند مرا
 طلب داشتند گمان کردم که شاید برای خرج روزینه طلب میدادند در دل گفتیم که دعای جسد
 انجمن است بجا رسید که از ناس دنیا مارفت عبادت بیسری آید بجا نرفتیم و بر فراز مسجد رفته مرقد شریف
 که جسم نصف از قبر بیرون برآورد و بر قبله محبت بر داشته در حق من عاف نمودند از آنرا در الدعای انظار
 و نیاز من بر داشت استی در اول حال جناب سید احمد در غلبه شوق طالع جلی آرای بر لیلی در و بی تشریف آوردند
 و در مسجد اکبر آبادی آمدند بجا شد حاجب القاد و حاضر شدند و چیزی از علم منسوخ خواندند اما غلبه شوق ویران
 علم باطن بیشتر بود پس بخدمت شاه عبدالعزیز رحمه الله رسیدند و مرید شدند و مرید پدر خود شاه ولی الله
 مرید پدر خود شاه عبدالرحیم بودند احوال فضل و کمال این بر سر بزرگوار از تعینات ایشان اظهار داشت
 حاجت بر بیان نیست و در قول جمیل شاه ولی الله مرید منست شیخ کمال شاه عبدالرحیم محبت بود شید
 اکثر اجله علم که او هم خواجہ خرد محبت شیخ احمد سهروردی الشیخ الهاد و خواجہ سالم الدین معین خواجہ محمد باقی و شیخ
 عبدالعزیز الشیخ آدم الدنوی محبت شیخ احمد السهروردی محبت خواجہ محمد باقی و شاکلهم اعلیٰ الله ابوالقاسم
 محبت الشیخ محمد حبیب الامیر ابوالعلاء بنی چند مدت آنجناب معر کردند و از دست خدا شنایان من بطن
 حاصل کردند پس از آن در لشکر کورایعیرخان بهادر ترسنا بعد ترک دنیا کرده و بهایم و دیار متا بسیار
 نموده تکمیل باطن کردند و باز در و بی تشریف آوردند مرادی محمد اسمعیل مریدی شکر باقی و شیخ
 آنجناب استخوانا عرض داشتند که خصوصیت نماز چگونه شود آنجناب بر آن حال این واقع شده پس فرمودند
 که شب و سجده دو رکعت نماز پس من بگذارید پس این نماز بگذارید بعد از آن هر دو رکعت نماز جدا
 جدا خواندن فرمودند چنانچنان نیت نماز بستند از بر تو صحبت و توجه بطن آنجناب محبت و شوق
 ماندند صبح آن مستغرق گشته بود مرید بنیاد شدند و چو چست در آنجا نصیر جم کردند و پیش از هر خود
 گرفتند چون در مراد با تشریف آوردند را قمر خود سال بود و مریدان ایشان در جناب و حفظ
 نماز پس از آنجا از راجه کشته و بیست بعد از آن محبت خانه که مقصد بهایم نموده باز اندک نکر در

بومستی که یک یک خبر ما بدست مبارک خود گرفته و در هر حضرت ایشان می نهادند و بعد از آنکه می نمودند
 و بعضی خود اثر از آن می دیدیم ظاهر یافته و همین واقعه ابتدای سلوک طریق نبوت محصل شد بعد از آن
 روزی علی رقصی کردیم و فاطمه الزهرا رضی الله عنهما را بخواب دیدم پس علی رقصی حضرت ایشان را بدست
 عمل دادند و شست و شو کردند و در مثل شست و شو کردن ابا و اجداد خود را بجنبه ایستادند و بر سر
 بر سر ایشان را پوشانید پس بین آنکه کلمات نبوت نهایت جلوه گر گردید و عنایت رحمت و تربیت
 بزرگدانی بلا واسطه احدی نگذشت حال ایشان بشدت تا آنکه روزی حضرت علی علیه السلام بر سر ایشان را بدست خود
 خاص خود گرفته و چیز را از امور قدسی پیش روی ایشان کرده فرمود که ترا همین داد و آنچه دیگر
 خواهم داد و حضرت ایشان را نسبت بجزق کلمه یعنی حقیقتی قادر بر نقش بندیه حاصل شده است
 قادر بر نقش بندیه پس باینکه بسبب معیت میر تقی جهات استجناب بر سر تاب روح مقدس جناب
 خود نقش کنند و جناب ابراهیم با و الدین نقش بند متوجه حال حضرت ایشان گردید و تا قریب یک ماه فی الحال
 سنا زعی و در همین روحین تقدیر می رفتی حضرت ایشان مانده زیرا که هر واحد از این هر دو امام تقاضای
 جذب ایشان تمام می نمود و می نمودند تا آنکه بعد از اقرض زمانه تنازع و وقوع مصاحبت بر سر آن
 روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوه گر شدند و تا قریب یک ماه هر دو امام بر نفس
 ایشان توجه قومی و تاثیر زوآ و میفرمودند تا آنکه دهان یک پس حصول نسبت هر دو روح مقدس
 ایشان گردید و آن نسبت حقیقتی پس باینکه روزی حضرت ایشان بصورتی که در منور حضرت
 تواجبه و احکامان تواجبه قطب البین بخندار کاکی قدس سره العزیز تشریف فرما شدند و بر سر
 مبارک ایشان مراقبت شدند و این اثنا بر وجه پرتو ایشان ملاقات متحقق شد و آنجناب
 بر حضرت ایشان توجهی پس قومی فرمودند که بسبب آن توجه ابتدای حصول نسبت حقیقتی متحقق
 شد بعد از مدتی ازین واقعه روزی در مسجد اکبر امدادی واقعه بلذه دلی در جماعت استغفار
 خود نشسته بود و در آنجا کاتب الحروف هم در سلک عقبه پوسان محفل هدایت منزلت ملک بود
 همه حضار آن محفل سحر عجیب یافته فرو رفته بودند و حضرت ایشان بر همه مستغفارین توجه فرمودند

بعد از آنکه محفل ملائکه الحسن بکاتب الحروف مشغول شده فرمودند که از هر حق قبل از علمای این عبادت خود
 اطلاع حاصل می آید و تمام نسبت چشمتی با ازانی و نیت من بعد آن در تلقین و تعلیم طریقه چشمتی بازو
 سمیت و نطقی و قطب الدین علی الدین که در ششم ابو الفتح شاه عبدالرحیم فاروقی بودند و نسبت این زلف
 ما و با نام کسی که در ششم یگانه بود و قطب الدین یگانه که در عالم باطن بر پیشانی زانو فرمودند و از این می خواهد شد
 و از قطب الدین نام کنی در سنه یک هزار و هشتصد و نود و یک بنفتم وفات یافتند و علامت نام تاریخی مولانا
 شاه عبدالغفر نیز در سنه یک هزار و دویست و یک بنفتم وفات یافتند و در شاه یغیادی
 ششم نعت عسیر است و ایشان بهیچین اجزا بودند و نسبت باطن و نسبت ایشان
 به بازو و در علم سید حضرت عبدالغفر نیز یغیادی فرزند حضرت غوث الاعظم هم از سر تا سر
 مراد سید عبدالغفر در قصیده گفته است که از این راه رسد که گویند از رضای الهی ایشان انتقال
 کرده بود از فرق آن فرزند از چند غربت به فراغت کرده اند و در سنه مستان شریف شریف
 آورنده و اهل طریقت ایشان میگویند چون در شاه جهان باب رسیدند مولانا فخر الدین بهیچین اجزا
 و قطب شاه شاه آبا و اجداد و میران نانو و میر سراج علی محال تعظیم دیگر نموده با یکی ایشان را بر
 ووشن نهادند و اهل طریقه اخوند فیض صاحب گویند که ایشان هم با یکی شاه یغیادی را بودند و
 و حضرت شاه یغیادی ملقبه ذکر از مریدان ایشان شنیده فرمودند که اخوند با شما این طریقه را
 از اهل طریقت شنیده گرفته اید قدس العبد سرایم گویند تصرفی داشته اند که در شهر بهر فرقه که
 می فرستند در شریک غریب آن شهر با یکی ایشان را بر دوش مناده نذرانه پیش می آورند چون در شهر
 را می پور رسیدند از آن بنیض الدخان غفر الله له رئیس شهر نذران سعادوت دارین خود داشته مکلف
 شهر خود گردیدند و ده آغا پور ایشان را چاکر و او را و زیاده ازین هم ایشان را فتوحات غلبه کثیر در
 ششیر رسید تا به هم بر فقر او مسائل میگرد و نذرانات را و می اند که کمال توجه و مناسبت و هم غوث
 بلکه اکثر امور دینی و دنیوی را آنحضرت برایشان میسخت میسختند و پیش که بر شرف الهی آن مجاز میشدند
 چنانچه فصل شصت است که تمهید بر جلالان میگرد و نذرانی در الهام و کاشف و یا از حب خود ایشان را

[illegible]

بعضی می نمودند آری بعد از این ششم سوره حمد را میخواندند و شنیدیم که مردی حق را در خانه و در
 چشم نکردند و نگذاشتند که راقم باین صفت ایشان را دیدم است و در حق نفس خود را مقدم میداد و دست و پایی
 پسند نمی داشتند و برای تعلیم هر شخص بر میخواستند و علم را و فقر را دوست میداشتند و چون
 یکی از این فرقه را نزد خود دیده میدادند تا از در دیوان خانه استقبالش می نمودند و بیرون می آمدند و
 میزدادند و باین سبب او میگرداشتند و بوقت خفتش همراه او تا بدر واره میفرستادند و او را میفرستادند
 و گاهی ترک کردند و بساط پنبه را در دیوان خانه خود فرش میساختند چون بار دیگر از مراد با کماله و قیصری
 بهرامت ایشان رسیدیم باین فرمودند شرم دارم که من بپرستیدم که نه شنیدیم و خلق خدا بر فرش نشینند
 بعد از این با کماله گسترانیدیم اکثر مردان مریدان ایشان میشدند و خاص هر سال در ماه ربیع الثانی و سلسله
 قادی بسیار مردان و زنان می آمدند و مریدان ایشان میشدند و ایشان در ضبط اوقات و معارف معاملات
 نظریه میفرمودند چنانچه بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز
 و طاعت مثل حرز ربانی و غیره و فرغت یافته و نماز اشراق خوانده با دوستان و یارانشان همکار میشدند
 و بعد از شستن یکبار و طعام تناول میفرمودند و بعضی مخلصان نیز در بیوقت آمد و رفت میشدند باینها
 نیز مشقت می پرورده و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز و بعد از اقامه نماز
 یکبار و نماز خوابید و باریک و در اظهارات و در وقت فرغت یافته می نشستند بعضی گان که معمول نشست
 بر نماز آنان این وقت بود نماز عصر سجده بایشان ادا می نمودند ایشان نماز منحر سجده و سجده
 ساخته باز بیکان خود و در محبت نمود و بعد از آن ساعت از در پیش و غیره فرصت یافته برای تناول طعام
 اندرون مکان می فرستاد من بعد بیرون میفرستاد آورده مریدان و معتقدان را تعلیم و تلقین علم باطن می کردند
 روزی با رسم فرمودند که وقت نماز بر اینها نگاه داشتند تا بعد از آن نماز عشا بجماعت خوانده و از اداء
 فرستاد یافته بجزایب و نقد تسبیح و ذکر میفرستادند هر که امیر و غریب از شهر دیگر در طلبه کماله باو میرسد لازم است
 که در مجلس آن حاضر شود و راقم قریب سال گاهی ترک آن اوقات ایشان نمیداد میگویند که فرزند کماله ایشان است
 شمس علی جوان خوش رو و قابل و لائق و اهل علم بود و فوت کرد ایشان اندر آن روز اتفاقش محلات خود هرگز ترک

بنزدیکه عرض مرور نامه خبر قبضه ولایت خود آن مرد را میسر اند که در هیچ از بقدر فعال میباشند و در
 تاسع از بقدر مرور در آن شب مذکور گفته آن مرد نوشته قبضه مذکور ولایت خود پیش آن بر خاند که درین
 و تاسی طفل حرامی پیدا شد و هفت ده حمل سابق که دیدند و اوقیتل مشهور است که شخص بزرگایه عرضی از قبضه ولایت
 خود بیک گفته بشهر دیگر رفته بود و بعد از آنجا بیکدیگر خواسته و قبضه مذکور بار آمد احوال کارگزاری آنجا ملکه
 نیست که چند طفل حرامی و سگ از این مرد و ششیدیم که درین روزها بچهها و تفریح جمیع منوره است و آن
 مقام است که در کتب دیگر میگویند که انکشت و علم از تنزیه نفس و صفاتی حاصل آید و این قطب انکشت
 عالم از عرض و روزنامههای مریدی میگرد و دو نقطه است تمام عالم نقشه است آن مریدی بکند و گویند کسی
 گناه پنج ساله کسی ده ساله آئینده میباید و مردم خاص و عام ازین امر متعجب اند و زبان طعن و تازیدند
 و پنداشتند که آن خلاف قول و فعل مقدسین و متاخرین است و گفته اند که علم نقل است بزرگی محقق باشد
 بر این فرقه و نه شخصی بود و جمیع مردم خاص و عام بعد از او پیشتر چنان بیان نمیدادند که پدرم قریب مرگ عمل
 معمولی خود را وصیت کرد و گفت که چون در پائیه فائده روی معمول خود را که سوره فائده را معلوم میخوانی
 و بر گویا است و در هر عمل غایب خود را صاف کنی این رجوع مخلوقات که بر نیست بر تو خواهد شد چون در پائیه
 خانه سوره مذکور را معلوم کن خاندن مردی را دیدم گفته بودی گفت فلان که تو مراد طلبیدی پس بگوخت خدا
 عز و جل از آن بگوهای دم کرده است بجا کرد و خود را بدینها آید چنان گواه اگر اند و خود را فقیر میگویند
 و مردم نادان آنها را مال نمیدانند گفت است شنیدیم از والد بزرگوار خود علیهم السلام که درین شاه ساکن نبوده
 با بزرگی و فقیر می شمرده و بی شرف بود مردان و بی علم و شرف مرید و متقدم بود و نموده که مرید و متقدم
 بود و بی شرف و بی حیات خود قبری نمیدانیده بود و اندر آن می نشست و معلوم نیست و آن چه میگوید که
 مولانا محمد مصطفی که در آن عالم نقل نموده که بلورم و شخصی از دستمان آید هر دو مرید متقدم علیهم السلام
 بودند و زنی از شخص مذکور را گفت ای که حضرت ذکر تسلیم کرده اند و در زین آن مشغول اما مرا
 چشم نشود و بگوید و گفت تنها بیار با تو گفته خواهم گفت چون آن هر دو مرید تنها شدند گفت آن
 است که ترا در شجره نوشته دادیم آن بچه را قابل لمن باید است مرید گفت بجا است همین گفته با

مانده بود که مراسم تحنات نکرده بود چنانچه آن شخص مرید او باریک پندارنده آنچه که از پدر گرفته
 خور و نوش با برادر هم بیان نمود از استماع اینحال بعد از سه سال اعتقاد برادر هم از آن پیوسته است و از آن
 پدر بزرگوار هم سالخیز صاحب ادب و اهل علم و بزرگ و متقی بودند و در چاندلور کونست میشتند و در حضرت
 مولانا و مرشد نام فرمودند که احسان طایفه شایسته استی دارند الا آن از سینه فقیر نیست قوی محبت و دوستی حضرت
 مرشد می را اتفاق سفر ما بکنور غیر افتاده بود و منزل چاندلور بجزرت ایشان رسیدیم و از آن زمان روشنی هر دو
 عین ایشان را نکل گردیده بود و تسلیم نموده گفتیم این فلانم بس شفت بزرگانه فرموده مرا و خود نمودند و در حضرت که انکار
 کردیم تبدیل نکردند و چنانچه پرسیدیم که حضرت از کدام بزرگ بیعت میدارند فرمودند که از امام عالمین شاه
 لیکن پس از آن ظاهر گردید که او فاضلی بود و بعد از نزدیک یک دو فقره فقیهیم احاطه پیدا کردی و نگریه کنون آن
 استیجاب طریقه سهروردیه که او مرا تسلیم کرده بود میخوانیم و میکنیم در باب نسبت ایشان آنچه که حضرت مولای فرموده
 بودند همچنان بودند و نسبت ایشان از بزرگ آن استیجات بود مولانا و می فرمایند سالها باید که ستر
 آدمی و شکار را گردانیش کنی فکر می کردی **میرزا** هر دو را دیدیم خانه نشین بودند و متوکل و باطنی بر کتب متفرق
 و مجرب بودند و هر دو شریح بودند و پیر اولاد و دشت و مرید داشت و صورت و لباس مانند دانش و علمای
 و مرشدند و طعام تسلیل میخوردند و نفس البقره فاقه گوشمالی میدادند و لفظ و ملاحظه شریخی میشتند و هر دو
 تارک مصلو بودند و استعمال آب نیکو دندند و نم که محل لول و غلط می شوی دندانی می شوی دندانی مرید چهره
 از علم ظاهر نیست و بسیار مقرر بود قرآن مجید را بخار سینه پیغمبر میگفت و انجوت و انفا و آیات قرآن بود
 را کلام الهی نیست و میگفت که شمیمه بار چه حصی زمان را کوفته کاغذ میازند و بر آن خود می نویسند و میگویند
 این کلام الله لغو و باطل و نهها روز می پرسیدیم از که جوگیان بر باجتها و مجاہدت بطور خود بر منزل قرب الهی
 رسیدیانه گفت هر که بر طریق دین خودی سلوک کند بمقام موصول میرسد و نموده باید قائل آن در شریعت و طریقت
 و محرمی علیهم السلام که باید داشت که مقصود پیغمبر است ملاحظه حصول آن مقصود هر بنی را بعد
 جست چون پیغمبر یا خاتم النبیا اند بعد از طریق حصول آن مقصود پیغمبر یا نسخ و قاعده طرق پیغمبر نیست پس اگر
 کسی بمقام حصول آن مقصود و طریق دیگران داند که بگذرد و در طریق پیغمبره توابع می ریش تیر شدن

پیروی وقت خصیت نمودن هندوستان صیبت کرده بود و هر جا که می‌رسید کوس معفت انگار کرد و
 که کسی که طالب خدا باشد بیایند تا ارشاد نمایم و پیش هر شایخ که بچی با وی خواهی گفت که
 اگر شما چیزی دارید پس ایشان را شنید و الا آنچه ما داریم در پنج فیت پس وی با حق و یان بسیار از
 خلق بسیار از ولایت روان گشت و در هر حجره و قصبه که می‌رسید پیش ملوک چهار بار کرده فرو
 می آمد و موافق وصیت و حکم پیر خود و در هر شهر که می‌رسید نقاره میزدند امیداد که طالبی است
 که بیاید تا او را بخنداراه نمایم و ما هر زنده سلوک کنیم و چون در مجلس می نشست هر سو نگاه میکرد
 و میگفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علماء پرست بهایی اعتقاد باشد یا نه تا سخن فیه
 گفته شود و چون رفته رفته منزل وی در باغ شهر مانگپور واقع شد شهرت گرفت حضرت مخدوم
 حسام الدین مانگپوری و راجی سید حادشه و شاه سید وی هر سه بزرگه یکجا نشسته بود
 بودند مخدوم حسام الدین از کمال بر دیناری فرمود که شیخ عبد الله مسافر است و من مقیم
 مسافر است که من به این شیخ دوم پس در حال رجاست با هر دو بار مذکور در روان گشت چون شیخ
 عبد الله از آمدن ایشان آگاه شد از خیمه برآمد و گفت تیر سرم که ما و الا آتش فقر را در سرم خیمه
 خیمه بساط من بسوزد پس ملاقات کرده با هر دو رسیده و خوشی شدند بعد از ساعتی شیخ عبد الله
 موافق رسم خود اظهار نمود که توجه کرده چیزی مرا بفرمایید که طالبم و الا آنچه من از پیران خود یاد
 ام حاضر است مخدوم شیخ حسام الدین از کمال استغناء و فرقی جواب کرد که من آن قسم چیزی ندارم
 که بخدمت شما اظهار نمایم و آنچه از پیران خود یاد گرفته ام از مطالبه آن فایده نشده ام که چیزی دیگر از شما
 بسیار نموزم شیخ عبد الله از جواب پندیده مخدوم حالی خوش شد و گفت آنچه بعد از این
 یک عارف کامل بودیم که جماعتی پیش از کونین گذشت است بعد از آن شیخ عبد الله چون به نور
 اکثر مردمان تربیت بعد از آنکه یلویی تربیت یافته مردی بزرگ بود و نفسی با برکت و پشت و تقوی
 او را اثری کمال بود و آنچه درین ملک اکثر سید و اولی الا که جاریست گویند که چون طالبی
 و وی آمد بر این امتحان عقل و هوش و ایمان با آنان خویش برائی او میفرستاد و کسی از پیروی

پرمیگشت نامه بنید که دی نان با ناخج شش ابر خور دیا یکی از این باقی ماند گوید بر این اولین
 فرست و پویشیاری او سیاحت چیزی از طریق ذکر باطن میفرمود و اگر سید یکی از دیگر
 باقی ماند این دلیل بر عدم ضبط احوال و تجربی او میکرد و چیزی از جنس دعوات و او را و آنچه
 بظاہر تعلیق داشته باشد می آموخت و صاحب مرقاة الاسرار میگوید اول کسی که در سلسله
 طیفوریان موصوم بلقب شطار گشت شیخ عبدالصمد بود و معنی لفظ شطار نیز روست و در اصطلاح
 صوفیه علم شطار شغل باطنی را گویند که از کسب آن ثنای فی الصمد و ثنایا صمد حاصل میشود و شون
 آن شغل علم شطار را محققه عمل میزد با آن صفت موصوف گشت اند از زمان پیر و شیخ محمد رضا
 او را مخاطب بلقب شیخ عبدالصمد شطار گردانید از انوقت سلسله شطاریه انتشار یافت و میرزا
 از نیز باین لقب مشهور شدند و شیخ محمد عوث گویاری از اکمل خلفا سلسله می است و وفات
 شیخ عبدالصمد شطار در سنه و قبرا و در ون قلمیند رست رحمة الله علیه شیخ بدین شطاری
 از اولاد شیخ عبدالصمد شطار است در زمان سلطان سکندر کو مستحیت و ارشاد و تربیت منور
 و بطریق شطار طالبان بقیع میکرد و ذکر سلسله حسینیه بخاریه میگویند که منشأ جمیع فرق صوفیه
 حضرت علی کریم الصمد وجه اند تجنیص منشأ سلسله شادوات ایشان سید المتاخرین کبار این
 سلسله با و ان بخاریه و منشأ نسبت مقاماتش حضرت سید جلال محمد و م جهانیان بخاری شیخ
 انقدر خوارق عادات از وی صادر شده که هیچ یکی ازین طائفه متاخران ظاهر نشد و بر احوال
 و اجازت اوصاف و چندی شایع اهل ارشاد رسیده بود و علامت تربیت و ارشاد تمام از شیخ کریم الدین ابراهیم بن
 بن شیخ بیاد الدین ذکر یا سحر در دی و از شیخ نصیر الدین محمود دشتی چراغ دلی باقیته و در
 خاندان می بیند و سلسله جاری اند و سیوم خانواده سلطنت اهل بیت نیز جاریست و نسبت
 اهل بیت ششگی نفس و میرادی لذت اوست و حقیقت بهر شعب کیفیتی است که حلول کننده است
 و نفس طاهر از قسم شمیم بفرشتگان یا دیدن عالم حیرت و ذکر اگر سلسله ندارد که مکرر مکرر
 این کتاب بنظر نیامد اما صاحب اخبار الاخیار ذکر محمد و م جهانیان میکند سید جلال الدین بخاری

لقب د محمد و جهانگیر است جامع است میان علم و ولایت و سیادت او میر شیخ رکن الدین
 ابو الفتح قریشی است و خلیف تقی الدین محمود با نام عبد الله یا فعی رحمة الله علیه در مکة معظمه
 صحبت داشته و در خانه جلای که از طفولیات او است از وی بسیار نقل میکنند بسیار کثرت
 و از بسیاری اولیای نعمت و برکت یافته و شهرت است که وی هرگز امتناع نکرده و نعمتی که آنگشت
 بستندی یعنی چندان توجه و خدمت کرده و آنگس بی اختیار میشد و در دادن بهر نعمتی که در
 دوزن تاریخ محمدی مینویسد که وی اول خرقة از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشید و کلاه ارغوان
 و خرقة تبرک از شیخ الاسلام سید المحدثین شیخ عقیف الدین عبد الله المطری در حرم مشرف
 نبوی علیه السلام و النجیة پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود و کتاب عوارف و غیوب
 کتاب سلوک پیش او گذراند و دو اخذ طریقت کرد و تعلیم کربانت و شیخ عقیف الدین فرمود که در
 راندن شش ماه توقف است و گماز رون چون سید گماز رون رسید شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام
 امین الحق و الدین گفت که شیخ امین الدین در وقت حلت مرا وصیت کرده است که سید جلالت
 قصد ملاقات من کرده از اجد و ملتان می آید شیطان در ابتداء راه او را دروغ باز نمود
 که امین الدین از سر نمیستند بار القرازمید سید جلالت بخاری طرف مکة مبارک رفته است
 مراجعت در گماز رون خواهر سید یاور اسلام من بهسانی و سجاده و مقرأ من بدو و می
 مجاز و خلیفه من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد سید السوات ازان بهر با جازة انوار
 استفاده کرده و بازگشت از شیخ الاسلام رکن الحق و الدین خرقة تبرک پوشید و در عهد محمدی
 منصب شیخ الاسلامی و سند خانقاه محمدی و سیدستانی با مضایقات مخصوص گشت و بعد از
 گماز ترک همه کرده سفر کعبه مبارک اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده بود و در سلسله
 فیروز کرات از اجد و حضرت دلی آمد و فیروز مرسم استخفاف و اخلاص آنچه باید بجای آورد
 انتی محمد و جهانگیر با حضرت علیه قادیانیه بیست و دو می مصوامی سلسله مذکور سمر تریوم
 سبکوید که من غلام اویده ام و دو شیخ شهاب الدین صهر و دومی را و دو شیخ عبد القادر

جیلانی را نقل است که وی روزی شنبه بود آتش از جامی خواست مشتی خاک برگزیده
 شیخ محی الدین عبدالقادر را با آواز بلند بخواند و خاک بجانب آتش انداخت فی الحال آتش
 سبب شد و لاوت مخدوم شب برات سینه سب و بهمانه وفات آورد و زید قربان سینه خمس و
 شامین و بهمانه مدت عمر مقنا و پوشت گویند امیر سید علی مهدانی با وی طاقی شده اند
 سلسله زایدی نشاء این سلسله از خواجہ بدر الدین نایب است وی مرید و خلیفہ فخر الدین
 است و وی خلیفہ خواجہ شہاب الدین در اخبار الاخبار است شیخ شہاب الدین حق گوئی
 پیر فخر الدین است او را حق گواران لقب است که سلطان محمد بن تغلق حکم کرد که مرا محمد
 عادل گویند او از نیغی محض بود او ابا کرد گفت ما ظالما ترا عادل خوانیم گفت سلطان محمد
 او را از قلعه علی در زیر انداخت قبر و ہم روز بر قلعه است و اصل این سلسله از شیخ ابوالحسن
 گازی است و ذکر کیا این سلسله بنظر نیامده سلسله صفویہ نشاء این سلسله از شیخ صفی
 الدین اسحاق است و اصل این سلسله از شیخ ابونجیب سروردی و جنید بغدادیست ذکر کیا
 این سلسله سوامی ذکر شیخ ابونجیب جنید در کتب مذکور نیامده چنانچه گفته شد لیکن صاحب خباز
 الاخبار ذکر جلال الدین تبریزی که پیشین زایدی برایم گیلانی است و وی پیشین صفی الدین
 اسحاق صفویست مینویسد شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره از اکمل مشایخ است در فواید
 الفوائد نقل از سلطان المشائخ میکند که شیخ جلال الدین تبریزی مرشد شیخ ابوسعید تبریزی بود
 از وفات پیر و خدمت شیخ شہاب الدین سروردی افتاد و خدمت نامی کرده که چندی و مریدی
 مینمود و گویند که شیخ شہاب الدین بر سال بسفر حج رفتی چون پیر شده بود و ضعیف توشه که
 برای او میدادند چندان بر مزاج او موافق نبود که شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود
 که و یکدانی و دیگی بر سر کرده میبرد و آتشی در آن کرده چنانچه سر او نسوزد تا چون شیخ طعم
 طعام گرم پیش بر وی و وی با خواجہ طرب الدین شیخ نیا و الدین مودت داشت گویند شیخ
 جلال الدین تبریزی شیخ نیا و الدین ذکر کیا برایم سیاحت بسیار کرده اند تا وقتیکه شیخ

که شیخ فریدالدین عطار و با کجا بود سید محمد شیخ بهاءالدین راروش چنان بود که چون بهر
 میر سید بعبادت مشغول میشد شیخ جلال الدین سیر شصت و هفت مرتبه برآمد شیخ فریدالدین عطار را
 که نشسته بود و آنرا کلمات او شد چون بنوا گناه باز آمد شیخ بهاءالدین گفت که امروز
 شاه بازی را دیدیم که از خود فرستاد شیخ بهاءالدین فرمود که جمال نا جمال سپریا و کردی گفت
 که با وجود او این هیچ چیز یاد نیاورد از آن تاریخ باز در میان شیخ جلال الدین و شیخ بهاء الدین
 مفارقت افتاد و فی الواقع نقل میکنند که شیخ جلال الدین تبریز کنونی بجانب شیخ بهاء الدین
 زکریا رستاده است و در آنجا نوشته است من حبب انحاء الدنیا و لم یفزع ابدا و نوشته است که
 هر که دل صیقل بند گوئی من بعد الدنیا و نیز از جوامع الکلم که از لطیفات سید محمد گویار
 است می نویسد که شیخ فریدالدین گنجشک کورک بود و شیخ جلال تبریزی بدین دانه و نامی
 بدست او داد و احسانم بود آخر بخیال قیامت کرد و یکدیگر از افتاد و نماند وقت افطاریم بدان آن روز
 بکشاد آنروز فرید و ترقی بالاترین با خود گفت که اگر آن تمام آثار میجو دوم چه فایده می بود
 چون خواجه قطب الدین پیوست اینجا کایت کرد و خواجه فرمود با با فرید چه بود و همزمان یکدیگر
 بود که برائی تو نوشته بود و نیز سیر الاولیا می نویسد که در اثناء آنکه میان شیخ فرید و شیخ
 جلال تبریزی مکالمه میرفت شیخ فرید بقیات جامه پاره داشت و پیرا بود و شیخ بهاء الدین
 پیرا بهین محل از اربابه می پوشید شیخ جلال دریافت فرمود که درویشی در بخارا بتعلیم خود
 بود هفت سال از در در شصت و هفت و هشت خاطر مجد از ندانچه شود سلطان المشایخ می
 فرمود که شیخ جلال تبریزی ازین درویش مراد نفس خود داشت و شیخ جلال الدین تبریزی در
 جنگاله است نیز از تبریک به رحمة الله علیه و سلیم سلسله عید کوس ذکر اکابر این سلسله
 و کتب مذکوره زیاده ازین بنظر نیامده الملقب بعد در سن نام او سید عبدالعزیز است از خاندان او
 سهروردیه نیز خرقه خلافت داشت و سلسله نسب او حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه است
 میشود و کلمات حق و خوارق عادات از وی بطوری آمد سلسله او در دیار عرب عدن

بکرمات احمد آبا و بسیار شریف شیخ علم الهدی شیخ بهاء الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند
 سلسله قلندریه چند فرقه اند از هر سلسله که خود را بنسب بشیر قلندر گیرد و اینده اند چنانچه قلندر
 میفرماید بیت ما زور باقیم و ریاهیم زماست * این سخن و اندک کسی گوش نمائست * دیگر شاه قلندر
 و شاه حسین طحی و شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و شیخ فخر الدین عراقی و حافظ شیرازی
 بسیار از شاه بازان هر سلسله قلندر مشرب بودند و ابوالان اکثر در همین مشرب میشدند
 و همیشه در آراستگی باطن میکوشیدند و در تفحاشت که بخدمت مولوی روم جامعیتی التماس می
 کردند شیخ صدر الدین قونوی نیز در اجتماع بودند و مولانا رومی گفت ما مردم ابدالیم هر جا که میریم
 می شیمیم و میجویم امامت را اهل تصوف و تکلیف لایق انداختار به شیخ صدر الدین کرد و تا امام شد
 اکثر خواجگان چشت ابدال بوده اند و سر حلقه چشتیان خواجه احمد ابدال بودند و در اخبار ابدال
 است شاه خضر مشرب قلندر و در وقت اصل او روم است و کرامات و خوارق عادات بسیار
 از وی بود و می آمد هر چند که رسم امامت و بیعت از وی نپلور نیامده بود چون بهندوستان
 آورد و در آن زمان شیخ الاسلام خواجه قطب الدین بختیاراوشی بر صدر حیات بود و توجه امامت بخدمت
 او آورد و خواجه کلاه و خرقه اهل منزل او فرستاد و در خدمت کرد و بعد از آن او را بجانب بنور
 اتفاق سفر افتاد چون در سر برپوشید شاه قطب میرد او شد شاه خضر بعد از عطای حلقه
 بشاه قطب توجه روم شد و اهل آن در هندوستان سلسله او برپاست سلسله او قلندر
 است انشی رحمة الله علیه صاحب اقتباس الانوار میگویی بعد خلافت خواجه وی تغییر لباس قلندریه
 نداد و در بعضی از رسائل سلسله قلندریه منویسید که شاه خضر روحی نسبت باطن از عبد الغفری
 علیه السلام رسالت پناه صلی الله علیه و سلم یافته و وی را اسرار باطن از آنحضرت صلی الله علیه
 و سلم در شیخ این سلسله همین است و الله اعلم شاه نجم الدین قلندر شاه قطب مبادل از
 حرمیان اوست شیخ محمود قلندر که بنویس شیخ عبد الرحمن لا هر لوری درین سلسله بودند و آن
 سلسله را حقیقه قلندر میگویند شیخ علی و الدین علی احمد صابر و خلیفه او شمس الدین و میر محمد

گیسو دراز و ریخته پی جعفر ملی که از خلفا انقیاد پذیرد و چنانچه در سوره بک خلیفه شیخ
 رکن الدین صحروردی و قطب ابدالی مخدوم شیخ احمد عبدالحق و در دوی همین شرب عالیقدر
 و شهنشاه احمد علیهم السلام شمس الدین در ساله قلندرید آوده است که صوفی منتهی چون
 رسد قلندر گردد و ذکر قلندر حق است که در همه عالم مستحق است وین قلندر و اما که او بر همه عالم
 دنیا قلندر و انچه که بشارت میدهد به توحید علم قلندر رسو و عمل قلندر رسو و راه قلندر عشق
 هو الله و هم از لطائف قدسی که تصنیف شیخ رکن الدین ابن شیخ عبد القادر گنگو بیست و
 دوی از عوارف المعارف نقل نمائید که فرمود قلندر یه را که طیب قلب سرور دل و حضور حق
 و دست پیش آمده است سکر حال و مستی باطن ایشان را مالک شده است بنابر آن ایشان در حالت
 اعمال ظاهری از نوافل و آداب در و تناول لذات مباحات دنیا و می بختند شریع باک نمی
 و بر سر و حضور باطن خود و گفتا که و مانند ما فراتر از آنکه اندی سازند و هم در لطائف قدسی شیخ رکن الدین
 از پدر خود نقل نمائید که فرمود شیخ الشیوخ رعایت کرده که حفظ و انفس و قلندر یه فرموده اما
 را دیده ایم که در ترک و انفس باک نمیشد چنانچه را قلم و مکتوب بخواه و پنج حضرت ایشان دیده است
 میفرمایند این ویش از زبان شیخ حسین میرپوری میر سید نجم الدین میر شیخ ماسلمان الشیخ
 نظام الدین اولیا و خلیفه سید خضر که بر داری قلندر خراسانی شنیده است که بعضی مردان
 بودند و میبستند و خواهم بود که سالهاست که در طهارت مشغول اند چون از طهارت فارغ
 در نماز در آیند الوضوء انفصال و الصلوة اتصال متر است و ایشان ظاهر نماز
 نمی گذارند و در ترک صلوٰه بظاهر هیچ التفات نمی آید در روزی این درویش حضرت
 خود شیخ محمد نحر الدین جوینوری نیزه شیخ تا شیخ فرید گنجشکر عرض داشت که شیخ حسین نماز نیکو اند
 شیخ فرموده اند با تو گویم که شیخ حسین نماز نیکو اند شیخ حسین یک برگستانی در اجماع اتعالی
 ایشان را قلندر و دارند و راه تصوف استی و هم از لطائف قدسی سید سید که سبکی نیزه
 ترک و انفس از قلندر یه حسنیه نظام الدین است که حقیقتا ای ایشان را از بر روی عطا فرمود

تو اجداد شخصی به کفایت نصیحت شیخ ساه شنیده یکدیگر تداپیستند و سوسه طمان به راه با
 چون انحال از خود خبر داشتند و علم حقیقت بر علم مجاز غلبه نمود و علم هستی ظاهر را از نظر مرتفع
 بجزئی معلوم و مشهود نمود و نگاشت آداب شریع تنویر نمود و انما الله و م شیخ آدم غفر الله له انکس
 را شنیده انکس از خبر فرمود که هرگز تو در دیگر کس متعرض حال و نشوئی که مغلوب الحال است و از
 خود خبر ندار و به او را ز در باز این بعد از آن تمام شب در انحال مستغرق بودم چون باز آمد
 شیخ غفر الله له مرا گفت انکس که از زبان من را انحال جذب بر آمده بود و در انحال هیچ تغییری تبدیل
 بر اینستی ظاهر شماردی داده بود یا بر همینستی ظاهر انعلم قرار گرفته بود گفت هیچ تغییری تبدیل
 نداده بود بر همینستی ظاهر انعلم قرار گرفته بود و بر لبه بود و گفت بسیار خوب که تغییری بر اینستی
 نیافت و الا سده راه شامیست چنانچه بایزید قدس العدره درین مرتبه تغییری بدینستی ظاهر نمود
 بود و مانی سال شصت باب مرتبه دیگر نشده بود و بعد از سی سال مرتبه دیگر گشت و میفرمودند که وقتی همراه
 شیخ آدم غفر الله له در جدی بایزید نشسته بودیم که یکایک مروی با جمال کمال متور از میان نمودار شد
 تا که بر در آن مسجد از هوا زد آمد و توجه من فرمود از دیدن جمال آن است و مدیونش شدم بعد از آن
 مرا بطلب مخاطب ساخت که فلانی تو در اینجا چرا نشسته تو از آن مائی اینجا می توانیست بخیر دیا
 همراه ما شو گفتم شما کیستید فرمود حسن هستی ام گفتم اسم شریف چیست فرمودند ناظر محمد و در ظاهر نام
 آنحضرت محمد صادق بود چون بهوش آدم از شیخ آدم خست شده و طلب آذات دیدم بعد چند روز
 بر در خانقاه علیا رسیدم چون نظر بر آن جمال انداختم نشاء ختم و خود را قربان ساختم بعد وقت
 مرا تلقین کردند تا مدت و از ده سال در آن خانقاه مسکن و در زبدم تا که با آنها عرفان رسیدیم و بشیر
 جلیع شیران مشرف شدیم تفصیل انچه خلاصه در ساله مذکور فرمودم است و چیزی ازین بیان در ذکر
 پیرانشان بالا گذشت و میفرمودند چون آنحضرت پس برده شدند تا مدت شش ماه در خانقاه قرار
 گرفتیم بعد مدت مذکور در دلم گذشت که بکه و مدینه منوره بروم حکم شد که مرو بنور کار کردیست
 آمد و من را بگریه که یک خود بروم صاحب انچه از شیخ و او فرمودند بشمار و بهرستان قامت گرفتند

گفتیم قبول داریم چرا که فرمایند اقامت گیریم فرمودند شما از طرف حق حکم گیرید شیعی دین بایست که
 کردم حکم شد که به بنیاد چون نظر کردم دیدم که شهر است نو آباد که خانه های او و قلعه از گل خام است و بی
 دریا باغی است و در آن باغ چاه است و من یکباره آنجا دایستاده ام حاجی بلدت از آنجا تمام کجا
 شهر که چهار بار از مسجد بنظر می آید از دیوار آن بخالد خوش می شود و آرام میگیرد و چون مسجد شد مسجد
 صاحبزاده التماس کردم که ما را حاجی اقامت در واقع خود است اما نام و طرف او نمیدانم
 پس از چند روز و از حضرت گرفتیم سه کس از ایران همراه من ج او ند پس از آنجا راهی شدیم فیه فیه
 در شهر آمد و به بهیم بهمانی متبوی که قریب را و آباد است رسیدیم شب بخیم در بود و در
 حال آن آباد است دیدم خلفا و اربعه و پیوستگی اشاره مسوی مراد آباد کرد پس رخ بسوی
 مراد آباد آوردم چون داخل شهر شدیم روز جمعه بود و جمیع مسجد سیده نماز جمعه او اندویم بعد
 فراغ نماز در خاطر آمده که آن باغ و چاه و کوه های شهر و قلعه باید دید که در کنگره بمن نموده بودند
 پس از جامع مسجد برآمدم و در باغ رسیدم بر همان چاه استاده شدیم و گفتم صدق الله و متوکلین
 خوش شدیم و شیرینی طلبیده بروح پیران فاتحه خوانده بر همان چاه و در لال باغ ناکجا اقامت
 گرفتیم شبی وقت صبح بر کناره دریا که متصل باغ است از شهر بظهارت میکردیم حاجی بلند بود و در آن
 مودود از محل ستم خان مرحوم بگوشتم افتاد که با سخاوتش میگفتند مصرعه از خار غارتش بود
 و از خار غارتش شنیدند این مصرعه جوهر و سوز و سینه ام افتاد و ستم از شهر به بلوغید مصرعه و
 گفتند اگر میگفتند از آنجا می بلند و در یامی افتادیم بعد ساعتی آن خوش و سوز فرود شد و ل غفتم
 که مکان چهره است روز دیگر از اینجا خواهم رفت و چونکه مودود از درون محل ستم خان گذشت و در کنگره
 و اینجا آواز شنیده میشد پس از آنجا بر ناسته در باغ و در آنجا مرحوم آمدم در آنجا یک مکان خشت
 تاشش ماه گذرانیدیم روزی شخصی از مخلصان با گفت من سبت شما و در شهر آمد و به ستم خان
 امیران سادات کرده ام مرا ناخوش آمد گفتیم چه کردی پس حکم بر پروردگار بکنید ان شاء الله
 رساله اند که باید چیست میگویند شاه بخورد و اگر قرضش برده را میبست آنجا و ایشان بودند از شهر

که آنجا که در محل رستم خانی هم است که شیخ موصوف بر آن قیام گرفته اند تا تحریر نماید و در این
استاد است بعد یکسال از آن در موسم بحکال از سیل دریا منهدم گردید سن از عهد بزرگوار خود شنیدیم
که آنجا که لال باغ است و نیز چاه دیگر بطرف شمال آنجا هم اندرون در راه است و هم جدم میفرمودند که آنجا
باغ دیگر است زمین را ازین چاه طعن دیده بودیم ذرات شیخ موصوف در بیستم جمادی الثانی سنه یک هزار و شصت
و یک واقع شدند تاریخ مرجع اولیا است ابراهیم بود که است و در روضه که سمت جنوب اندرون شهر مذکور است
مذکور کنند میگویند که آنرا در حیات ایشان مریدی تعمیر ساخته بود و حوالی آن اولاد ایشان سکونت اینها
از خجست محمد پیرزا دکان مشهور است و که شیخ علاء الدین میگویند که صاحب لایت شهر مراد آباد
و قبل از آبادی شهر مذکور سیایانی بود که ایشان در آنجا سکونت میداشتند تا حال از برکت ایشان در آنجا
شهر مذکور آباد است و میگویند از خلفا خواص بعد از خشتی اند و حسن ایشان در شب شب برات میگردد و در شهر
بطرف جنوب شهر مذکور در قریب محمد پیرزا دکان بطرف غرب واقع است و که شاه محمد مکمل اسم با مسمی نام
والد ایشان محمد افضل متوطن ضلع امین آباد و در عهد محمد شاه با دوشاه تلاش معاش در دلی آمده و بعد کار
نواب پیر احمد خان صوبه کشمیر بواجب سی رویه یا پواری ملازم گردیده و کشمیر در روزی در ویش محمد
دار و گردید و طعام طلب نمود محمد افضل حاضری که بود پیش آورد و زوجه او از آن مجذوب سوال اولاد
نمود مجذوب بعد تناول طعام گفت که کاغذی و قلم و دواتی بیا حاضر آورند اول پنجاه روپیست
یکصد روپیست و بعد یکصد و پنجاه روپیست مدد شخط کرد و گفت چهار دختر و دو فرزند یکی از آن دنیا دارد
دیگری فقیر کامل صاحب هر را خواهد بود بعد چند مدتی سند صوبه داری مراد آباد بنام نواب مرقوم از
حضور سلطان عنایت شد چون اتفاق مراخلت نواب مراد آباد اتفاق محمد افضل را به نیابت خود ممتاز
و مبلغ یکصد و پنجاه و بقولی صد روپیست شاه ترش مقرر نمود و بموجب فرموده آن مجذوب چهار دختر
بقولی پنج هم در مراد آباد بنامه محمد افضل تولد شدند و دو پسر نیز بهر بن شهر بکانات قلعه تم خان
وجود آمدند کمان تر از آن محمد علی دنیا دار و خور و تر شاه محمد مکمل صاحب هر را عرض که شاه محمد
ازین شهر با وجود ثروت ظاهری بر مسمی نام خود نویی متوجه نشده و محترم بود و همیشه بخدمت نظر اتران

گویند که کشمیر بود
چشمه صابریه

خواه سالک خواه مجذوب مثل شاه عضد الدین و شاه عبدالهادی و شاه قیوم و شاه ساد
 مجذوب شاه فیض و سکن شاه و خورم شاه مست اعتقاد و آیدرت و شسته استفاضه تهنیت و
 چون نجم محمد افضل بر حکومت امر و به فرزند شرف بیعت شاه عضد الدین شرف گردید شاه
 محمد مکمل در آن ایام بنام نوده سالگی بودند روزی والدی با خود بخت شاه عضد الدین
 بروم عرض نمودند که این نیز بسبب آنجناب مشکب گردد و محمد مکمل عرض نمودند که سفارش من
 بشاه عبدالهادی باید فرمود حضرت بسم نموده فرمودند که من هم لائق شما هستم عرض کردند که
 خود مرشد من او شاستد لیکن جاوید خاطر من بد آنطرف بسیار است وقتی آنحضرت در بار محمد
 ارشاد کردند آنوقت بزبان شاه عبدالهادی گذشت کسی که در شرفیت راسخ نیست در طریقت چگونگی
 ثابت خواهد بود بعد حضرت شاه عضد الدین فرمودند که این ابابسیب سفارش منست بعد از آن
 آنحضرت محمد مکمل را بیکصد کعبه نوافل تعیین بفرمودند بطوریکه در رکعت اول سوره علی بخواند و در
 رکعت دوم که سوره باری حضرت احدیت است و ثقات را وی اندام وجودی اسلحام شرع مذنب
 و ممتنیه و زنداند و شستند که زمان فاحشه را خرج معمولی او میدادند و میگفتند که اشتب کسی زنی
 و در حق فلان کسی مشغول بر عاقل و مبنی شرع و بیع و شترانیز بود و بدخا میگوید و در امرای
 فرزند چند روز در بازار بودند و با مشتریان میگفتند که اگر بپسندید شیر خود را خو و بدو بشد کسی را
 بخردید آخر مخلصی خریدید برود و فاش در عقیق حب سکه که از او در و صد و سبب واقع شد
 و در احاطه بخت قبر میر احمد خان مذکور که عقب مسجد عبده گاه مراد آباد واقع است مدفون شد
 پدر خود و در گوشه جنوبی و غری احاطه مذکور تا رنج آنگاه بنیاد خدا محو سیر ابابسیب سوره و شست
 و لش و کز غفی و جلی و سالک شاه خدا صابر رنج و بلا و واقف راز نبی کاشف سر علی
 بر سر میدان زم نفس نموبست راه و او و جلی ال از زه نور علی هر که شد می شیل با دل بر آید
 و نفسی شود و شکل او مجلی و سال و فاش که هر چه بپسندید از شرف گفت که خلیف شود و شاه مکمل را
 پس از حضرت غلام شتی نیز در حیاتش شمشیر و در حیات جدید شمشیر و در حیات سلوک بیانند و در حال

جذب بطلق بریند میباید بخرج مقامی بودند که در آن فرصتی نباشد و نیز هیچ چیز نبود چه جامی است
 پوشی پیرزاده پیرش شاه موج مجذوب بن شاه عضد الدین فرموده بودند باید روی که نذر
 در خانه نمودند که پوشش ماه برای تو شش ماه برامی مابود و در حال سلوک مقید بلباس مصوم
 و صلو میبودند و کشف و کرامات نیز از وی ظاهر میبود و راقم در خود و سالگی و پیرا و هر دو حال دیده
 بود و میگویند در حالت جذب زن خانه خود و شهر نذر گم گشتند هنوز از احوال وی هیچ خبر نرسیده
 و کر شاه قطب میگویند که سلسله قادریه و نسب سید بودند و در عهد افغانان در شهر مراد آباد و نصیر
 آور و ندر چنانچه قریب فرار ایشان مسجد و چاه تعمیر نواب و ندر یا خان مرحوم است و فائش و چهارم حماد
 الادلی واقع شد زیاده ازین معلوم نشد قبر ایشان در محاطه کهنه بطرف گوشه غربی و جنوبی شهر
 مراد آباد و در نیم فرسنگ از آبادی واقع است و کر شاه جمال حاجی رفیع الدین خان نصیر صاحب
 مدینه جمال الله مرید عم خود است فتح الله داد و شاه قطب عم و گیرش مریدان پدر وی اند محمد
 و سلسله را و تایشان بشاه عبدالرزاق حنیف پور در سیمرسد از اول عمر مجرب بود و از علم ظاهر و باطن
 ضروری و غیره و تقاضات و توکل و تشریع و توبع متصف بود ابتدا تا آخر که عمرش بهشتا و سید بود
 از فسخ خود که برآمده و خبر مسجد حلای و دیگر زفته و زید بر تبه بروی غالب بود که در تمام عمر کفایت
 خود و خجسته میخورد و از الوان طعام آخر از تمام دشت بلکه بربک لون تادنها بسبب میر و تادها که کام
 وقت با وی رجوع داشتند لیکن از کسی خبری نگرفتند مگر از مریدان خود و عم خود که اکثر آنها خجسته اند و
 که بر آنها دشوار نباشد قبول میکرد و بر بایان قناعت دشت آخر عمر از چند سال که ماده فالج بر زبان
 ریخته فیم کلامش تغییر مییافت و بعد از دهم رمضان سال نو و چهارم از ماه ثانی عشر وفات یافت
 راقم گوید در مصنف رساله خیر البیان مینویسد اما بعد جمال محمد مرکی بن عبدالرزاق العلوی از
 الحنفیه انوسی مینماید که بعضی تفرقات که از حضرت شاه العالمین ابو عبید الله شاه عبدالرزاق
 الحنفیه انوسی بوقوع می آمد از بسا دی ایام طاعت ثانی جمیع الثانی که مایه دهم یوم الایواء و سال است
 و هزاران حجری شروع کردم و داده سال مرین و سال که نامش خیر البیان است جمع ساختم و هر سندی

یاد

یاد

مشهور است که پادشاه العالمین ابو محمد احمد شاه عبدالرزاق صفیحه شاهی جلوه گری فرمود و حضرت
 اعظم ابو حامد خیالی محمد بن حسن طاهر بر آنچه بدیدم و ما فزون آید بود و آنچه در سیر سلوک از پیش
 مشایخ بنی سید بود و بعد از حضرت شاه العالمین حکام و زبان تلقین فرمود و بعد که گاه با شجره
 قادریه رحمت فرمودند و هم از سلسله سحر و ریه و شطار به و او را چشمه سبز مجاز ساختند و
 از آن شیخ امیر محمد مود و ولاری خرقه خلافت قادریه رحمت فرمود و بعد از ایشان میر سید
 اسماعیل رحمت قادریه عطا فرمود و بعد از آن حضرت حاجی سید نور مالک پور علی طرف سلسله
 جامع عطا فرمود و حضرت عوשה الثقلین حضرت شاه العالمین را خطاب فرمودند مخاطب
 و مضامین که سلسله دیگر مشایخ متوجه شوند از نبوت شاه العالمین نسخه صحیفه الهی
 بهین شجره قادریه داخل ساختند و سلسله نامی دیگر هرگز التفات کرده اند چون هر کس که
 مجال الحاد فی البیرکات بندگی شاه محمد نام داشتند صاحب مقام خود ساختند و در شان او از
 از اجازت مشایخ قادریه از چند حاجی که حضرت شاه العالمین سید بود و از طرف مشایخ
 حقیقیه کمال الحق شیخ حسین طاهر کمال میرند نیز نوشته اند چنانچه مجال العالمین بندگی شاه محمد
 پنج پسر بودند آنجناب بهمان مثال را بفرزند اعظم خود ابوالفتح شیخ مکرم از اجازت خود
 رحمت فرموده بودند و شیخ مکرم ابوالفتح را غیر از اولاد و خردی جهان نماد آنجناب همان سال
 از جانب خود نوشته با اجازت از خاندان قادریه و دیگر خانواد نامی اول و چشمه سبز و سحر و
 و طبع قنیه بر او حقیقی ولی الهی ام قطب الزمان ابوالکرم شیخ مرکی محمد سید احمد عالمی که
 امروز زیر سایه ذات شریف است عنایت کرده و قائم مقام خود ساختند شجره سحر
 بر او معرفت از نفی طاعت آید که شاه العالمین عبدالرزاق احمد نوشته و میرزا نامی
 ابوالبرکات کنیت گرامی کسی که بود بی شبهه درین سطح به زاهدی سید شد مکرم ابوالفتح
 بر آن سجاده اکنون سقیم است مرکی شیخ کاتب شاه که است ابوالکرم آمده آن قطعه در آن
 کلی بگفته از کلا در حیلان و عهد یا چون ضعیف و ناتوان جمال احمد یکی از سیدگان

در اخبار اخیر است شاه عبدالرزاق برید و خلیفه شیخ محمد حسن است و می آید شاخ قادیان و از
 خوارق و کرامات بسیار نقل میکنند بسیار صاحب کمال بود و حال طایف و شت مورد اهل تحصیل علم
 کرده بعد از آن مشرب عشق و محبت بروی غالب مدد از مجاهده بر تبه مشاهده رسیده گویند
 او را با حضرت علییه قادیانی کمال بود و بیواسطه مازون و مشار میشد و او را در صبر و
 تحمل بلا قادیانی راسخ بود و فاتی شاه عبدالرزاق در سنه تسع و اربعین شصت هجری بوده است
 و محمد حسن پسرین طاهر است از جانب چرتشی است لیکن ارتباط او بسلسله قادیان بر همه غالب است
 و گاهی شعر میگفت چون از خلوت برآمدی بهندان دیده تعجب کردی و نگریه بر آوردی و سلمان
 هم و مردان او را شاه خیالی میگویند و به فخر و جاهل و چهار ذرات یافت و ذکر
 شاه بولاقی خلیفه حقیق احمد مرید مولانا رستم علی صاحب اسب و کرم یک واسطه مرید حضرت
 بودند و بدیت المعرفه می نویسند نام نامی شاه بولاقی لقب گرامی بولن کنیت سامی بود و خلیف
 اشرف خواجہ احمد بن ناصر علی متدمل و تصنیف کوشم با حلیم و ایشان با سالار مسعود و غازی
 یک جدی دارند و ایشان با حلیم و ایشان با سالار مشهور اند گویند و اجداد ایشان دو بر
 بودند با شاه آنوقت یکی را با حلیم و دیگر را سالار خطاب کنید و او را و پدر و همین خطاب
 جاری ماند چنانچه مشهور است بقناد سالار و قناد و دو پادشاه بودند و قوم از او را حضرت خلیفه
 نقل است که در در مجلس شریفی که سماع بیان آمد فرمود که مذہب فقیرانه و ولا که است و
 بهر سید محمد باقر اند که سلسله اش از نسبت و بهر با سید عبدالرزاق میرسد که فرزند پنجم غوث
 الثقلین اند و لا و تش در سنه پانصد و سب و شصت است و تاریخ وفاتش با تمام عالم پس محمد باقر حکیم
 عالم صلی الله علیه و سلم و بموجب امر میرم حضرت غوث الاعظم صرف برای تعلیق حضرت شاه
 بولاقی بنجد او و پند رونق افروز گردیدند و لغت ظاهر و باطن موافق بود و امر حضرت شاه بولاقی
 سخت میر با بصوب مرغوب بغداد و کتف بر و ند حاجی رفیع الدین خان صاحب مذکور شد
 شاه و خان از کمال او و تاریخ بود و در اسناد اساحت سار کرده بود شاه لا نام در نوشته در

و امر کج که ما منور مسکین داشتیم چه رنج بجاخت نموده قس رسید و آنچه از فیض باطن نصیب بدی
 بود و شد قس حاصل را بعد برادر آباد آمد و نطق گزید و هم در او آباد و وفات یافت رحمه الله علیه
 و قبر وی معروف است یزار و تبرک به گویند از بسکه تواضع و کسوف و تحریب ظاهر بر وی ظاهر بود
 یا با بیرون شهر رفتی و بهر آبادی می گشتند هه نیم یکا ه یا باری دیگری آر آن بار را برگردن خود
 نهادی و تا خانه انگس ساینده می کیا مروی سپاهی او را به بیکار گرفت و با خود برگردن نهاد
 و تا منزل همراه برود و او را کسبل کرد و بهر گزرا حال خود اظهار کرد و روز دیگر وقت کج خود پیش آن
 سپاهی رفت و بار او برداشت و بمنزل ساینده همچنین هر روز گاه می آمد و بار را بمنزل ساینده تا
 آنکه ملاه رسید و وی برای سواری دراز گوش نگاهداشتی و بر همان سوار شدی و بهر گزرا
 بخج و راه نداوی و آنکه او را دیده اند خوارق عادات از وی نقل میکنند سپهر گلان او شاه
 را فقیر دیده بود مروی بود با ذوق و شوق و حسن اخلاق ایضا و بیت معروف است
 شریف در یکلر و چهل و سه هجری عمر شریف بود و شش سال وفات بشریف بعد از پنج
 و شصت و هفتم صفر در سال یک هزار و یکصد و سی و نه هجری و عهد محمد شاه و شاه عباس
 سال بیست و دو گفتا خود مرشد مرشد نقل است که چون مردمان در تلاش مقام مقبولتر
 مترو شدند شیخ شهباز گفت که روزی من همراه حضرت بودم آنکه از مراد آباد بطرف مغرب
 انصاریک گروه از آبادی شریف بودند در بخار کناره و ریاسی رام گنگ نیک فیرمی بود چون
 حضرت را دید آن فقیر مستخوذ را برودش نباده روان شد سپیدم گفت امانت بزرگی است تا این
 این دم کین آمد مکان گذاشتم و حضرت در جیبات اکثر و انجا یافتند و تعریف و امتحان
 و در گفتاشی آن مکان بیان میفرمودند کرامات و کمالات ایشان در کتاب مذکور مفصل مرقوم اند این
 گفتاش آن ندارد آن مکان مذکور بطرف گوشه مغربی و شمالی شهر مراد آباد واقع است فرار بر افوا
 در انجا در احاطه محله شهر الشریف است شیخ شهباز مرید شاه لاتی بود قبر وی بطرف شمالی
 شهر مراد آباد و بر کناره و ریاض شهر واقع است و حضرت حلقه محمد امیر بهرید یا انجا در احاطه محله

حضرت شاه بابل بودند و با وجود تعلق اولاد مرد ازاد و اربابل زیاد بودند و مولودش قصبه گرانده
 بود و مسکن بدین شهر قصبه بود و در کمال و بزرگی و سی اتفاق چنانچه در تذکره مذکور است که
 حافظ محمد امین مرید شاه بولاقی است و راستی احوال می میکرد و در لباس سپاه گری می کرد
 خداوند تعالی مشغول میبود با آخر از غلبه حال ترک تعلق کرد و به تمامی بر روی سجانه اقبال نمود و در
 طایبان حق برائی استفاده و مستغاضه با وی رجوع دارند و تمامی بهمت وی از ابتدا برافاده
 و قطع نمایند بخیل و بر سر و دست هر کسی که حاجتی از وی شوکتی و حاکمی پیش آمد و بوی
 رجوع نمود اگر چه آن بادی آشنا نباشد البته سجانه او نیست و شفاعت صاحب حاجت کرد
 تا ممکن رسد معاف مرام و انجلیح مراد وی سعی فرمود و یکبار شخصی او را از منتهی که مسکن بود
 تا آله آباد زیاده از پانزده روز راه است برود وی نه با این شخص آشنا بود نه با آنکس که در آله آباد
 بود لیکن چون پیش مقصود بر رضائی حق سجانه تعالی بود لی مضائقه تا آله آباد نیست و در
 قضائی حاجت محتاج سعی نمود و درین ایام که من می از نو و تجار و زکریه ضعیف بر بدن تنگ
 و زنبور سپاه حق مشغول میباشد و از چند سال بر او آباد هم که سابق بر سال زیارت بر خود
 می آمد منی آید و درین ایام تحریر این اوراق آمده بود و خانه فقیر را هم بقدر خود مشرف نشد
 انتهی در نیم ربيع الاول سنه یک هزار و دویست و یک حجرت حق پیوست و تاریخ سال انتقال
 رضی الله عنه است و ذکر حضرت شاه غلام احمد صاحب برکات و مرید و جانشین
 حافظ محمد امین مدوح بودند بعد انتقال حافظ صاحب بستر شدانش خرقة دی بوی پوشانید
 سلوک باطنی بدین نحو حاصل نموده بودند و بهمت و نسبت و توجه قوی میباشند و تقاضات از وی
 می آمدند اگر چه لباس معنیانند باشند و از مر و تقه شنیدیم که چند آن تحصیل علم ظاهر میباشند و از
 کلام وی علم و پوی مفهوم میشد چنانچه عبارت و معنای قصه من از دیگری شنیده میباشند
 میفرمودند و هم آثار بزرگی و فقری از ناصیه وی پیوید اورد و بطریق پدر بزرگوار خود و فقیر
 عرس حضرت شاه بولاقی بر او آباد و تشریف می آوردند و بر فراز شاه مدوح فرود کش میبودند

و خود مسالکی بر پایش نشین شده بود و سلسله پیر بر گرد خود جاری میشدند و دست مخموم
 بیکر او دوید و میوشش فتن گشتند و در زینت و رفو گردید و فون شدند تا پنج سال نو قتل ملک جهان گشت
 و که حضرت شاه غلام بولین ابن شاهاکرم عبدالن شاه رحمت الله این حضرت شاه
 بولاقی بود و سلسله و طریقچه جدا مجده خود از خال خویش شاه غلام احمد اخذ نمودند و هم اندران
 مازون مجاز بودند صاحب اوقات و خوش اخلاق و قرآن خوان بودند و طریقچه شده و از شاه و
 میشدند و بسیار کس از وی فیض میبردند و در خانقاه خود و در و صا و در اطعام میدادند و گویا
 که لشکر خانه وی حضرت سفره عام بود چه از دشمن چه از دوست دریغ نمیکند شدند چنانچه در
 ایام قدر میندی و در لشکر خانه وی حضرت دوست و دشمن می آمدند و طعام بخور و نذر و شیر
 و دومی حضرت با کسی حاجتی و کاری نداشتند و مولد و مسکن و موطنش قصبه سواره بود و در سال
 در ایام عمر جدا مجده خود در مراد آباد تشریف می آوردند و راتیم بر یارت دی حضرت فرست
 و در دوم بروج الاول سه کیمز و دو و صد و هفتاد و شش رحمت حق میپوشند و در جزیره اندکی
 نذر و نشتند و در ایام قدر و چند می بحیرم اگر دشمنان حاکم را اداریت میکردند و طعام میدادند و مقتد
 خیر خواه باعث گرفتاری و رسانیدن دی حضرت و جزیره مذکور شده بود که قصه آن مشهور و
 است و دی حضرت اندران قید مطلق از قیودات تعلقات و مقید در رضا و قضا و مولی بودند
 گو یا که این هر دو شعر بر آن حال می حضرت مصدق بودند بیت خون کرده ایم و کسی انگشت ایم
 جرمم بهر کج عاشق رو تو گشته ایم و بیت بحیرم عشق تو ام میکشند و غوغای تو نیز بر سر بام آتش
 تاشا است و یار کج زین در دنیا چو خیریت برستد شد خلد برین مقام و مسکن تا پنج وصال و آخرت
 مادی جهان غلام بولین رحمة الله علیه هم فرزند و لعنه وی حضرت محمد عاشق جوان صالح
 و ضیق و صاحب بیت مثل پیر بر بگوار خود اند ایوم در راه سو سکونت میدارند و طریقچه
 و بعد خود سلوک میکنند و رعایت سلسله و طریقچه ایشان محمود میدارند و تعلیم اندران ایشان
 سلسله نقالی شاه محمد حسین رضی الله عنهما ایشان بطرف شمالی و اندرون شهر مراد آباد

که ذکر شریف بالا که شت واقع است و کر شاه چپ مجبور وار نهاده آزاد بودند تجرید و تقریر
 دوست میشدند و حافظ قرآن مجید بودند شخصی از پدر خود که شاکر و برادر وی حافظ نور محمد بود
 ویراسم دیده بود و بار اتم میگفت که قوم دی شیخ و امسلس لامور بود و در دی شروت دنیا وی پیدا
 و پسر وی نداشت و در ویشی باید روی گفت و در خانه قهر چهار پسر متولد شدند لیکن باید پسر اول ماراد
 و نامش غلام رسول خواهی بناد پدر وی قبول و دعه کرد و همچنان شد که آن مردیش گفته بود چون
 که پسر اول بودند بن پسر سیدند باید خود گفتند و در ویشی بود چوب عده شام امی طلبید و در ویشی پسر
 حافظ نور محمد ویرا رخصت کرد چون وی در مراد آباد رسیدند نجابت و در ویشی که بچه کاغذیان
 سیما نداند آن مردیش گفت نام تو غلام شاه نهاده اند من ترا غلام رسول خواهم گفت بجهت
 آن مردیش گفت نرنا خیر نیست اما کلاه و خرقة بتو دادم باید که بعد من آنرا خواهی پوشید و
 پس از وفاتش آن کلاه بر سر و خرقة در بر کرد و خداموش شدند و از آن بعد کلام الهی بر یا و میخواند
 و از کسی کلام نمیکرد و ندیکار باید و زندگ خود و کلام ضروری میگفتند آنها که میرا دیده بودند بر بزرگی
 و فقیری او متعلق بودند و اتم از بعد و پدر خود هم تعریف او شنیده بود و قبرش با پیش قبر پسر وی
 بطرف شرقی شهر مراد آباد بر کناره دریا و محله کاغذیان قریب مقبره میان فقیر شاه که ذکرش بالا که
 واقع است و هر کس بر آن واقف ندارد و چند کس از آن واقف اند و کر شاه لطف عبد حاجی
 رفیع الدین خان صاحب و زندکره مینویند شاه لطف از خلفا پیر محمد لکنویست که او در علوم نظام
 شاگرد مولوی عبد القادر و در طریقت مرید عبد المسیح است و در تجرید و ورع و توکل و قناعت
 قدمی راسخ داشت منازل را بعد تصنیف اوست وفات او بعد هزار و یکصد و آخر عبد او رنگ بر داشت
 و شاه لطف الله در اصل از فرزندان شاه عبد المجیب است که تبرادر امر و مهت برایش طلب علم بگفتند
 رفت و در خدمت شاه پیر محمد تحصیل علوم نمود و مرید شد و کار کرد و خلافت یافت مولانا عبد القادر
 قریب وقت رحلت خود بشاه پیر محمد گفت اگر همراه شما جوانی تائب و تارک دنیا آمده باشد بطلبید
 مذکور در احادیث که دعا میگوید که شاه محمد را با خود اندازد و دعا کند که او را در راه لطف الله

بحریک غفران پناه ملا عصمت آمد بر او آباد آمد و سکونت در زیاده و زیاده را فرزند آن جوان
 آمدند و هم در راه آباد و حجت حق پیوست چنین شنیده شد که در ایامی که ملا عصمت آمد و سکونت
 با و شاه در دکن بود نواب غنیمت الله خان حکومت مراد آباد و امور بود و روزی شاه لطف ا
 بلاقات نواب و برادر کلان وی مولوی محمد شاکر آمد و را نشاء سخن گفتن دست برداشت
 و گفت فاتحه خوانید که مولوی عصمت الله از دنیا رحلت کرده همین زمان روح ایشان
 از پیش من گذشت و گفت من از پنجمان در گذشتم حاضران مجلس از سخن پیرامین شدند لیکن
 چون عقیدت بروی کمال شتند از شتابت چاره ندیدند و فاتحه خواندند و چون بعد از
 بسیار خبر آمد و با نوبت که شاه لطف الله گفته دویم سال خبر اردو یکصد و نه نفر بقابل
 منوره مطابق یافتند و وی در او آ که مراد آباد چند یه توکل سیر بر و وظیفه حسین
 اخرا الامر ملا عصمت آمد در ایام حکومت خود مسالعه کرده چند صد جریب زمین برای مشر
 وی مقرر کرده وی بقصد ساعی لار و لاک آنرا قبول نمود و بگرفتند آن مقید نشدند و آنرا
 چون محمد ازین خیال حکومت اینجا مقصوب شد و املاک سکنه این بلاد را ترقی نمود و هر یک بقصد
 استخلاص آن جد و جهد میکرد و سود داشت و شاه لطف الله اصلا در تخریص من و خودی
 نکرد و حرف شکایت نر بیان نراند بعضی معتقد این ی و زمین بابی گفته گفت حال
 سابق با آفتاب بود و از طرف خود آن زمین را با واد الحال که دیگری ایجاد ی آمد و با آفتاب
 ندارد اگر فرق نماید که ان ظلم از وی بر ما رفته که جامی شکایت با آخر کار رضا و تسلیم می
 کرد و محمد ازین خیال بعد دریافت حال خود بخانه وی آمد و عهد خواست و تمامه غله حاصل آن زمین
 را بر عهده ما سیر کار خود با کرده بخانه اش بماند و بعد وی چند سال سیر وی شاه عزت
 که عالم و صالح و متورع بود چنانشین می ماند و شاه عبداله که شمر میگفت و طلب تخلیه میکرد
 را قلم گوید این دوست بدست و الدنر گوار نیست چه میم شهر نامه اعمال ما چون لایقی همراه
 گویم میده نویسن پیشانیم انتهی سیر کلان شاه لطف الله آمد و با واد الحال خاندان شاه پیر محمد

مقرر شد و کسی نماند که بر طریقه اسلام خود باشد و وفات شاه پیر محمد بعد از مراد که بعد از
 عهد او در تنگ نیست را رقم گوید وفات شاه لطف الله در سبست و بیستم حادی الاول و کشت
 قبرش اندرون شهر مراد آباد بطرف جنوبی قریب بقبره اصالت خان واقع است و اولاد
 قریب قبری سکونت میدارند و ذکر سلطان قطب الدین بگویند که از امیران ملک
 بود و میگوند قبیل از آبادی شهر مراد آباد با کفار شرکین و بیات ایماخته که در شهید گشت و شهید
 اصحابی درین شهر حیدر آباد نون ناند و در سلطان پیر غیب هم میخوانند از بیعت محمد پیر
 است عرض می در چهارم در وقت نصف شب میشود و قبرش در محله کورانه در شهر واقع
 و ذکر او احاطه نمیشود ذکر شاه منیر محبوب بودند میگوند خوش خوراک و خوش پوشاک و
 مزاج و متوطن قبا همچنان آباد بودند و در شهر مراد آباد سکونت میداشتند و کشف ایشان اکثر
 افتاد می چنانچه خبر بر گوارم میفرمودند که وقتی قریب عت سکاف ایشان بودم چون در مکان
 تشریف آورده فرمودند مکانی بنیاده خواهد شد چون بعد مدت دراز خبر بر گوارم آن مکان بگفتند
 تمیز ساختند فرمودند که بعد مدت سالی فرمودند حضرت شاه منیر ظهور آید ظاهر است گاهی اولیا
 را و اعلی کشف میگردد و در ظهور آن تعداد ماه و سال سنگشفت بنیکرد و وفات ایشان در نیم
 الشانی واقع شده و قبر ایشان قریب مکان قاضی شهر مراد آباد است و ذکر خلیفه نظر محمد تبرک
 میگردد و در مکان شهر مراد آباد در گورستان تاریکی قبری دیده بود از آن بعد ترک تعلقات کرد و در
 شاه عهده الدین نگر و گردید با وجود اهل و عیال قدم بقاعته نهاد و کل را سنج و شست کسی بفرمودند
 و بی مطلع نگرددیدی صاحب قوق و شوق بود و در مجلس جماع لغوی می برورد و بسیار زود می
 ربان بودی و در یاد حق چنان مشغول بودی که شغولی از بند او ظاهر و بعد از آنکه دید آنکه در
 بر بزرگی و فقر او میبود آخر عمر که ماهه فالج بر دست و پا و زبانش بنحیه زبان از کلام متعذر ماند
 قبل موت از نصف شب زبانش بزرگ گشت لا اله الا الله جاری گردید و بعد از آن حال خوشتر گذشت
 و بعد از آنکه در دنیا بگذشت مشرف میشدم و بوقت غسل موت هم دیرا دیده بودم و بعد از آنکه در دنیا بگذشت مشرف میشدم و بوقت غسل موت هم دیرا دیده بودم و بعد از آنکه در دنیا بگذشت مشرف میشدم و بوقت غسل موت هم دیرا دیده بودم

بزرگوار

بدره

بود و در ماه شعبان سنه مسموم وفات یافت در مرحله اندرون لال بلغ مراد آباد و منبر روانه
 مدفون است و ذکر **خواجه مصطفی** حاجی رفیع الدین خان صاحب قندهار که غلبه یزدانی
 مصطفی از اولاد خواجه بزرگ بهاء الدین نقشبند است از اولاد متولد زاده گلان لاهور بود و در خوا
 سبی بهر سیه که دل داد دنیا سوخت و در خدمت شیخ کلیم الله که در آن ایام در لاهور بود مستقیم
 در حاجزب دمی از شاه جهان آباد و آقا محمد سکونت و زریع فقیر و صغیر سن دیر ابدیده است
 بصورت نورانی داشت گویند شیخ کلیم الله قریب المم فوت خود از شاه جهان آباد این بیت بوی
 بدیت اگر بپیر چمن سیر و می قدم بر دارم که همچو رنگ خنابیر و بهار از دست و می ازین بیت بر
 قریب اجل دمی بی برده همان زبان از مراد آباد روانه شد و شیخ راننده یافت و چندی در دوزخ
 دمی ماند و بدست دمی بر مراد آباد آمد و پس از آنکه عمر دراز یافت بود و در سال هزار و یکصد و پنجاه
 شش وفات یافت و در حین سجده که خود بنا کرده مدفون شد شیخ عبدالرحیم مرید و خلیفه دمی
 پس از دمی جانشین دمی شد و زیاده بر چهل سال مجانبه خوششت و زیاده فتنای در رضا
 تسلیم گزید و از ایند و با وجود عیال کشید التی کسی نبرد و وظیفه و او را قبول نکرد و با ششوی مولانا را که
 بکلام شش ششغال داشت و در ماه ربیع الثانی سال سیم از صد سیر و دهم وفات یافت و شیخ
 قریب خواجه مصطفی از مسجد دمی اندرون شهر مراد آباد در محله منل بویست بهی و معروف است و قندهار
 شاه عبدالرحیم بر برابر قبر دمی است و ذکر **سید غلام قلندر** رسید بودند و میر و طریقه
 قلندر سلسله دمی بچند واسطه بعد از سید غلام رسید فرخ میرا و بر اسمی النور و صرف
 و می پنج دیبات جاگیر مقرر کرده بود چنانچه تا حال آن جاگیر بر اولاد دمی جاریست و در زمانه
 در عهد نواب ووند یا خان نمره بود و در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش در مراد آباد و محله طاق
 گویان واقع است رحمته الله علیه **میرزا سراج** شیخ محدث در باب العبدین شرح مشکو
 می بیند و سخن جانشین رضی الله عنه با قاتل آن آقا که در محل عقیقه و عینہ جارتیان فی ایام می گفت
 جانشین که ابو بکر در آمد بروی و نزد دمی بود و خبر که بود و نماز و خیر کان انظار و در زور نامی من

میرزا سراج

و گمان بر آنکه منع ناکردن آنحضرت صلی الله علیه و سلم از آن از جهت عدم علم بود بدانست
 نوم با غفلت یا بیخوابی که منع فرموده است آن نشده و ندانست که آنحضرت آنرا اقرار نموده و در
 داشته است درین روز چندی از آن را و لهذا فرموده فَاِنَّهَا اَيَّامٌ عِدَّةٌ و ابوبکر را باین فرق و تفصیل علم
 بود پس لالت کرد حدیث بر اباحت مقداری از آن و در روز عید و غیر آن از مواضعی که مباح است
 در سبوی فرج و سرور و شگفتیست که این در ماده مخصوص بر وجه مخصوص است و اینجا اباحت علی
 الاطلاق لازم نیاید مگر تعیایس آن دان جائز است مگر بر تقدیر عدم نفس و منع و آن محل تراش
 و انصاف آنست که بعضی قطعی بر حرمت آن علی الاطلاق چنانچه بر حرمت زنا و شرب خمر آمده اما
 نشده است و تحقیق تصریح کرده اند بعضی از متأخرین محدثین که حدیث بر حرمت غنا صحیح نشده است
 و بعضی حکما گفته اند که یافته نشده است و بعضی قطعی نه بر حرمت آن و نه بر اباحت آن و اصل در
 اباحت است و با وجود آن شک نیست که دوام اعتقاد بدان و استقامت آن برخلاف طریق استماع
 و مقدار و درین باب نشدیده و تعصب بیارست مگر مقصود ایشان شتم ماده و سد و مانع است و صحیح
 است که قول امام عظیم علیه السلام آنست و الله اعلم و شیخ محدث در شرح شیخ کوه می نویسد عن عثمان
 رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اخلوا بنا النکاح نكاحا و اکلوا من ثمره
 شرعی را که نکاح است و اخلوا فی المساجد و مکرر دانید از او رسیده و اخیر و اعلی باید بود
 و بنسبت بر آن و همانرا واه الترمذی و قال بنی حدیث غریب عن عائشة رضی الله عنها ان
 رَفَّتْ اُمُّ اَبِي رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَرَسَتْهُ شِدَّةٌ فَنَزَلَتْ لَهَا بِلَبْسٍ مَرْدِيٍّ وَ بِلَبْسٍ مَرْدِيٍّ
 و زفاف خردن ایشان و فرستادن فقال نبي الله صلی الله علیه و سلم گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم
 معکم لیسوا بهما همراه شما لیسوا فان الاَنْصَارَ یُحِبُّونَ اللّهُمَّ زیرا که بدست می انصار خوش می آمد
 ایشانرا الهو را و بهر و بهت و الهو اصل معنی باز است از اینجا نیز اباحت سرور و در هر دو
 و زفاف معلوم میشود و زیاده برین آنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم خوشی شستن از انصار
 ماسلم و مقرر داشت و از ظاهر عبودت مفهومی میشود که خوشی شستن ایشان را و او نمی بود و جاد

و در این زمان روزی و سخن عایشه رضی الله عنها قاتل عذری جاریه من الانصار زد و بخوا
بود و خبری از انصار که نزد هیچ کس نرسد و در این دوام او را قاتل رسول الله گفت پس خبر
با عایشه را گفتن کسی عایشه سرود و میگوئی یعنی میفرمائی که سرود کنند قاتل را ای من الانصار
پس خبری از انصار که این تعبیر از انصار درست میدانند سرور را رواه ابن عباس بنی صحیح است که در این
کتابی معلقه نوشته شده که از آن حدیث است و صحیح خود و هم شنیح محدث در شرح مشکو
طه عن ابی امامه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم و امرنی عزوجل بحقی المعافاة و امرک
سیر و کارن عزوجل بیاطل کردن و پاک گردانیدن و گناه نیدن معافان بعین مصلحت
و در این دو جامع معرفت بعین مصلحت و از این دو آلت سرود یعنی چنانچه ننده و در تماموس گفته
بمعافان و از این ماست و طبع و جمع عرف یا معرفت بر وزن منبر غریف راجع آواز و مائی آن
و در بعضی نسخه های گفته عرف لغت بمعافان و آن دوفوف و جرآن از آنچه نوده عیش و بعضی
آنکه بر لغت عرف است و الزامی هیچ مرابالت غنا و زمر و تذکره کردن بقبض و قبضه کردن
غنا کنند زار و زمار گویند و تصحیح کرده است نود و بی حرمت آنرا و نظری میل بخواران
و این حدیث دلالت بر حرمت آن دارد چه اینها و قدیم الزمان از رسوم و عادت اهل شرق
و بطالت بودند و فقها گفته که غنا بآلات مطهره حرام است و بجه و صوت مکرده است و از
زنان اجنبیه سخت تر است که است آن و تحقیق و تفحص این سخن در موضوع خود است
و لغوی عشاق است واضح باد که اجناس ساز از چهار قسم مردن نیست یکی آنگاه ناز داشته باشد
مثل دین طبع و در باب و مثال آن دو مرد ناز داشته باشد و بعد بود و از هر چه مثل
طبع و نقاره و در ناز و دانه و وف دوف جلال دار و مثال آن سعیم آنگاه ناز و در هر چه
برشته شده و دو ساز را هم نازند و نازند مثل پیچ و حیره و گنگنه و ناز غنویں چهارم آنگاه
کشتن نام بدان نوازند مثل نی و شیشه و سوزنا و قنار و قناری و مثال آن و در بعضی
و مران و نواز نازند و در هر چه و در هر چه و در هر چه و در هر چه و در هر چه و در هر چه

است که آن قطعا حرام باشد و در حدیث مطلق با حدیث خاص مزامیر نفس طبعی وارد نشده
باینذا وقوع اختلاف در اصل و در تعلیم مزامیر ثابت است شیخ عبدالحی محدث دهلوی در شرح
سفر السعادت بنویسند مفسر در باب دوم از حدیث شیخ بنیم وارد شده شرح مراد خصوص سماع
عنا است یا حاضر از غنا و مزامیر است و در دوم هر یکی از آن احادیث وارد شده خطیب از
امیر المؤمنین علی رضی الله عنه آورده بنویسند ضرب المثلث و ضرب المربع و ضرب الزمان و
از این مسعود القنایسیب اللطیف فی القلب کما یثبت الماء البقله و از دلیلی در سند از این
این لفظ آورده القنایسیب اللطیف فی القلب کما یثبت الماء البقله و از دلیلی در سند از این
در تصاعد گفته و الاصح عجزت در کتاب مذکور احادیث مسطور اند و بر بعض حدیث ضعیف
بر بر بعض خروج مرقوم است قوی که این احادیث است که در دوم و در مزامیر و طامی و ادو
را ضالی آن احادیث دیگر نیز آمده و شاید که تو بگوئی شک نیست که در این میان احادیث
که در حدیث حکم بر ضعیف آن کرده اند و توضیح بعضی آن نموده و بعضی از این احادیث است که ضعیف
حکم کرده اند و یا بجه و من بیان اساطیری بدان کرده شد مدعیان منصف است که حدیثی
در کتاب نیامده اگر آنرا از اسی بیار تا حقیقت حال معلوم شود و بدانکه بعد از قطع نظر از آنکه حدیث
ضعیف بعد و طرق مرتبه حسن و در حسن مرتبه صحیح و در نیاب حدیث خارجین است که بعضی
مر و دم آنها در اثبات اباحت نیز میارند و الفاضل است که بدلول و می قدم است مگر در بعضی
ایام مثل ایام عید و مانند آن را الحاق آن چنانکه در صحیح بخاری و مسلم آمده است که عایشه
میگوید رضی الله عنه که در آن روز رسول الله صلی الله علیه و سلم دزدان و دزدان را
نزد که نفسی نیک و در طهارت ابعاث پسند او را حضرت بر جامه خواب و بگویند روی
سایر خود را پیش و زانند بگویند رضی الله عنه پس منع کرد و مرا گفت برادر شیطان را نزد
همین قدر از حدیثی پس حضرت نزدی چنانکه با او بگویند و از آن گفت بگذار این دزدان را
با او بگویند و از حدیثی که با او بگویند و از حدیثی که با او بگویند و از حدیثی که با او بگویند

یعنی در وقت بیرون آمدن از محضر فرمود و بگذار ایشان را یا ابابکر که ایام عید است و آن ایام مشابه و
 همه روایات بخاری و مسلم اند اکنون باید دید که چون کریم صیقلی غبار فرما شد شیطان گفت و آنحضرت
 صلی الله علیه و آله او را میریزد و میزد و گفت که اینچنین گویند این فرما شد شیطان نیست و حرام نیست
 بلکه گفت منع کن یا ابابکر ایشان را ازین که امروز عید است این حکم را که است تعنی و تندیف است طلق
 همان و عام خیال کن و در روز عید از لاهو و سرور اینقدر جائز باشد خصوصاً دخترکان و خورد
 سالان را اگر تعنی کنند و شکار که در آن بخش و کوشا و امثال آن نباشد بخوانند و این تخصیص
 ابوبکر صدیق چون تقریب یافتاده بود و سابقه بیا از جانب شارع نیافته نمیدانست اکنون تقریب
 و تبع این تقریب معلوم کرد و نیز آنحضرت خود شنیدن آن مقید نشد و ابوبکر را نیز بر آن ترغیب نمود
 بلکه تفاعل و در جفتی در نیاب اشارتی فرمود پس نهایت آن چه باین حدیث ثابت شود
 اجابت و حرمت آن در بعضی احوال مثل ایام عید و مانند آن یا بودن او حرام و نه مانند شیطان
 و غیر این اوقات و این معنی نزد انصاف ظاهر است از حدیث کمالا تعنی و حدیث مکرمان
 مکرمان فی الله و الاخرة نیز از عید لغوی و نه عید عیدیه که گذشت نیز بقول سیوطی
 صحیح است دیگر حدیث معاذ که در صحیح بخاری آمده که آنحضرت فرمود و صلی الله علیه و آله
 که در امت من اقوام پیدا آیند که استعمال کنند خمر را بکسر حرام و معنی فرج که مراد از آن
 اینجا زناست و حریر او معاذ را یعنی آلات طلاهی را که فرامیست پس اگر استعمال معاذ
 و آلات طلاهی حرام نباشد اطلاق استعمال بر آن ذکر او با جزو حریر چه معنی دارد
 و اتصال سواد این حدیث این خرم ظاهر است را که از علماء و متأخرین محدثین است بجهت
 که درین باب وارد سخن است و شرح تحقیق این مقام تفصیل طلبیده و موقوف بود و
 استی هم بعد شرح تحقیق این حدیث شایع گردید پس این حدیث صحیح باشد از جهت
 اتصال تمامه علماء محدثین برین اندال این خرم که ایشان گفته که اتصال این حدیث معلوم
 است زیرا که بخاری قال شام گفته نه حدیث از مال منهام سماع این حدیث از وی بخاری

معلوم نگردد و انتهای دهم بعد تصحیح آنچه در پیش نشان گویا اکنون شاید که تو گوئی که پیش از این
است بدانکه از کسی که پناه انصاف و احتیاط دارد و داد گیرد نقصه حکامه صاف
در مسئله که در وی شریع و خلاف راه و شکست با قطع نظر از راجح مرجع خبر سکوت و توقف
نموده و در این مسئله هم میان نقباء و مشایخ نزاع است و هم میان مشایخ طریقت یکدیگر اختلاف
و هر که شیخ احادیث و اقوال فقهاء و سلف کند باند که معارض و مشهور میان ایشان است
و گر است آن بود و غایت توجیه و تطبیق است که آنرا مقید و معطل بطریق بود و لعب بداند
آنکه این فعل در آن زمان معارض و شهادت اهل سنت و اهل فقه بود و چون بعد از آن جاهل از ارباب
دین است و فو قی و وجدان و در محبت بجهت تصرفات ناشی که جماع غنا و نفوس و قلوب
و امارت حکامین بواسطه میو اجیده و احوال کند در آن افتاد و در اینو و لعب گرد و سر برده احوال
و احوال ایشان بحال ندارد و از این خارج بوده و با جملة آنچه در اینجا منع میگردد و این است که جمیع
سماع علی الاطلاق و دلیل قطعی از ضروریات دین ثابت نشده و عمل و احتیاط و اختلاف طریقه
اشباع و هر که آن را بطریق علم و بحث و احادیث و آثار و اقوال ثابت کند محمل گفتار است و از هر که
بطریق سکر و غلبه شوق و بسطوت حال میا و رشو و معذور مرجع از مردم اهل ادب و توحش
بی ملاحظه و سیالات آید منکر و اندک در خارج القبول بدانند در این مسئله اختلاف بسیار آمده و
و حدیثی که در بعضی باباحت متوقف و متروک مانده و گفته که نه اینکار کنیم و نه آنکار کنیم و بدانکه
سماعی که مشار الیه است بقول حنیف **سَمَاعُ الدَّيْنِ كَسَمَاعِ النَّبِيِّ** **الْقَوْلُ فِيمَنْ يَنْبَغِي أَنْ يَسْمَعَ**
بقول می تعالی **وَإِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتَ اللَّهِ وَآيَاتِ الرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ** **أَعْلِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنَ الَّذِي**
فَاعْتَرَىٰ أَعْيُنَ النَّاسِ و در عوارف میگرد که این سماع است که متفق علییه است و حمایت او و مخالفت
در وی و کس از اهل ایمان و این سماع محمل حجت است از پروردگار کریم و اختلاف و سماع
و مضامین است با همان مظهر موسیقی و در نجاست کثرت اقوال و مباحث احوال بعضی آنرا
پشتند و بعضی را مجبور نمی دانند و بعضی را این منزع و آنرا این واقعیت شمارند و هر دو ظاهر در

در این امر بطور اثنی ایضا با سجد و سجده است یکی منتهی است و ایشان انکار میکنند
از این انکار و سلوک میکنند و عموما و احسان میکنند مثل آنرا بدو نوبت و کبار و عقدا و آنرا یکبار
و زعمه و عمار و این امر را طوطی است و خروج است از طریق اعتدال و انصاف و نمی باید بر آن حمله
کرد و حقیقتا در مجموع خلائق و در هر طبقه محدثین است و ایشان میگویند که ثابت نشده است و تحکیم
آن حدیث صحیح و نقل صحیح بلکه میرسد و وارد شده است و عینا از احادیث یا موضوع است
یا مطعون و همچنین آیت قرآنی اگر تفسیر کرده اند از بعضی مفسرین بجزی که دلالت میکند
بر حرمت غنا اما از آن دلالت و محامل دیگر هم است که ذکر کرده اند غیر ایشان از علماء و عوام
ثابت نگردد و حرمت ثابت نشود و حل و اباحت بدلال قول می سجانه و اصل کلم الطیبات و بعضی
گویند ثابت نشده است نه بر حرمت و نه اباحت آن دلیل قطعی شرعی پس منتهی گرد و در اصل
بیش بیا که خطر است یا اباحت سیوم ساده صوفیه و مذہب ایشان و عینا مختلف اند
مذہب آمده و بعضی اجتناب کرده و بعضی مباشرت نموده و باید که انکار ایشان بحدیث
و اجتناب و تشدید قوی باشد زیرا که مذہب ایشان اخذ بغیریت و احتیاط و افعال و اقوال است
و هیچ از احوال و احوال لیکن بر بعضی از ایشان غلب آمده و لغ و شوق و سکر و محبت و صفی
و وجود و حیا و حکم ایشان حکم و اله و سکران است و میگویند که اصح و شهر از امام مالک و
و شافعی و ابو حنیفه و احمد و جمعا اند قول بکراهیت و اطلاق حرام نیز آمده و گفته اند مالک
با اباحت که حدیث کرده شده است غنا و سماع آن از جماعه کثیر از اکابر صحابه که در ایشان
چندی از عشره مبشره اند و جم غفیر از تابعین و تبع تابعین و دیگر علماء و محدثین و علماء
وین که از ارباب زهد و تقوی و علم و عبادت بودند نقل کرده شده است و عینا ایشان
روایات و حکایات که کفایت است در آن و بی شک معلوم گردد که ایام وین و اکابر نقل
مختلف بودند و آن اما عینا بعدین جعفر رضی الله عنهما سماع غنا از بعضی مستفیضین شهر است
و نقل کرده است آنرا که اینان کردند و درین سکر از قضا و حفاظ و ارباب تقوی و

عبد البر در سحاب گفته نمیداد وی گفتنا با منی بود امیر المومنین در آن زمان عم وی علی
 ابن ابیطالب و میرفت وی رضی الله عنه در خانه جمعی که از مغنیات بودند و سوگند خورد
 بود که تغنی نکند برای هیچ کسی مگر در خانه خود پس تغنی کرد برای یکی و بخواست که بیاید و خانه
 وی رضی الله عنه و بشنوا و در ادکفارت و پادزیمین خود پس منع کرد وی رضی الله عنه
 او را از آن و گفته اند که بود مد عمر عبد الله بن جعفر را جوارمی که تغنی میکرد و عمو و عمو و عمو
 برای وی و آورده اند که سعید بن المسیب که فضل تابعی است و زود میشد بومی مثل و دروغ
 میخورد و شمار او میشد جمیع آن و همچنین سالم بن عبد الله بن عمر و قاضی شریح شمس
 غنا از کنیزکان با جلالت قدر کبر سن وی و حمید بن حمیر که از اعظم تابعین است بشنید از
 جباریه که تغنی میکرد و در پیروز و همچنین عبد الملك بن حریج که از علماء و حفاظ و فقهاء و عباده
 اجماع است بر عدالت و جلالت وی که می شنید غنا را و میداد است اسحاق بن ابراهیم
 مروی بود امام غفر خود و رفقه و زوایت نمی شنوایند طبعه را حدیث تامی شنوایند ایشان را
 غنا و نقوی را و در مجلس شریف تحلیل غنا و حکایت کرد از صاحب تذکره که پرسیده شد امام غنا
 و صفیان ثوری از غنا پس گفتند هر دو نیست غنا از کبار و ثوری از اسوء صغائر و نقل کرده اند
 که امام ابو حنیفه را حساید بود که در شیب میخاست و تغنی میکرد و امام گوش میداد به تغنی او
 الی آخره چون گوش داشت امام تغنائی آو و نمی نکرد او را و ولایت کرد بر ابا جعفر و در مجلس و در
 بیان و بر وی که شربت حمل نتوان کرد مگر بر ابا جعفر و گفته شده است که هر که از قضا فی حق وی
 نقل قول می حکایت کرده باشد از امام ابو یوسف که حاضر شد مجلس شنید را بگوید و عمو غنا پس شنید میکرد
 از جمیع سرگشته و ریاضت اول علم را و او را خود که میکر نسبت به آنرا و بنی شنید از آن و گفته است
 نمیشد آنرا اگر حامی یا جابل یا عوامی غنای طبعی در پدید آمد از ابراهیم بن محمد از احوال ملک
 خبر داد و مرا که دعوتی بود و بر من بیایم و با هم رفت بود و عمو و عمو و عمو و عمو و عمو و عمو
 بدان و چون ملک رفت هر که میبرد و تغنی میکرد و بعد از آن که نقل کرده شنید است

نموده که گفت نمیشوند آنرا اگر فاسقان محمول است بر غنائی که مقرر است بوسی شکر خجانه
نقول ان افضل الامام شافعی رحمه الله گفت غزالی که تحریرم غنا مذمبه و نیست و متبع کردم خجانه
از مصنفات و برانندیم او را نصی تحریر دینی و نه او شاد او منصور بغدادی گفته که مذمبه ای است
سماع است در روایت کرده است ابو منصور بغدادی از یونس بن عبدالاعلی که شافعی است تعجب کرد
سراسر بوسی مجلس که در وی قنیه بود که تعنی میکرد و چون فارغ شد قنیه گفت ایاب خوش کردی تو
این را اگر گفته که گفت اگر هست میگوئی نیست ترا حسن صحیح یعنی خوش داشتن غنا علامت است
طبع و حسن است یا خوش داشتن نشان اعوجاج طبیعت و نقصان حسن از بنما معلوم میشود که دلیل
شعری بر حرمت و کراهت آن نیست اگر آن بود خوش داشتن طبع آنرا چه فائده کردی در تاثیر نفس
هیچیکس از غیر نیست و با جمله تحقیق طبع است از قول و فعل شافعی چیزی که صریح است و راجع است
نیست نفس را تحریر پس تحریر از جهت عارض باشد نه از جهت معنی که در روایات غنا است اما امام
چون چنین صریح شده است روایتش که دومی شده است غنا را نه و پس خوش کردن نام و صلیح
است روایت از ابوالعباس غسانی که میگفت شنیدم صالح بن احمد بن حنبل که میگفت یوم
مکن دوست سیدم سماع را و بود پدر من که ناخوش میشد آنرا پس وعده کردم این نامه را
که باشد که نزد من نشینی پس باید نزد من تا و شتم که خواب کردید من پس شروع کردم و این جناده و رفتی
پس شنیدم آواز یاری را بر بام پس بر آمدم بالای بام و دیدم پدر خود را بالای بام که می نشست و غنا
دو امروزی بر بام راست و دومی میخورد بالای بام گویا که نفس میکند و مثل این قصه از عبدالعزیز
احمد بن حنبل نقل میشود و از این دار و بر بام است سماع نزد دومی رحمه الله و آنچه منقول است از وی
مخالف این محمول است بر غنائی و موسیقی و شکر و حکایت کرده اند از او و طایفه که در میان
میشد سماع را و بر است میشد پشت او و طبع بعد از آنکه منتهی شده بود از کبر و بود دومی رحمه الله عالم
نقیضه فی تمییزه امام اعظم ابو حنیفه کوفی و رساله است درین باب تصنیف کرده ابن طاهر و نقل کرده
صحابه و تابعین این آن رفیق کرده با سائیدی که دارد و روایت کرده است یونس بن عبدالاعلی

که پرسیدم از شافعی از اباحت سماع را پس گفت بنده انعم هیچ یکی را از علمای مجاز که کفر
دارد و سماع را مگر آنچه در او صاف است و گفت یحیی ابن معین که از احاطه علمای مجاز
است که می آید به ما یوسف با حشون را پس محدث میگرداند و خانه و جواری او نیز
منزله را در خانه دیگر و ایشان علماء ثقات از اهل حدیث اند که مخرج اند و صحیح و گفته
محمد الغریبی سلمه با حشون که مفتی اهل مدینه بود و روایت می کنند از وی و
تصحیح کرده اند از وی و در تحمیل حضرت می گردی و در عود و بعضی حنفیه گفته اند که
در اعیاد و سایر اوقات سرور مباح و اختیار کرده است آنرا از علماء متقین شیخ کلان
ابو محمد بن عبد السلام و صاحب وی شیخ محمد بن دینق العبدی گفته است صاحب
اعتقاد که تحقیق بودند مصوفیه جماعه از اهل فقه و حدیث و معرفت بانواع علوم شرعی
مثل استاد ابو القاسم شمری شیخ ابو طالب یکی شیخ شهاب الدین صحروردی فکر
کرده اند ایشان در مسائل و تصانیف از آنچه دلالت میکند بر اباحت سماع قولاً و فعلاً
و آنچه حنفیه رضی الله عنه فقیه که قوی میداد بر مذہب ابو ثور و حکایت کرده است از
تشریحی و صحروردی و غیره که می گفت نزول میکند رحمت برین طائفه و در بعضی
نزول اکل نمیدارد نمی خوردند مگر نزد فاقه و نزد محاورت و مکالمات زیرا که تکلم می کنند و در مقام
صدیقین و انبیاء و فرسلین و نزد سماع زیرا که ایشان عیشوند بوجه و هو و حق و حکایت
از علماء جماعه صحابه درین باب حکایات که اکثر آنها مذکور اند و در کتب قوم ما که مذکور است
استماع و ذکر کرده است در سماع سه قول را حرمت و کراهت و اباحت و ذکر هر یک در بعضی
بر مذہب ابو ثور هیچ کرد مذہب اباحت را چنانکه مدعیان او است و جواب و الا از استدلال
و مشکلات و حرمت و کراهت و اطلاق کرده در اثبات مذہب اباحت و اثبات کراهت و آنرا
بکلمات سنه و اجماع و قیاس و وجه قیاس آنکه چون با حشون در سنه صحیح جواری یعنی نظر
پس من شعریه چنانکه است و جماعه آنکه یعنی در زبان آثار است مسکنه خرن و شوقی و صاحب

در خصوص این در شمار می که در بطاعت و متابعت و توحید و در
 محبت و راجحت و تفرید محبت الهی تعالی و تقدس و متابعت حضرت زین العابدین علیه السلام
 صلی الله علیه و سلم نیز جایز باشد و صاحب امتناع در آلات و فرامی بخش کرده و گفته
 که معروف مذنب ایدار بجه حرمت فرامیست و با وجود آن از بعضی علما و مذمتیانی
 و اصحاب طواغر و غالی و امثال می خلافت نقل کرده و انواع آلات و فرامی ذکر کرده
 اما در مختلف نیست بعضی مطلق مباح گفته و بعضی مطلق حرام گفته و بعضی فرق کرده
 در صلال و از غیر آن و صواب اباحت اوست در نکاح و بعضی اعلان آن بدست
 و در شبانه که بعضی فی است نیز اختلافها و ذکر کرده دیگر از فرامی عود است که از ابراهیم گویند
 و تارها و از که آنها را زیر دم گویند و در وی نیز اختلاف با ذکر کرده و گفته که معروف
 مذنب در جهنت که زدن آن و شنیدن آن حرام است و رفته اند طاعت از علما و بجز آن
 حکایت کرده شده است که در آمد عبد بن عمر بن عبد الله بن جعفر پس یافت نزد وی
 جابر بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن عمر را ایامی بینی درین سی گفت
 لا باس لک و نقل کرده اند سماع آن از عبد الله بن التیمیر و معوی بن ابوسفیان و عمرو بن
 العاص و حسان بن ثابت و از غیر صحابه عبد الرحمن بن ابی بکر و زید که از فقهاء
 سبعة مدینه است و نقل کرده است او است و ابو بصیر از زبیری و سعید بن المسیب و
 بن ابی رباح و شعبی و عبد الله بن ابی عقیق و اکثر نقمائی مدینه مطهر و حکایت کرده است
 جلیل از عبد العزیز بن جاثون که وی خصیت میکرد و در عود و ابراهیم و جعفر و قوی او
 بااحت سماع و عود و صاحب امتناع همین عود را اصل ساخته و فرامی و دیگر را بر آن
 کرده و با بطل وی درین باب از وسعت و خلعت خالی نیست و اجتماع آلات و فرامی
 نقل کرده و گفته اختلاف در میان قاطعین تحریم که آن کبیره است یا صغیره و متاخرین
 از متاخرین نیست که صغیره است این چند کلمه از کتاب که نقل کرده شده العبد علیه

و حقیقت حال منشأ اختلاف آن بنیاید که سر و نوشیدن و آلات فرامیز زدن و در زمان
قدیم کار و بار بقیه این دلا بیان و فاسقان و شراب خواران بود و لهذا در حدیث صحیح
آمده که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود و فرستاده شده ام من و امر کرده شده ام من که
محو کنم معارف را که نام آلات و نر امیر لاهی است و نهی کنم از شراب خمر و زنا و در اصل
نام غنا لاهی است و ذکر و می و در باب ملاهی میکنند و بعد از محو بحق آثار این امور و در دفع از
این منکرات چون آن رسم و عادت نماید مسلمانان و صالحان و پارسایان نیز در آن افتاد
و از آن محظوظ گشتند بی ملاهیست بغسق و منکرات و مخالفت با اهل فسق و فجور و جماعه دیگر
چون دیدند که این عادت فاسقان است و شایستهی مجال ایشان دارد و خوف آنکه بیاورم
باجانب کشد اجتناب نمودند و آنکه میزدان گویند که نهی از شارع به ثبوت نه پیوسته و هیچ
حدیثی درین باب بصحت نرسیده بعد تقریر آنکه دائره صحت باصطلاح این طائفه تنگ است
مراد آن خواهد بود که نهی آن علی الاطلاق و تحریم آن لذاته ثابت نشده چنانکه از خمر و زنا و اشیاء
آن را آنکه بعضی از اهل ظواهر گفته اند که هیچ حدیثی وارد نشده این سخن خالی از مکاره نیست
و مثال این حال قضیه ظروف و اوانی است که آنها را غنم و غنم و غیره و با نام است که
در وقت اباحت خمر استعمال آن بیکر دهند و شراب و آن می خورند و چون شراب تمام
استعمال آن اوانی و خوردن شراب و دیگر در آن چند گاه حرام ساختند از برای محو وقع
آنها را آن چون حرمت خمر ثابت و مقرر شد و اجتناب بقیع و قطع آثار و علامت آن نمایند
منع و نهی از آن اوانی نیز نمایند و با وجود آن علماء و ائمه دین و فقهه شیعیه جمعی منع
از استعمال آن اوانی و قومی تجویز یکما ذکر فی موضع و در بعضی فیه نیز نمایند این دو فقه
قومی بنظر عادت شریف قدیم که این صورت نشان اهل فسق است منع و رسم احتیاط را
گرفته ایستادند و جمعی نظر بر معنی و حقیقت حال انداختند که اگر بلا سبب فسق و منکر
حرام و اگر نه چنین است بیاچ و الله اعلم و علمه احکم بعد از آن انقباض و تشدد می در میان

آدم به نعلان افراط کردند و مرکبان آنرا مطلقا منسوب بفضیلت و کفر و زندگند و هم میمان
 به غم آنها انواطاعت صرف و عبادت محض گشتند و تمامه اوقات را مشغول آن و مشغول
 آن بدان ساختند و محبهها و معرکهها گرفتند و هر دو طائفه ترقی میان اهل و نا اهل کردند
 و شسته انصاف که معنی آن نصفی و نصفی است از دست دادند و طریقه
 ادب که حقیقت آن نگاهداشتن حد هر چیزی است نگاه بنداشتند و نشاء را اختلاف
 که جمعی از نظر بر تقیر و تصرف نمود و بر باطن افتاد و از جارقشند و قومی را تجاوز و عدم حوز
 نقی در نظر آمد بر جامی خود استیلا وند و شیخ ابن عربی میگوید که نشان تاثیر قرآن در بیان
 نیست که بغناء و بغیر غناء یکسان باشد و آنکه بغیر تاثیر کند تا غیر قرآن نیست این تاثیر نیز است
 این سخن ظالی از تکلف نیست فیه علیه و زیور تر نیست چنانچه در حدیث آمده است که زین العابدین
 با صواکیم و گلبان بودن هر دو حال خارج از دایره امکان است مگر کسی که مشهود و مکتوب
 مجرد ذات و صفات الهی باشد فایده صاحب امتناع گفت که چون بنا کو این تدبیر
 نبیا میکردند آنرا فرس و دم و تقنی میگردوند بالحقان خود و شنیدند آنرا مغنیان عرب
 نقل کردند آنرا اعراب و عشت کسی که لبند اگر و طویس بود و گویند که بتل نقل این غناء
 موسیقی و عجب انواع حسرت بود مثل نصب و نشاء اعراب و جدا و مرکبانی و این تمام
 همه مبالغه اند خلاف نیست هیچ یکی را در آن و بر این تمام حمل میکنند بر غناء موسیقی
 آنها که قائل اند بحسرت آنچه بنقل است از صحابه و تابعین و غیرهم از اسلاف چنانکه از
 سیاق اخبار و آثار ظاهر میگردد و نم از بعضی صحابه مثل عبدالله بن جعفر و غیره علم
 غناء و موسیقی نیز از جوارسی مرویست و میگویند که موسیقی از عهد ارمغنیات نیز
 می شنیدند و بعضی اقسام غناء همه یکی است و راجع بصوت حسن است و تفاوتی نیست
 نظم و قوافی و تفاوت می کنند که در غناء و موسیقی تطبیط و تغیر بسیار است این هم
 گفته شد و لیکن در تقنی و استماع آن از حیثیت اتباع سید رسل صلی الله علیه و سلم

و اقتضای اصحاب اتباع آنحضرت که بطریق تقرب و تعبد بر آن اجتماع میکردند
 خلیجان باقی است جواب همانست که محل و مقام آنحضرت متعالی است و دیگران را او
 و شمارش مختلف افتاده بر بعضی جانب توریع و اتفاقا غالب آمده و احتیاطا در بعضی
 وقت شده و ذوق و جمیع در عبادت و طاعات دست داده و بر بعضی
 وستی غلبه کرده و ذوق و شوق ایشان در سماع افتاده مدعا آنست امری است
 مختلف فیه و در امری مختلف فیه عیب یکدیگر نباید کرد و هر یکی را بحال خود باید گذاشت
 و یکدیگر را محکوم نیست باینکه او را مدعا غلط باشد و باید الهام و الهیه الهی و الهی و الهی
 الله و سلم علی سید الخلق محمد زاده و صحابه و اتباعه اجمعین چاره طریق الحق و محی علوم
 الدین شود و کشف المحجوب است یکی از اصحاب ابو سعید الخدری رضی الله عنه روایت
 کرده که گفت رضی الله عنه گشتم فی عصای بنو فیه ضغفاراً الیهاجرین و ان ابصرهم
 بعضنا من العرمی و قاری یقرأ علینا و نحن یسبحون قال فما رسول الله صلی الله علیه و سلم
 السیلام حتی قائم علیها فلما رآه القاری سکت قال تسلم فقال باذکتم تصفون فقال یا رسول
 الله کان قاری یقرأ علینا و نحن یسبحون فقال البقی علیه السلام الحمد لله الذی جعل
 فی امتی من امرئ ان یفسر فیهم قال ثم جلس سبطا لیقول نفس خبیثا ثم قال بنده کن
 فتمت القوم فم یقرئ رسول الله علیه السلام فیهم احد قال و کان یقرئ الیهاجرین فقال
 صلی الله علیه و سلم ابشروا فتمت لی الیهاجرین بالفوز المدام لیوم للقیامه یدخلون الجنة
 قبل غیبتکم نصف یوم کان یقرئهم خمس فایمیه عام من باکر و نسی یوم من انقرض الیهاجرین
 که ایشان بعضی از اندام خود پوشیده بودند بعضی دیگر از برهنگی و قاری بر ما میفرمود
 استماع میکردیم قرات ویرا پیغمبر علیه السلام بیاید و بر سر ما ایستاد چون قاری برادیدیم غایب
 پیغمبر علیه السلام بر ما سلام کرد و گفت شما اندر چه کار بودید گفتیم رسول قاری میخواند و ما
 سماع میکردیم قرآن خواندن او را اینجا گفت پیغمبر علیه السلام الحمد لله که اندر ما است

من گزیده آفریده مرا فرمود تا اندر صحبت ایشان صبر کنم نگاه اندر میان نشست چون یکی از آنها تانو
 ما برآید کرد پس حلقه کردند این گروه و کسل اندر میان آن حلقه پیغمبر علیه السلام از ایشان باز نماند
 شناخت نگاه مرا ایشانرا گفت بشارت شما را باد ای درویشان مهابرید بفروری تمام اندر
 روز قیامت که اندر تیر شصت پیش از نوگزاران پیروز و آن پانصد سال شد و این خبر را بخندیدند
 مختلف بیارند اما اختلاف اند عبارت است معنی همه درست و یکی است اینی و قال الشيخ العار
 بالله شیم شهاب الدین سهروردی فی العوارف اخیراً ابو زرعه ظاهر عن والده ابو الفضل
 الحافظ المقدسی قال اخیراً ابو منصور محمد بن عبد الملك المظفر السخسی قال اینها ابو علی الفضل
 بن منصور بن نصر الكاظمی سهروردی اجازة قال حدثنا الهیثم بن کلب قال حدثنا ابو کریم عمار
 بن حجاج قال حدثنا سعید بن عامر عن عبد الغزیز بن صهیب عن انس رضی الله عنه قال کما
 عند رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ نزل علیه جبرئیل فقال یا رسول الله ان یقرا یتک
 یدخلون الجنة قبل الاغنیاء نصف یوم و ینقسم الیهم عام فخرج بها رسول الله صلی الله علیه وسلم
 فقال انکم من مشیتنا شیئاً فقال باری نعم یا رسول الله فقال هات فانما البدری شعیر
 قد سعت جنة الیوم کلیدی + الخ ترجمه از ما نعمت گزیده دارم جگر می + کوراکند پیش منی اثر
 جز دوست که شیفته عشق ویم + افسون و علاج من چه داند و گری + فتوا جد رسول الله
 صلی الله علیه وسلم پس جد کرد پیغمبر خدا و رقص کرد اصحاب بی همراه وی تا که افتاد و چاد
 از دوش مبارک وی پس وقتی که فارغ شدند رفتند هر کسی طرف خانه خود گفت معاویه ابن
 ابوسفیان چه بنکوست لعن تو یا رسول الله پس گفت پیغمبر خدا علیه یعنی حسین کلام مکن با
 معاویه نیست بزرگ انگس که بجنبند وقت شنیدن تو که دوست ثم قسم بر او رسول الله
 صلی الله علیه وسلم قسم کردند و دار مبارک کسی که حاضر بودند با چهار صد پانتهی انشا الله تعالی این حد
 تمام و کمال از کتاب مرقی القلوب عن قرب خواهد آمد و در جواب سوال عشی مرزا جان مولانا
 شاه عبد الصمد بن دهمی میسند شیخ غیاث مجروح از قزاق میر و ملاهی در مذمت خضر رحمة الله

علیه روایات مختلفه اصح است که جائز است و دوف هم جائز است و احادیث کثیره
مؤید این روایات است انشی و احادیث صحیحه سماع آنحضرت صلی الله علیه و سلم و سماع
صحابه کرام بحضرت علیه السلام در کتب صحاح و دوازده یافته اند و مختلفه بسیارند الاول
عن ابن مالک ان النبی صلی الله علیه و سلم من بعض ارقه المذنبه که پیغمبر خدا بکذاشت
سبوی بعضی که چهارمی مدینه فاذا سبوا یفرین بر زمین پس ناگاه رسید بدقتران که
میزدند و دوف را و میخیزند و میگردند و میگفتند شعر سخن بخوار پس نبی الخاره چنان
محمد بن جابر و اسی خوشحال محمد را صلی الله علیه و سلم از جهت همسایه نقل النبی
الله علیه و سلم اتی ارجلک پس فرمود پیغمبر خدا که من دوست میدارم شمارا از خراج این
قره یعنی که از ثقات محدثین است الثانی عن البرج بنت معوذ بن عفره قالت جاء النبی
صلی الله علیه و سلم فدخل صحن منی علی مرویت از برج و دختر معوذ پس عفره که از انصار بود
گفت پیغمبر خدا پس را آمد و رفتی که بنا و بر من واقع شده یعنی بعد از شش فلف فجلس علیه
فرشش که یک تنی بر پشت برشته من مانند شستن تو بقریب من فجلس فجلس
لکما یفرین بالذین بین دخترکان که از ما بودند و دوف زدن شروع کردند و میزدند و میزدند
ایا جی یوم بعد از یکدیگر و نه کسان که گشته شده بودند از پدران ما روز بد روز آن روز
اشعارا خبر بود که بدان صحیح میگردد بر قتال او فکانت احدی منهن چون گفت یکی از ایشان
و فیما بنی یعلی مافی غد و در میان ما پیغمبر است که میداند چیزی را که فردا باشد فقال علیه
و علی اند او ثولی الذی کنست ثقلکین بکذا را این سخن را و بگو آنچه میگفتی قبل یعنی سماع که بدان
می پرداختی مشغول باش از خراج انجارتی فی کتاب الکناح و این حدیث نیز معجده دلالت
عنا میکند الثالث عن عائشه رضی الله عنها قالت روت امراه الی رجل من الانصار فی
تشریح این حدیث از شرح کوه گشته و از لفظ لیه که درین حدیث است معلوم میشود
که اطلاق ابو برغنا رحلا صحیح است الرابع عن ابن عباس قال کنت عائشه قد یلهی

من الانصار فجا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني قد اتيتكم القفاة قالوا نعم فخرج كرهوا
 زنى را هائشه از اهل قرابت خود كه از انصار بودند پس آمد پیغمبر صلى الله عليه وسلم پس فرمود
 فرستادید آن خوشه را یعنی چنانچه زوجه مردمان گفتند آری قال انسلتموها من
 فممنی قالت لا فرمود هر مستقام و پاک کسی را كه فممنی كند عائشه گفت كه نه قال رسول
 صلى الله عليه وسلم ان الانصار قوم فممن غرق فلو بغستم معها من بقول اني انما كمال
 انما كمالو حیا كم فرمود پیغمبر صلى الله عليه وسلم بدیتی كه انصار قومى اند كه در ایشان غرق
 بسیار است یعنی غلبه عماره بپاریدارید پس كاش میفرستادید و بجه آن عروس
 شخصی را كه میگفت و او را میگردانید مضمون كه بطریق تعذیب و مبارکیا دی گفته
 ابریم شما آدمی پس زده دارد و ما را خدا تعالی و زنده دارد و شما را از جبهه این باخه فی
 كتاب الكحل الخامس من عائشه رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه و سلم قال
 عائشه بنتی كانت عنده مرویة از عائشه صدیقہ رضی الله عنها بدستی كه پیغمبر صلی
 الله علیه و سلم فرمود چه حال فلان زن شد كه یتیم بود و زوجه عائشه پرورش میبافت فقال
 انی انما انا الى ذویها عائشه گفت كه عروس خسته فرستاده ام و از بطرف زوج او قال
 انبشتم معها بچاره تقریب بالدف و یعنی فرمود پس چرا نفرستادید و بجه آن عروسی كه نزد
 و ف ماوی سیر قالت عافیه ما و انقول قال انما كمال انما كمال عائشه رضی الله عنها
 گفت كه چه میگفت یعنی آن سینه را فرمود كه میگفت انما كمال انما كمال یعنی آن كه كمال
 از جبهه الحافظ تقی الدین محمد بن شیخ العالم محمد الدین علی بن سبب القشیری فی كتاب
 الفصول بسنده و این حدیث متقارب اللفظ و المعنی با حدیث سابقه است كما في السوا
 بعائشه انما كمال لایس العیال بذاتیه بنی فلان یحیی ان یكذب فممنها اسی عائشه
 فیما من شناسی این زن را پس گفت عائشه نه ای پیغمبر خدا فرمود این مغنیه فلان قوم است
 دوست میداری كه بسیار بد پرستی تو پس بپای بر ای او فقال النبی صلی الله علیه و سلم

قد نفخ شیطان بخبر یاسین فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که هر که بشنید
در روز انجمای منی او صاحب نعمه عاشق گوید مراد از نفخ شیطان و بخبر یاسین که از کبر
و عجب نفس می است که آن بن بوقت سر رسیدن خود در حالت کمال طرب و غلبه و
راه تکیه و اعجاب نفس که از عمل شیطان است سبک نمود و ظاهر است که این حالت اگر کثرت
قرآن خواندن و ذکر تسبیح کردن عارض شود متعین است و در حدیث آمده است آن خود را بشنید
شیطان البرحیم بر نفخ نفسم و بگریه نفسم نفخ بگریه آمده است از امیر المومنین فاروق عظیم
رضی الله عنه و ذکر التجاری و اگر ایضا در کمال بر جود غنا کند شایع صد رحمت
خواهد شد که مفید حدیث است فتنه و لما کن من الغافلین یا العاشق السامع عینی بریده
عظمی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه و سلم فی بعض مناجات علی الغیر
جاءه یطرد من آتاکت رسول الله انی کنت قد رتبت فی ذلک لعلی انی ان
یکت یلک و اتعنی انه بریده من الحصب الاسلمی که از پیغمبر میخواست گفت نمیدانم
آن شخصیت و بعضی عزوات خود و پس آن گاه می گفت که گفت از غر آنکه آن شخصیت
زنی سیاه چشمت و چو گشست سیاه بود پس گفت آن زن بدوستی که نذر کرده ام اگر
باز گرداند ترا خدا تعالی از سفر سلامت که بر نه پیش تو و تو را سرود گویم بحجت
شادمانی کردن بقدوم تو و سلامت تو نذر میام من کجاست فقال رسول الله
گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ان کنت نذرت فافری ای اگر هستی تو نذر کرده ای پس
و ن نذر ای نذر او اگر نذر کرده ای من ندانم که علم را و رفت نذر او احتمال نیست بعضی
میگویند که این مطلقا و بعضی مکرره گفته مطلقا و بعضی میگویند که این مطلقا و بعضی
و مانند آن از سر و دایمی مشروع و نیز صحیح و مختار همین است و بعضی آنچه جلالت
دارد و نذر و فرقی نبوده اند که اول مکرره است یا تلافی و این حدیث دلیل اباحت
ضرب و نذر است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر کرده بود نامی نذر و نذر اباحت

و تقریر شده است که نذر نمی کشید اگر بگریزی که از جنس طاعت و قربت است و این حدیث
مجهول است و نیز در حنفیه کافی است بدون آن مساجد و نذر بامر مساجد است و اما در معتزلیت
جائز نیست با اتفاق پس دلالت کرد حدیث بر اجابت ضرب دهن بکفر بر بود او مستحب بود
ما نحن فیهم همچنین است زیرا که سرور مقدم شریف رسول خدا صلی الله علیه و سلم
و مسامحت دی قربت و عبادت است اگر کسی بر آنکه سماع صوات است
بقضا مساجد است اگر خالی باشد از غفله کند اقامه و آنحضرت صلی الله علیه و سلم تعرض نکرد
بذکر تغنی و همین فرمود که اگر نذر کرده بزدن دهن بر آن یا بجهت آنکه تغنی در ذکر نایاب
بود چون حکم دهن ذکر کردند حکم وی نیز معلوم شد یا بجهت آنکه تغنی مساجد است مشبه
که هست در دهن است فرمود اگر او را نیز نذر کرده بکن فافهم جعلت تقریرش پس
آن زن که میزد دهن را فخل ابو بکر و سی تقریرش پس آمد ابوبکر رضی الله عنه و حال آنکه
آن زن دهن میزد و دهن را فخل علی و سی تقریرش بعد از آن درآمد علی رضی الله عنه و آن زن
دهن میزد و دهن را فخل عثمان و سی تقریرش بعد از آن عثمان رضی الله عنه و دهن میزد و دهن
دهن را فخل عمر رضی الله عنه فالتی الدن تحت استیجاب پس انداخت آن
زن دهن را زیر دهن خود و دهن را فخل علی و سی تقریرش پس دهن را فخل عثمان و سی تقریرش
رسول الله صلی الله علیه و سلم این شیطان لیخاف منک یا عمر
بدستی که شیطان بر آینه میترسد از پهلوی عمرانی گفت جالب است و سی تقریرش بدستی
بر دهن و دهن را فخل ابو بکر و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی
عثمان و سی تقریرش علی و فخل عثمان و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی
دهن را فخل عثمان و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی تقریرش دهن را فخل عثمان و سی
که چگونه تقریر کرد آنحضرت فعل آن زن به اخست بلکه امر کرد او را برادران و همچنین نزد و خول
ابو بکر و علی و عثمان و با هم کرد آنرا در آخر مشیطان جواب میگویند که چون اعتقاد کرد آن

از کشتن رسول خدا صلی الله علیه و سلم سلامت نعمتی از خدا بوجوب مشک کردن ای و سوسو
 و شادمانی و در واقع بچین است امر کرد و او را بوفاسی نذر می و بیرون آمد و ف زدن از
 بیوضت و طهارت و اگر است با سنجاب و لیکن حاصل میشد با دنی و اقل آن چون باده از
 سخا و زکری و دیگر مکروه کشیده و موافق آنرا در کتاب آمدن عمر گفت آنحضرت آنچه گفت آنست
 که در پیش زینب و سکنه را زان و کرون آن بی ضرورت و صریحاً منع نکرد و با هم تحریم نکند و
 مشک کردن آنحضرت و جاریه را که در ایام منی شریعاً حلاله یعنی امدهنها و نه نفی مسکونه
 و هم نمیدان یک حدی و آن ظاهر و استمرار است از جهت بودن ایام عید پس حالات متعده
 بعضی انقضای استمرار میکنند و بعضی میکنند زاده ذکر کرد این کلام را قولی شریفی نقل کرده است
 از موسی طبری امدها علم الکاشف قال عائشه رضی الله عنها دخل علی ابوبکر رضی الله عنه
 و عنده جاریه ثقیف من عاری و شرح این حدیث از مدارج النبوت بالا گذشت و هم در مشکوه
 مذکور است التامع عن محمد بن حنبل عن محمد بن عیسی عن محمد بن حنبل عن محمد بن حنبل
 عن رسول الله صلی الله علیه و سلم فصل ما بین الحلال و الحرام الدن و الصوت فی النکاح و
 الترضی و ابن ماجه و النسائی فرق است و میان طهری که نکاح است و حرام که زناست و
 زدن و آواز خوش و روت نکاح یعنی میبردن العاشر عن عائشه رضی الله عنها قالت
 رسول الله صلی الله علیه و سلم اعلموا ان النکاح و الجماعه فی المساجد و اضراباً علیه بالزین
 الشکارا لکن این حدیثی را که نکاح است و بگردانید آنرا در مسجد و بنید بر آن و نه بار
 الرضی و قال هذا حدیث غریب و هم از شرح مشکوه بالا گذشت السحابی
 عن عامر بن سعد قال دخلت علی رطب بن کعب و ابی مسعود الانصاری فی عرس فاذ اجوا
 یسئلین نقضت ای صاحبی رسول الله صلی الله علیه و سلم و اهل بدیع فیل هذا حدیثی قال عامر
 فاسمع معاً و ادر شئت فاذ بهت فانه قد خفی لک فی اللب و العرس و اه النسائی و کذا فی مشکوه
 صاحب مدارج النبوت میگوید و مشکوه او در حدیث که ابی مسعود انصاری رضی الله عنه که او را بر

نیز گویند یا بسبب آنکه در غزوه بدر حاضر بود یا بجهت آنکه مسکن روی بر بود و صحابی دیگر از
اعیان صحابه با هم شمشیر بودند و سماع غبار میکردند و روی دیگر که حاضر بود شنیدن شایان
غبار را بر روی گران آمد و انکار نمود و اسی صاحبی رسول الله است اما اسی روایت میسر است
علیه السلام هر دو می شنود ایشان گفتند اگر میخواهی که توبه بشوی یا با بنشین و خود اگر نه
چو در این راه است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که بشنوم و این میسر و روی بود گفتی
آن اتفاق چیست یا لاتر ازین عبد الله جز جعفر که با بنکار سماع و شغوف بود و معاویه نیز با وی
مشورت و موافق بود و با وی تو دوستی نمودی و معاویه انکار کرد و عبد الله و عبد الله
چو می گفت معاویه حال دوستی تو چه مقدسی بوی روزی دیگر عبد الله بخانه معاویه
آمد و نماز بسیار گزارد و تعب بسیار کرد و معاویه باز نش گفت این را اگر چه میکنی پس از انکار
باز آمد و نشی و از اینجا معلوم میشود که بعد از آنکه حضرت صلی الله علیه و سلم صحابه سماع غبار میکرد و گفتند
که در این راه است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و این بود و شادی و معلوم شد اطلاق
فصل سیاح هم می آید و هم معلوم شد که هر چه حرام نیست الشافعی عشر در فقه عشاق است
زوسی الحافظ محمد ابن طاهر فی کتاب تصوفه التصوف بسنده الی عبد الله بن ابی لیکه
عالمی بنی عبد الله بنی احمد بنی که کانت عند البنی صلی الله علیه و سلم امرأة یقینی فاشاد عمر بن
الخطیب بنی عبد الله بنی احمد بنی که کانت عند البنی صلی الله علیه و سلم فاشاد عمر بن
بانی است و امی ما اصابک یا رسول الله فذکر له انک نزلت فی الحشر فقال لا اخرج حتی اسمع مما کان یسمع رسول
الله صلی الله علیه و سلم فسمعوا حجة البریه علی الجوزی و قال لولا من روایت بکار عبد الله
تکلمت فی الحشر بما فی الصحیحین لکن بکار شکم فیه انشی کلامه و قال شیخ الامام العالم ابوعلی
الحقق کمال الدین ابو الفضل جعفر ابن ثعلب الا و توسی الشافعی رحمه الله علیه فی الامتناع
بعد از یکصد بیت مذکور و الکتاب هم فی بکار غیر قدح فیه و ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات و
نحو این از جوزی لا یعلم فی حافیه و رواه الخطیب من روایت عبد الله بنی که بکار جعفر

نسبه برادر آخر پس طریق ابن طاہر و رواہ السخا فظ العالم الثقة محمد بن اسحق النخعی
 فی تاریخ مکتبہ غیر طریق الخطیب و غیر طریق ابن طاہر فقال حدثنا ابو یحیی عن ابی مسیبہ
 حدثنا محمد بن محمد بن عبد النجار ابن الوردی سمعت ابن ابی عمیر کہ یقول قال قلت عائشہ الی
 الحدیث ففی ذہ الطریق عبد الجبار بن الوردی بدل کبار فقیہ اشقی ترجمہ حدیث نیست کہ روایت میکند
 حافظ محمد ابن طاہر و کتابہ فخر و کہ منقوۃ التقدیر است یا شاید خوشی کہ مسلسل است
 عبد الله ابن ابی عمیر کہ گفت عبد الله کہ پیوستہ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا حدیث کہ وہ است
 کہ تحقیقی بود زنی نزد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تمنی میکرد پس طلب اذن کرد و عمر ابن
 خطاب رضی اللہ عنہ پس انداخت سفینہ مذکور و رف را در خاست پس داخل شد عمر ابن
 خطاب رضی اللہ عنہ و آن حال کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم ضحاک میکرد و پس گفت عمر ابن
 خطاب قربانت شود پدر و مادر من یا رسول اللہ چه چیز بخندہ آورد ترا پس گفت انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم حدیث حال را پس گفت عمر رضی اللہ عنہما ہم فیت تا کہ نشوم انک انما
 کہ شنیدہ است رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس شنید همچنان فقط احتجاج کردہ است ابن
 ابن حدیث بر جواز غنا بادی و گفتہ کہ اگر در روایات بکار ابن عبد الله بن ہر آئہ
 حکم کردم صحبت حدیث مذکور و لاحق سکیر و م آنرا با جاوہنی کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم
 اندکی کلام کرده شدہ است و بکار یعنی در بودن او موافق شرائط مترجمین گفتگو است لیکن
 صاحب اشاع مظنہ کلام مذکور رافع منوہ میگود کہ کلام و بکار غیر قدح است در ویست
 و حیثی الکتاب ابن جہان او را و کتابہ خود و بجملة نقات ذکر کردہ و درم آنکہ ابن جوزی نیز گفتہ کہ
 منید انم قدحی و بکار تسیم آنکہ خطیب بن جہیت را بروایت عبد الرزاق از بکار نقل
 کردہ و ضعف او بخندہ است صحبت راومی و بکار گفتہ کہ او نیست و طریق ابن طاہر پس بکار
 نزد خطیب ہم از نقات ثابت شد و قطع نظر از نقات است بکار اما کنی و تماریح کہ بہت است
 ہمین حدیث را از عبد الجبار بن الوردی بدل بکار روایت کردہ و عبد الجبار فقیہ ابی اللفاق پس

در حدیث طایفه ای است که میگویند باقی نماند مخفی باشد که این حدیث بر این مایه
 غیر بود نام شکرین را و بطل است حیل نامی متعبدین که مخصوص میگردد و اندام است سماع غنا را
 یا یا ام اعیاد و تقریبات سرور باشد بدانکه این جمله احادیث مذکور در باب است غنا از قسم
 اند یا از قسم حسن این احتجاج بصر و قسم نزد مجتهدین و فقها صحیح است انتهى مولانا شاه
 عبد العزیز و دیوکی و کسید صد و پنجم تحفه اثنا عشر مینویسد که غنا و مقرون بآلات ابرو
 نه امیر ایام فقها حرام است و شایع عظام و کبر و صوفیه غنا محرم نشانیده و بان
 مذکور و بلکه سبب الطائفه چند لغزای گوید آنکه بطال و شیخ بر ذوق فاسی گوید
 بسامع حرام کانتیه یعنی شایع عند الاصل و از آنچه نزد رگدان اصل سنت
 شنیده اند و از خوب قوال با مضمون موافق اگر کسی خود نغز و نوازند بوده
 نه از امر و خوش شکی و نه زن اجنبی که دیدنش باعث شهوت شود و اگر سماع
 ایشان از جنس ذکر و محبت و نواز و تشویق لطاعات یا ذکر و سحر و وصل که در
 از طباق است بر حالات مجتهدین و غلوای محبت بود و این قسم غنا را حرام گفتن
 مخالف شرع بلکه مخالف مذهب خود ایشان نیز نیست شیخ مقتول در کتاب له در
 ذکر کرده است که سحر العنا و شعر و طیفی العرس و عجایب نیست که از شعر و طماع نزد
 امامیه حرام است که سر سرایه و سنا و خمیر عشق است و هو آن یکن المسموع امرأة و لا یکن
 رجلاً و لا یکن الشعر فی الهجاء و لا یکن که با کذا فی شرح القواعد ترجمه آنکه سماع
 کننده زن باشد و مرد و شعر و ریچو نباشد فائده و ریچا تامل باید کرد که سماع از
 چه وجه و چه زیادت دارد و بر سماع از مرد و انتی و در تفحات الانس است شیخ الاسلام
 گفت عباس فقیر مرا گفت که شیخ ابوبکر الطرسوسی الحرامی گفت که بکجه میمان
 کسی بودم میان کنیزکی داشت که چیزی میتوانست خواند گفت بکجه میمان
 لامتی نیک گفت فاعلوا و اکثروا به ترجمه یعنی مراد عشق و طاعت کرد و مذنب

و کم و بیش گفتند و گفت ملاست نکرد و محمد تو مگر تو این سخن نمی است پرسید تو سید
 درویشی بر پایی خاسته باگی چند نزد و گفت که ملاست نکرد و محمد تو مگر تو این حرف
 نگفت و بیفتاد و بر رفت از دنیا شیخ الاسلام گفت که ابو عبد الله باگو گفت که ابوب سجاد
 و یاقوتی بکه در سماع بود گویند چیزی بخواند پیارسی وی برخواست بایست رست
 انگاه گفت بغیر از تو و بیفتاد و بهیوش شد و بر رفت بهمانا که استخائمی بوده در
 پشت وی که بجزارت و جذب برفته و میتوان معقود و مجبور است ایستادن به شیخ
 الاسلام گفت که ابو القاسم صالح با تومی در مهمانی بود گویند بخواند شعر گل نیست
 سنا که به غیر محتاج الی السراج و و جهک المیمون جمعاً و یوم باقی الناس بالجمع و لا انا
 اتمدنی فرجاً و یوم اعدو سنک بالجمع و ابو القاسم سالم و ست رست برداشت و باک
 زد و بیفتاد و مگر سبند برفته بود ترجمه یعنی در هر خانه که نوساکن وی باشی چنین
 بجزای نیست و جهک المیمون یعنی روشی مبارک توجبت ماست و ران روز که مردم با
 آند از طاعت و عبادت لا اله الا الله یعنی نه بهر خداست تعالی خلاصی در لواز می که از تو
 خلاص خواهم شیخ الاسلام گفته که یکی از طائفه گفت در دنیا بود و حاد نه بود که مردم از
 بیرون فتو بودند من در سجده بودم و رکنی انهد بر روی دیگر بود گویند در آمد و روشن بر
 گفته چیزی بگوید خواند شعر الفیث بکنی و بین الحب معرفه و لا یقضى ابد او یقضى لا بد
 لا خرج من الدنيا و حکم بین السجود لم یستقر به احد و آن درویش بیفتاد و بیطعید تا نماز
 انگاه بسیار مید چون بگرستم رفته بود ترجمه یعنی یافتن میان خود و محبت تو شنائی نمند
 که بسرنیاید آن شنائی تا وقتی که اید بسر آید و این وجود دیگر و زیرا که اید زمانی است غیر
 متناهی از جانب آمده چنانکه ازل زمانی است غیر متناهی از جانب گذشته و غیر متناهی
 را تنها بی دلیل نقضا محبت متعلق بود بحال مبنی بیرون خواهم رفت از دنیا و حالی که
 شما در میان بیرون از یک سینه قرار گرفته و به یک سر آن شعور نیست شیخ الاسلام

گفت که ذوالنون مصری و شبلی و خراز و ابوالحسن نوری و ابوالحسن راج همه در
 سماع برفته اند و هم بعد تعالی ستن از ایشان سه روز برستند و غیر از ایشان بوده
 نیز از مشایخ و مریدان که سماع برفته اند چه در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت
 که در سماع که دیدار از آمد و بود و درگاه گوش با بود و دیده با بود چه جامی طاقت و توان بود
 ایضا ابوبکر مصری گوید که نام وی محمد بن ابراهیم است با جند بود و ابوالحسن نوری
 و جماعتی از مشایخ صوفیان و قوال خیری میخواند نوری برخاست و در مص میگردید
 نشسته و نوری فراسه جند آمد و گفت برخیز و این آیت بخواند **إِنَّمَا يَكُنِ الْإِنْسَانُ**
كَيْفَ يَكُنْ حَنِيدٌ گفت و تری الجبال تحسبها جامدا و هي تمرير السحاب
 ابوبکر مصری این آیت بخواند بطریق تعریض یعنی اجابت میکنند و متناثر میگرددند از
 سماع آنانی که سمع قبول دارند جند گفت یعنی جماعت که ممکن در ثابت قدم اند چون خیال
 نمی بینی ایشانرا میخند و غیر متحرک چنین نیست بلکه ایشان در حرکت معنوی سریع اند چون
 حرکت ابر یعنی صاحب تکلیف دیگر است و صاحب ملون دیگر و هم و رفعت است مولانا رومی
 بدو نری میفرمودند که آواز رباب آواز صریر باب بهشت که بادیشیم شکر می گفت که نیز همان
 آوازیشیم نوم چوست که چنان گرم میشویم که مولانا خدمت مولانا فرمود کلام و حاشا
 آنچه میشویم آواز باز شدن درخت و آنچه وی می شنود آواز فراز شدن آنتهی چه
 خوش گفته اند مشعر صریر باب بهشت از باب میشیم و توبستن درون تیر باب میشیم
 و هم مولانا در مشنوی میفرماید مشنوی لیک به مقصودش از بانگ رباب
 همچو شستاق خیال آن خطابه ناله سوزنا و تهید و دل چیز کی ماند بدان ناقور کل پس
 غذائی عاشقان آمد سماع کاندرو با خیال اجتماع و توفی گیر و خیالات ضعیف بلکه
 صورت گرد و از بانگ صغیر آتش عشق از نو انگشت نیز آتشنا که آتش آن جز نیزه و نصیحا
 عارفان که نغمه بارش بودند جزو بگردانند و سوئی گل روند و در شرح مشنوی مولانا روم

سرانجام علی بن ابی طالب علیه السلام میفرمودند که من ازین تقریر بیان علامه استعصار است
 در بیان انسان کامل و معنی حقیقی فی ظاهریست بوجه دیگر زیرا که مولوی قدس سره از باب
 سماع بودند و سماع آوازی میفرمودند و حضرت ایشان از وقت سماع فی حالات عظیمه
 وار میشدند و عارف کثرت میشدند و در نقیصات مذکور است که مولوی قدس سره فرمودند
 که آواز رب آواز صیر بابیست است ما میشنوم آواز باز شدن و نیست چنانکه از
 استماع کلام انسان کامل اهل فهم را حالات عظیمه پیدا میشوند و معارف جسیه حاصل
 میشود و میشنوند پس استعاره کردند لفظی را برای انسان کامل و این مناسب
 مولوی در دیگر باب سماع است قدس سره از هم آتی و در مقاصد العارفین است تقریر
 گویند حرکت افلاک مثل رقصیست که اهل حال بواسطه بوارق قدسیه و شوارق الشیبه
 و سبب اشراق انوار بر هر فلک رب النوع اوست و فلک بواسطه هر اشراقی مستعد
 مناسب آن اشراق و بواسطه حرکت مستعد اشراقی دیگر است چنانچه صوفیه را در سماع فتوح
 عظیمه شود و در اخبار الاخبار است شیخ عثمان سیاح مرید شیخ رکن الدین ابوالفتح است صفا
 ذوق سماع بود بارها در مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شد می سماع کردی ایضا
 نقل است از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین رومی شنیده ام که مرایای بود
 او را در سماع حالی و ذوقی بود بعد نقل او را در خواب دیدم که در پشت مقام رفیع بافته شده
 منعم نشسته است تهنیت آن مقام کردم و پرسیدم چرا منعم نشسته گفت اینهمه باقیم فاما لذی
 و حالی که در سماع بود منی یا هم ایضا شیخ برهان الدین محمود ابی النجیر سجد البانی رحمه الله
 علیه از کابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود موصوف بود و فور علم و دانش و در
 و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و دومی مشارق حدیث را پیش منصفند
 کرده بود و نقل است که او بارها گفتی خدا غر و جل مرا آنچه کبیره بخوابد پرسید مگر از یک کبیره از
 پرسیدند آن کبیره کدام است گفت سماع جنگ است که جنگ را بسیار شنیده ام و این است

اگر باشد هم بشنوم قبر او در دلی جانب مشرقی غرض شمس است که از آنجا نور گویند زیرا بر
 خاک قبر او با طفل منوچهر را سبب مزید علم کرده و اقتباس الانوار است حضرت شیخ
 قدس سره در جواب ملا عبد القوی بعد از دلائل قویه فرمودند آری سرودیکه مقرر شد
 و منقش شد نزدیک همه حرام است و سرودیکه عشق و محبت مولی میفرزاید با اتفاق مباح و نیک
 و بعد روایت صاحب اشاعه که بر اباحت فرامیست و فرمودند اگر چه پیران عالیشان با
 فرامیستند اندک بلکه تصفیق هم روانند شسته استی یعنی آنکه حرمت او از نفس قطعی باشد
 اما در حرمت مطلق با جنس خاص فرامیست قطعی دارد نشده باید دانست که آواز و دف
 در گوش مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده است و بر حکم رخصت شدن عود و جنگ
 بر طبق در باب تعصی و حکایات از بزرگان ثابت است و اختلاف حل حرمت هم در اجابت
 طبل غازیان بر محل خود و اباحت طبل مختلایان ثابت نیست و مفصل این اجمال از شرح
 مشکلات و مدارج النبوت و کیمیا سعادت و مقامات مظهری درین کتاب مسطور است و راقم
 بر پشت که در اختلاف علت و حرمت عمل بر غایت و اولی اولی است و خاص برین بیان بود
 محمد اسماعیل شهید در خانه کتاب حراط المستقیم نویسنده باید دانست که سماع و غنا و می فرامیست
 کثرت اختلاط آثار بدون شهوت اگر چه ممنوعات شرعی نیست لیکن امثال این امور را
 در حق سالکین حق خصوصاً در حق طالبین راه نبوت غالی از خلل هم نباید تمیید یا نش آنکه
 امثال این امور در حق مبتدیان مضرت و بهم در حق منتهیان اما در حق مبتدیان بقلوب
 با سماع غنا و منجر به ارتکاب تمام فرامیست و در اختلاط آثار و در خلوت مسجد و ثنوت می کشند
 اما در حق منتهیان بسوختن چیزی در سودای قلب به نسبت ایشان ستم قائل است و تعلیق
 با بار و از پیش پیل میشود و اما عدم تصریح آنجا به تجریم امثال امور بنا بر حکمت غامضه است
 آنکه امور بیچ مفسده از مفسده از مفسده شرعیه بالفعل شتم نیست پس اگر کسی صریح از امثال این
 امور در شرح دارد میشد قطع نظر از ظهور مفسده و مضرت آن از کتاب معصیتی شرعی می باشد

براین امور لازم می آید بنا علیه بر شمار می بگوئیم امثال این گفتا کرده
 پس طالب حق را باید که التفات صمیم قلب بسوی آن نماید آری اگر بطریق موافق
 اتفاقیه امثال این امور پیش آید مجاہدت بانکار آن امور ضرورت نیست و تعرض
 بحال فاعلان آن جائز نیست تا تشرف فی الدین و تحریم طلال لازم نیاید انتہی در کیمیا
 سعادت است آنکه با سر و در باب و جنگ و بر لب و جزیری از رود و یا نانی عربی بود
 که از رود و نانی آمده است آنکه خوش بشهید یا ناخوش بسبب آنکه این عادت شراب خورگان
 و هر چه با ایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب بآن سبب که شراب ایام
 و بد و آرزوی آن بجنبانند اما طبل و شامین و دف اگر چه در آن جلاجل بود و حرام
 که در خبری نیامده است و این جمیع و نانیست که این نه شعرا شراب خوار گانست اما
 و طبل و مخمستان حرام بود که شعرا ایشانست و آن طبل در ازب و میان باریک هر دو
 سیمین آماشاین اگر بسر فرو بود اگر نباشد حرام نیست که شبانه را عادت بوده
 که زود باند و شامی میگوید و دلیل بر آنکه شامین حلال است که آواز در گوش رسول صلوات
 علیہ وسلم آمد انگشت در گوش کرد و ابن عمر رضی اللہ عنہما گفت گوش و این چون
 است بدار و در خبره پس خصت و ادن ابن عمر را گوش دارد و دلیل آن شد که کجاست
 است اما انگشت در گوش کردن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلیل نیست که او را در
 وقت خالی بوده باشد شریف و بزرگوار نیست باشد که آن آواز او را مستغیر کنند که
 سماع اثری دارد و در جنبانیدن شوق حق سبحانہ تعالی تا نزدیک رساند کسی اگر درین
 آن کار نباشد و این بزرگ بود و باضافت باحال ضعف که ایشان را خود به حال شود
 اما کسی که عین کار بوده باشد که سماع او را شاغل بود و در حق او نقصان بود و این کار
 سماع دلیل حرام نبود که بسیار میباشد که از آن دست بدارند اما مستور می دانند
 و دلیل صانع بود قطعاً که آنرا هیچ وجه دیگر نبود و انشی حضرت شاه غلام علی در بیان

نهی می فرماید که مرزا صاحب میفرمودند عمل بغیرت نمودن و تقوی کردن در بنوخت
 مشغول است که معاینات تبادله شده و عمل موافق شرح گویم موقوف گردیده اگر بر طبق
 فقه و چهار متوی عمل نموده آید و از محذورات امور بدعت اجتناب کرده شود بسیار غنیست
 و میفرمودند ان شاء الله تعالی نور الثیقة و الرقة تحلب الرحمة ترجمه غنا پیدا میکند رقت قلب را و ر
 قلب میکشید رحمت را پس آنچه موجب رحمت الهی باشد چه احرام بود و در حرمت مزامیر غلطانی
 کرد و در اعراض سراج گفته اند و فی را کرده روزی رسول خدا صلی الله علیه و سلم
 و در راهی می رفتند و از بی سبب مبارک رسید گوش خود بند فرمودند و عبد الله ابراهیم
 بود و او را بعد از استماع امر نکردند پس معلوم شد که محال تقوی و احراز از چنین آواز است
 بزرگان نقشبندی که عمل بغیرت معمول دارند و از خصصت اجتناب از سماع پیر نمی نمایند که در
 حوازی غنا علما را اختلاف است و ترک مختلف فیة و اولی محبین از کمال تقوی و کفر حق
 اختیار نموده ذکر چه موقوف داشته اند انشی در مکتوب ۲۸۵ حضرت مجدد استماع
 و وجه جماعه را نافع است که بتقلب احوال و تبدل اوقات متصف اند وقتی حاضر اند و وقتی غایب
 گاهی و اجد اند و گاه فانی اند ایشانند ارباب قلوب که در مقام تجلیات صفاتی از صفاتی بعضی
 و از بعضی با سببی منتقل و متحول اند تلویح احوال نقد وقت ایشان است و شست آمال حاصل
 مقام ایشان دوام حال و حق ایشان محال است و ستر او وقت و در شان نشان مقتضی
 و ترغیل اند و زمانی و وسط فهم آنها و الوقت و مغلوبه ارباب تجلیات و اشیاء که تمام از مقام
 قلب آمده بقلب قلب پیوسته و بکلیت از رقیبت احوال متحول احوال محو گشته اند
 محتاج سماع و وجد نیستند چه وقت ایشان دائمی است و حال نشان سردی
 لا یزال لا وقت لهم و لا حال لهم فهم آباء الوقت و ارباب التکلیف و هم الواصولون الذین
 لا یخرج لهم اصلا و لا یفقد لهم قطعا فمن لا یفقد له لا یجد له اگر سوال کنند که حضرت
 علیه الصلوة و السلام فرموده فی سماع البتة وقت ازین حدیث مفهوم میشود که وقت

دالمی نمیشود جواب گویم بر تقدیر محبت این حدیث بعضی از مشایخ ازین وقت وقت
 خواسته اند ای لی مع الله وقت سفر فلا اشکال جواب دیگر گویم که در وقت کمالات
 خاصه احیاناً دست میدهد بتواند بود که از وقت وقت نادر مراد دارند و آری کیفیت
 خواهند این زمان نیز اشکال مرتفع میشود طایفه از منتهبیان اند که بعد از وصول به
 کمال حصول مشاهده جمال لایزال ایشان را برودت قویست سید بهر وسیله تا حاصل
 میشود که از عروج بمنازل وصول باز میدارد چه منازل وصول هنوز در پیش دارند و بیل
 عروج دارند از روی کمال قرب و زینت صوت سماع ایشان اسود مسند است و حرارت بخش
 هر زمان بعد و سماع ایشان را عروجی بمنازل قرب میسر میشود و مبتدیان سماع و در حدیث
 و شافی عروج چند بشرط واقع شود و اعیانی بالمشهدی من لا یکن من باب القلوب
 و ارباب القلوب مشروطون بین المبتدیین و المنتهین و المنتهی هو الغائی فی الله و
 الباقی باقیه هو الاصل الکامل و لا تتجاوز رجا بعضها فوق بعض و الوصول
 لا یتمیز قطبها آبد الایدین انتفاع سماع مشروط بشرط است از جمله آن عدم عقاید است
 بکمال خویش و اگر تمامی خویش مستقیم است بعبودیت آری سماع او را نیز بخوبی عروج می
 اما بعد از تسکین از ان مقام فردوسی آید و بشرط در کتب اکابر مستقیم الاحوال که
 المعارف و نحوه بنشینند و اکثر آنها در این وقت مقبوض است بلکه این سماع
 در قص که در وقت شائع شد و این نوع اجتماع که درین آوان شعاع گشته
 شک نیست که مضر محض است انتهی را تم گونید از دیدة انصاف باید دید بر وجه و سماع
 ما مردمان فی زمانه و شما القدر است خواجه عبدالعزیز جامی او نیز از اصحاب
 صاحب افواق مولانا سعد الدین بود و از انصاف شیخ الاسلام جامی قدس سرها
 و تربت و نیز دیگر جدا است جنازه مولانا محمد الرحمن جامی را انعام است کرده و سفر
 نیز رفته بود و در آن سفر اکابر را فاضل بسیار ملا می همراهی کردند و آن سفر از روی

است و صاحب دوازده پرگانه که در این سفر چوین کند خواه چه چیز را بخواهد از روی از
مسلک این بیت سیرگوشش و شش اینها و ست پیرچرخ آیتیم و گویند و در تصدیق و چه کنیم
خواه چه مقدار در راه این بالا چست چون فرود آید بدو را فو می اوب بر زمین نشست خالبا
خواجه در کمال ادعای توانایی بود و در قدم گویند اسی در ویشتر مقصد شریعت منین بود
فیه نفس مقامی مقصد طریقت کا فر کرد و باید که برگذار ایشان عمل کند و به کار ایشان انکار کند
حضرت شیخ هاشم عبدالقدوس در مکتوب صد و چهل و نهم در حضرت سماع مرابط امیر فریاد
بد آنکه شوق سبحانی و ذوق ربانی در وقت سماع که ذوق عارفان در شوق و شوق
عاشقان برست دست میدهند و این و سعادت ابدی خواهند حضرت مجلس سماع را فرما
برای سعادت این دولت است هر که در است مبارک با و ذوق و سماع مطلوب مردان
که شوق ایشان در طلب است چون آن شوق بفصل ابد دست دهد و آن شوق در کار شود
باید که طالب این ذوق این شوق در کار شود و در تواجد آید و تحریک گردد و ذوق طلب آن
ذوق شوق شود و اگر خود را از این ذوق و شوق باز دارد و در ذوق و شوق خج و
را باز داشته باشد نشاید که لذت خود را بخورد و اگر در خود را از این باز دارد که آن جرمان
عظیم است طالبان سالها خون خمرده اند بعد از بدین دولت و باین شهرت سعیده اند باین
باید ساخت تا وقت چه ذوق دهد و شوق کجا برده باشد که از مکان در لا مکان کشد و هر جا
و در الصوفی این الوقت اینجا گفته اند که صوفی در پی وقت خود میرود و مطلوب خود حاصل
میکند و با دوست یگانه میشود ولی مع امد وقت و در شوق این وقت است ذوق
این وقت سبحان امد که از ذوق و شوق ربانی بلند تر است که خود را از این
باز دارند و از دوست بخود باز آرند اجتماع و دستمان خدا تعالی حضور ایشان مجلس
سماع انجبت طبع این دولت است تا از برکت مجلس سماع و دلها مردان حیا و مغفلس را
ذوقی رونماید و شوقی دست دهد باید که مخلص رساق بود و مشکلف نباشد

حضرت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم فرموده است که ربانی و فوقی و عجمانی در عشق و دوستی
 و سماع و ردا و با چای و صبحی را این در تو اوج آمده چنان که تو اوج کرده که روا که کعبه می آید
 افتاد و عشق را بنیاد نهاد و گفت کفایت یکیم من کم کینه ندیده که حبیب شمع این بود و نقد
 حقیقه الوجود کبیر می + فلا طیب لها ولا راقی + الی آخره خواجیه طلب علمین قدس سره
 برین بیت جانداوند که کشتگان شمع کیم را به بهر زمان از غیب جان دیگر است
 کدام مروند که جان خود در عشق و شوق نازد و مشرب این چای و یاران این چای
 این مشرب است و معنای ایشان ایها الوقت نیز اند ما و صحت رفت خود و اقامت شرع
 کرده اند و نماز با وقت گذارده اند و جمعه و جماعت نک نکرده اند که هر چه یافتند از دور
 اقامت شرع یافتند و هر دولت که داشتند از دولت اقامت شرع داشتند چندان
 نباید اتقا که از وقت یافتند و قساوت روی آورده که شیطان را داخل بود و بعضی مبتدیان
 این واقع پیش آید و العیاذ بالله من ذلک پس مواز نصیحت و تکلف خود را دارند و شوق
 ربانی و سبحانی و کار آلود هر چند تنزه است حرمان روایت تنزه از هواست نه از خطوط
 بدوق و شوق سبحان در خطوط باش که مطلوب جلالت و از بهاد و ربان که آن با شمع
 ای برادر بر این صاهق را دست گرفته در سماع در آورند و اجازت دادند با شمع
 در سماع آمده اند و شمع شمع شمع که شمع اند و او به شمع که لا یغنی الیه ربی آن شمع برین شمع
 و چون اذن شمع شمع اند و نگرود و در حضور غیب سماع شود و متحرک گردد و در سماع
 آید و تا انقباض عالم این مشرب خواهد بود و چندین شمع که بار که اهل سماع بودند و نواز
 کرده اند باذن شمع کرده اند ای برادر غریب خوابی که و باغیر چه خواهی بود خوابین با
 غیرین سباش هر چه خواهی باش و محمد معین الدین شمس بن خواجہ خاوند محمد بن
 میر سید شریف که از اولاد خواجہ علاء الدین عطار شمس خواجہ میاؤالدین شمس است
 رحمه الله علیه و کتاب مرقع القلوب می آید و سخن آنس رضی الله عنه قال کنا غدا سید

خواهی ابو الحسن خرقانی گفته اگر کسی سرود گوید بآن حق را خواهد بهتر از آن بود که
 قرآن خواند و بآن حق را نخواهد شرح زیرا که بر سرود می فائده مرتب گردد و
 و بر قرآن خواندن هیچ فائده مرتب نگردد و تذکره الاولیاء است که خواجہ شیخ
 ابو الحسن خرقانی هرگز سماع نکردی شیخ ابو سعید بن ابی طالب او آمد بعد طعام خورد
 شیخ را گفت و تو رومی هست که چیزی گویشیم گفت ما را پر دای سماع نیست لیکن بر
 موافقت تو این سخنیم پس ابو الالبان بدست بیتی گفت شیخ در همه عمر پیش ازین یک
 نوبت سماع نکرده بود پس شیخ ابو سعید گفت ای شیخ وقت هست که بر خیزی شیخ
 برخاست و دست بر آستین بجهنبا نید و صفت بار قدم بر زمین برد و یوار خانقاه برخواست
 او و جنبش آمدند شیخ ابو سعید گفت باشی پس کن که بنا را خراب شود و پس گفت لغت
 خدای که آسمان زمین بر موافقت تو در فصل آید شیخ گفت سماع کسی که اتم است که بالا
 روی عرش کشاده بنیده از بر غنچه تخت النبی پس اصحاب را گفت اگر شمارا گویند که
 سماع چیست می گویند بگویند بر موافقت قومی که برخاسته اند و ایشان چنین باشند
 در کتاب خود و پیغمبر حضرت یحیی میری است بدانند که چون دلها و سر تا نزد این رسید
 و معاون و با هر معالی است و مثال نهان بودن آن اسیر از جوهر و لعل چون
 نهان بودن آتش است در آیین سنگ و سماع پدید آورنده آن اسرار است
 از دلها پس ظاهر نشود از دل سماع مگر آنچه در وی بود از اینجا بدان هر که را طایفه
 بود بر وی خداوند عزوجل مشتاق بود و بقای می می و سماع و حق وی محو است
 مرشوق و میرا چون که است مرعوب و عشق و میرا و بیرون آورنده است آتش سینه و میرا
 از نهان گاه و ظاهر کننده است مرا حوال شریعت را از یکا شفقات و در طایفه
 که در حقیقت باید بدانند هر که را ازین نعمت حظی است و آن احوال شریعت را از زبان صوفیان
 و بعد خواهند اینجا سماع حلال بود بلکه مستحب بلکه گفته اند لازم که این قدمی باشد

السلام علیہ وسلم اذ انزلنا علیه جبریل فقال یا رسول الله انفق انما کنت یطو
 السجدة قبل الان عینا ونبهت یوم وبنو سمانه عام ففرح بهار رسول الله صلی الله علیه
 وسلم فقال انکم من بنی ناسیا فقال بدوی نعم یا رسول الله فقال مات فانشا الله
 فمبع بعدت حیه الله کیدی فلا علیک لها ولا راتی الا انجیب الذی سقفت
 فعدت رقی وریاتی فواحد رسول الله صلی الله علیه وسلم وواحد اصحابه مع
 سقط وواحد عن بنی سمانه فمبع او ای کل واحد الی مکانه قال معاویه بن ابی سفيان
 ما احسنکم یا رسول الله فقال ما معاویه لیس بکبریم منکم کما یبهر عند سماع
 ذکره انجیب ثم انقسم بر واور رسول الله صلی الله علیه وسلم من حاضرهم باربع مائه
 قطعه فبذل احدیث اور وناه من عند حکما سیمناه ووجه ماه وقد نکل فی صحتہ
 اصحاب الحدیث وما وجهناه شیئا نقل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ثانی کل
 وحب اهل الزمان وسماعهم واجتماعهم وبنیهم الا بدانا جسد من حج الصوفیه
 واهل الزمان فی سماعهم وبنیهم الخرق وسمیها لوصح انشی وبعین تحقیق او مکتوبات
 حضرت عیسیٰ بن مریم خواب آورده انچا است که صاحب عوارف فرموده اند که چون
 پارچه صوفی در حالت خواب بر زمین بافتد بازگرددن آنرا بر و حرام است و صوفی بزرگ
 آن پارچه را قسمت کند یا سالکم کسی ابد و در نعمت است شیخ ابو عبد الرحمن سلمی
 گوید که ابو سهل معلوکی را از اسماعیل پرسیدند گفت سبب اهل السفائق وایاخ لایل
 العلم ویکره لایل الفسق و الفجور شرح یعنی اهل حقیقت را سماع مستحب است بنا بر آنکه
 با سماع یا جذب حالتی نیکو کنند و یاد مرغ حالتی ردوی و علم را سماع است زیرا که اگر
 سنجذب نشود و سبالت نیکو اندلوی حالتی ردوی کسب نکند و فساق و فجرا اگر که
 زیرا که با سماع جذب حالتی ردوی کنند که خیال فاسده ایشان ثوت گیرد انتی و اما
 و عیسیٰ بن محمد بن سلیمان الصعلوکی الفقیه کان امام و فقهی علوم اشرفیه و هم در نعمت

که هر چه در عالم نزل بود چون بسبح خداوند این قدم رسیده گردید و چه اوازها و خود
 صریح بدو رسد بگردد و در سماع بیت و دوستی حالت احادیث آمده است یکی از صحیح
 برای دلیل اینجا بدکنیم و آن نیست که روایت کرده شده است از انس رضی الله عنه
 که گفت نزد یک رسول بودیم علیه السلام که بهتر جبرئیل صلو الله علیه و رسیده پس گفت یا
 رسول الله بشارت مبرر که در و شیلان است تو در آیند و ریشیت پیش از افغانیا بسیار
 سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت گفت در میان شما
 کسی هست که شعری بخواند پس بدوی گفت هست بار رسول الله گفت بسیار آنگاه بدو
 این بیت خواند شعر قد سعت حقیقه الموعود کیدی فلا طیب لها ولا راقی و لا اله الا الله
 الذی یغفرت به و فیه رقی و تر یاقی پس رسول علیه السلام تواجده کرد جمله صحابه و
 تواجده کردند و ای مبارک از دوش مبارک بیفتاد پس چون فایض شدند و دیگر کسی
 بجای خود نش قرار گرفتند پس در بین ابی سفیان گفت چه نیکو باری شماست یا رسول
 الله فرمود من یاسع و یسیر کبریم من لم یسیر عنده سماع ذکر العجیب گفت دور باش
 معادیه کبریم بنویسد که شنیدن ذکر دوست و خویش نباید پس دار مبارک او را
 شست کردند بر حاضران چهار صد کلاه را قمر گوید و نیز همین تحقیق در کتب و ابی
 کتب و ابی حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوینی مرقوم است ایضا و باشد که سماع مجرب
 آواز بود نه بر مضمون بیت آنحضرت حکایات مشران عرب که بجز آواز چنان است
 میگردند که با بارگران خندان بروند انکار این انکار مشاهد است محروم فی نصیب
 از لذت سماع تعجب کند مثل تعجب کردن عین از لذت مباشرت و تعجب کردن
 جاهل از معرفت خداوند این چنین شخص از شمار ادیبان خارج است و دست
 از دست زد و اصل آنست که روایت کرده اند از عتبه العلام رضی الله عنه
 اگر کسی شنید پس بگوید بر دست و بگوید و خیا که از گشتن او قطرات خون

که هر چه در عالم نزل بود چون بسبح خداوند این قدم رسیده چنانچه در چه او از آنها و خود
مصرعه به و رسیده بگرد و در سماع بیت و درستی حالت احادیث آمده است یکی از صحیح
برامی دلیل اینجا یاد کنیم و آن آنست که روایت کرده شده است از انس رضی الله عنه
که گفت نزدیک رسول بودیم علیه السلام که بهتر جبریل صلو الله علیه و رسیده پس
رسول الله بشارت مرزا که در ویشان است بآورد و در بیت پیش از افغانیا بشارت
سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت گفت و در میان شما
کسی هست که شعری بخواند پس بدوی گفت هست بار رسول الله گفت بسیار آنگاه بد
این بیت خواند شعر قد سعت حقیقه العز که بدی * فلا طیب لها ولا راقی * و الا الحبيب
الذی یثقی * و فیه رقی * و یثقی * پس رسول علیه السلام تواجید کرد و حمد صحابه
تواجد کردند و ای مبارک از دوش مبارک بیفتاد پس چون نایغ شدند و دیگر کسی
سجای خوش قرار گرفتند پس دیدن ابی سفیان گفت چه نیکو بازی شماست پس
الله فرمود متع یا معا و یلیس بکرم من * ثم یثیر عنده سلی * و ذکر الحبيب گفت و در پیش
معا و یکریم میو و صحر که نشیندن و کرد و دست و دینش نیاید پس داد مبارک او را
تسلیت کردند بر حاضران چهار صد کلاه را قلم گوید و نیز همین تحقیق در مکتوبی از
مکتوبات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگووی در قدم است ایضا و باشد که سماع شعر
آواز بودند بر منی بیت آخر شنیده حکایات شتران عرب که بخورد آواز چنان است
سیک و نه که با بارگران چند این بروند انکار این انکار مشا به است محروم فی نصیب
از لذت سماع تعجب کند مثل تعجب کردن عین از لذت مباحثت و تعجب کردن
جاهل از معرفت خداوند این چنین شخص از شمار اوسیان خارج است و دست
آید دست زدن اصل آنست که روایت کرده اند از عده العلام رضی الله عنه
اگر کسی بگوید بر دست بگوید و حیال کند که شتران او قطرات خون

015
1924